تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

حضرت سخی سلطان العاشقین

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

Marfat.com

Marfat.com

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُوؒ

امیر الکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

سلطان العاشقین

حضرت سخی

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی

سروری قادری

Marfat.com

© All Copy Rights reserved with
SULTAN-UL-FAQR PUBLICATIONS (Regd.)
Lahore-Pakistan

نام کتاب امیرالکونین (اردو ترجمہ مع فارسی متن)

تصنیفِ لطیف سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

297.62 لقوق
م 1 22 لبا
141554

مترجم احسن علی سروری قادری

ناشر سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

بارِ اوّل ستمبر 2017ء

تعداد 500

ISBN: 978-969-9795-64-0

سُلطانُ الفقر پبلیکیشنز (رجسٹرڈ) لاہور

سُلطانُ الفقر ہاؤس

4-5/A۔ایکسٹینشن ایجوکیشن ٹاؤن وحدت روڈ ڈاکخانہ منصورہ لاہور۔پوسٹل کوڈ 54790

Ph: 042-35436600, 0322-4722766
www.sultan-bahoo.com
www.sultan-ul-arifeen.com
www.sultan-ul-faqr-publications.com
E-mail: sultanulfaqr@tehreekdawatefaqr.com

Marfat.com

انتساب

مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ

سلطان العاشقین

حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

کے نام

جن کی شان اور مرتبہ

امیر الکونین

ہے۔

Marfat.com

فہرس

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
01	پیش لفظ	06
02	سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُوؒ	08
03	امیر الکونین اردو ترجمہ	18
04	شرح دعوت	21
05	شرح فقر	21
06	شرح اشتغالِ اللہ	50
07	شرح غرق	55
08	شرح فقیر اہلِ ہوا و اہلِ خدا	71
09	شرح معرفت	83
10	شرح علم	107
11	شرح ذکر	121
12	شرح دعوت اہلِ قبور	130
13	شرح دیدار و لقا	134
14	نیز شرح کل و جز	144

Marfat.com

صفحہ نمبر	عنوانات	نمبر شمار
146	تصور کے برزخ سے مشاہدات اور بے مثل و بے مثال، لازوال اور روحانی احوال کی شرح	15
151	شرح عالم فقیر	16
156	شرح فقر و شرح مرتبۂ فقیر	17
163	شرح مراقبہ	18
205	شرح حاجی الحرمین شریفین	19
213	شرح فقیر	20
216	شرح اولیا اللہ	21
260	نیز شرح دعوت	22
267	شرح دعوتِ عظیم	23
271	وجود کے ہفت اندام کے نور ہونے کی شرح	24
288	امیرالکونین (فارسی متن)	25

Marfat.com

پیش لفظ

امیر الکونین (یعنی دو جہانوں کا بادشاہ) سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیفِ مبارکہ ہے۔ اس کتاب میں سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اللہ کی معرفت، قرب، حضوری، دیدار اور وصال کے مراتب کو کھول کر بیان فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ مرشد کامل اکمل کی کونین پر امیری، تصرف اور شان کو نہایت خوبصورت انداز میں واضح فرمایا ہے۔ محکم الفقرا کے ترجمہ کے بعد میرے مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس نے امیر الکونین کے ترجمہ کا حکم فرمایا اور اس کے لیے مندرجہ ذیل قلمی نسخہ جات عطا فرمائے:

۱) قلمی نسخہ از حضرت جی ولد فقیر محمد دین قادری، سالِ کتابت 1332 ہجری

۲) قلمی نسخہ از ولی محمد ولد غوث محمد۔ سال کتابت 1348 ہجری

۳) قلمی نسخہ از غلام مصطفیٰ لاٹی سکنہ شاہ پور صدر ضلع سرگودھا۔ سال کتابت 1976 عیسوی

مندرجہ بالا قلمی نسخہ جات کے علاوہ جن دو مطبوعہ تراجم مع فارسی متن سے استفادہ کیا گیا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱) امیر الکونین اردو ترجمہ مع فارسی متن از ڈاکٹر کے بی نسیم۔ بارِ اوّل مطبوعہ 2004ء

۲) امیر الکونین اردو ترجمہ مع فارسی متن از سید امیر خان نیازی۔
بارِ اوّل مطبوعہ اگست 2010ء

یوں تو سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تمام کتب منفرد اور اسرار کا مخزن ہیں۔ لیکن امیر الکونین کا طرزِ تحریر نہایت جداگانہ ہے۔ فارسی متن پڑھنے سے ہی طالب کے اندر سرور کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ امیر الکونین میں الفاظ کا استعمال کم سے کم کیا گیا ہے لیکن ایک ایک

Marfat.com

لفظ اپنے اندر اسرارِ الٰہی کے خزانے سموئے ہوئے ہے۔ سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی تصانیف خاص کر امیر الکونین کو سمجھنا کارِ محال ہے لیکن اگر مرشد کامل اکمل کی صحبت اور ساتھ نصیب ہو تو ان اسرار سے پردہ اٹھانا ناممکن نہیں۔ حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی رہنمائی کے بغیر اس کتاب کا ترجمہ کرنا ممکن نہ تھا۔ آپ مدظلہ الاقدس گاہے بگاہے سلطان باھُوؒ کے طرزِ تحریر اور انداز کے متعلق سمجھاتے رہے۔ مبہم الفاظ کو سمجھنے اور ان کے معانی کو تحریری صورت میں لانے کے اس مشکل کام کو حضور مرشد کریم کی باطنی مدد نے ہی آسان بنایا۔ اللہ کا صد ہا شکر ہے کہ کتاب امیر الکونین کا ترجمہ پایہ تکمیل کو پہنچا۔ کتاب کے آخر میں فارسی متن کو شائع کیا گیا ہے تاکہ کتاب کی سند برقرار رہے اس کے لیے میں محترمہ فاطمہ عرفان صاحبہ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کتاب کے متن کو تیار کرنے میں مدد کی اور محترمہ عنبرین مغیث سروری قادری صاحبہ' جنہوں نے اس کتاب کا انگلش میں ترجمہ کیا ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ ترجمہ کے دوران بہت سے نکات اور الفاظ کو سمجھنے میں ان کی مدد شامل رہی۔ امید کرتا ہوں کہ یہ ترجمہ اب تک کے دیگر تراجم سے زیادہ آسان فہم اور جامع ہے۔ قارئین جس قدر گہرائی اور صدق کے ساتھ اس کتاب کا مطالعہ کریں گے اتنے زیادہ ہی اس کتاب میں پوشیدہ اسرارِ الٰہی ان پر منکشف ہوں گے۔ دعا ہے کہ اللہ اس کتاب کو طالبانِ مولیٰ کی روحانی ترقی کا وسیلہ بنائے۔ آمین

عاجز

احسن علی سروری قادری

لاہور

ستمبر 2017ء

Marfat.com

سوانح حیات

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ

سلطان العارفین حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ برصغیر پاک و ہند کے مشہور صوفی بزرگ ہیں جو یکم جمادی الثانی 1039ھ بروز جمعرات شورکوٹ ضلع جھنگ میں پیدا ہوئے۔آپؒ کے والد محترم بازید محمدؒ شاہجہان کے لشکر میں ایک ممتاز عہدے پر فائز تھے۔آپؒ کی والدہ محترمہ راستی بی بیؒ ولیہ کاملہ تھیں۔سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ ازل سے منتخب اور مادرزاد ولی تھے۔چونکہ والدہ محترمہ اس نورانی بچے کے بلند روحانی مرتبہ سے قبل از پیدائش ہی آگاہ ہو چکی تھیں اور قربِ حضورِ حق سے بچے کا نام ''باھُو'' بھی تجویز ہو چکا تھا لہٰذا آپ رحمتہ اللہ علیہ کی پیدائش پر آپؒ کا نام باھُوؒ رکھا گیا۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ قبیلہ اعوان سے تعلق رکھتے ہیں۔اعوان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی غیر فاطمی اولاد ہیں۔خونِ حیدری کی تاثیر اور اسمِ ھُو کی تنویر آپ رحمتہ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک سے بچپن میں ہی اس قدر عیاں تھی کہ جو دیکھتا فوراً سبحان اللہ کہتا اور غیر مسلم دیکھتے تو ان کی زبانوں سے بھی بے اختیار کلمہ طیبہ ادا ہو جاتا۔

سلطان باھُوؒ نے اپنی ابتدائی تربیت اپنی والدہ محترمہ بی بی راستیؒ سے ہی حاصل کی جو خود بھی عارفہ کاملہ تھیں اور فنا فی ھُو کے مرتبہ پر فائز تھیں۔آپؒ نے ظاہری تعلیم حاصل نہیں کی بلکہ آپ رحمتہ اللہ علیہ اُمی ہیں اور اپنی تصانیف میں اس بات کا جا بجا تذکرہ بھی فرماتے ہیں۔اپنی تصنیف مبارکہ ''عین الفقر'' میں آپؒ کا ارشاد ہے:

☆ ''مجھے اور محمد عربی کو ظاہری علم حاصل نہیں تھا لیکن وارداتِ غیبی کے سبب علمِ باطن کی

Marfat.com

فتوحات اس قدر تھیں کہ انہیں تحریر کرنے کے لیے دفتر درکار ہیں“۔

گرچہ نیست مارا علمِ ظاہر
ز علمِ باطنی جاں گشتہ طاہر

ترجمہ: اگرچہ میں نے علمِ ظاہر حاصل نہیں کیا لیکن علمِ باطن حاصل کر کے میں پاک و طاہر ہو گیا ہوں۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی والدہ محترمہ کی روحانی تربیت کے باعث بہت ہی شفاف بچپن گزارا اور کبھی کسی برائی کی طرف مائل نہ ہوئے بلکہ ہمیشہ قربِ حق کی جستجو میں ہی رہے۔ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر مرشد کامل اکمل کی تلاش ہی آپؒ کا مشن تھا۔ اس سلسلے میں گردونواح اور دور دراز کے علاقوں بے شمار بزرگانِ دین اور اولیا کرام سے ملاقات بھی کی لیکن آپؒ کی لگن تو معرفت ووصالِ حق تعالیٰ تھی جو کہ حاصل نہ ہو رہی تھی۔ اسی غرض سے ایک دن شورکوٹ کے نواح میں گھوم رہے تھے کہ ایک گھڑ سوار نمودار ہوئے۔ استفسار پر معلوم ہوا کہ حضرت علی ابنِ ابی طالبؓ ہیں اور اگلے ہی لمحے سلطان باھُوؒ نے خود کو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہمراہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ کی حضوری میں پایا جہاں تمام خلفائے راشدین کے علاوہ دیگر صحابہ کرام اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین موجود تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ سے باری باری ملاقات کے بعد آپؒ یہی سوچ رہے تھے کہ شاید آپ کی بیعت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سپرد کی جائے گی لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دستِ مبارک آگے بڑھائے اور آپ رحمتہ اللہ علیہ کو دستِ بیعت فرمایا اور اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیتے ہوئے خلقِ خدا کو تلقین کا حکم دیا۔ اپنی اس بیعت کے بارے میں رسالہ روحی شریف میں یوں فرماتے ہیں:

دست بیعت کرد مارا مصطفیٰؐ خواندہ است فرزند مارا مجتبیٰ
شد اجازت باھُوؒ را از مصطفیٰؐ خلق را تلقین بکن بہرِ خدا

ترجمہ: مجھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر اپنا نوری حضوری فرزند قرار دیا ہے۔

Marfat.com

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اجازت دی ہے کہ میں خلقِ خدا کو راہِ حق تعالیٰ کی تلقین کروں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دستِ بیعت فرما کر سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کو سیّدنا غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کے سپرد فرمایا جنہوں نے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی باطنی تربیت مکمل کی اور مرشد کامل اکمل سے ظاہری بیعت کا حکم فرمایا۔ آپؒ نے دہلی میں سلسلہ قادریہ کے بزرگ سیّد عبدالرحمٰن جیلانی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے دستِ اقدس پر بیعت کی سعادت حاصل کی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور امانتِ فقر حاصل کی جو ازل سے آپؒ کا مقدر تھی۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کا سلسلہ فقر پچیس (25) واسطوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جاملتا ہے۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ اہلِ سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں اور فقہ میں امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہٗ کے پیروکار ہیں۔

حضرت سخی سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ سلطان الفقر کے بلند مرتبہ پر فائز ہیں۔ آپ رحمتہ اللہ علیہ نے پہلی مرتبہ اپنی تصنیفِ مبارکہ ''رسالہ روحی شریف'' میں سلطان الفقر ارواح کے مقام و مرتبہ سے پردہ اُٹھایا۔ آپؒ فرماتے ہیں:

❁ جب نورِ احدی نے وحدت کے گوشۂ تنہائی سے نکل کر کائنات (کثرت) میں ظہور کا ارادہ فرمایا تو اپنے حسن کی تجلی کی گرم بازاری سے (تمام عالموں کو) رونق بخشی' اس کے حسنِ بے مثال اور شمعِ جمال پر دونوں جہان پروانہ وار جل اُٹھے اور میم احمدی کا گھونگھٹ اوڑھ کر صورتِ احمدی اختیار کی۔ پھر جذبات وارادات کی کثرت سے سات بار جنبش فرمائی جس سے سات ارواحِ فقراء باصفا فنا فی اللہ بقاباللہ تصورِ ذات میں محو' تمام مغز بے پوست حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال پہلے' اللہ تعالیٰ کے جمال کے سمندر میں غرق آئینہ یقین کے شجر پر نمودار ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک ذاتِ حق کے سوا کسی چیز کی طرف نہ دیکھا اور نہ غیر حق کو سنا۔ وہ حریم کبریا میں ہمیشہ وصال کا ایسا سمندر بن کر رہیں جسے کبھی زوال نہیں۔ کبھی نوری جسم کے ساتھ تقدیس وتنزیہہ میں کوشاں رہیں اور کبھی قطرہ سمندر میں اور کبھی سمندر قطرہ میں' اور اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ

Marfat.com

فَهُوَ اللّٰہ کے فیض کی چادر ان پر ہے۔ پس انہیں ابدی زندگی حاصل ہے اور وہ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلٰی رَبِّہٖ وَلَا اِلٰی غَیْرِہٖ کی جاودانی عزت کے تاج سے معزز و مکرم ہیں۔ انہیں حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش اور قیامِ قیامت کی کچھ خبر نہیں۔ ان کا قدم تمام اولیا اللہ اور غوث و قطب کے سر پر ہے۔ اگر انہیں خدا کہا جائے تو بجا ہے اور اگر بندۂ خدا کہا جائے تو روا ہے۔ اس راز کو جس نے جانا اس نے پہچانا۔ ان کا مقام حریمِ ذاتِ کبریا ہے۔ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے سوائے اللہ تعالیٰ کے کچھ نہ مانگا، حقیر دنیا اور آخرت کی نعمتوں، حور و قصور اور بہشت کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھا اور جس ایک تجلّی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سراسیمہ ہو گئے اور کوہِ طور پھٹ گیا تھا ہر لمحہ، ہر پل جذباتِ انوارِ ذات کی ویسی تجلیات ستر ہزار باران پر وارد ہوتی ہیں لیکن وہ نہ دم مارتے ہیں اور نہ آہیں بھرتے ہیں بلکہ مزید تجلیات کا تقاضا کرتے ہیں۔ وہ سلطان الفقر اور سیّد الکونین ہیں۔

(رسالہ روحی شریف)

اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیض کو عام کرنے کے لیے آپ رحمتہ اللہ علیہ نے برصغیر کے بے شمار علاقوں میں سفر کیا کیونکہ آپؒ اس بات کے قائل ہیں کہ فقیر چل پھر کر لوگوں میں فیض بانٹتا ہے۔ آپؒ نے اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا اور انہیں راہِ حق کا سالک بنا دیا۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ نے سلسلہ قادریہ کو ازسرِنو ترتیب دیتے ہوئے سلسلہ سروری قادری کے نام سے منظّم کیا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فیوض و برکات کو اپنی تعلیمات کے ذریعے عوام الناس کے لیے عام کیا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا وہ فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا اسے سب کے لیے عام کر دیا۔ سلسلہ سروری قادری کے آپؒ متعلق فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ ہر طرح کے جبّہ و دستار اور ورد و وظائف اور تسبیحات سے پاک ہے بلکہ آپؒ فرماتے ہیں کہ میرا سلسلہ محبوبیت کا سلسلہ ہے کہ اس میں رنج ریاضت نہیں بلکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری اور دیدارِ حق تعالیٰ عطا ہوتا ہے۔ اپنے سلسلہ سروری قادری کے متعلق آپ رحمتہ اللہ علیہ ''محک الفقر کلاں'' میں فرماتے ہیں:

Marfat.com

✿ یاد رہے کہ قادری طریقہ بھی دو قسم کا ہے' ایک زاہدی قادری طریقہ ہے جس میں طالب عوام کی نگاہ میں صاحبِ مجاہدہ و صاحبِ ریاضت ہوتا ہے جو ذکرِ جہر سے دل پر ضربیں لگاتا ہے' غور و فکر سے نفس کا محاسبہ کرتا ہے' ورد و وظائف میں مشغول رہتا ہے' راتیں قیام میں گزارتا ہے اور دن میں روزہ رکھتا ہے لیکن باطن کے مشاہدہ سے بے خبر قال (گفتگو) کی وجہ سے صاحبِ حال بنا رہتا ہے۔ دوسرا سلسلہ سروری قادری ہے جس میں طالب قرب و وِصال اور مشاہدۂ دیدار سے مشرف ہو کر شوریدہ حال رہتا ہے اور مرشد ایک ہی نظر سے طالبِ اللہ کو معیتِ حق تعالیٰ میں پہنچا دیتا ہے اور وصالِ پروردگار سے مشرف کر کے حق الیقین کے مراتب تک پہنچا دیتا ہے۔ ایسا ہی سروری قادری فقیر قابلِ اعتبار ہے کہ وہ قاتلِ نفس ہوتا ہے اور کارزارِ حق میں پیش قدمی کرنے والا سالار ہوتا ہے۔ (محک الفقر کلاں)

مزید فرماتے ہیں:

✿ سروری قادری اسے کہتے ہیں جو نر شیر پر سواری کرتا ہے اور غوث و قطب اس کے زیر بار رہتے ہیں۔ سروری قادری طالبوں اور مریدوں کو اللہ تعالیٰ کے کرم سے پہلے ہی روز یہ مرتبہ حاصل ہو جاتا ہے کہ ماہ سے ماہی تک ہر چیز ان کی نگاہ میں آ جاتی ہے۔ سروری قادری کی اصل حقیقت یہ ہے کہ سروری قادری فقیر ہر طریقے کے طالب کو عامل کامل مرتبے پر پہنچا سکتا ہے کیونکہ دیگر ہر طریقے کے عامل کامل درویش' سروری قادری فقیر کے نزدیک ناقص و ناتمام ہوتے ہیں کہ دوسرے ہر طریقے کی انتہا سروری قادری کی ابتدا کو بھی نہیں پہنچ سکتی خواہ کوئی عمر بھر محنت و ریاضت کے پتھر سے سر پھوڑتا رہے۔ (محک الفقر کلاں)

سلسلہ سروری قادری کی ترویج اور طالبانِ مولیٰ کی رہنمائی کے لیے سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ نے اس وقت کی مروجہ زبان فارسی میں کم و بیش 140 کتب تصنیف فرمائیں جن میں سے صرف بتیس (32) کے قریب دستیاب ہیں۔ آپؒ کی جو کتب تراجم کی صورت میں عوام الناس کے لیے دستیاب ہیں' وہ مندرجہ ذیل ہیں:

Marfat.com

(۱)۔ابیاتِ باھُوؒ (پنجابی) (۲)۔ دیوانِ باھُوؒ (فارسی) (۳)۔عین الفقر (۴)۔نور الھدیٰ (کلاں) (۵)۔نور الھدیٰ (خورد) (۶)۔کلید التوحید (کلاں) (۷)۔کلید التوحید (خورد) (۸)۔ محک الفقر (کلاں) (۹)۔محک الفقر (خورد) (۱۰)۔امیر الکونین (۱۱)۔محکم الفقرا (۱۲)۔کشف الاسرار (۱۳)۔گنج الاسرار (۱۴)۔رسالہ روحی شریف (۱۵)۔مجالسۃ النبیؐ (۱۶)۔شمس العارفین (۱۷)۔جامع الاسرار (۱۸)۔اسرارِ قادری (۱۹)۔اورنگ شاہی (۲۰)۔مفتاح العارفین (۲۱)۔عین العارفین (۲۲)۔کلیدِ جنت (۲۳)۔قربِ دیدار (۲۴)۔تیغ برہنہ (۲۵)۔عقلِ بیدار (۲۶)۔فضل اللقا (کلاں) (۲۷)۔فضل اللقا (خورد) (۲۸)۔توفیقِ ہدایت (۲۹)۔سلطان الوھم (۳۰)۔ دیدار بخش (۳۱)۔محبت الاسرار (۳۲)۔طرفتہ العین یا حجت الاسرار (یہ کتاب دونوں ناموں سے مشہور ہے)۔

مناقبِ سلطانی اور شمس العارفین سے آپ رحمتہ اللہ علیہ کی چند ایسی تصانیف کے نام بھی ملتے ہیں جواب تک ناپید ہیں اوران کے نام یہ ہیں: (۱)۔مجموعۃ الفضل (۲)۔عین نما (۳)۔تلمیذ الرحمٰن (۴)۔قطب الاقطاب (۵)۔شمس العاشقین (۶)۔ دیوانِ باھُوؒ کبیر وصغیر۔ایک ہی دیوانِ باھُوؒ (فارسی) دستیاب ہے جو یا تو کبیر ہے یا صغیر۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی کتب کا اندازِ تحریر نہایت خوبصورت اور منفرد ہے۔فارسی زبان میں ہی مطالعہ کرنے پر اس قدر سرور اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے۔ان کتب کا اعجاز یہ ہے کہ نہ صرف صدقِ دل اور خلوصِ نیت سے پڑھنے والے کے قلب وروح کو معطر کرتی ہیں بلکہ راہِ حق اور مرشد کامل اکمل کے متلاشی طالبانِ مولیٰ کے لیے مکمل رہنما ثابت ہوتے ہوئے انہیں مرشد کامل اکمل تک بھی پہنچاتی ہیں۔آپؒ کی کتب نہ صرف قرآن وسنت کے عین مطابق بلکہ قرآن و حدیث کی بہترین تفسیر ہیں۔ان کتب میں طالبانِ مولیٰ کے لیے معرفتِ حق تعالیٰ اور دیدارِ حق تعالیٰ کا پیغام ہے۔تمام تر کتب اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مرشد کامل اکمل وفقیر کامل کے فضائل پر مشتمل ہیں۔اپنی تصانیفِ مبارکہ کے متعلق سلطان باھُوؒ کا ارشاد ہے:

Marfat.com

ہیچ تالیفے نہ در تصنیفِ ما ۔۔۔ ہر سخن تصنیفِ ما را از خدا
علم از قرآن گرفتم و ز حدیث ۔۔۔ ہر کہ منکر میشود اہل از خبیث

ترجمہ: میری تصانیف میں کوئی تالیف نہیں ہے اور میری تصنیف کا ہر حرف اللہ کی جانب سے ہے۔ ان میں بیان کردہ ہر علم قرآن و حدیث کی حد میں ہے اور جو کوئی ان تصانیف کا منکر ہو وہ قرآن و حدیث کا منکر ہوتا ہے اس لیے وہ پکا خبیث ہے۔

آپؒ کی تصانیف ہر مقام و مرتبہ کے حامل طالبانِ مولیٰ خواہ وہ ابتدائی مقام پر ہوں یا متوسط یا انتہائی مقام پر' سب کی رہنمائی کرتی ہے۔ اگر کوئی راہِ سلوک میں رجعت کھا کر اپنے روحانی مقام و مرتبہ سے گر گیا ہو اس کے لیے آپؒ کی کتب بہترین رہنما ثابت ہوتی ہیں۔ رسالہ روحی شریف میں آپؒ کا فرمان ہے:

❁ اگر کوئی ولی' واصل عالمِ روحانی یا عالمِ قدس شہود میں رجعت کھا کر اپنے مرتبہ سے گر گیا ہو تو وہ اس رسالہ کو وسیلہ بنائے تو یہ رسالہ اس کے لیے مرشد کامل ثابت ہوگا۔ اگر وہ اسے وسیلہ نہ بنائے تو اسے قسم ہے اور اگر ہم اسے اس کے مرتبہ پر بحال نہ کریں تو ہمیں قسم ہے۔ (رسالہ روحی شریف)

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ امانتِ فقر کے حصول کے بعد خالص و صادق طالبِ مولیٰ کی تلاش میں رہے جسے خزانہ فقر امانتِ فقر منتقل کی جاسکے لیکن اپنی حیات میں اس مرتبہ کا صادق طالبِ مولیٰ نہ پاسکے۔ فرماتے ہیں:

دل دا محرم کوئی نہ ملیا' جو ملیا سو غرضی ھُو

آپؒ اپنی تصنیف امیر الکونین میں مختلف مقامات پر فرماتے ہیں:

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم با مصطفیؐ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آیا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

Marfat.com

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب

میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

آپ رحمتہ اللہ علیہ ظاہری طور پر امانت منتقل کیے بغیر ہی وصال فرما گئے۔ آپؒ کے وصال کے 139 سال بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانی رحمتہ اللہ علیہ کو امانتِ الٰہیہ کے لیے منتخب فرما کر مدینہ سے جھنگ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ سلطان باھوؒ سے امانتِ فقر حاصل کرنے کے بعد سلطان التارکین حضرت سخی سلطان سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ سلطان باھوؒ کے حکم پر احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور تشریف لے گئے اور اپنے وصال تک وہاں قیام فرمایا۔ سیّد محمد عبد اللہ شاہ مدنی جیلانیؒ کا دربار پاک فتانی چوک احمد پور شرقیہ ضلع بہاولپور میں واقع ہے۔

سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ نے یکم جمادی الثانی 1102ھ بروز جمعرات بوقتِ عصر وصال فرمایا۔ آپؒ کا مزار مبارک گڑھ مہاراجہ ضلع جھنگ کے نزدیک مرجع خلائق ہے۔ ہر سال جمادی الثانی کی پہلی جمعرات کو آپؒ کا عرس منایا جاتا ہے۔

محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں سلطان باھو رحمتہ اللہ علیہ شہدائے کربلا اور اہلِ بیتؓ کی یاد میں محافل منعقد کرایا کرتے تھے اسی روایت کے پیشِ نظر محرم الحرام کے ابتدائی دس دنوں میں لاکھوں کی تعداد میں زائرین دربار پاک پر حاضر ہو کر فیض یاب ہوتے ہیں۔

Marfat.com

سلطان باھُوؒ کا یہ ارشاد سینہ بہ سینہ منتقل ہوتا آیا ہے:

''جب گمراہی عام ہو جائے گی' باطل حق کو ڈھانپ لے گا' فرقوں اور گروہوں کی بھرمار ہوگی۔ ہر فرقہ خود کو حق پر اور دوسروں کو گمراہ سمجھے گا اور گمراہ فرقوں اور لوگوں کے خلاف بات کرتے ہوئے لوگ گھبرائیں گے اور علمِ باطن کا دعویٰ کرنے والے اپنے چہروں پر ولایت کا نقاب چڑھا کر درباروں اور گدیوں پر بیٹھ کر لوگوں کو لوٹ کر اپنے خزانے اور جیبیں بھر رہے ہوں گے تو اس وقت میرے مزار سے نور کے فوارے پھوٹ پڑیں گے''۔

اس قول سے مراد یہی ہے کہ گمراہی کے دور میں آپؒ کا کوئی غلام آپؒ کی روحانی رہنمائی میں آپؒ کی تعلیماتِ حق کو لے کر کھڑا ہوگا اور گمراہی کو ختم کر کے حق کا بول بالا کرے گا۔ سلطان باھُوؒ کا یہ فرمان سچ ثابت ہو چکا ہے۔ میرے مرشد کریم اور سلسلہ سروری قادری کے موجودہ شیخِ کامل سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس آپؒ کی تعلیماتِ فقر کو عام کرنے میں ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے بطور مجدد سلسلہ سروری قادری میں رواج پا جانے والی بدعات کو ختم کیا اور اپنی تصنیفات کے ذریعے عوام الناس کو اصل فقیرِ کامل و مرشد کامل اکمل جامع نور الہدیٰ کی پہچان کرائی۔ آپ مدظلہ الاقدس نے اب تک اپنی نگاہِ کامل سے لاکھوں لوگوں کو فیض یاب فرمایا ہے اور مسلسل فیض یاب فرما رہے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور اور ذکرِ یاھُو کا فیض جو پہلے صرف خواص تک محدود تھا' آپ مدظلہ الاقدس نے اُسے عام کر دیا ہے۔ آپ مدظلہ الاقدس اس پُرفتن اور گمراہی کے دور میں زنگ آلود قلوب سے نفسانی خواہشات کی میل اور زنگ کو دور کر کے طالبانِ دنیا کو طالبانِ مولیٰ بنا رہے ہیں۔ آپ مدظلہ الاقدس نے تعلیماتِ فقر کی ترویج کے لیے کتب کی اشاعت اور ویب سائٹس کے ذریعے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا ہے اور ہمہ وقت کوشاں ہیں۔ سلسلہ سروری قادری میں جس قدر جدوجہد آپ مدظلہ الاقدس نے کی اور مسلسل کر رہے ہیں آج تک کوئی نہ کر سکا۔

دعوتِ حق کے متعلق سلطان باھُوؒ کا اعلانِ عام ہے:

Marfat.com

ہر کہ طالبِ حق بود من حاضرم ز ابتدا تا انتہا یک دم برم

طالب بیا! طالب بیا! طالب بیا! تا رسانم روزِ اوّل باخدا

ترجمہ: اگر کوئی حق کا طالب ہے تو میں اس کے لیے حاضر ہوں کہ اسے ابتدا سے انتہا تک ایک لمحہ میں پہنچا دوں۔ اے طالب آ، اے طالب آ، اے طالب آ۔ تا کہ میں پہلی ہی نگاہ میں حق تک پہنچا دوں۔

طالبانِ حق کے لیے دروازہ کھلا ہے' ورنہ حق بے نیاز ہے۔

سلطان باھُو رحمتہ اللہ علیہ کی سوانح حیات کے تفصیلی مطالعہ کے لیے حضور مرشد کریم سلطان العاشقین حضرت سخی سلطان محمد نجیب الرحمٰن مدظلہ الاقدس کی تصانیف مبارکہ ''شمس الفقرا''، ''مجتبیٰ آخر زمانی'' اور ''سلطان باھُوؒ'' کا مطالعہ فرمائیں۔

Marfat.com

امیر الکونین

اُردو ترجمہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○

ترجمہ: اللہ ہی کے لیے سب تعریفیں ہیں جو تمام جہانوں کا ربّ ہے اور عاقبت متقین کے لیے ہے۔ درود و سلام ہو اللہ کے حبیب سیّد المرسلین پر، اُن کی آلؓ پر اور سب اصحابؓ پر۔

اس تصنیف کا مصنف غالب الاولیا' عارفِ خدا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہے جنہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دستِ بیعت فرمایا اور تعلیم و تلقین کی۔ اور وہ حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس سرّہٗ العزیز سے دست وابستہ مرید، غلامِ قادری اور سرورِ کائنات کی خاکِ پا ہے۔ وہ سروری قادری طبیب قلوب کا علاج کر کے شفا بخشتا ہے اور چہرۂ وجود کو مطلوب تک پہنچاتا ہے۔ بندہ باھُوؒ فنافی ھُو ولد بازیدؒ عرف اعوان اورنگ زیب بادشاہ جو عبید اللہ' محی الدین' غلامِ مصطفیٰؐ صاحبِ اخلاص و یقین اور جس کی حق پر نگاہ ہے' کے زمانے میں قلعہ شور (شورکوٹ) کا رہنے والا ہے۔ اس کتاب کا مصنف چند کلمات بیان فرماتا ہے جو مہمات کو فتح کرنے والے اور قفل سے مقید ہر مشکل کو حل کرنے والے ہیں۔ اس کتاب کو امیر الکونین کا نام دیا گیا ہے اور اس کے پڑھنے والے کو حاکم، اولی الامر اور فنافی اللہ کا خطاب دیا گیا ہے جو اللہ کو اپنی آنکھوں سے عین' بے حجاب دیکھتا ہے۔ یہ کتابِ تصوف قرآن کی باتاثیر تفسیر ہے جس کے مطالعہ سے صاحبِ مطالعہ روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور اسے ظاہری طور پر تمام دنیاوی خزانوں کا تصرف

Marfat.com

عنایت کیا جاتا ہے جبکہ باطنی طور پر معرفتِ الٰہی اور ہدایت کے خزانوں کا تصرف عطا کیا جاتا ہے۔ جو کوئی اس کتاب سے نکتہ حاصل نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے واصل نہیں ہوتا تو اس کے احوال کی ہلاکت کا وبال اس کی اپنی گردن پر ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ (والضحیٰ۔10,11)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کریں اور اپنے ربّ کی نعمتوں کا تذکرہ کریں۔

ابیات:

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج
باعطا مرشد در روز پنج

ترجمہ: مرشد اس کتاب کے فیض کے ذریعے ایک تصرف میں ہی ہر تصرف کا خزانہ صرف پانچ روز میں عطا کر دیتا ہے۔

ہر ورق گنج است اکسیر و کرم
ہر کہ خواند بالیقین آنرا چہ غم

ترجمہ: اس کتاب کا ہر ورق اکسیر و کرم کا خزانہ ہے۔ جو کوئی اسے یقین سے پڑھتا ہے اسے کیا پریشانی۔

از مطالعہ باخدا با مصطفیٰؐ
واقفِ اسرار گردد از اللہ

ترجمہ: اس کتاب کے مطالعہ سے طالبِ مولیٰ خدا اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر حق تعالیٰ کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔

ذکر را بگذار مذکورش مکن
غرق فی التوحید شو از رازِ کُن

ترجمہ: ذکر کو بھول بھی جاؤ تو مذکور (اللہ) کو مت بھولنا اور رازِ کن سے غرق فی التوحید ہو جاؤ۔

Marfat.com

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود
درحقیقت معرفت کامل شود

ترجمہ: اگر کوئی کنہ کن کو پا کر اس کا عامل ہو جاتا ہے تو درحقیقت اس کی معرفت کامل ہو جاتی ہے۔

این مراتب کاملان از حق عطا
روزِ اوّل شد سبق علم از خدا

ترجمہ: یہ مراتب کاملین کو حق کی جانب سے عطا ہوتے ہیں۔ اس علم کا سبق انہیں پہلے روز ہی اللہ سے حاصل ہو جاتا ہے۔

یہ حق تعالیٰ (کے دیدار) میں مشغول لایحتاج فقیر کے مراتب ہیں جو دونوں جہانوں پر حکمران ہوتا ہے۔ درویشوں کی صحبت ہی کیمیا گری کا خزانہ ہے جو کوئی درویشوں کی صحبت سے خزائنِ الٰہی نہیں حاصل کرتا وہ خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ فقیر اولی الامر ہوتا ہے۔ اگر دنیاوی بادشاہ تمام عمر بھی فقیر اولیا اللہ کے انتظار میں گزار دے تب بھی وہ کچھ حاصل نہیں کر سکتا لیکن اگر فقیر اولیا اللہ دنیاوی بادشاہ سے ملاقات کرنا چاہے تو قربِ الٰہی حاصل ہونے کی بنا پر توجہ کے ذریعے بادشاہ کو اپنی طرف ایسے کھینچتا ہے کہ وہ حلقہ بگوش عاجز غلام کی مثل ننگے پاؤں دوڑ کر حاضر ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دنیاوی بادشاہ فقیر ولی اللہ کے حکم کے ماتحت ہے۔

پس فقیر بننا چاہیے کیونکہ دونوں جہان فقیر کے حکم کے ماتحت اور اس کے قبضہ وتصرف میں آجاتے ہیں۔ فقیر مکمل فیض بخش ہوتا ہے۔ یہ گدا جو نفس سے مغلوب ہیں، فقیر نہیں ہو سکتے۔ فقیر حاکم اور امیر ہوتا ہے کہ اگر چاہے تو گدا کو ربع مسکون[1] اور ہفت اقلیم[2] کا بادشاہ بنا دے اور اگر چاہے تو ہفت اقلیم کے بادشاہ کو معزول کر کے گدا کو اس کا قائم مقام بنا دے۔ یہ تصرفات کونین پر امیر صاحبِ مسمّٰی فقیر کے ہیں۔ حیران مت ہو۔ جس نے بھی عزت وشرف پایا فقیر ہی سے پایا۔ جو کوئی درویشوں کا منکر ہو وہ دنیا وآخرت میں خراب حال ہو کر ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔

---

[1] زمین کا چوتھا آباد حصہ [2] سات حصہ زمین یا براعظم

Marfat.com

شرح دعوت

فقیر دائمی حضوری میں رہنے والا اور علمِ دعوت کا مکمل و کامل عامل ہوتا ہے۔اولی الامرُ اسے کہتے ہیں جس کا امر واپس نہ پلٹا جائے۔

❁ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

فقیر کا لفظ ''کن'' جس کام کی انجام دہی کے لیے ادا کیا جائے وہ اللہ کے حکم سے انجام پاتا ہے خواہ جلد انجام پائے یا دیر سے۔فقیر کا دل (باطن) دائمی حضوری میں ہوتا ہے جو بذریعہ دعوت ہمیشہ الہامی پیغام وصول کرتا ہے۔اولی الامر اسے بھی کہتے ہیں کہ جس کا امر (حکم) ہر شے پر غالب ہو کیونکہ کوئی بھی اس اولی الامر پر غالب نہیں آ سکتا خواہ تنہا ہو یا لشکر کے ساتھ۔پس معلوم ہوا کہ فقیر اللہ کے امر سے ہی فقیر بنتا ہے اور اللہ کا امر سچ اور غالب ہے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰٓی اَمْرِہٖ (یوسف-21)

ترجمہ: اور اللہ اپنے ہر امر پر غالب ہے۔

یہ امرِ دعوت غالب ہوتا ہے کیونکہ یہ شیطان کے مخالف اور رحمٰن کے موافق ہے۔دعوت پڑھنے والا فقیر روشن ضمیر ہوتا ہے جس کا مرتبہ عین العیان[1] ہو اسے (زبان سے) بیان کرنے کی کیا حاجت (وہ تو ہر شے کو عیاں دیکھتا ہے)۔ناقص مرشد رنج دینے والا جبکہ کامل مرشد خزانے بخشنے والا ہوتا ہے جو اپنی نگاہ سے دائمی معرفت عطا کرتا ہے۔

شرح فقر

آخر فقر کی انتہا کیا ہے؟ جس طرح میرا کہنا میرے حال کے عین مطابق ہے وَ کَفٰی عِلْمِہٖ بِحَالِیْ

1۔ ذاتِ حق اور ہر شے کو عیاں دیکھنا

Marfat.com

ترجمہ: ''اس (اللہ) کا علم میرے حال کے لیے کافی ہے''۔ پس معلوم ہوا کہ یہ فقر کا دعویٰ کرنے والے جھوٹے ہیں جن میں سے بعض قالِ فقر تک پہنچے ہیں اور بعض حالِ فقر تک، بعض احوالِ فقر تک اور بعض اعمالِ فقر تک، بعض اقوالِ فقر تک اور بعض افعالِ فقر تک پہنچتے ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی ہوتا ہے جو سلطان الفقر کی لازوال معرفت حاصل کرتا ہے اور عین جمالِ حق کے وصال سے فقر کی انتہا تک پہنچ کر فقر کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے بہت سے لوگ ہیں جو فقر کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی فقر کی تمامیت تک پہنچتا ہے۔ آخر فقر کسے کہتے ہیں اور فقر کیا ہے؟ فقر ایک نور ہے کہ جس کا نام سلطان الفقر ہے اور وہ اللہ کی نگاہ اور اس کی بارگاہ میں ہمیشہ منظور ہوتا ہے۔ ایک ہی لمحہ میں حاضر ہو جانے والا' نہ خدا اور نہ ہی خدا سے جدا۔ ایسا فقیر مکمل طور پر نور (میں ڈھل چکا) ہوتا ہے۔ فقر قربِ حق کی وسیع مملکت ہے جسے جمعیتِ قدیم حاصل ہے۔ اس ملکِ فقر میں نفسِ امارہ، ملعون دنیا اور شیطان مردود ہرگز داخل نہیں ہو سکتے۔ جو اس ملکِ فقر میں داخل ہو جاتا ہے وہ اس آیت کے مصداق امن میں ہوتا ہے:

۞ وَمَنۡ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آلِ عمران۔97)

ترجمہ: جو اس میں داخل ہوا وہ امان پا گیا۔

پس معلوم ہوا کہ ملکِ فقر کے چار صوبے ہیں۔ صوبہ ازل، صوبہ ابد، صوبہ دنیا اور صوبہ عقبیٰ۔ جو کوئی ملکِ فقر تک پہنچ جاتا ہے وہ ان چاروں صوبوں پر حاکم ہو جاتا ہے اور تمام جہان اس کے حکم کے ماتحت ایک غلام کی مثل ہوتے ہیں۔ فقیر غنی ہوتا ہے اور اس کی نظر میں اہلِ صوبہ مفلس و گدا ہوتے ہیں۔ اے احمق و بے حیا! یہ فقرا کے مراتب ہیں۔ بیت:

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام
ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

ترجمہ: میں نے فقر (کے احوال و مراتب) کو اچھی طرح دیکھ اور جان لیا ہے اور اس کی ہر حقیقت کا میں نے اچھی طرح مشاہدہ کیا ہے۔

۱۶۱۵۰۴

Marfat.com

جان لے کہ تمام پیغمبروں نے مرتبہ فقر پر پہنچنے کی التجا کی لیکن نہ پا سکے۔ وہ تمام فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عطا ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اسے خود اپنی اُمت کے سپرد فرمایا۔ یہ فقرِ محمدی آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فخر ہے۔ فقر فیض ہے جس کے تین مراتب ہیں اور ان میں غیب الغیب کے بے شمار خزانے ہیں۔ ابتدائے فقر میں اوّل قدم طریق (یعنی پیروی) ہے اور دوم قدم توجہ ہے کہ طالب جس مقام ومنزل کے متعلق جانتا ہے جس وقت بھی چاہتا ہے خود کو بذریعہ توجہ اس مقام ومنزل تک لے جاتا ہے۔ یہ توجہ توفیق ہے۔ فقر میں سوم قدم غرق فنا فی اللہ نور ہونا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری کی تحقیق حاصل کرنا ہے۔ فقر ذکرِ اَللّٰہُ کے ذریعے طالب کا قلب نور اور جسم کو طور کی مثل بنا دیتا ہے جسکے بعد طالب موسیٰ علیہ السلام کی طرح اللہ سے ہم کلام ہو کر جواب باصواب پاتا ہے۔ جو پیر و مرشد یہ مراتب اور قوت نہیں رکھتا اور نہ ہی ان کے متعلق جانتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ زن مرید پیر کثیر ہیں۔ حجام کی مثل استرے سے بال کاٹنے والے پیر بھی بیشمار ہیں۔ پیر کو ان سب سے بے نیاز ہونا چاہیے۔

علمِ دعوت تیغ برہنہ ہے جو تصور سے (لوحِ محفوظ پر) تحریر قسمت، قرب ومعرفتِ الٰہی اور حضوری کے علم کو پانا ہے۔ علمِ تصرف طالب کو بقا باللہ تک پہنچا کر مکمل نور بنا دیتا ہے جہاں وہ کل مخلوقات کے لیے ہدایت کا ذریعہ بن جاتا ہے کہ غرق لی مع اللہ[1] ہدایت ہے۔ دعوت کا دوسرا طریقہ ہر کوئی حاصل کر سکتا ہے لیکن وہ طریقہ حبِ دنیا کے باعث دل کو سیاہ کر دیتا ہے۔ ایسی دعوت سراسر بدعت ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کا مشاہدہ کرنے والے کو دو مراتب حاصل ہوتے ہیں ایک قربِ الٰہی اور دوسرا اس قرب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر کی توفیق۔ اس مرتبہ کو تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ (اس مجلسِ محمدی میں) بعض جمالِ الٰہی کا مشاہدہ کرتے ہیں اور بعض جلالِ الٰہی کا۔ جمالِ الٰہی سے طالبِ مولیٰ کو جمعیت اور مراتبِ محمود حاصل ہوتے ہیں اور

---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے لِیْ مَعَ اللّٰہِ وَقْتٌ لَّا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ
ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ (قرب کا) ایسا وقت بھی ہوتا ہے جس تک کسی مقرب فرشتے اور نبی و رسول کی رسائی نہیں۔

Marfat.com

جلالِ الٰہی سے جذب مجذوب اور مردود کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ پس مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار ایک کسوٹی کی مثل ہے جو صادق اور کاذب طالب کی تحقیق کرتی ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے مراتب اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طاقت سے حاصل ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ اگر حج کا تمام ثواب جمع کر لیا جائے تو بھی یہ دعوت قوی و قادر ہو گی۔ ایسی دعوت ہر مشکل کی چابی اور معرفتِ توحید اور حضوری کا مغز ہے۔ اللہ کا قرب حاصل ہونے کی بدولت فقیر اللہ کے خزانوں کا خزانچی بن جاتا ہے۔ فقیر ولی اللہ دنیاوی بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔ فقیر لایحتاج ہوتا ہے جو کسی سے بھی التجا نہیں کرتا۔ طالبِ صادق کو یہ مراتب مرشد کامل سے نصیب ہوتے ہیں۔ مرشد پہلے ہی روز (طالبِ صادق کو) ظاہری طور پر غنایت کا خزانہ جبکہ باطن میں تصرفِ ہدایت کا سبق دیتا ہے۔ طالب اس کتاب کے مطالعہ سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ لوحِ محفوظ طالب کے لوحِ ضمیر پر منکشف ہو جاتی ہے اور لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے طالب لوگوں کی نیک و بد قسمت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ اس کتاب کا مصنف کہتا ہے کہ یہ مراتب نجومی درویش کے ہیں جو دنیاوی خواہشات کے غلبہ میں ہے نہ کہ صداقت پر۔ جان لو کہ پیر و مرشد وہ ہے جو سب سے پہلے (طالبِ مولیٰ کو) قربِ الٰہی کی راہ پر چلائے، مجاہدہ کرائے بغیر ہی مشاہدہ عطا کرے اور کسی تکلیف سے (گزارے) بغیر قربِ الٰہی کا خزانہ عطا کرے اور بغیر محنت کے محبت و معرفتِ الٰہی عطا کرے، بغیر ریاضت کے اسرارِ الٰہی سے نوازے اور بغیر زہد کے اپنا عشق پیدا کرے۔ یہ سب مرشد کی توفیق سے ممکن ہے کہ وہ طالب کو نورِ حضور کی تحقیق عطا کرتا ہے۔ یہ تمام مراتب قرب و مشاہدۂ حضورِ حق سے حاصل ہوتے ہیں۔ اس کے بعد تمام آیاتِ قرآن، تفسیر اور بیان اور تمام علوم یکبارگی طالب پر عیاں ہو جاتے ہیں جس سے وہ دونوں جہان کا نظارہ پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے کیونکہ اس کا مردہ قلب اور وجود قرب و مشاہدۂ حق سے زندہ ہو جاتے ہیں۔ جو مرشد، پیر، فقیر، درویش، اولیا، عارفِ خدا، اہلِ علمِ دعوت، علما باللہ، واصل ولی اللہ حضورِ حق کے متعلق نہیں جانتے

Marfat.com

وہ احمق ہیں کہ وہ اپنے آپ کو صاحبِ باطن پیرومرشد کہلواتے ہیں۔

قرب ومشاہدۂ حق کی چند صورتیں ہیں جن کے کچھ نام اور قاعدے ہیں۔ اصل حضورِ حق حی و قیوم ذات کا قرب و وصال، جمعیت اور وحدت ہے جس سے ہر شے طالب پر واضح ہو جاتی ہے اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر ہے اسے معلوم ہو جاتا ہے۔ حضورِ حق کے پانچ مراتب ہیں۔ اوّل ظاہری وجود سے حضوری، دوم باطنی وجود سے موجود کے سامنے حضوری، سوم مطلوب کے سامنے حضوری' جس سے تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں، چہارم اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات کو حاضر کر لینے کا تصرف' جنہیں اللہ نے کن کہہ کر تخلیق کیا، پنجم دنیا، نفس اور شیطان مردود پر تصرف۔ حضوری کے یہ پانچ مراتب دینی و دنیاوی پانچ خزانے ہیں۔ جو مرشد طالبِ مولیٰ کو حضوری کے تمام مراتب عطا نہیں کرتا اور حضوری کی توفیق سے ان مراتب کی تحقیق نہیں کراتا اور زندگی اور موت کے بعد عزت و جاہ کے درجات عطا نہیں کرتا تو معلوم ہوا کہ وہ مرشد ناقص اور نامکمل ہے اور اس مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے کیونکہ طالب کے لیے حضوری اور دیدارِ حق کے بغیر صرف ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ اور ورد و وظائف کے ساتھ کسی بھی مرتبہ ومقصود تک پہنچنا ممکن نہیں اگرچہ وہ عمر بھر سالہا سال ریاضت کرتا رہے ان مراتب میں وہ ناقص و خام ہی رہتا ہے۔ پس ان خام مراتب میں شرف کہاں حاصل ہو سکتا ہے۔ طالبی و مریدی اور مرشدی و پیری میں دن شمار نہیں کیے جاتے۔ مرشد کامل ہاتھ پکڑ کر حضوری میں پہنچانے والا ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو ایک لمحہ میں تمام حوادث سے گزار کر حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ناقص مرشد آج کل کے وعدے کرتا ہے جبکہ مرشد کامل ایک بار کی توجہ سے ہی حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تمام طریقے سالہا سال کی ریاضت کے متقاضی ہیں اگرچہ ذکرِ روح کیا جائے یا ذکرِ قلب۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی راہ توفیقِ الٰہی کی کلید ہے جو کل و جز کی ہر شے اور مراتب کو کھولتی ہے۔ اس کی تحقیق ایسے مرشد سے حاصل کی جا سکتی ہے جو حق تعالیٰ کا رفیق ہو۔

جان لو کہ تمام بلا و آفات اور حوادثاتِ نفسانی و شیطانی ایک ہی گھر میں جمع کی جائیں تو اس گھر

Marfat.com

کی چابی دنیا ہے۔ پس اسی طرح معرفت، توحید، نور، قرب اور حضوری کے تمام خزانے انسان کے وجود کے اندر موجود ہیں۔ وجود کے تمام خزانوں کی کلید حضورِ حق ہے جو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ جو طالب اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے اور اس سے حضورِ حق حاصل کرتا ہے وہ دنیا و آخرت میں بے نیاز اور لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

بیت:

ہر کہ این راہ نداند لاف زن
ہر کہ داند حاضرات آن جانِ من

ترجمہ: جو حضورِ حق کی یہ راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا ہے جبکہ جو جانتا ہے وہ میرا محبوب ہے۔

جب نفس حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ (مرشد کے) نفس سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب قلب حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ (مرشد کے) قلب سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب روح حضورِ حق حاصل کرتی ہے تو وہ (مرشد کی) روح سے ہم کلام ہوتی ہے اور جب طالب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے تو وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کلام ہوتا ہے اور جب طالب اللہ کے سامنے حضوری حاصل کرتا ہے تو وہ اللہ کے ساتھ بذریعہ الہام ہم کلام ہوتا ہے۔ حضورِ حق فقر کے انتہائی درجات و مقامات تک لے جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

حضورِ حق مراتبِ نعم البدل میں سے ہے اور مراتبِ نعم البدل اسمِ قادر کی قوت سے حاصل ہوتے ہیں جو خزائنِ الٰہی کی کیمیا گری ہے' جس سے طالب کا وجود طلسمات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ صاحبِ طلسمات مرشد ہی طالب کو حضورِ حق عطا کرتا ہے اور عین بعین حق کا مشاہدہ کراتا ہے۔ یہ حضورِ حق اللہ تعالیٰ کا تصور عطا کرتا ہے جس سے طالب شہسوارِ قبور بن جاتا ہے۔

جان لو کہ فقر کے تین مراتب ہیں۔ لاھوت لامکان تک پہنچنا، معرفت اور دیدارِ الٰہی کے

Marfat.com

انوار سے مشرف ہونا اور دونوں جہان میں زندہ رہنے اور کبھی نہ مرنے کی قوت حاصل کرنا۔ جس کے بعد فقیر لب بستہ توحید میں ہمیشہ غرق رہتا ہے اور اسے کسی طالب اور مرید کی ضرورت نہیں رہتی۔ اور اگر کوئی طالب مرید طلبِ مولیٰ رکھتا ہے تو اسے حضورِ حق میں پہنچا دیتا ہے جہاں سے طلبِ مولیٰ کا سوال کرنے والے کو محروم نہیں لوٹایا جاتا۔ جان لو کہ کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حضورِ حق حاصل کرنے کا سبق پہلے ہی روز حاصل ہو جاتا ہے۔ مراتبِ فنا و بقا سے گزر کر فقیر نفس پر امیر اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے۔ مرد وہ ہے جو سب سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح کرے۔ معرفت میں حضورِ حق اور دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے جس سے (طالب کو) تمام عمر مجاہدہ کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ط مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

نفس کی پہچان تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے فنا الفنا ہونے سے ہوتی ہے۔ اور اللہ کی پہچان روح کے ذریعے ہوتی ہے جس سے بقا کے بعد بقا حاصل ہوتی ہے۔ اے مردہ دل و بے حیا! یہ عارفین کے ابتدائی احوال ہیں۔ فقیر اہلِ روح کی کیا نشانی ہے؟ وہ جان و جسم سے ارواح سے ملاقات کرتا ہے۔ یہی احوال مجھے بھی حاصل ہیں۔ اہلِ نفس جب باطن میں ارواح کا ہم مجلس ہوتا ہے جو ذکرِ الٰہی میں مشغول اور قرآن و حدیث سے گفتگو کر رہے ہوتے ہیں تو وہ اہلِ نفس بھی مکمل شعور کے ساتھ حضورِ حق کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی باطن میں وہ توحید کے نور میں غرق ہوتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ایک لمحہ کے لیے بھی جدا نہیں ہوتا اور دائمی حضوری میں رہتا ہے لیکن ظاہری طور پر عوام میں لوگوں سے ہم کلام رہتا ہے۔ اے احمق و خام! یہ عارفین کے مراتب ہیں۔ صاحبِ شریعت فقیر شیر کی مثل ہوتا ہے کیونکہ اسے شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شرف سے رحمٰن کا قرب حاصل ہوتا ہے جبکہ اہلِ بدعت فقیر شیطان کا مقرب اور مصاحب

Marfat.com

ہوتا ہے۔ صاحبِ شریعت فقیر حق تعالیٰ کے ساتھ یگانہ ہوتا ہے اور اہلِ بدعت فقیر کتے کی مانند دیوانہ ہوتا ہے۔

اہلِ بدعت اکثر فقر کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر وہ فقیر نہیں ہوتے۔ انہیں بھکاری کہنا چاہیے کیونکہ وہ خواہشاتِ نفس کا شکار اور باطن میں معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں۔ یہ بے حیا اور داڑھی کٹوانے والے ہر در سے سوال کرتے ہیں۔ یہ بے بصیرت ساری عمر طریقت اور معرفت کی راہ نہیں جان پاتے اور رزق کے پیچھے دوڑتے رہتے ہیں۔ ایسے اہلِ بدعت کے لیے فقر چہرے کی سیاہی ہے۔ یہ لوگ دن رات گناہوں میں مشغول رہتے ہیں اور ارواح کے روحانی احوال سے بے خبر ہوتے ہیں۔ یہ لوگ لقائے وحدانیت کے عرفان سے محروم رہتے ہیں اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے غافل ہوتے ہیں۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہونے والا اور آپ کی زیارت کرنے والا ایک ہی لمحہ میں ولی اللہ کے مراتب پر پہنچ کر محبوب اور صاحبِ عیاں عارف ہو جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ مجذوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ محبوب پر پہنچ جاتا ہے یا یکبارگی مراتبِ حجاب اور مردود پر پہنچ جاتا ہے۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھنے میں کسی قسم کا کوئی شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بہشت کی مثل ہے جہاں ذکرِ الٰہی کے ساتھ آیاتِ قرآن اور حدیث کا بیان ہوتا ہے۔ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں طالب کو دو مراتب حاصل ہو سکتے ہیں یا مرتبہ محبوب یا مرتبہ مردود' کیونکہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ایک کسوٹی ہے جہاں پہنچ کر ناقص طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ کذب ظاہر ہو جاتا ہے اور صادق طالب کے وجود کے اندر پوشیدہ صدق مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ طالبِ صادق کا وجود نور ہو جاتا ہے اور اسے مجلسِ محمدی کی لازوال دائمی حضوری نصیب ہو جاتی ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ مجلسِ محمدی بہشت کی مانند ہے اور بہشت میں پاک لوگ ہی رہ سکتے ہیں۔ پلید، نجس، بدبودار مردار دنیا، شیطان اور کافر کو یہ قوت حاصل نہیں کہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم، بہشت، کعبہ اور مدینہ منورہ

Marfat.com

میں روضہ مبارک میں داخل ہوسکیں۔ شیطان کو ہرگز یہ قدرت حاصل نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت، قرآن اور اس کے حروف کی صورت، سورج اور چاند کی صورت، کعبہ اور مدینہ کی صورت، بزرگ صحابہؓ کی صورت اور شاہ محی الدین پیر دستگیرؒ کی صورت اختیار کر سکے۔ غرق لی مع اللہ ہونے کے باعث یہ صورتیں ہدایت ہیں لیکن جن لوگوں کے دل حبِ دنیا جو کہ بدعت ہے، کے باعث سیاہ ہیں شیطان ان کی صورت اختیار کر سکتا ہے۔

جان لو کہ اگر حضرت آدم علیہ السلام سے خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک تمام انبیا، اصفیا، مرسلین اور پیغمبروں کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے اور صاحبِ منصب و مراتب اور صاحبِ ولایت و ہدایت تمام اولیا اللہ غوث و قطب کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے اور تمام فرشتوں، مومنین، مسلمین اور تمام جن و انس کے نیک اعمال کا ثواب جمع کر لیا جائے تو انہیں ثوابِ حسناتِ عظیم کہا جائے گا اور یہ تمام برگزیدہ ثواب اور حسناتِ عظیم، تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتے ہیں جس کے ذریعے حضوری کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ اسی طرح فاسقوں، گناہگاروں، کافروں، مشرکوں، کاذبوں، ظالموں اور تمام زمین کے اہلِ گناہ کے تمام گناہ جمع کر لیے جائیں تو انہیں گناہِ کبیرہ کہا جائے گا۔ پس اللہ سے غفلت اور دوری گناہِ کبیرہ ہے جو سب کبیرہ گناہوں سے بڑھ کر ہے۔ پس اہلِ حضور اور اہلِ دور کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ قصہ خوانی اور افسانہ دانی کی راہ اللہ سے یگانہ ہو کر فنا فی اللہ ہونے کی راہ سے مختلف ہے۔ اہلِ یگانہ اور اہلِ بیگانہ کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ یہ تمام مراتب علمِ نور کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں اور علمِ نور وہ ہے جو عالم کو حضوری سے مشرف کرا دے۔

جان لو کہ حضوری دو قسم کی ہے جو حضوری تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتی ہے وہ لازوال ہے اور اس سے قرب اور وصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور اعمالِ ظاہری سے حاصل ہونے والی حضوری ناقص کا وہم و خیال ہے جو سکر سے حاصل ہونے والی گرمئ احوال کی وجہ سے ہے اور یہ مرشدِ ناقص کی گمراہی کے سبب ہے۔ تصور بھی دو قسم کا

Marfat.com

ہے۔ایک وہ تصور جس میں مشاہدہ سے قرب با توفیق اور حضوری کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اور دوسرا تصور وہ ہے جس میں حضوری نہیں ہوتی اور وہ محض شیطانی تاثیر اور ہوائے نفس کی وجہ سے ہوتا ہے اس لیے زندیق ہے۔جان لو کہ لذتِ ازل جس سے جمعیت حاصل ہوتی ہے'لذتِ ابد کی مثل ہے اور لذتِ دنیا لذتِ عقبیٰ جس میں حور و قصور اور بہشت کی نعمتیں ہیں' کی مثل ہے۔جیسے ہی معرفتِ نورِ خدا کی پانچویں لذت وجود میں پیدا ہوتی ہے تو (مذکورہ بالا) چاروں لذتوں کو وجود سے باہر نکال دیتی ہے۔ابیات:

لذت دیدار بہ دیدار دہ
لذت دیدار بر دل من بہ نہ

ترجمہ: میرے لیے لذتِ دیدار سے بڑھ کر کوئی لذت نہیں لہٰذا یا ربّ مجھے لذتِ دیدار عطا کر۔

ہر کرا لذت نشد وحدت لقا
لعنتی بر زندگی آن بے حیا

ترجمہ: جس کسی نے لقا اور وحدتِ الٰہی کی لذت نہ چکھی اس بے حیا کی زندگی پر لعنت۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی (دیدار سے) اندھا رہے گا۔

قطعہ:

ہر کہ این جای نہ بیند بی نصیب
بی خبر از معرفت اہل از رقیب

ترجمہ: جس کسی نے اس دنیا میں اللہ کا دیدار حاصل نہ کیا وہ بےنصیب ہے جو معرفت سے بےخبر اور اللہ کے دشمنوں میں سے ہے۔

Marfat.com

روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ
دل سیاہ شد ز دنیا عزّ و جاہ

ترجمہ: دنیا کی عز و جاہ سے دل کی سیاہی پیدا ہوتی ہے اور دل کی سیاہی سے سیاہ چہرہ بہتر ہے۔ اگر تُو آئے تو تُو دیدار کر لے گا اور اگر نہ آئے تو تُو شیطان لعین کی قید میں ہے۔ بیت:

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش
بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

ترجمہ: آ اور اس کی حضوری میں اس کی قدرت اور وحدت دیکھ، رحمت اور نور سے پُر اس کی ذات کا مشاہدہ کر۔

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ مثنوی:

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی
چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا

ترجمہ: اگر تو خدا سے حجاب میں ہو تو تُو فرشتوں کی مثل ہو گا جو اس دنیا میں لوگوں سے حجاب میں ہوتے ہیں۔

بہ بین امروز چون گویند فردا
بعین از عین بینم نیست پردہ

ترجمہ: تو کل (روزِ قیامت) کی بات کیوں کرتا ہے تُو آج ہی (اس زندگی میں) دیدار کر۔ میں ذاتِ حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوں اور میرے اور اس کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔

بہ بینم با چشم عین العیانی
چو زندہ قلب روح و نفس فانی

ترجمہ: میں کھلی آنکھوں سے اس کا بے حجاب دیدار کرتا ہوں کیونکہ جب قلب و روح زندہ اور نفس فنا ہو چکا ہو تو دیدار حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

مثل بستہ بصورت کی تواند
مشرف شد حضوری راز داند

ترجمہ: اس کی صورت (کے حسن) کی مثال کسی چیز سے نہیں دی جاسکتی۔ جو حضوری سے مشرف ہو جائے وہ یہ راز جان لیتا ہے۔

ز نَحنُ اَقرَبُ شود پیغام دائم
وجودِ واصلان زان گشت قائم

ترجمہ: حق تعالیٰ یہ دائمی پیغام دیتا ہے کہ وہ شہ رگ سے بھی قریب ہے اس پیغام کی وجہ سے واصلین کے وجود (حق تعالیٰ کی وحدت میں غرق ہونے کے باعث) ابدی ہوتے ہیں۔

فقر آنکس کہ آنجا من رسیدہ
ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ

ترجمہ: فقر کا اصل مقام وہ ہے جہاں میں پہنچا ہوں اس کے لیے میں نے خود کو غیر حق سے مکمل طور پر الگ کیا۔

نماندہ احتیاج ذکر مذکور
حضوری باحضور است نور بانور

ترجمہ: اس مقام پر پہنچ کر ذکر کی بھی ضرورت نہیں رہتی۔ اس جگہ طالب حضوریٔ حق میں عین ذات اور نور کے ساتھ عین نور ہو جاتا ہے۔

نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است
حقیقت حق رسیدہ عین راز است

ترجمہ: اس مقام پر طالب کی آنکھ پر کوئی حجاب باقی نہیں رہتا اور حقیقتِ حق تک پہنچ کر وہ عین ذات ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

زہی دولت بدیدہ حق لقا شد

قلب قالب ز وحدت حق بقا شد

ترجمہ: اس دولت کی کیا ہی بات ہے کہ آنکھوں کو حق کا دیدار اور قرب نصیب ہو اور جسم و روح کو وحدتِ حق سے بقا حاصل ہو۔

نہ آنجا علم نہ غوغای قال است

لاہوت و لامکان نہایت با جمال است

ترجمہ: اس مقام پر نہ علم کی گنجائش ہے نہ بحث و مباحثہ کا شور۔ لاہوت لامکان کے انتہائی مقام پر صرف حق تعالیٰ کا جمال ہے۔

نماندہ بر دلم افسوس مارا

بہ بینم سر پنہان آشکارا

ترجمہ: میرے دل میں کسی بھی بات کا افسوس نہ رہا کیونکہ میں رازِ پنہاں کو بے حجاب اور عیاں دیکھتا ہوں۔

دو دلی را نیست راہ یکدل طلب کن

کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن

ترجمہ: منافقت یعنی دو محبتوں کی اس راہ میں کوئی گنجائش نہیں لہٰذا ایک دل طلب کر (یعنی صرف اللہ سے محبت طلب کر) اور غیر اللہ ہر شے دل سے مٹا دے۔

بیا اے طالبا بے سر بیائی

سری از تن جدا کن راہنمائی

ترجمہ: اے طالب بے سر ہو کر ادھر آ۔ جب تو اپنے سر کو تن سے جدا کر دے گا تب تو رہنمائی حاصل کر سکے گا۔

Marfat.com

باھُوؒ با ھُو فنا با ھُو بقا شد
کہ اوّل و آخر و از ھُو لقا شد

ترجمہ: باھُوؒ کو ھُو میں فنا ہو کر ھُو کے ساتھ بقا حاصل ہوگئی ہے اور ھُو کے ساتھ وصال کے بعد اس کی ابتدا اور انتہا بھی ھُو ہوگئی ہے۔

کہ ھُو عینک شدہ بہ چشم باھُوؒ
میان از ھُو بہ بیند یافت باھُو

ترجمہ: ھُو باھُوؒ کی آنکھ کے لیے چشمے کی مثل ہے۔ جو اس عینک یعنی ھُو سے دیکھتا ہی وہ باھُوؒ کی صورت کو ہی پاتا ہے۔

کسی منکر ز ھُو مردود گردد
بجز یاھُو با ھُو نیست گردد

ترجمہ: جو ھُو کا منکر ہو وہ مردود ہو جاتا ہے کیونکہ ذکرِ یاھُو کے بغیر ھُو کے ساتھ بقا حاصل نہیں ہو سکتی۔

مثل بستہ بمثل بیمثال است
ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ترجمہ: اس بے مثل اور بے مثال ذات کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ جب طالب خود سے فنا حاصل کرتا ہے تب ہی حق سے وصال پاتا ہے۔

جو فنا فی اللہ ہو اور مقامِ لی مع اللہ پر اللہ کے قرب کی انتہا پر ہو اس کے لیے ظاہری اعضا کے ساتھ ذکر فکر اور ورد وظائف بجالانا گناہ ہے۔ غوث وقطب امرا کی مثل جبکہ مقربِ حق فقیر بادشاہ کی مثل ہوتا ہے۔ بادشاہ کو عدل سے سروکار ہوتا ہے نہ کہ محنت ومشقت سے۔ اس راہ (فقر) کا تعلق قیل وقال سے نہیں بلکہ حق کے روبرو حضوری سے مشرف ہونے سے ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط (البقرہ-115)

Marfat.com

ترجمہ: پس تم جدھر بھی دیکھو گے حق تعالیٰ کا چہرہ ہی پاؤ گے۔

ہر طرف بینم بیابم ذات نور
ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور

ترجمہ: میں جس طرح بھی دیکھتا ہوں اس طرف ہی نورِ ذات پاتا ہوں۔ جو کوئی خودی سے نجات حاصل کر لے وہ حضورِ حق حاصل کر لیتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بیت

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق
دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

ترجمہ: روشن ضمیر فقیر کو مخلوق سے میل ملاپ سے کیا پریشانی؟ سمندر ایک مٹھی خاک سے میلا نہیں ہوتا۔

یہ روشن ضمیری وحی القلوب کا مرتبہ ہے۔ بیت:

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای
آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

ترجمہ: تُو گلے تک خود کو نہ بھر کیونکہ تو دیگ نہیں ہے اور نہ ہی اس قدر پانی پی کیونکہ تُو ریت نہیں ہے۔

لیکن کامل کا کھانا مجاہدہ اور اس کی نیند مشاہدہ ہوتی ہے۔ یہ وحی الروح کا مرتبہ ہے۔ بیت:

چو معدہ بود خالی از طعام
درآن وقت معراج باشد تمام

ترجمہ: جس وقت پیٹ طعام سے خالی ہوتا ہے اس وقت (طالب کو) مکمل معراج نصیب ہوتی ہے۔

مگر مکمل کے لیے کھانا اور نہ کھانا برابر، سیری اور بھوک برابر، مستی اور ہوشیاری برابر، نینداور بیداری

Marfat.com

برابر۔ یہ وحی السرّ کا مرتبہ ہے۔ بیت:

خام را مستی بود وہم از خیال
مست را ہوشیار گرداند وصال

ترجمہ: خام کی مستی محض وہم و خیال ہوتی ہے جبکہ وصالِ حق سے حاصل ہونے والی مستی طالب کو ہوشیار بنا دیتی ہے۔

تاہم اکمل علمِ معرفت کا عامل ہوتا ہے نہ کہ سواری کا حامل۔ یہ وحی الزمان کا مرتبہ ہے جہاں وہ قربِ حضورِ حق اور مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے معرفتِ اِلّا اللّٰہُ کا پیغام لاتا اور لے جاتا ہے۔ اس مقام پر اولیا اللہ علما باللہ ہر لمحہ حضورِ حق سے پیغام وصول کرتے ہیں لیکن وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ پر فائز نہیں ہوتے۔ لہٰذا دعوت پڑھنے کے لائق ہر وہ طالب ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے پیغام وصول کر سکتا ہو۔ اس کا وجود نور و مغفور ہو اور وہ حق تعالیٰ کی بارگاہ میں منظور ہو۔ دعوت پڑھنا یہ ہے کہ طالب ذکرِ الٰہی کی بدولت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں سوال و جواب اور عرض و التماس کر سکتا ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل ہو کر حضوری سے مشرف ہونا اور اہلِ مجلس کی صحبت میں ان سے ہم کلام ہونا اور جس وقت چاہے حضوری میں آنا جانا اور سوال و جواب اور التماس کرنا اور حضوری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب سے مشرف ہونا اور لازوال وصال پانا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضورِ حق کے تمام احوال سے واقف ہونا اور انہیں اختیار کرنا آسان کام ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اخلاق، ملک، علم، حلم، ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر اور حیا کی صفات کو اختیار کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ لیکن اگر بخشش اور عطائے پروردگار ہو تو توفیقِ الٰہی اور مرشد جو غالب الامر ہو اور راہِ حق کا سالار ہو اُس کی رفاقت سے ان تمام خصوصیات کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ مطلب یہ کہ دین و دنیا کے خزانوں کو تصرف میں لے آنا اور تصور، ذکر، فکر، مراقبہ اور معرفتِ اِلّا اللّٰہُ

Marfat.com

سے غرق فنا فی اللہ ہونا، تجلیات کا مشاہدہ کرنا، اٹھارہ ہزار عالم کے مقامات کی سیر کرنا اور اس کی مخلوقات کو مسخر کر کے اپنی قبضہ وقید میں لے آنا آسان کام ہے لیکن وجود میں وسیع حوصلہ پیدا کرنا مشکل اور بہت ہی دشوار کام ہے۔ مخلوق کے دیئے رنج، ملامت، غیبت اور تکالیف سے آزردہ مت ہو اور نہ ہی مخلوق کو تکلیف پہنچا کیونکہ مخلوق کو تنگ نہ کرنے میں ہی نجات ہے۔ تو جان لے کہ کافروں، کاذبوں، منافقوں اور حاسدوں کی (ایذاؤں سے) شکایت کی غرض سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ یَالَیۡتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَّمۡ یَخۡلُقۡ مُحَمَّدًا ط

ترجمہ: اے محمد کے ربّ! کاش آپ نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو پیدا ہی نہ فرمایا ہوتا۔

پس کسی دوسرے کی کیا مجال کہ اعتراض کرے۔ جو کوئی تمامیتِ معرفت، فقر، ہدایت اور ملکِ ولایت تک پہنچ جاتا ہے تو لوگ اسے دیوانہ وخبطی کہتے ہیں اور اس کے اہلِ خانہ اسے احمق سمجھتے ہیں لیکن وہ آنکھوں کے اندھے اس کی حقیقت نہیں جانتے۔ وہ سب بے عقل اور حیوان کی مثل ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلۡعَقۡلُ یَنَامُ فِی الۡاِنۡسَانِ

ترجمہ: عقل انسان کے اندر سوئی ہوئی ہے۔

❁ اَلۡاِنۡسَانُ مِرۡاٰۃُ الرَّبِّ

ترجمہ: انسان حق تعالیٰ کا آئینہ ہے۔

صاحبِ نظر عارف باللہ بننے اور معرفتِ حق کے لیے دل کی آنکھیں چاہئیں وگرنہ ظاہری آنکھیں تو حیوان بھی رکھتے ہیں جیسا کہ کتے، خنزیر، ریچھ، بیل اور گدھے وغیرہ۔ عقل دو قسم کی ہے ایک عقلِ کُل جو کہ لازوال ہے دوسری عقلِ جز جو احوال کے حصول کا باعث ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ لَا فَرۡقَ بَیۡنَ الۡحَیۡوَانِ وَالۡاِنۡسَانِ اِلَّا بِالۡعِلۡمِ

Marfat.com

ترجمہ: انسان اور حیوان میں علم کے سوا کوئی فرق نہیں۔

ابیات:

آنچہ مطلب بود کلی یافتم
کس نمی باید کہ پنہان ساختم

ترجمہ: میں نے سب علم اور مطالب پا لیے۔ اب کوئی بھی مجھ سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں رکھ سکتا۔

این خزانہ شد نصیب با شعور
میشناسد عارفان اہل حضور

ترجمہ: یہ خزانہ باشعور لوگوں کو نصیب ہوتا ہے اور عارفین جو حضوری میں پہنچ چکے ہوں وہی اسے پہچانتے ہیں۔

کی شناسد عارفان را کور تر
می شناسد آن کہ می باشد خضر

ترجمہ: آنکھوں کے اندھے عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔ عارفین کو صرف وہی پہچانتے ہیں جو خضرؑ کی مثل بصیرت رکھتے ہیں۔

باھُوؒ در ھُو گم شدہ فی اللہ فنا
نام باھُوؒ متصل شد باخدا

ترجمہ: باھُوؒ فنا فی اللہ ہو کر ھُو میں گم ہو چکا ہے اور باھُوؒ کا نام خدا کے ساتھ متصل ہو چکا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

۞ وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ (الحدید-4)

ترجمہ: اور وہ (اللہ) تمہارے ساتھ ہوتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہوتے ہو۔

مرشد کسوٹی کی مثل ہوتا ہے اور حضوری کی بدولت حکیم اور کریم صفت ہوتا ہے۔ مرشد کامل (ظاہری طور پر) طالبِ مولیٰ کا پیٹ طعام اور پانی سے پُر کرتا ہے اور طرح طرح کی نعمتیں اور

Marfat.com

پھل کھلاتا ہے اور باطنی توجہ اور توفیق سے تحقیقاً حضوری تک پہنچاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ناقص مرشد اپنے طالبوں کو ذکر فکر میں ہی تھکائے رکھتا ہے۔ نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز کامل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ مرشد مکمل طالب کو روزِ اوّل مرتبہ مکمل اور مرشد اکمل طالب کو روزِ اوّل ہی اکمل کے مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے اور مرشدِ جامع طالب کو روزِ اوّل جامع اور صاحبِ نور مرشد طالب کو روزِ اوّل ہی نور میں فنا کر دیتا ہے اور صاحبِ حضور مرشد طالب کو روزِ اوّل حضوری میں لے جاتا ہے اور ان سب مراتب کا مجموعہ بھی مراتبِ فقر کی ابتدا کو نہیں پہنچ سکتا لیکن فقیر مرشد (کی توجہ) سے طالب روزِ اوّل ہی فقیر بن سکتا ہے کیونکہ فقیر فنا و بقا کے بعد مرتبہ اور مقام و منزل سے ماورا ہوتا ہے۔ اس کی نظر میں اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ الله (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہوتا ہے) ہی سب کچھ ہوتا ہے۔ اے احمق و خام! یہ مراتبِ فقرا ہیں۔ فقیر اُسے کہتے ہیں جو بقا باللہ ہو چکا ہو اور اس نے خود کو اللہ کی ذات میں فنا کر کے حیاتِ ابدی پالی ہو اور غیر ماسویٰ اللہ سے نجات پا کر خود پر اَللّٰہُ کا اثبات کر لیا ہو۔ اس کے لیے زندگی اور موت کے مراتب برابر ہوں۔ یہ فقیر صاحبِ نظر کا مرتبہ ہے جو ہر ملک کے بادشاہ پر حاکم اور غالب تر ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی نظر سے تمام زمین کو سونا و چاندی میں بدل سکتا ہے۔ فقیر فقر کی بدولت حیات ہے۔ اے احمق و حیوان! پس فقیر خدا سے نظر نہیں ہٹاتا۔ اے احمق و گدھے! تو طلبِ دنیا میں خوار ہو رہا ہے جبکہ دعویٰ کرتا ہے اللہ کی طلب و محبت اور معرفت و دیدار کا۔ حالانکہ تو ابھی تک نفس کی قید میں ہے۔ تیرا دل مردہ اور تیرا چہرہ شرمسار ہے اور تیری روح تجھ سے بیزار ہے۔ جو باطن باطل سے جدا ہو کر حق سے جڑ چکا ہو بلاشبہ وہی باطن برحق ہے۔ ظاہری طور پر اس کے تصرف میں توفیقِ الٰہی کی قوت ہوتی ہے۔ فقر کا سلوک سے کوئی تعلق ہیں کیونکہ فقیر سلطان الفقر صاحبِ سلطنت بادشاہ ہوتا ہے اور ہر سلوک اور ہر مقام اس کی نگاہ و نظر میں ہوتا ہے۔ انہیں ہر طالب مرید کے احوال سے آگاہی ہوتی ہے کہ وہ مرتبہ محبوب و مقصود پر ہے یا مرتبہ مردود پر یا مرتبہ مرتد یا لا مرتد پر۔ پس جان لے کہ جس طرح ظاہری علم بے شمار ہیں اسی طرح باطنی سلک سلوک بھی بے شمار ہیں۔ میں اگر انہیں تحریر کروں تو ان

Marfat.com

کی شرح کے لیے بے شمار صفحات درکار ہیں لیکن تھوڑی سی شرح سے پتہ چلتا ہے کہ ایک سلک کامل ہے اور دوسرا سلک ناقص۔ سلکِ کامل میں قبض، بسط، سکر، صحو کے احوال ہیں اور ذکر، فکر، مراقبہ سے طالب پر ان احوال کے اسرار عیاں ہوتے ہیں اور سلک کی ابتدا اور انتہا ایک ہوتی ہے اور یہ سلک حق تعالیٰ کے قرب، مشاہدہ اور حضوری تک پہنچاتا ہے اور یہی معرفت اور وصال کی بنیاد ہے۔ جو سالک ان صفات سے موصوف نہیں ہوتا وہ ناقص ہوتا ہے جو اپنی تمام عمر سالہا سال مشقت میں گزار دیتا ہے لیکن احمق اور جاہل کی مثل خودی میں پھنسا رہتا ہے۔ جب تو کسی ایسے شخص کو دیکھے جو ظاہری طور پر امراو بادشاہ کو مسخر کرنے کے لیے بہت زیادہ محنت اور رنج و ریاضت میں مصروف ہو اور باطن میں معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہو تو اس بات کی تحقیق کر لو کہ یہ مردِ عام و ناقص ہے جو گمراہی کے جنگل میں پھنسا ہوا ہے اور لاھوت لامکان سے واقف خاص لوگوں کے شرف سے بے نصیب ہے۔ بیت:

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا
ہر کرا راندہ کند دوری جفا

ترجمہ: اللہ جس کسی کو چاہتا ہے اپنا قرب اور لقا عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے اس کی جفا کی بنا پر خود سے دور کر دیتا ہے۔

اہلِ لقا اور اہلِ جفا کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ بیت:

پند گویم ناقص و شرمندہ را
از ہوائے باز آ و آ جانب خدا

ترجمہ: میں ناقص اور شرمندہ لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ خواہشاتِ نفس سے باز آؤ اور خدا کی جانب بڑھو۔

اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جو کوئی اللہ کا صادق طالب ہونے، اس میں فنا ہونے، اس کے ساتھ بقا پانے اور اس کی معرفت اور لقا حاصل ہونے کا دعویٰ کرتا ہے تو

Marfat.com

اس کے لیے دو 'ل' گواہ ہونے چاہیے۔ ایک 'ل' لَآ اِلٰہَ کا، یعنی مقامِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے قبل مر جاؤ) پر پہنچا ہو جہاں نفسانیت اور دنیا کی خواہشات سے فنا ہو چکا ہو اور اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر چکا ہو۔ اور دوسرا 'ل' لاہوت۔ دونوں گواہ لامکان تک پہنچاتے ہیں۔ اس طریقے سے اللہ کا دیدار قرآن کی اس آیت مبارکہ کے مطابق روا ہے جس میں اللہ فرماتا ہے:

وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

بیت:

اگر بگویم کور چشمی را بہ بین
کی بہ بیند کور چشمی بی یقین

ترجمہ: اگر میں (باطنی طور پر) نابینا شخص سے دیدار کرنے کا کہوں تو وہ نابینا کیسے دیدار کر سکے گا کیونکہ وہ بے یقین ہے۔

نابینا (بے بصیرت) اور بینا (صاحبِ بصیرت) کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ اے نابینا! تو اس لیے اندھے پن، تاریکی اور ظلمات کا شکار ہے کیونکہ تیری آنکھوں پر شیطانی پردہ اور تیرے دل پر نفسانی پردہ ہے۔ تو طبیبِ بینا (صاحبِ بصیرت مرشد کامل اکمل) کی طلب کر جو تیری آنکھوں کی بینائی ٹھیک کرے اور تجھے معرفتِ الٰہی اور نورِ یقین عطا کرے اور تیری آنکھ پر جو پردہ اور حجاب پڑا ہے اسے ہٹا دے تاکہ تو صاحبِ بصیرت ہو جائے اور دیدارِ حق کر سکے۔ بیت:

نقطہ از غین غضبی دور کن
تا بیابی عین را از عین کن

ترجمہ: اپنے وجود سے ہر غیر اللہ کو نکال دے اور اللہ کے غضب (جلال) سے نجات حاصل کر لے تاکہ تو دیدارِ حق کے قابل ہو سکے۔

Marfat.com

کن ز کن حاصل شود کنہش ز کن
عاقلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عقلمندوں کے لیے بس یہی ایک بات کافی ہے کہ وہ کن کی حقیقت تک پہنچ کر کن کی طاقت اس کے مالک (اللہ) سے حاصل کر سکتے ہیں۔

پس جو شخص صاحبِ لفظِ کُن ہو جاتا ہے وہ اسی لفظ کن سے (اپنے طالبوں پر) سلک سلوک کی راہ کھول سکتا ہے لہٰذا صاحبِ کن کو سلک سلوک پر چلنے یا چلانے کی کیا ضرورت کہ وہ تو اسی ایک لفظ کن سے اللہ کی معرفت اور حضوری تک پہنچا سکتا ہے کیونکہ اسی لفظ کن کی بدولت وہ روزِ الست سے ہی اللہ کے ساتھ یکتا ہوتا ہے۔ پس صاحبِ سلک سلوک اس لفظ 'کن' سے بے خبر اور (اس کی طاقت و تصرف سے) محروم ہوتا ہے اگرچہ مخلوق کی نظر میں وہ صاحبِ عظمت مخدوم ہوتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ شد مخدوم از خدمت فقر
نظر فقرش بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: جو صاحبِ فقر کی خدمت کرتا ہے وہ مخدوم بن جاتا ہے کیونکہ صاحبِ فقر کی نظر مال و دولت سے بہتر ہوتی ہے۔

خرس را آدم کند بایک نظر
بس بود تعلیم علم از سربسر

ترجمہ: فقیر ایک ہی نظر سے ریچھ کو آدمی بنا سکتا ہے اور اس پر علم و تعلیم کی انتہا کر سکتا ہے۔

گردن بزن این ناقصان طالب طلب
طلب کن ای طالبان کامل بہ ربّ

ترجمہ: ناقصوں کی ناقص طلب کی بدولت ان کی گردن اتار دے۔ اے طالب! تو اس کامل (مرشد) کی طلب کر جو ربّ تک پہنچا دے۔

Marfat.com

عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کے حامل اہلِ معرفت جو قُمۡ بِاِذۡنِ اللّٰہ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہہ کر مردہ دل کو زندہ کر سکتے ہیں' کو اولیا کی ارواح کی مجلس نصیب ہوتی ہے جہاں وہ ارواح سے ملاقات کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے ذکر، فکر اور حقیقتِ حق کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔ یہ توفیق اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے جسکی تحقیق کی جا سکتی ہے جب تفکر سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کیا جائے تو یہ مقامِ ازل پر لے جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ تَفَکُّرُ السَّاعَةِ خَیۡرٌ مِّنۡ عِبَادَةِ الثَّقَلَیۡنِ

ترجمہ: گھڑی بھر کا تفکر دونوں جہان کی عبادت سے افضل ہے۔

اس تفکر کا تعلق سیرِ طبقات سے نہیں ہے بلکہ فنا فی اللہ ہونے اور مشاہدۂ ذاتِ حق کرنے سے ہے جیسا کہ اس آیت مبارکہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا:

❁ وَاِلٰی رَبِّكَ فَارۡغَبۡ (الم نشرح-8)

ترجمہ: اور (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اپنے ربّ کی طرف راغب ہوں۔

فقیر عارف باللہ نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ وہ روشن ضمیر اور فنا فی اللہ فقیر اور صاحبِ کیمیا نظر ہوتا ہے۔ اس کا باطن پاکیزہ ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ وہ علمِ ظاہر و باطن اور تفسیر کا با تاثیر عالم ہوتا ہے جسکی توفیق اسے اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حاصل ہوتی ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری اسے تصرف، توجہ، تفکر اور تحقیق عطا کرتی ہے جس کے بعد دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی میں دانۂ اسپند کے برابر نظر آتے ہیں۔ اس کا وجود زندہ ہو جاتا ہے اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت۔ جو کوئی تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی توفیق، تصرف اور اس کی تحقیق کا منکر ہو وہ کاذب اور زندیق ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ عارف باللہ لاہوت لامکان میں اللہ کے قرب اور اس کے ساتھ بقا کی بدولت بے حجاب اللہ کا دیدار کرتا ہے۔ ایسے عارف باللہ کو نفل نماز پڑھنے اور استخارہ کرنے کی کیا ضرورت۔ وہ عارف ولی

Marfat.com

اللہ عالم باللہ جو معرفتِ توحید اور وصالِ حق میں غرق ہوا سے فال نکال کر لوگوں کے حالات بتانے کی کیا حاجت۔ کل و جز کے تمام علوم اس کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر ہوتا ہے وہ عارف باللہ پر روشن، واضح، معلوم اور مکشوف ہو جاتا ہے۔ جو بولتا ہے وہ جانتا نہیں اور جو نہیں بولتا وہ جانتا ہے۔ مالک الملکی فقیر اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللّٰہُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہی اللہ ہے) کے مقام کا حامل، امن پسند ہوتا ہے یعنی ہر مشکل کی چابی اس کے ہاتھ میں ہوتی ہے جس سے وہ تمام عالم کے معاملات حل کرتا ہے۔ تصرفِ ازل کی غنایت سے ازل کی ہر خواہش سے پاکی حاصل کر لیتا ہے۔ اسی طرح عقبیٰ، دنیا اور ابد کے تصرف کی غنایت سے ان سے پاکی حاصل کر لیتا ہے۔ بیت

ہر تصرف در عمل آوردہ ایم
ہر تصرف ترک کردہ بردہ ایم

ترجمہ: ہم ہر تصرف کو عمل میں لائے اور پھر اس سے غنایت حاصل کر کے اسے ترک کر دیا۔

اس راہِ فقر کا تعلق گفتگو سے نہیں ہے بلکہ خود اپنی آنکھوں سے احوال کا مشاہدہ کرنے سے ہے۔ جو فقیر فقر میں مکمل ہو چکا ہو اس کے لیے ذکر، فکر، مراقبہ اور مقام حرام ہیں۔ قطعہ

زندہ دل عالم بود عیسیٰؑ صفت — مردہ دل عالم بود بے معرفت
موسیٰؑ را تعلیم شد علم از خضرؑ — مردہ دل زندہ کند با یک نظر

ترجمہ: مردہ دل عالم بے معرفت ہوتا ہے اور زندہ دل عالم عیسیٰؑ کی صفات کا حامل ہوتا ہے جو ایک ہی نظر سے مردہ دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو خضر علیہ السلام نے یہی علم سکھایا تھا۔

پس معلوم ہوا کہ کُل (ہر شے سے) لایحتاج ہوتا ہے جبکہ جز کُل کا محتاج ہوتا ہے۔ پس فقیر کل ہے اور دیگر ہر مراتب وطبقات کے اولیا جیسا کہ غوث وقطب، جز ہیں۔ پس جب دیگر اولیا فقیر محی الدین جو کہ کُل کی کلید ہے، کا ساتھ اختیار کرتے ہیں تو وہ عارف قادری بن جاتے ہیں جو وحدت کے مقام پر فائز اور تقلید کی تکلیف سے آزاد ہوتے ہیں۔ قادری اسے کہتے ہیں جو اپنے طالب کو

Marfat.com

تمام مراتب ایک نظر سے طے کرا کر ہر مرتبہ کی انتہا تک پہنچا دے۔ قادری توفیقِ الٰہی کا نام ہے اور اس کا باطن قربِ الٰہی میں ہونے کے باعث کامل ہوتا ہے جس کی تحقیق کی جاسکتی ہے۔ جو کوئی قادری فقیر کے سامنے سر اٹھاتا ہے معلوم ہوا کہ وہ منافقین میں سے ہے۔ قادری فقیر کا دشمن تین حکمتوں سے خالی نہیں ہوتا یا وہ ناقص ہوتا ہے یا اللہ سے دور ہوتا ہے یا معرفتِ الٰہی سے اندھا اور محروم ہوتا ہے۔ قادری فقیر حوصلہ مند ہوتا ہے۔ اللہ کے نام کے ذکر کی بدولت اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہوتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قادری فقیر لازوال اختیار کا حامل ہوتا ہے خواہ زبان سے اقرار کرے یا نہ کرے۔ بیت:

باھُوؒ نحس را سعد گرداند
نظر ناظر را بود روح الامر

ترجمہ: باھُوؒ نظر سے نحس کو سعد بنا دیتا ہے کیونکہ اس کی نظر اللہ کا دیدار کرنے کی بدولت روح الامر ہوتی ہے۔

یہ فقیر کے ابتدائی مراتب ہیں۔ اے عارف و عالم و علما باللہ، اے عاقل اہلِ حضور ولی اللہ اور صاحبِ شعور ظلِ اللہ! ہر ایک کو یہ جاننا چاہیے کہ علمِ توریت، علمِ انجیل، علمِ زبور، علمِ قرآن اور اسمِ اعظم، علمِ کیمیا اور چاروں کتابوں میں بیان کردہ علم، علمِ احادیثِ نبوی و قدسی، علمِ صحیفہ، علمِ خواب و الہام، تمام انبیا کا علم، علمِ ظاہر و باطن، حکمتِ الٰہی، حضرت آدمؑ صفی اللہ سے لے کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک اٹھارہ ہزار عالم کی تمام مخلوقات جنہیں کن فیکون کہہ کر تخلیق کیا گیا' کا علم، لوحِ محفوظ پر لکھی تمام تفصیلات، عرشِ اکبر اور کرسئ اعظم کا علم، علمِ ازل، علمِ ابد، علمِ دنیا، علمِ عقبیٰ اور ربّ العالمین کے دیدار سے مشرف کرنے والا علم اور توحیدِ الٰہی اور اس کے اسرار کا علم سب اسمِ اَللّٰہُ ذات کی شرح اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے میں ہیں۔ کوئی بھی چیز اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے سے دور اور باہر نہیں۔ جاننا چاہیے کہ جو بھی فقر کی راہ پر قدم رکھے تو سب سے پہلے علمِ ظاہر و باطن سے خود کو آزمائے کیونکہ جاہل جب راہِ فقر پر قدم رکھتا ہے تو وہ پاگل اور پریشان ہو کر

Marfat.com

رجعت کھا جاتا ہے اور اس کا قلب ضبط ہو جانے کے باعث وہ دیوانہ ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جِنَّ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا

ترجمہ: اور جو بغیر علم زہد اختیار کرتا ہے وہ آخری عمر میں شیطان یا کافر ہو کر مرتا ہے۔

لیکن علم دو قسم کے ہیں علمِ ظاہر و علمِ باطن۔ علما ظاہری علم حاصل کرنے کے بعد عالم اللسان بنتے ہیں جبکہ علمِ باطن علمِ قلب ہے جو کوئی مکمل معرفتِ توحیدِ الٰہی حاصل کر کے علمِ باطن حاصل کرتا ہے اسے علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مطلب یہ کہ علمِ ظاہر دلیل اور راہِ راست (صراطِ مستقیم) کے متعلق جاننے اور نگہبانی کے لیے ہے جبکہ راہِ طریقت پر رفیق علمِ باطن ہی ہے جو توفیقِ الٰہی حاصل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ جس طرح علمِ ظاہر (کی ایک حیثیت) ہے اسی طرح علمِ باطن (کی اپنی منفرد حیثیت) ہے۔ علمِ ظاہر نمک کی مثل اور علمِ باطن کھانے کی مثل ہے جس میں نمک گم ہو جاتا ہے۔ علمِ ظاہر چراغ کی مثل اور علمِ باطن آفتاب کی مثل ہے۔ علمِ ظاہر دودھ کی مثل اور علمِ باطن مکھن اور گھی کی مثل ہے۔ علمِ ظاہر جسم کی مثل اور علمِ باطن روح کی مثل ہے۔ علمِ ظاہر کھیتی کی مثل اور علمِ باطن غلے کی مثل ہے۔ علمِ ظاہر محنت کا متقاضی ہے جس میں مطالعہ کے لیے تیس سال کا وقت درکار ہے۔ جس کے بعد وہ عالم فاضل بن کر تمام علم ظاہر حاصل کرتا ہے۔ اگر مرشد کامل ہو تو اسمِ اَللّٰهُ ذات کی حضوری سے علمِ باطن عطا کر کے ایک لمحہ میں وصال عطا کر دیتا ہے۔ علمِ باطن لازوال ہے کیونکہ علمِ باطن جب عالمِ ظاہر پر غالب آتا ہے تو اس کے سینہ سے ایک ہی نظر میں علمِ ظاہر کو ایسے صاف کر دیتا ہے کہ عالمِ ظاہر کو حروفِ تہجی بھی یاد نہیں رہتے۔

علمِ ظاہر چودہ علوم پر مشتمل ہے جو منطق اور معانی سے متعلق ہیں اور زبانی طور پر پڑھے جاتے ہیں اور علمِ باطن ستر کروڑ تیس لاکھ پچاس ہزار پانچ سو اکتیس علوم پر مشتمل ہے جن میں سے ہزاراں ہزار علم ذکر فکر سے متعلق ہیں۔ ان ہزاروں علومِ باطن کو تحریر کرنے کے لیے دفاتر درکار ہیں کیونکہ یہ علوم بے شمار ہیں۔ علمِ باطن کا استاد ایک ہی بار میں کل وجز کے بے شمار علوم کا سبق دیتا ہے

Marfat.com

جس سے طالب روشن ضمیر ہو جاتا ہے اور لاھوت لامکان میں پہنچ کر صاحبِ عیاں عارف بن جاتا ہے۔ طالب کے لیے یہ ابتدائی سبق ہے جو وہ نفس پر غالب اور دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھنے والے عالم فقیر سے حاصل کرتا ہے۔ ایسا عالم فقیر صاحبِ نظر ہوتا ہے جس کے پاس معرفتِ توحید اور تفسیر کا مکمل با تاثیر علم ہوتا ہے۔

مطلب یہ کہ طالبِ علم دو قسم کے ہیں۔ اوّل مردک[1] دوم غازی۔ مردک کون ہے اور مرد غازی کسے کہتے ہیں؟ مردک وہ ہے جو دن رات اللہ تعالیٰ کے دشمنوں یعنی نفس و شیطان کے ساتھ جنگ کرتا ہے اور مرد غازی وہ ہے جو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی تلوار سے اغیار کا سر گردن سے اڑا دیتا ہے ان لڑائیوں سے اسے بے خوف ہونا چاہیے یعنی استقامت بہتر ہے کرامت و مقامت سے۔ ان کو عالم علما باللہ عارف ولی اللہ کہتے ہیں کیونکہ ان کا اصل علم اللہ سے وصال کے بعد حاصل ہوتا ہے جس سے انہیں بقا حاصل ہوتی ہے اور یہ بقا لقا کے بغیر ممکن نہیں۔ جو عالم معرفتِ الٰہی، بقا، لقا اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کی طلب نہیں کرتا وہ عالم کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ مردار دنیا کا طالب اور بے حیا و بے وفا ہے اور جانوروں سے بھی بدتر ہے۔ جو عارف اپنی نظر سے طالبوں کو علم عطا کر دے اور توجہ سے حضوری میں پہنچا دے اس عارف کو علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بیت:

علم بہر از معرفت وحدت لقا
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ترجمہ: علم معرفتِ وحدت اور لقا کی خاطر حاصل کرنا چاہیے۔ جو کوئی اسے دنیا کی خاطر حاصل کرتا ہے وہ بے حیا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✿ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا (المائدہ-44)

---

[1] بے حوصلہ اور کمزور

Marfat.com

ترجمہ: اور میری آیات کو معمولی قیمت پر مت بیچو۔

علم نصیحت اور اللہ کے اسرار کی معرفت کے لیے ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ خواند الف عالم شد تمام

در قید او عالم شود ہم خاص و عام

ترجمہ: جو الف (اسم اَللّٰہُ ذات) پڑھتا ہے وہ مکمل عالم ہو جاتا ہے اور اس کے تصرف میں ساری دنیا اور اس کی ہر خاص و عام مخلوق ہوتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✿ وَنَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ (الحجر-29)

ترجمہ: اور میں نے اس کے اندر اپنی روح پھونکی۔

جب روحِ اعظم حضرت آدم علیہ السلام کے وجودِ معظم میں داخل ہوئی تو اس نے ''یا اللہ'' کہا اور اللہ کا نام یعنی اسمِ اَللّٰہُ ذات کہنے سے بندے اور ربّ کے درمیان قیامت تک کوئی حجاب باقی نہ رہا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی انتہا اور کنہ تک ابھی تک کوئی نہیں پہنچ سکا۔ پس دعوت پڑھنے کا عامل وہ ہے جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اس کی کنہ سے مقامِ کن فیکون پر پہنچ کر ترتیب سے پڑھے تو ماضی، حال اور مستقبل کی کسی شے کی حقیقت اس سے پوشیدہ نہ رہے گی۔ تمام انبیا، اصفیا، مرسلین، غوث وقطب اولیا نے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی برکعت سے مرتبہ و عزت پائی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کو تحقیق کے طریق سے توفیقِ الٰہی کے لیے اپنا وسیلہ، پیشوا اور رفیق بنایا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں تصور حاصل ہوا، اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں (ہر شے پر) تصرف حاصل ہوا، اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے ہی وہ صاحبِ توجہ و صاحبِ نظر ہوئے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے ہی وہ صاحبِ تفکر ہوئے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں مشاہدہ حاصل ہوا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے تجلیۂ نور حاصل ہوا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں قربِ الٰہی حاصل ہوا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے حضورِ حق میں غرق نصیب ہوا۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے فنا و بقا کے مراتب حاصل ہوئے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے

Marfat.com

جمعیت، جمالِ الٰہی اور معرفت و وصال کے مراتب حاصل ہوئے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں محبت، طلب اور توفیقِ الٰہی اور احوال کی تحقیق کے مراتب حاصل ہوئے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں شوق، شفقت اور قلبِ سلیم حاصل ہوا اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی کنہ سے انہیں روحِ رحمت اور اللہ کا راز حاصل ہوا اور وہ مقامِ کن فیکون پر پہنچے۔

سات روز مشقِ مرقوم وجودیہ کرنے سے اللہ حکیم کے سات حکم اور حکمت حاصل ہوتے ہیں جس کے بعد سر سے قدم تک جسم و روح کے ساتوں اندام اس طرح پختہ اور پاک ہوتے ہیں کہ تا قیامت ساری عمر چلہ کشی، خلوت، مجاہدہ اور ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ بیت:

ہر علم را در اسم اَللّٰہُ بہ خوان
اسم اَللّٰہُ با تو ماند جاودان

ترجمہ: ہر علم اسمِ اَللّٰہُ ذات میں ہے لہٰذا تو اسم اَللّٰہُ ذات پڑھ۔ اسم اَللّٰہُ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

آنچہ خوانی غیر اللہ لاسویٰ
آن علم باو برد کبر و ہوا

ترجمہ: اللہ کے علم کے علاوہ جو علم تو پڑھتا ہے وہ تجھ میں تکبر اور خواہشاتِ نفس پیدا کرتا ہے۔

پس معلوم ہوا کہ مرشد کے ہاتھ پر بیعت ہوتے وقت اور اس سے علم، ذکر فکر کی تلقین لیتے ہوئے صاحبِ علم اور صاحبِ ذکر کے دل میں جو خطرات، وہمات، دلیل، وہم و خیال ہوں گے آخرت میں بھی وہی اس کا نصیب ہوں گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ

ترجمہ: بے شک اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

❁ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

Marfat.com

جو انتہا پر پہنچ چکا ہو وہ ابتدائی مرتبہ پر پہنچنے کی طلب میں ہے اور جو ابھی ابتدا پر ہے وہ مرتبہ انتہا پر پہنچنے کا خواہشمند ہے لیکن جو ابتدائی و انتہائی دونوں مراتب طے کر لیتا ہے اسے مرتبۂ جمعیت حاصل ہو جاتا ہے اور مرتبۂ جمعیت اللہ کے ساتھ مشغول ہونے میں ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ جو عالم تمام علم حاصل کر چکا ہو اور جو ذاکر ذکرِ اسم اَللّٰہُ ذات کے تمام مراتب طے کر چکا ہو تو وہ علم عالم کو اور ذکرِ اسم اَللّٰہُ ذات ذاکر کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے تب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زبانِ مبارک سے فرماتے ہیں ''اے عالم! جو علم چاہتا ہے مانگ لے تاکہ میں تجھے وہ عطا کروں۔'' اگر عالم اس وقت علم سے معرفتِ الٰہی طلب کرے گا تو ہرگز خطا نہ کرے گا اور بے خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ ہو جائے گا۔ اسی طرح ذاکر کو بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اور اسے قربِ الٰہی عطا فرماتے ہیں۔ اگر اس وقت علما دنیا اور عز و جاہ طلب کر لیں تو عز و جاہ دنیاوی بادشاہ کے قرب کی صورت میں حاصل ہو جاتا ہے لیکن نفس تباہ حال ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

❁ طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ

ترجمہ: بہترین طلب اللہ کی طلب اور بہترین ذکر اَللّٰہُ کا ذکر ہے۔

طالب تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے دونوں (ذکرِ اَللّٰہُ اور ذاتِ الٰہی) طلب کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّ حَوَادِثُھَا سِھَامٌ فَفِرُّوْٓا اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نَجَاتُ النَّاسِ

ترجمہ: دنیا ایک کمان ہے اور اس کے حادثات تیر ہیں۔ اللہ کی طرف بڑھو تاکہ نجات پا جاؤ۔

شرح اشتغالِ اللہ

ایک دم میں اللہ کے ساتھ مشغول ہونا اور ایک دم میں اللہ قدیم کے احوال کا اثبات ہونا کسے کہتے ہیں اور قدیم ذات کے اثبات سے کیا مراد ہے؟ اللہ کے ساتھ مشغول ہونے کی راہ کونسی ہے اور

Marfat.com

(قدیم ذات کے) احوال کے گواہ کونسے ہیں؟ جاننا چاہیے کہ جب اللہ تعالیٰ نے (خود کو ظاہر کرنے کے لیے کائنات کو پیدا کرنا) چاہا تو کُن فیکون کا نعرہ لگایا۔ قدرتِ الٰہی سے کل مخلوقات نورِ محمدی سے ظاہر ہوگئیں اور اللہ کی ذات جلوہ گر ہوگئی۔ اس کے بعد اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ کی آواز اللہ تعالیٰ کی قدرت سے' جو ہر شے پر قادر ہے' تمام ارواح نے سنی اور جواب میں قَالُوْا بَلٰی کہا اور ایسا کہتے ہی بعض ارواح مستیٔ حال میں آگئیں اور اسی حضوری میں اللہ کے انوار کے دیدار میں غرق ہوگئیں اور اسی حالت میں شکمِ مادر میں داخل ہوئیں اور اللہ کے ساتھ مشغولیت کی اسی حالت میں ماں کے پیٹ سے باہر (دنیا میں) آئیں۔ یہ مادرزاد ولی اللہ کی ارواح ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مدِ نظر رہتے ہیں اور جان کنی کے وقت بھی اسی اشتغال میں محو رہتے ہیں اور قبر میں داخل ہوتے وقت بھی اسی اشتغالِ اللہ کی حضوری میں ہوتے ہیں اور جب صورِ اسرافیل پھونکا جائے گا اور قیامت قائم ہوگی تب بھی وہ اسی حضوری اور اشتغال کی حالت میں ہوں گے اور جب قبر سے باہر نکل کر میدانِ حساب گاہ میں پہنچیں گے تب بھی اسی حضوری اور اشتغال میں ہوں گے اور جب پلِ صراط سے گزریں گے تو اسی اشتغال اللہ اور حضوری میں۔ جب جنت میں داخل ہو کر حور و قصور کی طرف ان کی نگاہ پڑے گی تو بھی اسی حضوری اور اشتغالِ اللہ کی حالت میں اور جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دستِ مبارک سے شرابِ طہور کا جام پئیں گے اور پانچ سو سال رکوع میں اور پانچ سو سال سجدے کی حالت میں جھکے رہیں گے تب بھی اسی حضوری اور اشتغال اللہ میں محو ہوں گے اور جب رکوع و سجود کی حالت سے اٹھیں گے تو اللہ معبود کے دیدار سے مشرف ہوں گے۔ یہ طالبِ مولیٰ کے حضوری اور اشتغالِ اللہ کے مطالب ہیں اور یہ معرفت، قرب، حضوری اور وصال حاصل کرنے کے لازوال مراتب ہیں جن سے ابتدا تا انتہا کل وجز کے احوال کی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔ پس مرشد کامل وہ ہوتا ہے جو نورِ ذات کی انتہا تک پہنچانے والا اور حضوری سے مشرف کرانے والا ہو اور جو طالب کا باطن معمور اور وجود مغفور بنا دے۔ پیر و مرشد پر فرضِ عین اور لازم و ضروری ہے کہ طالبِ مولیٰ کو ایک دم اور ایک قدم میں بغیر ریاضت و طاعت کے اسمِ

Marfat.com

اَللّٰہُ ذات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ جو کہ حضورِ حق کی کلید ہیں' کے ذریعے کن فیکون کی کنہ سے ابتدا سے انتہا تک کے انوار کا نظارہ دکھا کر مشرفِ دیدار کردے۔ طالبِ مولیٰ کو اشتغالِ اللہ سے حضوری میں پہنچا کر اس کا نصیب ومنصب دلائے جیسا کہ اوپر تحریر ہوا ہے۔ جو مرشد طالب کو قرب، حضوری، معرفت اور وصال کے مراتب سے نوازے وہ مرشد جامع ہے ورنہ وہ خام ہے اور اس سے تلقین لینا مطلق حرام ہے۔ اگر باطن میں اشتغالِ اللہ، معرفت' قرب و وِصالِ الٰہی اور لذتِ دیدار کی نعمتیں نہ ہوتیں تو راہِ باطن پر چلنے والے سب طالب گمراہ ہو جاتے۔ جو کوئی اس راہِ راستی سے آگاہ ہوتا ہے اور اس پر چلتا ہے تو توفیقِ الٰہی سے اللہ کا دیدار، قرب اور حضوری اس باتحقیق راستے پر اس کے رفیق ہوتے ہیں۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ منافق ہے اور قومِ زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ راہِ باطن ویسی ہی ہے جیسے تھی یعنی شرک، کفر، نفسِ امارہ، بے دین دنیا اور شیطان سے فارغ ہے۔

وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا (آلِ عمران۔97)

ترجمہ: اور جو اس میں داخل ہوا وہ امان پا گیا۔

یہ صفائے باطن کا مرتبہ ہے جس سے مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ حاصل ہوتا ہے اور اس کے طالب کو اولیا کے مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

کل و جز در یک حرف عارف شناس
شاہ میشناسند عارفان در ہر لباس

ترجمہ: عارف کل و جز ہر شے کو ایک ہی حرف (اسم اَللّٰہُ) سے پہچان لیتا ہے۔ عارفین حق کو ہر لباس میں پہچان لیتے ہیں۔

جسم را در اسم پنہان می نمود
معرفت معراج وحدت می ربود

ترجمہ: عارف اپنے جسم کو اسم (اسم اَللّٰہُ ذات) میں گم دیکھتا ہے جس سے اسے معرفت و معراج

Marfat.com

کے ذریعے وحدت حاصل ہوتی ہے۔

یہ فنافی اللہ (عارف) کے مراتب ہیں۔ بیت:

چنان کن جسم را در اسم پنہان
کہ میگردد الف در بسم پنہان

ترجمہ: تو اپنے جسم کو اسم میں اس طرح فنا کر لے جس طرح الف 'بسم' میں گم ہوتا ہے۔

اس بارِ گراں کو اٹھانا لاھوت لامکان میں رہنے والے کامل انسان اور مردوں کا کام ہے جو تمام انسانوں سے برگزیدہ ہیں جیسا کہ انبیا اور اولیا اللہ۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات عظیم ہے اور اس کے عظیم بار کو اٹھانا اس کے لیے ہی ممکن ہے جس کا وجود معظم ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

✿ اِنَّا عَرَضۡنَا الۡاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَالۡجِبَالِ فَاَبَيۡنَ اَنۡ يَّحۡمِلۡنَهَا وَاَشۡفَقۡنَ مِنۡهَا وَحَمَلَهَا الۡاِنۡسَانُؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوۡمًا جَهُوۡلًا ۙ (الاحزاب۔72)

ترجمہ: بے شک ہم نے اپنی امانت آسمانوں پر، زمین پر اور پہاڑوں پر پیش کی لیکن وہ اس (بار) کی متحمل نہ ہو سکیں اور ڈر گئیں لیکن انسان نے اس کو اٹھا لیا بے شک وہ (اپنے نفس کے لیے) ظالم اور نادان ہے۔

✿ قَالَ فِی الْمَعْرِفَةِ مَوْجُوْدُ ثَلَاثَةِ اَشْيَآءِ اَلصَّبْرُ عَلَى الْجَفَآءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَآءِ وَالرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ فَمَنْ اَدْعَى الْمَعْرِفَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيْهِ

ترجمہ: فرمایا گیا ہے کہ صاحبِ معرفت میں تین چیزیں ہونا ضروری ہیں (۱) مشکل میں صبر (۲) عطا پر شکر (۳) تقدیر پر رضا۔ پس جو صاحبِ معرفت ہونے کا دعویٰ کرے لیکن اس میں یہ تین چیزیں نہ ہوں تو وہ اس دعویٰ میں ہرگز صادق نہیں۔

مصنف کہتا ہے کہ اہلِ معرفت کے مراتب یہ ہیں کہ ان کے باطن آئینہ کی طرح صاف ہوتے ہیں جس میں وہ ہر مرتبہ اور ہر مقام کو اپنے مراتبِ معرفت سے دیکھتے ہیں لیکن معرفت کی اصل نور ہے جو عارف کو دائمی حضوری عطا کرتا ہے۔ بعض لوگوں کو حضوری اس وھم سے حاصل ہوتی ہے جو

Marfat.com

وحدانیت سے ہوا ہو۔ بعض کو خیال سے حاصل ہوتی ہے جو اللہ کے قرب اور وصال سے متعلق ہوتا ہے۔ بعض کو توجہ سے حاصل ہوتی ہے۔ وہ توجہ جس کی توفیق وحدت سے حاصل ہوتی ہے۔ بعض کو فکر سے حاصل ہوتی ہے وہ فکر جو نفس کو فنا کر دے اور روح کے لیے فیض بخش اور معرفت کا باعث ہو۔ بعض کو یہ حضوری تصور سے حاصل ہوتی ہے ایسا تصور جو ہر شے کو ترک کرنے کے بعد اللہ پر توکل سے ہو۔ سعید کا ہر روز سعید، شقی کا ہر روز شقی اور کافر کا ہر روز ابتر ہوتا ہے۔ بعض کو حضوری تصرف سے حاصل ہوتی ہے۔ عارف کی نظر کا تصرف ہر دو جہان پر ہوتا ہے۔ بعض کو حضوری حال سے اور بعض کو قال سے حاصل ہوتی ہے۔ ولایت کے یہ تمام مراتب عارف کو حاصل ہوتے ہیں جو عالم باللہ ہوتا ہے۔ یہ عارف اور ولی اللہ کا اصل مرتبہ ہے۔ ابیات:

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست
خویش را اُفتان و خیزان برسر منزل بیار

ترجمہ: توفیق کی امید کے انتظار میں رہنا کاہلی ہے۔ خود کو گرتے پڑتے جیسے بھی ہو اپنی منزل تک پہنچا۔

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او
ہر چہ داری پیش تر از مرگ کن برخود فشار

ترجمہ: شمع کو پشت پر نہیں رکھتے۔ کام کرنے کے لیے اسے سامنے رکھنا پڑتا ہے۔ جو کچھ تیرے پاس ہے مرنے سے پہلے اسے اپنے استعمال میں لے آ (کیونکہ مرنے کے بعد وہ تیرے کسی کام کا نہیں)۔

ہر چہ برخود می پسندی بر کسان آنرا پسند
آنچہ برخود چشم داری و آن ز مردم چشم دار

ترجمہ: جو کچھ تو اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی دوسروں کے لیے بھی پسند کر اور جس نظر سے تو خود کو دیکھتا ہے اسی نظر سے دوسروں کو دیکھ۔

Marfat.com

خانہ در بستہ فانوس حضوری خاطر است
ہم زبان را بستہ ہم چشم را پوشیدہ دار

ترجمہ: (وجود کے) گھر کا دروازہ اگر بند کر دیا جائے تو فانوسِ حضوری روشن ہو جاتا ہے تو زبان کو بند کر لے اور اپنی نظر کو (غیر اللہ سے) بچا کر رکھ۔

ہر کہ این است درد در سینہ سائل نہاد
حاجت جنت گذارد چون پیشش رو بیار

ترجمہ: جس طالب کے سینے میں (عشق کا) یہ درد پیدا ہو جائے وہ جنت کی طلب بھی چھوڑ دیتا ہے کیونکہ اس کے سامنے اس کے محبوب کا چہرہ ہوتا ہے۔

لیکن خام کا وھم وسوسۂ شیطان ہوتا ہے اور اُسے مشاہدہ میں جو کچھ بھی نظر آتا ہے وہ بس خام خیالی ہے اور ناقص کا ذکر، فکر اور مراقبہ بے تحقیق ہے اور اس کا مراقبہ میں غرق ہونا بے توفیق ہے۔

شرح غرق

غرق غیب ہے اور غیب کی تحقیق کس طرح کرنی چاہیے؟ مراقبۂ حضوری توفیقِ الٰہی سے ہوتا ہے اور توفیق کسے کہتے ہیں؟ توفیق نور ہے۔ جو کوئی توفیقِ الٰہی سے نورِ توحید تک پہنچ جاتا ہے وہ غیب میں غرق ہو جاتا ہے اور حضورِ حق میں اللہ سے سوال و جواب کرتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غرق باطن کی خاص حضوری کا نام ہے۔ صاحبِ باطن اس حضوری کے دوران باشعور ہوتا ہے۔ تمام جمعیت غرق ہونے سے حاصل ہوتی ہے۔ ولی اللہ اسی غرق کی حالت میں ہوتے ہیں۔ راہِ غرق برحق ہے اور جس کسی کو غرقِ حق کے دوران حق حاصل نہیں ہوتا اس کا باطن باطل پر ہے کیونکہ خاص طالبوں کو غرق کی یہ حالت ان کے قربِ ربِ جلیل کی بدولت حاصل ہوتی ہے۔

جان لو کہ راہِ دل، روشن ضمیری اور حیّ و قیوم ذات میں غرق ہونے کی راہ ہے۔ جو کوئی حیّ و قیوم ذات کے علم کے مطالعہ میں غرق ہو جاتا ہے اس کو لوحِ محفوظ پر تحریر کردہ علم پڑھنے کی ضرورت نہیں

Marfat.com

رہتی کیونکہ اس کی (اللہ سے) محبت اسے تمام اسرار کا محرم بنا دیتی ہے۔ جو کوئی اس محبت کا محرمِ راز ہو جاتا ہے وہ صادق طالبِ مولیٰ کو اس کی طلب یعنی اللہ تک پہنچانے والا ہوتا ہے اور کاذب کو اس کی طلب خواہشاتِ نفس تک پہنچانے والا ہوتا ہے۔ یہ ہر برکت و عظمت اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہے کیونکہ یہ خود اللہ کی ذات ہے۔ قاضی الحق ذاکر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل دائمی ذکر، دوم دائمی مشاہدہ اور حضوری۔ قاضی الحق فکر سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل فنائے نفس، دوم گواہ یہ کہ وجود میں خواہش و ہوس باقی نہ رہے۔ قاضی الحق اہلِ مراقبہ سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل معرفت دوم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری۔ قاضی الحق اہلِ محبت سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل مشاہدہ، دوم مشاہدہ کے لیے مجاہدہ۔ قاضی الحق طالب سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل طلبِ دیدار، دوم مردار (دنیا) سے بیزاری۔ قاضی الحق مرشد سے بھی دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل اپنی نظر سے طالب کے دل کو بیدار کرنے اور دیدار والی آنکھ عطا کرنے کی طاقت، دوم طالب کو نورِ دیدار میں غرق کرنے کا تصرف۔ قاضی الحق صاحبِ مذکور سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری عطا کرنے کی طاقت اور دوم قربِ الٰہی کے ذریعے نورِ الہام عطا کرنا۔ قاضی الحق فقیر سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل فیض دوم فضل جیسے بارانِ رحمت۔ قاضی الحق درویش سے دو گواہ طلب کرتا ہے ایک (عشقِ الٰہی کا) دائمی درد، دوم دن رات علمِ لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ۔ قاضی الحق عالم سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل کلامِ الٰہی اور کلامِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوم اہلِ وصال سے معرفتِ الٰہی کی طلب میں کیے جانے والے نیک اعمال۔ قاضی الحق قاضی سے دو گواہ طلب کرتا ہے اوّل خدا تعالیٰ کو اس کی قدرت سے قدیم اور حاضر جانے، دوم مفلس و یتیم سے رشوت نہ لے۔ قاضی الحق اہلِ حق کو حق تک پہنچاتا ہے اور باطل کو باطل ثابت کرتا ہے۔ مجھے اس قوم پر حیرت ہوتی ہے جو اپنے نفس پر قاضی نہیں بنتے اور نہ ہی رات دن اپنے نفس کا محاسبہ کرتے ہیں۔ وہ انسان کیسے ہو سکتے ہیں بلکہ وہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے عزیز! اصل انسان وہ ہے جو قدم ازل کی طرف رکھے اور نظر حساب گاہِ قیامت پر، اور دنیا کی زندگی کو ایک رات کی مانند

Marfat.com

سمجھے جیسے راستے کے مسافر۔ دنیا کافروں کے لیے جنت اور جمعیت ہے۔ دنیا آرائش کا مقام نہیں بلکہ امتحان و آزمائش گاہ ہے۔ تجھے دنیا پسند ہے یا خدا تعالیٰ؟ یا تجھے دنیا پسند ہے یا صاحبِ فقر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم؟۔ دنیا فرعون کی پسندیدہ ہے اسے فربہ اور فتنہ وفریب دینے والے پسند کرتے ہیں۔ نفس و دنیا متاعِ شیطان ہیں جن کی وجہ سے طالبِ دنیا ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ دنیا کے مال ومتاع کو ہر وہ شخص جمع کرتا ہے جو شیطان کے کہنے پر ہاتھ روکتا ہے اور بخل کی صفت اختیار کرتا ہے۔ سوائے ان تین قسم کے لوگوں کے' جو نفاق اور کینہ سے پاک ہیں ایک وہ جو رات کو جو کچھ کمائے اسے رات میں ہی خرچ کر دے، دوسرے وہ کہ جو کچھ دن میں کمائے اسے دن میں ہی خرچ کر دے اور تیسرے عارف باللہ جو ہر شے کو اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

صاحبِ مدینہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلدُّنْیَا مَزْرَعَۃُ الْاٰخِرَۃِ

ترجمہ: دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔

ابیات:

ہر کہ این راہ نداند کور تر
کی شناسد عارفان را بی بصر

ترجمہ: جو اس راہ کے متعلق نہیں جانتا وہ اندھوں سے بھی بدتر ہے۔ یہ اندھے (بے بصیرت) عارفین کو کیسے پہچان سکتے ہیں۔

اسم اَللّٰہُ بس گرانست بی بہا
این حقیقت را بداند مصطفیٰؐ

ترجمہ: اسم اَللّٰہُ گراں قدر اور عظیم امانت ہے جس کی حقیقت کو صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

جان لو کہ بعض فقیر لایحتاج ہوتے ہیں جنہیں کسی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اسی طرح وہ

Marfat.com

غنایت کے خزانوں کے حامل ہوتے ہیں لیکن تمام عالم پر تصرف کو ترک کر دیتے ہیں۔ بعض (نام نہاد) فقیر بے جمعیت ہوتے ہیں جو رزق کے پیچھے دربدر خوار و ہلاک ہوتے ہیں۔ پس اسمِ اَللّٰہُ کو مفلس فقیر بھی پڑھتے ہیں اور غنی فقیر بھی۔ اسمِ اَللّٰہُ میں کسی قسم کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ پڑھنے سے لایحتاج فقیر غنی ہو جاتے ہیں اور نام نہاد فقیر مفلس ہی رہتے ہیں۔ اس میں حکمت یہ ہے کہ جو بھی اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت، عظمت اور قدر جانتا ہے اسمِ اَللّٰہُ اسے عزت و عظمت اور اعلیٰ قدر مرتبہ پر پہنچا دیتا ہے۔ جو کوئی اسمِ اَللّٰہُ کی عزت نہیں کرتا اور اس کی قدر سے آگاہ نہیں اسمِ اَللّٰہُ اسے فقر و فاقہ میں ہی خراب رکھتا ہے۔ علما کا بھی علم کے حوالے سے یہی طریق ہے کہ عالم کے لیے علم اللہ کی توفیق ہے۔ جان لے کہ فقیرِ کامل، درویش مکمل، علما عامل، عارف اکمل، ولی اللہ غوث و قطب وہ ہیں جو فنا فی اللہ کے مرتبہ سے گزر کر کن کی حقیقت تک پہنچ جائیں اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور، تصرف، توجہ، تفکر اور حضورِ حق سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حقیقت اور آیاتِ قرآن کے اصل معانی منکشف کر دیں اور انہیں عظمتِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے آگاہ کر دیں اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی توفیق اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصرف کی تحقیق سے (طالب کو) دونوں جہان کا نظارہ ہتھیلی اور ناخن کی پشت پر دکھا دیں۔ مرشد کامل پہلے ہی روز طالبِ صادق کو یہ قاعدہ اور سبق دیتا ہے اور دعوت شروع کرتے ہی ان مراتب سے نوازتا ہے۔ دعوت پڑھنا آسان کام نہیں ہے۔ علمِ دعوت میں اسرارِ پروردگار کے عظیم خزانے ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ (المومن-60)

ترجمہ: اور تمہارا پروردگار فرماتا ہے مجھ سے طلب کرو میں عطا کروں گا۔

اے جانِ عزیز اور صاحبِ دانش و باعقل و باتمیز! یہ بھی جاننا چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور نورِ ایمان عطائے فیض اور فضلِ الٰہی ہیں جو قلب کی طے میں تحریر ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ (المجادلہ-22)

ترجمہ: یہ وہ لوگ ہیں جن کے قلوب پر ایمان لکھا جا چکا ہے اور اللہ نے ان کی مدد اپنی روح سے کی۔

Marfat.com

ایسے ہی قلوب جن کا تعلق قربِ حق سے ہو انہیں قلبِ سلیم کہتے ہیں۔ جاننا چاہیے قلبِ سلیم حق کو تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔ قلبِ سلیم کے حامل شخص کا نفس مردہ اور قلب زندہ ہوتا ہے اور اسکی روح روشن ضمیر ہوتی ہے۔ اس کا قلب صراطِ مستقیم کا مشاہدہ کرنے والا ہوتا ہے اور وہ حق کی رضا پر ہوتا ہے اور وہ کُل کا حامل ہو جاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ o اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ (الشعراء ۔88,89)

ترجمہ: اس دن کوئی مال اور اولاد نفع نہ دے گی سوائے اس کے جو اللہ کے پاس قلبِ سلیم لے کر آیا ہوگا۔

جو قلب خطرات، وسوسہ، وہمات، خناس، خرطوم، نفس، شیطان اور حوادثِ دنیا سے نجات پا چکا ہو اور جو قلبِ سلیم حق تسلیم کرنے والا ہو اللہ کے نور، شفقت اور رحمت سے نوازا گیا ہوتا ہے۔ اور وہ قرآن کے احکامات کی موافقت کرنے والا اور نفس و شیطان لعین کا مخالف ہوتا ہے۔

دعوت پڑھنے کے تین طریقے ہیں اوّل طریقہ جس میں دعوت زبان سے پڑھی جاتی ہے اور اس کے لیے علمِ گفتگو، حق گوئی اور رزقِ حلال ضروری ہوتا ہے۔ دوم طریقہ جس میں دعوت تصور اسمِ اَللّٰهُ ذات، اس سے حاصل ہونے والی حضوری اور تصدیقِ قلب سے پڑھی جاتی ہے۔

حدیث:

❁ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلٰى اَعْمَالِكُمْ بَلْ يَنْظُرُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَ نِيَّاتِكُمْ

ترجمہ: بے شک اللہ نہ تمہاری صورتوں کو دیکھتا ہے نہ اعمال کو بلکہ وہ تمہارے قلوب اور نیتوں کو دیکھتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ

ترجمہ: مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

Marfat.com

یہ مراتب اس شخص کے ہیں جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا عاشق، مقربِ حق اور معشوقِ الٰہی ہو اور اللہ کی نظر میں منظور اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری میں رہنے والا ہو۔ وہ نورِ توحیدِ مطلق میں غرق رہتا ہو اور ایسی عبادت کو ترک کرنے والا ہو جو انانیت میں مبتلا کر کے معرفتِ الٰہی سے دور رکھتی ہے۔ سیّد محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا قول ہے:

وَمَنْ اَرَادَةِ الْعِبَادَةَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ كَفَرَ وَ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ تَعَالٰى

ترجمہ: جس نے وصال حاصل ہونے کے بعد عبادت کا ارادہ کیا اس نے اللہ کے ساتھ کفر و شرک کیا۔

اس لیے کہ وصالِ الٰہی حق الیقین کا مرتبہ ہے جس میں طالب دائمی حضوری میں مشاہدہ اور دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔ جو کوئی حضوری سے روگردانی کرتا ہے اور عبادت کو حضوری سے بہتر جانتا ہے تو وہ حق کو پوشیدہ رکھتا ہے اور حق سے نابینا ہے تو وہ کافر کیونکر نہ ہو۔ بیت:

شد وجود نور از سر تا قدم
ہر کہ فی اللہ نور شد آنرا چہ غم

ترجمہ: جو نورِ الٰہی میں غرق ہو کر سر سے قدم تک نور میں ڈھل جائے پھر اسے کس چیز کا غم؟

یہ وہ راہ ہے جس میں قربِ الٰہی سے آگاہی کے لیے سر کو قدم بنانا پڑتا ہے بلکہ اپنے سر سے پاؤں تک ہر شے کو فراموش کرنا پڑتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَشِيٌ عَنِ الرَّاسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ ط

ترجمہ: (اللہ کی طرف جانے والے راستے پر) قدموں کی بجائے سر کے بل چلنا پڑتا ہے۔

مراقبہ کے یہ مراتب تب حاصل ہوتے ہیں جب ظاہری آنکھیں بند ہوں لیکن باطنی آنکھیں عیاں اور روشن ہوں۔ مراقبہ میں باطنی آنکھ سے دیکھنے کے ان مراتب کو صرف وہی شخص جانتا ہے جو فقر کی تمامیت تک پہنچ چکا ہو۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے؟

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (الکہف۔24)

Marfat.com

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کرو کہ تم خود کو فراموش کر دو۔

پس معلوم ہوا کہ جب کوئی شخص مقامِ نورِ حضور پر پہنچ جاتا ہے اور فنا فی اللہ ہو کر ذکر سے بے نیاز ہو جاتا ہے تو وہ وحدانیت کا حامل ہو جاتا ہے۔ ذکر، فکر اور مراقبہ وجود کو فراموش کر دیتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

یہ عظیم الشان مراتب لاھوت لامکان پہنچنے پر حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ سلک سلوک معبود کی حضوری کی راہ ہے کیونکہ حضوری تلوار کی مانند یہودی نفسِ امارہ کو قتل کرنے والی ہے اور حضوری میں اہلِ حضور کو جملہ مراتب و مطلوب و مقصود حاصل ہوتے ہیں۔ جو طالب مرشد سے اللہ کی حضوری طلب نہیں کرتا وہ مردود ہے یعنی اس کے دل میں مال و دولت اور مردار دنیا کی محبت ہے جو اسے اللہ کی معرفت اور دیدار سے روک رہی ہے۔ راہِ حضوری غرق کی راہ ہے جو لقائے وحدت سے مشرف کرتی ہے جو طالب مرشد سے لقائے وحدت طلب نہیں کرتا وہ بے ادب اور بے حیا ہے۔ راہِ لاھوت لامکان جہاں اللہ کی حضوری اور معرفت حاصل ہوتی ہے' قلب کی حیات میں پوشیدہ ہے۔ ایسا قلب جو دائمی لقا سے مشرف ہونے کے باعث بیدار ہوتا ہے اسے اللہ کے قرب، نورِ حضور اور دیدار کے باعث جذب و کشش حاصل ہوتی ہے۔ سلک سلوک کے یہ تمام مراتب مبتدی و منتہی کو جمعیت اور وصال عطا کرتے ہیں اگر وہ اپنی نگاہ اور توجہ معرفت اور مشاہدۂ جمال کی طرف رکھے۔ توحیدِ حیّ و قیوم کے تمام علوم اور جو کچھ لوحِ محفوظ پر تحریر شدہ ہے وہ تصور اسمِ اَللّٰهُ ذات کی طاقت اور توفیقِ الٰہی سے منکشف ہوتے ہیں اور ہر شے کی حقیقت واضح کرتے ہیں جس کی تحقیق باطن کرتا ہے۔ جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ کافر و زندیق ہے۔ یہ تمام مقام و مراتب سر سے ناف تک مشق مرقومِ وجودیہ کرنے سے حاصل ہوتے ہیں جو نفس کی مخالفت کر کے روح کے ساتھ انصاف (یعنی اسے پاک) کرتے ہیں۔ جو کوئی ان مراتب تک نہیں پہنچتا اس کی ہر بات

Marfat.com

جھوٹ ہے۔ مشقِ مرقومِ وجودیہ کے مراتب یہ ہیں جو مندرجہ ذیل نظم میں درج کیے گئے ہیں:

مشق سر با سرّ رساند خوش بہ بین
این بود اسرار وحدت بالیقین

ترجمہ: مشقِ مرقومِ وجودیہ سرّ تک پہنچا کر دیدار عطا کرتی ہے یہی یقین کے ساتھ وحدت حاصل کرنے کا راز ہے۔

اینٔ تصور برزخ از ھُو یافتن
ھُو تصور را زبان خود ساختن

ترجمہ: یہ تصور ھُو تک پہنچنے کا وسیلہ ہے جو ھُو تک پہنچ جاتا ہے اس کی زبان ھُو کی زبان ہوتی ہے۔

میبرد با تو تصورِ کبریا
این مراتب عارفان واصل خدا

ترجمہ: یہ مشق تجھے ذاتِ کبریا تک لے جائے گی اور یہ مراتب واصل باللہ عارفین کو حاصل ہوتے ہیں۔

از تصور سینہ سرّ اِلٰہ
باتصور دل شود ناظر نگاہ

ترجمہ: اگر اللہ کا نام تصور سے سینہ پر لکھا جائے تو سینہ رازِ الٰہی سے پُر ہو جاتا ہے اور دل کو ایسی نگاہ حاصل ہوتی ہے کہ دیدار کرنے والا بن جاتا ہے۔

از تصور ناف بہ نفس خلاف
ہر کہ این راہ نداند لاف لاف

ترجمہ: ناف پر یہ تصور کرنے سے نفس کشی ہوتی ہے اور جو کوئی تصور کی راہ نہیں جانتا وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔

Marfat.com

مشق پنجاہ پنج ناف تا بسر

این تصور مشق شد صاحب نظر

ترجمہ: اگر یہ مشق پچپن مرتبہ ناف سے سر تک کی جائے تو تصور کی یہ مشق صاحبِ نظر بنا دیتی ہے۔

مشق محرم میکند ہمراز ربّ

باحیا و باوفا و باادب

ترجمہ: یہ مشق حق تعالیٰ کے اسرار کا محرم بناتی ہے جس سے مشق کرنے والا باحیا، باوفا اور باادب بن جاتا ہے۔

ابتدائے مشق باشد معرفت

و ز مشق زندہ شود عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: مشق کی ابتدا میں معرفت حاصل ہوتی ہے اور اس مشق کے تسلسل سے طالب حضرت عیسیٰؑ کی صفت کی مانند زندہ دم ہو جاتا ہے۔

مشق معراج است دائم باحضور

و ز حضوری مشق شد در غرق نور

ترجمہ: یہ مشق معراج ہے جو دائمی حضوری میں لے جاتی ہے اور آخر یہ مشق نور میں غرق کر دیتی ہے۔

کی شناسد مشق را محروم تر

بی خبر از معرفت آن گاؤ خر

ترجمہ: معرفت سے محروم لوگ جو حیوانوں کی مانند ہیں وہ اس مشق کی حقیقت کو کیا جانیں۔

جز باتصور مشق اَللّٰہُ پیچ پیچ

ہر کہ این راہ نداند ہیچ ہیچ

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کے ساتھ کی جانے والی اس مشق کے بغیر یہ راستہ بہت پیچیدہ ہے

Marfat.com

اور جو یہ راستہ نہیں جانتا وہ باطنی طور پر کمزور ہے۔

طی بگرداند ترا این مشق حق
زیر پای مشق شد جملہ طبق

ترجمہ: یہ مشق تجھے حق تک پہنچانے کا راستہ طے کرا دے گی تب جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

مشق توفیق است باتحقیق دان
عارفان را مشق دائم باعیان

ترجمہ: اس بات کو تحقیق شدہ سمجھ کہ یہ مشق توفیقِ الٰہی ہے جو عارفین کو دائمی طور پر ہر شے کو عیاں دیکھنے والا بنا دیتی ہے۔

مشق راہبر راہ رحمت حق نما
مشق معشوق است دائم دل صفا

ترجمہ: یہ مشق اللہ کے راستے اور رحمتِ الٰہی کی طرف رہنمائی کرتی ہے اور طالب کا دل ہمیشہ کے لیے صاف کر کے اُسے حق کا معشوق بنا دیتی ہے۔

مشق تصدیق است راہ صادقان
ابتدای مشق باشد لامکان

ترجمہ: مشقِ وجودیہ صادقین کے لیے راہِ تصدیق ہے کہ یہ ابتدا میں ہی لامکان تک لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَيِّئَاتُ الْمُقَرَّبِيْنَ

ترجمہ: نیکوکاروں کی نیکیاں مقربین کے نزدیک گناہ ہیں۔

جو دعوت قلب میں اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری سے پڑھی جاتی ہے وہ ہر حال میں مقبول ہے کہ یہ توجہ سے پڑھی جاتی ہے۔ اگر یہ دعوت اسماالحسنیٰ کے تصور کے ساتھ پڑھی

Marfat.com

جائے تو اس کی برکت سے طالب کے قلب کو قربِ حق نصیب ہوتا ہے اور وہ دونوں جہان کو توجہ سے طے کر لیتا ہے اور دونوں جہان اس کے ایک ہاتھ کی مٹھی کے تصرف میں آجاتے ہیں اور وہ دونوں جہان کا نظارہ ناخن کی پشت پر دیکھتا ہے۔ اسے نقش اور دائرہ بنانے کی کیا ضرورت؟ اور اسے مؤکل فرشتہ کی کیا حاجت؟ اسے جنوں سے حصار باندھنے کی کیا حاجت، اسے ساعتِ نیک و بد کی کیا فکر، اسے حیواناتِ جلالی و جمالی کھانے کو ترک کرنے کی کیا ضرورت، اسے صاحبِ نصاب ہو کر زکوٰۃ دینے کی کیا حاجت، اسے وظائف کر کے بخشش لینے اور (باطن کے) تالے کھولنے کی کیا ضرورت اور اسے پڑھنے لکھنے اور تین انگلیوں میں قلم پکڑنے کی کیا ضرورت۔ یہ سب ناقص کے وسوسے، خطرات اور وہمات ہیں اس لیے ناقص کے ان جملہ اعمال کو کامل پسِ پشت ڈال دیتا ہے۔ تیسری دعوت نوری ہے جو روح کی زبان سے پڑھی جاتی ہے۔ یہ دعوت پڑھنے سے دنیا و آخرت اور آسمان و زمین میں جتنے بھی اللہ کے غیبی و لاریبی خزانے ہیں وہ سب طالب سے مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتے۔ عامل عاقل وہ ہے جو حکم سے ہر شے کو تصرف میں تو لے آئے لیکن اپنے نفس کے لیے اس تصرف کی لذات کو جائز نہ سمجھے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

۞ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ (القصص-24)

ترجمہ: تو جو بھی خیر میری طرف نازل کرے میں اس کا محتاج ہوں۔

جان لے کہ فقیر جس پر دنیا و آخرت منکشف ہوتے ہیں' چار صفات کا حامل ہوتا ہے۔ بیت

بانظر عالم کند عارف فقیر
در قید او عالم شود ہر ملک گیر

ترجمہ: اوّل' اپنی نظر سے فقیر ساری دنیا کو عارف بنا سکتا ہے کیونکہ اس کی قید اور تصرف میں دنیا کی ہر شے ہوتی ہے۔

بانظر غرق آورد برد حضور باشعور
احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور

Marfat.com

ترجمہ: دوم، فقیر اپنی توجہ سے غرق عطا کرتا ہے اور پھر شعور کی کیفیت میں ہی حضوری میں لے جاتا ہے جس کے بعد اسے زبانی گفتگو اور وظائف کی ضرورت نہیں رہتی۔

بانظر عالم کند مفلس غنی
بانظر ناظر کند حاضر نبیؐ

ترجمہ: سوم، فقیر توجہ سے مفلس کو غنی اور جاہل کو عالم بنا دیتا ہے اور چہارم توجہ سے ہی صاحبِ نظر بنا کر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر کر دیتا ہے۔

ہر کہ منکر از خدا وحدت کرم
کافری مشرک شود اہل از صنم

ترجمہ: جو کوئی خدا کی وحدت اور کرم کا انکار کرتا ہے تو اس کا شمار کافر و مشرک اور بت پرستوں میں ہو جاتا ہے۔

راہ اسلامی بہ تصدیق زبان
دل زبان چون یک شود بیند عیان

ترجمہ: راہِ اسلام میں زبان سے ایمان کی تصدیق ہوتی ہے لیکن جب دل اور زبان ایک ہو جاتے ہیں تو اللہ کا بے حجاب دیدار نصیب ہوتا ہے۔

غرق فی در ذات آن باشد حضور
غرق شد اثبات وحدت ذات نور

ترجمہ: اور جب وہ ذات میں غرق ہو تو اسے اللہ کے سامنے حضوری حاصل ہوتی ہے اور نورِ ذات میں غرق ہو کر اسے وحدت کا اثبات حاصل ہو جاتا ہے۔

غرق کی چند اقسام ہیں جو طالب کے روحانی وجود کو نورِ اسم اَللّٰہُ ذات میں غرق کر دیتی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں، خود کو فراموش کر کے نور میں غرق ہونا، غرق روحانی، غرق سلطانی، امان دینے والے اللہ کی امان میں آ کر قلبی طور پر غرق ہونا، قربانی دیتے ہوئے غرق ہونا، اللہ کی ذات

Marfat.com

میں غرق ہونا، لاھوت لامکان میں غرق ہونا، عین دیدارِ الٰہی کرتے ہوئے غرق ہونا، نورِ سبحانی میں غرق ہونا، نورِ ایمانی میں غرق ہونا، اللہ کی ذات میں ایسے غرق ہونا کہ تاریکی کا کوئی پردہ بھی باقی نہ رہے۔ یہ سب غرق تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طاقت سے حاصل ہوتے ہیں کہ اس طریقے میں توفیقِ الٰہی سے صحیح اور غلط کی تحقیق ہوتی ہے کیونکہ ان سب کی اصل اللہ کے ساتھ وصال اور مشاہدۂ نور اور حضوری پر ہے۔ طالب کے لیے پہلے ہی روز ان مراتب پر پہنچنا ضروری اور فرض ہے۔ نیز یہ مراتب تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات اور تفکر سے مشق مرقومِ وجودیہ لکھنے کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں جس سے علمِ حیّ و قیوم مکمل واضح ہو جاتا ہے اور طالب کو ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔

غرق کی دیگر شرح یہ ہے کہ اگر یہ بغیر معرفت اور وصال کے ہو تو محض خام خیالی ہے اور طالب کے لیے باطنی زوال کا باعث ہے۔ مثلاً غرق نفسانی، وسوسہ اور خطراتِ شیطانی میں غرق، جنات کے واہمات میں غرق ہونا جو حیرت پیدا کرتے ہیں، دنیا میں غرق ہونا جو پریشانی پیدا کرتی ہے۔ غرق کی ان سب قسموں کی وجہ استدراج ہے جو معرفت و معراج سے محروم لوگوں کو ہوتا ہے۔

غرق وحدت رہبری را پیشوا
باغرق حاضر شود عارفِ خدا

ترجمہ: باطنی طور پر غرق ہونا ہی وحدت کی طرف پیشوائی کرتا ہے کیونکہ غرق ہو کر ہی ایک عارف حضوری حاصل کرتا ہے۔

حقیقی صاحبِ غرق وہ ہے جو اپنے وجود کے سمندر میں غوطہ لگا کر کشمکش کو ختم کرتے ہوئے موتی نکالے۔ ان مراتب کو احمق اہلِ ہوس کیا جانیں۔ عالم کسے کہتے ہیں؟ جو خود کو علم میں اس قدر محو کر لے کہ عمل کے سوا اس کے پاس کوئی چارہ نہ ہو (یعنی بغیر ارادے کے نیک عمل کرتا جائے)۔

بیت:

Marfat.com

حیؔ و قیوم پیش تو قائم
تو گرفتار دیگرے دائم

ترجمہ: حیؔ و قیوم ذات ہمیشہ سے تیرے سامنے موجود ہے لیکن تو ہی غیر خدا میں مشغول ہے۔

جوکوئی اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ (سب تعریفیں اللہ ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے) پڑھتا ہے اور اس کی تفسیر بھی سمجھتا ہے لیکن پھر بھی مخلوق سے التجا کرتا ہے تو گویا وہ ابلیس ہے۔

بیت:

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار
نیست مارا جز خدا کس اعتبار

ترجمہ: میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ تیرا احسان مندی کے ساتھ شکریہ ادا کرتا ہوں کیونکہ مجھ خدا کے سوا کسی پر اعتبار نہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ طَلَبُ الرِّزۡقِ اَشَدُّ مِنۡ طَلَبُ اَجَلِہٖ

ترجمہ: رزق موت سے زیادہ شدت سے انسان کا طلبگار ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَا مِنۡ دَآبَّۃٍ فِی الۡاَرۡضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزۡقُھَا (ھود۔6)

ترجمہ: اور زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کی روزی کا ذمہ اللہ پر نہ ہو۔

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچہ روزیٔ ما

ترجمہ: اے نفس! تو کیوں پریشان رہتا ہے؟ جو رزق ہمارا مقدر ہے وہ پریشان رہنے سے کم نہ ہوگا۔

بعض لوگ طلبِ رزق میں ہوتے ہیں لیکن رزق ان سے دور بھاگتا ہے اور بعض لوگ

Marfat.com

ایمان کے طلبگار ہوتے ہیں اور ایمان ان سے بیزار ہوتا ہے۔ جو کوئی اللہ کی طلب میں ہوتا ہے رزق اس طالب کی تلاش میں ہوتا ہے اور ایمان اس (طالب) کے وجود کی ہر ہڈی اور گوشت میں سرایت کر جاتا ہے۔ یہ مراتب ہمہ اوست ہیں۔ کُلَّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ (ترجمہ: وہ ہر شے پر محیط ہے) کے تحت ہر شے اور ذرّہ ذرّہ اس کے حکم کے ماتحت ہوتا ہے وہ نہ خدا ہوتا ہے اور نہ خدا سے جدا۔ نہ ہی خدا بندہ سے جدا ہوتا ہے بس بندہ ہی خدا سے جدائی اختیار کرتا ہے۔ بندے کو چاہیے کہ بندگی اختیار کرے کیونکہ بندگی کے بغیر زندگی سراسر شرمندگی ہے لیکن بندگی دائمی ہونی چاہیے کیونکہ ایسی دائمی بندگی سے مکمل معرفتِ حق حاصل ہوتی ہے۔ اے عزیز! انسان اپنی عقل سے پہچانا جاتا ہے اور عقل چار قسم کی ہوتی ہے۔ نفس کی عقل، جو دنیا اور خواہشاتِ نفس کی طلب میں ہوتی ہے۔ دل کی عقل، جو معرفت اور باطن کی صفائی کی طلبگار ہے۔ روح کی عقل، جو ناشائستہ کام اور گناہ کرنے سے حیا کرتی ہے اور سرّ کی عقل، جو مشاہدۂ اسرار اور مشرفِ لقا کی طلبگار ہوتی ہے۔ جب یہ تمام عقول جمع ہو جاتی ہیں تو وہ عقلِ کل ہے۔ یہ عقل ایمان کی اساس ہے اور نورِ الٰہی عطا کرتی ہے جو توفیقِ الٰہی سے حضوری کی تحقیق اور وسیلہ ہے۔

ہر مطالب آخرت دریافتم
اسم اَللّٰہُ پیشوائے ساختم

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ کو اپنا پیشوا بنا کر میں نے آخرت کے تمام مقاصد کو پالیا۔

گم شدم در ذات وحدت لایزال
معرفت توحید اینست حق وصال

ترجمہ: میں لازوال ذات کی وحدت میں گم ہو چکا ہوں کیونکہ معرفتِ توحید یہی وصالِ حق ہے۔

توحید مثل آب جو و عارفان در آب جو
چون ماہی در آب گم شود آب گو

ترجمہ: توحید ندی کی مثل ہے اور عارفین اس میں اس طرح غرق ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں گم ہو

Marfat.com

جاتی ہے تب صرف پانی دکھائی دیتا ہے۔
پس عارف کے لیے اس مقام پر زندگی اور موت برابر ہو جاتے ہیں۔

روح بر لاہوت قالب زیرِ خاک
قلب در ذکر است قالب را چہ باک

ترجمہ: باھُوؒ کا وجود قبر میں لیکن اس کی روح لاھوت میں ہوتی ہے۔ اس کا قلب ذکر میں مصروف ہوتا ہے اس لیے اس کے وجود کو (قبر میں) کوئی خوف نہیں۔

گم قبر گمنام بے نام و نشان
جثہ را باخود برد در لامکان

ترجمہ: اس کی قبر گمنام ونشان ہے کیونکہ وہ اپنے وجود کو خود لامکان میں لے گیا ہے۔

و ز خاک باھُوؒ یاھُو برآید ھُو بنام
عارفان را ذکر یاھُو شد تمام

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ذکرِ یاھُو کی آواز آتی ہے اور عارفین کے لیے ذکرِ یاھُو ہی سب کچھ ہے۔

اے جانِ عزیز! ہر مرتبہ کی بنیاد مرتبۂ یقین ہے اور مرتبۂ یقین ان کو نصیب ہوتا ہے جو دین میں راسخ ہوں۔ یقین انبیا اور اولیا جو اللہ کی طرف سے راہبر ہیں' کی رہنمائی سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ یقین جو کفر و شرک سے باہر نکال کر خدا تک نہ لے جائے اسے یقین نہیں کہا جا سکتا۔ وہ محض غلاظتِ دل ہے جو خواہشاتِ نفس کا نتیجہ ہے۔ یقین اعتبار کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتبار دیدار سے ہی ممکن ہے اور مرتبہ اعتبار اس فقیر عارف کو نصیب ہوتا ہے جو دیدار کرنے والے ہوں۔ اعتبار اعتقاد کے مرتبہ پر پہنچاتا ہے اور اعتقاد اللہ کے ساتھ مکمل وصال کو کہتے ہیں اور وصال مکمل فنا فی اللہ اور غرق فی النور کا مرتبہ ہے جو مکمل توحید تک پہنچاتا ہے۔ ان سب مراتب کا مجموعہ صدق کہلاتا ہے۔ اور صدق اسے کہتے ہیں کہ طالبِ صادق کو رات دن آرام و قرار نہ آئے اور نہ وہ رات کو سوئے نہ دن کو سکون پائے۔ اللہ واحد کی محبت اور اس کی معرفت و وصال کے حصول کی طلب

Marfat.com

اسے اس طرح پریشان رکھے کہ صادق کو تب تک چین نہ آئے جب تک اللہ کے قرب میں نہ پہنچ جائے۔ پس طالبِ حق کے لیے مصلحت یہ ہے کہ یقین کو پختہ رکھے اور اگر باطل کی طرف بڑھے تو حق اسے باطل کی طرف بڑھنے ہی نہ دے۔ جاننا چاہیے کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری خواب اور مراقبۂ موت سے سخت اور غالب تر ہے کیونکہ یہ طالبِ مولیٰ کو ہوا اور بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے دیدار اور حضوری میں لے جاتی ہے۔ جو کوئی دیدارِ نور سے مشرف ہو جاتا ہے اس کا حوصلہ اس قدر وسیع ہو جاتا ہے کہ وہ دونوں جہان کا بوجھ بھی اٹھا لیتا ہے اور قربِ ربانی سے اسے ایسی طاقت حاصل ہوتی ہے کہ وہ مخلوق کی ملامت بھی برداشت کر لیتا ہے۔ فقیر عارف کے لیے چار گواہ ہیں۔ ایک گواہ خاموشی، دوسرا اس خاموشی سے دوسروں کی عیب پوشی، تیسرا (دنیا کی خواہشات سے) آزادی اور چوتھا دوسروں کے لیے تکلیف کا باعث نہ بننا۔ یہ سب اصل فقیر کے مراتب ہیں۔ اگر کوئی توفیقِ الٰہی کو چھوڑ کر ذلت اختیار کرے اور ان صفات سے موصوف نہ ہو تو اسے فقیر نہیں کہا جا سکتا۔ وہ احمق ہے جو خود کو دنیا میں ذلیل کر رہا ہے۔

شرح فقیر اہلِ ہوا و اہلِ خدا

خواہشاتِ نفس کے غلام بہت زیادہ ہیں جبکہ اہلِ خدا بہت کم ہیں۔ جان لو کہ اگر کوئی عرشِ اکبر پر نماز پڑھتا ہے تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا اور اگر کوئی چشمِ ظاہر سے لوحِ محفوظ کا دائمی مطالعہ کرتا ہو تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی پشتِ ناخن پر دونوں جہان کا نظارہ دیکھتا ہو اور ریاضت اور مجاہدہ سے نفس کو مارتا ہو، ہر ایک فرشتہ اس کی قید میں اور ہر مؤکل اور جن اس کے حکم کے ماتحت ہو اور تمام انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرتا ہو، کشف و کرامات سے دنیا میں عز و جاہ اور درجات حاصل کر لیے ہوں تو بھی وہ فقیر عارف باللہ نہیں ہوتا۔ اگر کوئی ہوا میں اُڑتا ہوا عرش سے بھی اوپر ستر سالہ راہ میں چلا جائے تو بھی وہ خواہشاتِ نفس کی قید میں ہے۔ آخر فقیر عارف باللہ کون ہوتا ہے؟ فقیر عارف باللہ وہ ہے جو فنا فی اللہ ہو اور اسے قربِ رحمٰن حاصل ہو اور وہ

Marfat.com

لاھوت لامکان میں رہنے والا ہو۔ جو بے سر حضوری میں جا کر بے زبان اللہ تعالیٰ سے کلام کرتا ہو اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہمیشہ حاضر رہتا ہو۔ اگر کسی کو فقر کی راہ پر چلنے سے معرفت اور قربِ الٰہی حاصل نہیں ہوتا تو وہ فقر کی راہ سے آگاہ ہی نہیں۔ فقر حضوری کی راہ ہے کہ راہِ حضوری میں مشاہدۂ حضوری گواہ ہے کیونکہ فقر اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ یہ اسرارِ الٰہی کی انتہا کو جاننے کی راہ ہے جو روح پر نازل ہوتے ہیں اور انبیا کا اعزاز ہیں کہ وہ اسرارِ الٰہی کے مقام پر پہنچے ہوتے ہیں جو کہ مطلق توحید کا مقام ہے اور یہ مقام طبقات اور تقلید سے پاک ہے۔ اللہ بس ما سویٰ اللہ ہوس۔

اے جانِ عزیز! خلافِ شرع چلنے والے، طالبِ دنیا، علم کے مخالف اور جاہل، سرود سننے والے، حسن پرست، شرابی، تارک الصلوٰۃ اور اہلِ بدعت معرفتِ الٰہی، فقر اور ہدایتِ خدا سے محروم اور شیطان، خواہشاتِ نفس کے غلام ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ علم بیشمار ہیں کچھ علم ابرار اور کچھ علم خوار ہیں۔ علمِ ابرار اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری میں پہنچاتے ہیں جبکہ علمِ خوار اللہ کی معرفت اور حضوری سے دور رکھتے ہیں۔ جناب حضرت آدمؑ صفی اللہ کو علمِ ابرار حاصل تھا جو انہیں اللہ کی جانب سے عطا ہوا تھا اور رحمٰن کا قرب حاصل کرنا سکھاتا تھا۔ علمِ ابرار برحق ہے کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے جیسا کہ علمِ دیدار و معرفت جو علمِ عفو عطا کرتا ہے اور لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ (ہر غم اور خوف سے نجات) کے مرتبہ تک لے جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ دونوں جہان علم کی طے میں ہیں۔ اور علم کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی طے میں ہے اور کلمہ طیب اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے میں ہے۔ جو تصدیقِ دل سے کلمہ طیب کو اس کی کنہ جانتے ہوئے پڑھتا ہے اس سے کوئی شے اور علم مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ علمِ ظاہر اس راہ پر چلنے کے لیے ضروری ہے جبکہ علمِ باطن معرفت اور قربِ الٰہی سے عطا ہوتا ہے۔ جو کوئی علمِ باطن جو کہ توحید سے متعلق ہے' پڑھنا چاہتا ہے تو اسے عالمِ باطن سے طلب کرے۔ علمِ باطن کا عالم وہ ہوتا ہے جس نے استادِ باطن سے ازل میں اس علم کو سیکھا تھا جب وہ سر، زبان، آنکھوں، ہاتھوں، کانوں، پاؤں اور دل سے بے نیاز تھا۔ وہ معرفتِ

Marfat.com

توحید کے علمِ فیض و فضل کو بے زبان پڑھتا ہے، بغیر کانوں کے سنتا ہے، بغیر آنکھوں کے دیکھتا ہے، بغیر پاؤں کے اسے سیکھنے کے لیے جاتا ہے اور بغیر ہاتھوں کے اسے پکڑتا ہے۔ ایسا زندہ قلب عارف دنیا و آخرت میں زندہ رہتا ہے اور ہرگز نہیں مرتا۔ ان عارفین کا وجود نور ہوتا ہے۔ وہ روشن ضمیری کا علمِ معرفتِ توحید پڑھتے ہیں اور فنا فی اللہ ہو کر حضورِ حق میں پہنچ جاتے ہیں وہ بھی اس طرح کہ اس حضوری میں بھی وہ باشعور ہوتے ہیں اور ان کا وجود مغفور ہوتا ہے اور وہ معشوق (اللہ) کی شفقت سے مسرور رہتے ہیں۔ یہ اس فنا فی اللہ عالم کے مراتب ہیں جس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ جو کوئی اس عالم سے علمِ معرفتِ توحید پڑھتا ہے اسے علمِ ظاہر پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ وَمَنْ سَكَتَ سَلَّمَ وَمَنْ سَلَّمَ نَجٰی

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچانا پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو گئی اور جو خاموش رہا وہ سلامتی پا گیا اور جو سلامتی پا گیا وہ نجات پا گیا۔

یہ مراتب عالم باللہ کے ہیں جو وہ باطن کی صفائی سے حاصل کر سکتا ہے۔ راہزنِ باطن کی شرح نفس، شیطان، خناس، خرطوم، وسوسہ، خطرات، واہمات، منافق روح، مریض قلب، دنیا کی پریشانی اور جاہل واحمق، اور باطن کی شرح جس میں توفیقِ الٰہی شامل ہو، باتحقیق باطن کی شرح، کافر باطن کی شرح، بے ریا ظاہر کی شرح اور باخبر و ہوشیار ظاہر کی شرح یہ ہے کہ جو کوئی فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خالی سمجھتا ہے وہ اس دنیا سے خالی ہاتھ جاتا ہے اور جو کوئی فقیر کو بے برکت سمجھتا ہے وہ خود بے برکت ہے۔ جو کوئی فقیر کے فقر کو بے حکمت سمجھتا ہے وہ خود بے حکمت ہوتا ہے۔ جو کوئی صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰهُ ذات عارف فقیر کو جاہل سمجھتا ہے تو وہ خود جاہل ہے اگرچہ وہ ظاہری علم بھی پڑھتا ہو پھر بھی وہ عالم نہیں۔ بلاشبہ وہ دنیا میں فاقہ کی مصیبت جھیل کر ہلاک ہو گا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

❁ كُلُّ اِنَآءٍ يَتَرَشَّحُ بِمَا فِيْهِ

Marfat.com

ترجمہ: برتن سے وہی چیز برآمد ہوتی ہے جو اس کے اندر ہوتی ہے۔

فقیر شفاف آئینہ کی مثل ہوتا ہے اس کے سامنے جو رنگ بھی ہو خواہ سرخ خواہ سیاہ‘ وہی دکھاتا ہے۔ فقیرِ کامل اور علما عامل کے ادب کا خیال ریا سے پاک ہو کے کر اگرچہ تو ان کی تصویر کسی دیوار پر لگی دیکھے۔ اگر تو عقلمند ہے تو تیرے لیے اتنا ہی اشارہ کافی ہے اور اگر تو احمق ہے تب تو نفس کا غلام ہے۔ اہلِ نفس مکھی کی مثل ہوتے ہیں جو جتنا بھی اڑلے شہباز کی پرواز تک نہیں پہنچ سکتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ

ترجمہ: فقر اللہ کے سوا کسی کا محتاج نہیں۔

لایحتاج فقیر اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کا حامل اور علمِ دعوت تکسیر اور علمِ کیمیا اکسیر میں کامل ہوتا ہے اور اس کی نظر سنگِ پارس کی مثل ہوتی ہے اور وہ کامل تصرف کا حامل ہوتا ہے۔ بیت:

ہم کاملم ہم عاملم ہم حق نما
احتیاج کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں کامل فقیر اور عامل ہوں اور مجھے حق ہی دکھائی دیتا ہے لہٰذا مجھے خدا کے سوا کسی کی ضرورت نہیں۔

مصنف فقیر جو کچھ بھی کہتا ہے وہ اپنی خواہش سے نہیں بلکہ حکمِ خدا سے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے کہتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارفِ خدا فقرا اپنے پاکیزہ دل و باطن کی بنا پر صراف کی مثل ہوتے ہیں اس لیے نیک و بد کو اپنی نظر سے اسی طرح پہچانتے ہیں جس طرح صراف سونا چاندی کو دیکھنے سے ہی پہچان لیتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ عارفِ خدا فقرا کو علمِ وارداتِ غیبی حاصل ہوتا ہے جس سے فتوحاتِ لاریبی حاصل ہوتی ہیں وہ معجزاتِ محمدی کی بدولت ہیں جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پردہ کر جانے کے بعد آپ کے فضل اور تصرف سے باقی رہ گئے۔ الہام اور علمِ غیب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی باطنی رفاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ حضور

Marfat.com

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے ہی ہیں۔ اس علمِ غیب پر حیران نہ ہو اور نہ ہی اس میں نقص نکال کیونکہ یہ باتحقیق طریق ہے اور جو کوئی اس میں شک کرتا ہے وہ کافروں میں سے ہے۔ جو کوئی ان مراتب پر پہنچ جاتا ہے وہ روشن ضمیر ہو کر غیب دان بن جاتا ہے اور ہر شے کو عیاں دیکھتا ہے۔ بے ایمان، کاذب و مشرک اور باایمان و صادق انسان کو پہچاننا اور روزِ جمعہ میں پوشیدہ ساعتِ نیک کو معلوم کرنا اور ننانوے اسمائے الٰہی میں پوشیدہ اسمِ اعظم کو پانا اور عام لوگوں میں پوشیدہ اولیا اللہ کو تلاش کرنا اور ماہِ رمضان میں پوشیدہ شبِ قدر کو پانا ان سب مراتب کی تحقیق بغیر ریاضت و طاعت کے توفیقِ الٰہی سے اسمِ اَللّٰہُ ذات کی روحانی قوت، اولیا کی ارواح سے ملاقات اور مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحبِ ولایت سے ایک ہی ساعت میں حاصل ہو جاتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے زمین و آسمان کی کوئی بھی شے مخفی نہیں رہتی۔

پس معلوم ہو کہ:

❁ اَلْاِيْمَانُ بَيْنَ الْخَوْفِ وَ الرَّجَآءِ

ترجمہ: ایمان خوف اور رجا کے درمیان ہے۔

ایمان کے دو جز ہیں ایک جز خوف اور دوسرا جز رجا ہے۔ خوف کسے کہتے ہیں اور رجا کیا ہے؟ خوف یہ ہے کہ انسان کی نظر روزِ قیامت پر ہو اور اسے عیاں دیکھتا ہو اور خواہشاتِ نفس سے تعلق ختم کر لے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (النازعات 41-40)

ترجمہ: اور جس نے خود کو خواہشاتِ نفس سے روکا پس اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ ہر وہ شخص جنت میں جائے گا جو باایمان ہوگا۔ ایمان کا دوسرا جز رجا ہے۔ صاحبِ عیان مقامِ ازل جو کہ مقامِ فیض و فضل ہے، میں اہلِ ایمان کی صف میں کھڑے ہو کر اَلَسْتُ

Marfat.com

بِرَبِّکُمْ[1] کی آواز سنتا ہے اور اخلاص و محبت سے ارواح کی صف میں قَالُوْا بَلٰی[2] کہہ کر حقیقی مسلمان ہو جاتا ہے جس سے اس کی روح کو فرحت حاصل ہوتی ہے اور اس پر علمِ معرفتِ توحید منکشف ہو جاتا ہے اور خدا کے دائمی استغراق میں مشغول رہتا ہے۔ یہ صاحبِ رجا اولیا اللہ کے مراتب ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔

پس ایمان کی کسوٹی اسمِ اَللّٰہُ ذات، قرآن کی آیات اور احادیثِ قدسی و نبوی ہیں جو صاحبِ ایمان اور بے ایمان کی تحقیق کرتی ہیں۔ ایمان کی کسوٹی یہ ہے کہ جب مرشد طالبِ مولیٰ کو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور تصور اسمِ محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ اور ہر ایک آیتِ قرآن اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حضوری عطا کرتا ہے تو اگر طالب باایمان ہو اس کے وجود پر اسمِ اَللّٰہُ ذات، کلام اللہ، آیاتِ قرآن اور اسمِ اعظم و اسمائے باری تعالیٰ اور احادیث قرار پکڑ کر تاثیر کرتے ہیں اور طالب کو فائدہ دیتے ہیں اور اس کی عظمت اور عظیم فیض و فضل سے طالب کو قلبِ سلیم اور صراطِ مستقیم عطا ہوتے ہیں اور وہ اس حال پر قائم رہتا ہے اور مرتے دم تک اللہ تعالیٰ سے روگردانی نہیں کرتا۔ وہ ذات کی تصدیق کرتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی مثل زندہ دم اور خلقِ محمدی سے متصف ہوتا ہے اور توفیقِ الٰہی سے ایمان پر بغیر شک و شبہ کے ثابت قدم رہتا ہے۔ لیکن اگر طالب بے ایمان ہو تو شریعتِ محمدی اور اسمِ اَللّٰہُ ذات اس کے وجود میں قرار نہیں پکڑتے اور آیاتِ قرآن اسے فائدہ نہیں دیتیں اور نہ ہی اسمائے الٰہی تاثیر کرتے ہیں اور اس سے اسمِ اعظم جاری نہیں ہوتا۔ اگر وہ دعوت پڑھتا ہے تو بے اعتقاد ہو کر رجعت خوردہ ہو جاتا ہے اور کلامِ الٰہی سے بے یقین اور خواہشاتِ نفس کا تابع ہوتا ہے۔ مصاحبِ شیطان بن کر مشرک و بے دین ہو جاتا ہے اور کمینی دنیا اور حقیر نفس کا طلبگار رہتا ہے جو ہمیشہ خودی

---

[1] کیا میں تمہارا ربّ نہیں ہوں (الاعراف-172)۔ [2] سب ارواح نے جواب دیا ہاں تو ہی ہے۔ (الاعراف-172)

Marfat.com

اور چوں و چرا میں مبتلا ہوتا ہے۔ بیت:

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام
در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ترجمہ: جو کوئی صاحبِ ایمان ہو اسے دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے کیونکہ طلبِ مولیٰ سے ہی ایمان کامل ہوتا ہے۔

ایمان اعتقاد سے اور اعتقاد اعتبار سے اور اعتبار دیدار سے حاصل ہوتا ہے اور دیدار قلب کی بیداری سے ممکن ہے۔ ان مراتب کو ہر کوئی جو احمق اور حیوانات کی مثل ہو، نہیں جان سکتا۔ حصارِ ایمان اللہ کی محبت اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت ہے اور دیگر تمام محبتیں ان دو محبتوں پر انحصار کرتی ہیں۔

ہر کہ این راہے نداند سر ہوا
اہل ایمان دائمی شد با خدا

ترجمہ: جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا وہ خواہشاتِ نفس کا غلام ہے جبکہ اہلِ ایمان ہمیشہ خدا کے ساتھ ہوتا ہے۔

فقرا خدا کے ساتھ ہوتے ہیں اور فقرا وہ مومن ہیں جو باادب اور باحیا ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

اسی (حیا) کو جمعیتِ کل کہتے ہیں۔ بے حیا لوگ طلبِ دنیا رکھتے ہیں اور اس بنا پر ہمیشہ پریشان رہتے ہیں۔ اس کو مکمل اور سراسر جہالت کہتے ہیں۔ اگر تو آئے تو دروازہ کھلا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

❁ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ

Marfat.com

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

جو لوگ باطل کی طلب کرتے ہیں وہ سب عجیب واحمق ہیں کیونکہ مراتبِ توحیدِ حق اور فقرِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو چھوڑ کر مرتبۂ دنیا جو فخرِ فرعون ہے، کو اختیار کرتے ہیں۔ ان لوگوں کو انسان کیسے کہا جاسکتا ہے یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ اے جانِ عزیز، صاحبِ دانش وشعور! قبرستان کو دیکھ اور اہلِ قبور کے احوال سے واقفیت حاصل کر کیونکہ کچھ عرصہ بعد تو نے بھی زیرِ زمین ہونا ہے۔ اللہ کی معرفت اور وصال حاصل کر کیونکہ اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ ترجمہ: وقت کاٹ دار تلوار ہے، جو عمر اور زندگی کو کاٹ رہی ہے اس لیے اگر تو سمجھتا ہے تو فرصت کو غنیمت جان۔ اور اگر نہیں سمجھتا تو حقیقت یہی ہے کہ آخر تو نے مرنا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (آلِ عمران-185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

خدا کے اس فرمان کو یاد رکھ اور اس کی فرمانبرداری کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَ اَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَ طُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِّسیَانِ الْمَوْتِ وَنِسیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاْسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ

ترجمہ: آنکھ کا نہ رونا قلب کی سختی کے باعث ہے اور دل کی سختی حرام رزق کی وجہ سے ہے اور حرام رزق گناہوں کی کثرت کے سبب ہے اور کثرتِ گناہ طویل امیدوں کی وجہ سے ہے اور طویل امیدیں موت کو بھول جانے کی بنا پر قائم ہوتی ہیں اور موت کو بھول جانے کا سبب حبِ دنیا ہے اور حبِ دنیا ہر برائی کی جڑ ہے۔

جس کسی کے وجود کے ساتوں اندام تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے پاک ہوں اسے اوّل وآخر محاسبہ کا کیا ڈر۔ اے اہلِ ہوس! یہ مراتبِ اولیا ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

Marfat.com

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔

ابیات:

گاہ ابتدا گاہ انتہا دل درمیان ہشیار شد
در یکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد

ترجمہ: اولیا (باطنی طور پر) کبھی ابتدائی مقام پر ہوتے ہیں اور کبھی انتہائی مقام پر، لیکن دونوں مقامات پر ان کا دل ہوشیار ہوتا ہے اور ایک لمحہ میں انہیں ایک سو پچاس بار دیدار حاصل ہوتا ہے۔

آتشِ دیدار سوزد ہمچو چوبے خشک را
این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

ترجمہ: آتشِ دیدار انہیں خشک لکڑی کی مانند جلاتی ہے۔ یہ ریاضت اولیا کو حق تعالیٰ کی جانب سے نصیب ہوتی ہے۔

نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیا دون زشت
نیست آنجا ازل و ابد نیست حور و نہ بہشت

ترجمہ: جس مقام پر اولیا کو دیدار حاصل ہوتا ہے اس مقام پر نہ نفس و شیطان ہیں اور نہ کمینی دنیا۔ اور نہ ہی اس جگہ ازل و ابد ہیں اور نہ حور و بہشت۔

نیست منزل نہ مقام و نیست کونین و مکان
بیمثل باہوش بینم و باقرب او در لامکان

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ منزل و مقام ہیں نہ کونین و مکان۔ میں باشعور رہ کر بے مثال ذاتِ حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہوں اور لامکان میں اس کے قرب میں ہوتا ہوں۔

نیست آنجا ذکر و فکر و نیست ورد و ثنا
غرق فی التوحید گشتم شد حضوری باخدا

ترجمہ: اس مرتبہ پر نہ ذکر و فکر ہیں اور نہ ورد و ثنا۔ اس مقام پر میں توحیدِ حق میں غرق ہو کر حق تعالیٰ

Marfat.com

کی حضوری میں پہنچ گیا ہوں۔

در حضوری کس نہ گنجد طالبا دیدار بببین
این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

ترجمہ: اے طالب! حضورِ حق میں اللہ اور طالب کے درمیان کوئی نہیں ہوتا۔ تو بس اس کا دیدار کر۔ یہ مراتب طالبانِ مولیٰ کو یقین سے حاصل ہوتے ہیں۔

باھوؒ با یاھُو یقین حق الیقین را خوش نگر
این مراتب عارفان کاملان صاحبِ نظر

ترجمہ: باھُوؒ نے ذکرِ یاھُو سے یقین حاصل کرلیا ہے اس لیے وہ حق الیقین سے اللہ کو دیکھتا ہے۔ یہ مراتب ان کامل عارفین کے ہیں جو صاحبِ نظر ہیں۔

اے کاذب طالب اور نفس کے مطالب حاصل کرنے والے اور اے مکھی کی مثل ناقص مرشد سن! معرفتِ حق کی شرح اور معرفتِ باطل کی شرح میں کیا فرق ہے؟ معرفت کے بارہ طریق ہیں جنہیں بارہ قسم کی توفیق سے حاصل اور بارہ طریقے سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ عالمِ معرفت عارف طالبِ معرفت کو بارہ روز میں مکمل معرفت سکھا دیتا ہے۔ سب سے پہلے یہ جاننا چاہیے کہ معرفت وعلمِ معرفت عالمِ معرفت کے سوا کوئی نہیں سکھاتا۔ ایسے عالم کو عالم باللہ کہتے ہیں۔ معرفت علم ہے اور اس کے عالم کو عارف کہتے ہیں۔ علمِ معرفتِ قلب کا عالم عارفِ قلب ہوتا ہے، علمِ معرفتِ نفس کا عالم عارفِ نفس ہوتا ہے، علمِ معرفتِ روح کا عالم عارفِ روح ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ سرّ کا عالم عارفِ سرّ ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ مخلوق کا عالم عارفِ مخلوق ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ شیطان کا عالم عارفِ شیطان ہوتا ہے، علمِ معرفتِ جن کا عالم عارفِ جن ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ مؤکل اور فرشتوں کا عالم عارفِ مؤکل وفرشتگان ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ذکر فکر کا عالم عارفِ ذکر فکر ہوتا ہے۔ علمِ معرفتِ ورد وظائف کا عالم عارفِ ورد وظائف ہوتا ہے اور علمِ معرفتِ دعوت، تلاوت، حفظِ قرآن کے لیے عالم عارفِ دعوت وتلاوت اور حافظِ قرآن ہے اور علم

Marfat.com

معرفتِ ربانی فنافی اللہ کا عالم عارفِ ربانی فنافی اللہ ہوتا ہے۔علمِ معرفتِ فنافی اسمِ محمدؐ کا عالم عارف فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دائمی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔علمِ معرفتِ فنافی الشیخ کے لیے عالم عارفِ فنافی الشیخ ہے جس کے لیے شرط یہ ہے کہ شیخ کے روپ میں شیطان نہ ہو۔ایسے شیخ کا تصور بت پرستی ہے۔فنافی الشیخ عارف وہ ہے جو صورتِ شیخ کے تصور سے غرق فی التوحید اور معرفتِ الٰہی حاصل کر کے ہر پریشانی سے نجات حاصل کر لے۔ غوث وقطب کے مراتب کے علمِ معرفت کے لیے عالم اور عارف غوث وقطب کے مراتب کا حامل ہوتا ہے جو عرش سے تحت الثریٰ تک تمام طبقات کی سیر کرتا ہے۔علمِ معرفتِ تصدیق کے لیے عالم عارف باتوفیق صاحبِ تصدیق ہوتا ہے جو باایمان مومن وحقیقی مسلمان ہوتا ہے۔علمِ معرفتِ ازل کے لیے عالم عارفِ ازل اور علمِ معرفتِ ابد کے لیے عالم عارفِ ابد ہوتا ہے۔علمِ معرفتِ عقبیٰ کے لیے عالم عارفِ عقبیٰ اور علمِ معرفتِ دنیا کے لیے عالم عارفِ دنیا ہوتا ہے۔اگر کوئی دنیا میں مقامِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے قبل مرجاؤ) چاہتا ہے اسے دائمی لقا سے مشرف کیا جاتا ہے۔معرفت اور موت دونوں جڑواں بھائی ہیں جو عالم باللہ عارف کے بال و پر کی مانند ہیں۔جاننا چاہیے کہ اگر کسی کو ظاہری طور پر تصرف،توجہ اور نظر کی باتاثیر توفیق حاصل نہیں تو اسے باطن میں معرفت وفقر کی تحقیق حاصل نہیں ہوتی۔اور جس کسی کو باطن میں تحقیق کے مراتب حاصل ہوں اسے ظاہر میں ہر تصرف کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اگرچہ وہ تصرف مال ودولتِ دنیا پر ہو یا روحانی توجہ پر۔ایسا انسان عارف ہوتا ہے احمق لوگ ہر کسی کو عارف سمجھتے ہیں اگرچہ وہ مکمل طور پر باطنی مشاہدہ اور معرفت سے بے خبر ہو۔

عارفان را میشناسم و ز فنا

کی بود این عارفان بی حیا

ترجمہ: میں عارفین کو ان کی فنا کے مراتب سے پہچانتا ہوں یہ بے حیا لوگ عارفین کیسے ہو سکتے ہیں۔

Marfat.com

ابتدائے عارف مراتب اولیا
انتہائے عارف مشرف بالقا

ترجمہ: عارفین کی ابتدا مراتبِ ولایت ہیں اور عارف کی انتہا وصالِ الٰہی سے مشرف ہونا ہے۔ جملہ احوال کے ہزار دفاتر ایک نکتہ میں سما جاتے ہیں اور وہ نکتہ ہے مرشد کامل اکمل۔ عارف وفقیر اولیا اللہ کے لیے اللہ سے وصال کے لیے دو عمل ہیں۔ ایک یہ کہ وہ دعوت کے عامل ہوں دوم معرفت میں کامل ہوں۔ بیت:

دعوت از یکدم برآید عامل است
باتوجہ برد حاضر کامل است

ترجمہ: جس کی دعوت ایک دم میں جاری ہو جائے وہ عامل ہے اور جو توجہ سے (طالب کو) حضوری میں لے جائے وہ کامل (مرشد) ہے۔

ایک دم میں جاری ہونے والی دعوت کی شرح یہ ہے کہ تصرف، تصور، توجہ، تفکر سے حبس دم کر کے ایک ہی دم میں دعوت پڑھنے والا مقامِ ازل میں انبیا و اولیا اللہ کی صف میں پہنچ جائے اور اسی طریق سے وہ مقامِ ابد و مقامِ دنیا و مقامِ عقبیٰ و مقامِ لاہوت میں پہنچ سکتا ہے پھر اسی ایک دم میں توفیقِ الٰہی سے ہر مومن و مسلمان کی روح سے ملاقات کر سکتا ہے اور انہیں اپنا رفیق بنا کر مجلسِ محمدی کی حضوری میں التماس کرتا ہے اور مشکل کاموں کو آسان بنانے کی درخواست کرتا ہے اور کام کی منظوری کے بعد ایک دم میں حضوری سے باہر آ جاتا ہے۔ یہ ہے دعوتِ قبور جو اللہ کا قرب عطا کرتی ہے۔ کامل اسے کہتے ہیں جو نظر کے ساتھ طالبِ مولیٰ کو اس مقام پر پہنچائے اور توجہ سے ہر کام کو آسان بنا دے۔ اور کامل اسے کہتے ہیں کہ اگر کوئی کسی بھی جگہ پر اسے یاد کرے تو نفسانی وجود یا قلبی وجود یا روحی وجود یا سرّی وجود یا نوری وجود کے ساتھ اس کے پاس حاضر ہو جائے اور توفیقِ الٰہی سے اس کی مدد کرے۔ جو کوئی ان صفات کا حامل نہیں ہوتا وہ کامل نہیں بلکہ وہ زیرِ بار سواری کی مثل طالبوں کا بوجھ اٹھانے والا گدھا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

Marfat.com

جان لو کہ معرفت کا گواہ کون ہے اور عارف کے لیے کونسا راہ ہے؟ معرفت کا گواہ قربِ الٰہی ہے اور عارف کے لیے راہ حضوری ہے جس میں اس کی نگاہ دیدارِ الٰہی پر ہوتی ہے اور وہ ہر طریقۂ طریقت سے آگاہ ہوتے ہیں۔ یہ سلطان العارفین کے مراتب ہیں جو دونوں جہان میں فقر کے بادشاہ ہیں۔ ہر وہ شخص معرفت جانتا ہے جس نے حضوری سے دیدار اور قربِ الٰہی کی لذت چکھی ہو اور اپنی آنکھوں سے ہر شے کو عین دیکھتے ہوئے معرفت تک پہنچ گیا ہو۔ راہِ معرفت گفتگو اور سوال پوچھنے میں نہیں بلکہ دیدار میں ہے۔ عارف کی آنکھ دائمی دیدار پر ہوتی ہے۔ دیدارِ الٰہی کے سوا کچھ دیکھنا اس کے نزدیک مردار ہے۔ یہ عجیب احمق لوگ ہیں جو مراتبِ مردار پر ہوتے ہیں لیکن جبکہ دعویٰ کرتے ہیں معرفت اور دیدار کا۔ اس کے علاوہ عارف کا گواہ یہ ہے کہ اس کا طالب روزِ اوّل ہی عارف ہو جاتا ہے اور مرتے دم تک ذکر، فکر اور ورد و وظائف کے لیے اپنے ہونٹ نہیں کھولتا اور نہ ہی کسی قسم کا علمِ ظاہر پڑھتا ہے کہ علم سے عُجب اور خواہشاتِ نفسانی پیدا ہوتی ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانُهٗ

ترجمہ: جس نے اپنے ربّ کو پہچان لیا تحقیق اس کی زبان گونگی ہوگئی۔

اور اگر عارف لب کھولتا ہے تو ایک ہی لفظ میں طالب کو ابتدا اور انتہا کے مطالب تک پہنچا دیتا ہے۔ عارفِ نفس بہت ہیں عارفِ قلب بے شمار ہیں اور عارفِ روح خدا کی طرف سے نشانی ہیں لیکن ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی عارف ہوتا ہے جسے مشاہدۂ نور، حضوری اور دیدار حاصل ہو۔ میرا یہ قول میرے حال کے عین مطابق ہے۔ وَكَفٰى عِلْمِهٖ بِحَالِیْ ترجمہ: ''اور اس کا علم ہی میرے حال کے لیے کافی ہے''۔

شرحِ معرفت

کسی کو معرفت تب تک حاصل نہیں ہوتی اور نہ کوئی عارف بنتا ہے جب تک باطن میں حضرت محمد

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دے کر اور اسے بیعت فرما کر تلقین وارشاد نہ کریں۔ مرشد کی کاملیت کی پہلی نشانی ہی یہ ہے کہ طالبِ مولیٰ کو باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں پہنچا دے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تلقین دلائے۔ طالب پر لازم ہے کہ اسے ہی اپنا مرشد سمجھے کیونکہ وہ مرشد کامل اکمل ہے۔ جو مرشد اس صفت سے متصف نہیں ہوتا اس ناقص مرشد سے تلقین لینا طالب پر حرام ہے۔ وہ علم کونسا ہے کہ جملہ علم علوم، رسم رسوم، حیّ قیوم ذات تک پہنچنے کا علم، علمِ توریت، انجیل، زبور، علمِ قرآن اور علمِ احادیثِ نبوی وقدسی اور علمِ لوحِ محفوظ، کل مخلوقات کی زبان کا علم اس علم کے ایک ہی نکتۂ قال میں پائے جائیں۔ وہ نکتۂ قال کونسا ہے؟ وہ نکتۂ قال کُن ہے۔ جو نکتۂ قال کن کو اس کی کنہ سے جانتا ہے اسے کوئی علمِ ظاہر و باطن پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ یہ علم نکتۂ کن کہ اگر حاصل ہو جائے تو تمام علم اس ایک ہی سخن میں آجاتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَّ کَثْرَتُھَا لِلْجُھَّالِ

ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے اور اس کی کثرت جاہلوں کے لیے ہے۔

تمام ذکر فکر نکتۂ حال میں ہیں۔ ذکر فکر اسے کہتے ہیں جو روحانی احوال اور حضورِ حق سے مشرف کر دے۔ حضوری کے بغیر اگر کسی کو ذکر فکر سے جو بھی احوال حاصل ہوتے ہیں وہ محض خام خیال ہیں۔ تمام مراتبِ معرفت روحانی احوال میں سے گزرنے سے حاصل ہوتے ہیں جو طالب کو جمعیت بخشتے ہیں اور اس کے ساتھ بے مثل ولازوال ذوالجلال ذات کے حسن وجمال کا مشاہدہ بخشتے ہیں۔ مرشد کامل، طالبِ صادق کو پہلے ہی روز علمِ کن کا سبق دے دیتا ہے اور جو طالب علمِ کن پڑھنے سے عالم بن کر روزِ اوّل ہی تمام علما پر غالب آجائے اس کے ظاہری وباطنی وجود کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں۔ اسی علمِ کن سے طالبِ مولیٰ کو تمام دینی ودنیاوی مطالب حاصل ہوتے ہیں۔ ذکر فکر سے جو روحانی احوال حاصل ہوتے ہیں اس سے مشاہدہ، حضوری، معرفت اور جمعیت عطا ہوتی ہے اور ان احوال سے عین وحدت کا دیدار نصیب ہوتا ہے اور طالب توحید میں غرق ہو کر اللہ

Marfat.com

کے قرب و جمال اور حضوری کا نظارہ کرتا ہے۔ یہ وہ راہ ہے جس میں طالب اللہ کے قرب سے دستِ بیعت اور تلقین وارشاد کے مراتب تک پہنچ جاتا ہے اور دونوں جہان اس کے غلام ہوتے ہیں اور عارف فقیر بن کر کونین پر امیر بادشاہ ہوتا ہے۔ بیت:

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن

از کنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

ترجمہ: اگر تو خوشگوار زندگی کا طلبگار ہے تو مرشد سے کن کا علم طلب کر۔ اس لفظ کن کی حقیقت تک پہنچنے سے ہی تمام مطالب حاصل ہوتے ہیں۔

مرشد کامل جو کن کی طاقت کا حامل عارف ہو اس کے سامنے تو اپنا مال اور تن من قربان کر دے۔ اور اگر تو دیکھے کہ اس میں مال و دولت کی ہوس غالب ہے تو وہ مرشد ناقص ہے۔ معلوم ہوا کہ وہ مرشد نامرد ہے اور اس کے پاس توجہ، تصور، تصرف اور تفکر کی طاقت نہیں اور نہ ہی اسے توفیقِ الٰہی حاصل ہے۔ طالب کو اس سے علیحدہ ہو جانا چاہیے۔ اس مرشد کا باطن درست ہوتا ہے جو طالبِ مولیٰ کو باطن میں مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف کر کے اللہ کی ذات میں غرق کرتا ہے اور معرفتِ الٰہی عطا کرتے ہوئے اللہ کی نظر میں منظور کراتا ہے۔ طالب اس وقت معرفت اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تحقیق کر سکتا ہے۔ جب وہ جنات، خناس، خرطوم، تمام شیطانی وساوس اور نفس کی پریشانی سے نجات حاصل کر لیتا ہے تب اسے مکمل عقل اور شعور کے ساتھ حضوری حاصل ہوتی ہے۔ اس وقت طالب باطن کو اس کے احوال سے پہچانتا ہے۔ خاص و عام اور حق و باطل کی تحقیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ

ترجمہ: صاف کو اختیار کرو اور کثیف کو چھوڑ دو۔

Marfat.com

بیت

این چنین دعوت کسی عامل تمام

طالبان را میرساند ہر مقام

ترجمہ: اس طرح کی دعوت کا اگر کوئی مکمل عامل ہو جائے تو وہ طالبوں کو ہر مقام تک پہنچا سکتا ہے۔

ان مراتبِ دعوتِ زبانی[1]، دعوتِ قلبی[2]، دعوتِ روحی[3] کا سبق مرشد کامل پہلے ہی روز جمعیت کی خاطر دیتا ہے جس سے طالب جملہ مقصود اور مطالب پا کر لایحتاج ہو جاتا ہے۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔ یہ نفس پر غالب فقیر کے مراتب ہیں۔ جس کسی نے دولت وعزت، کرامت وشرف، گنج، حلم وعلم وحکمت اور جمعیت ومراتب اور منصب، معرفتِ توحید اور بادشاہی پائی اللہ کے فقیر سے ہی پائی۔ فقیر اللہ کے تمام خزانے اور درجات اور ان پر تصرف معرفتِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اپنا رفیق، وسیلہ اور پیشوا بنا کر حاصل کرتا ہے۔ یہ فقیر ولی اللہ اہلِ ذات کی ذمہ داری ہے کیونکہ فقیر نے فقر کے مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر پہنچ کر ابدی حیات حاصل کر لی ہوتی ہے اور مراتبِ موت فقیر کے لیے حیات ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

۞ یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ یُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ (یونس-31)

ترجمہ: وہ (اللہ) زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

۞ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

ترجمہ: بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

مطلب یہ کہ فقیر اہلِ توحید اور فقیر اہلِ تقلید کو کن مراتب کی بنا پر پہچانا جا سکتا ہے؟ اوّل یہ کہ وہ طالبوں کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور، استغراق، مشاہدۂ نورِ ذات اور حضوری میں مشغول رکھتے ہیں، دوم عملِ دعوت، جس میں طالب اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات کرتے ہیں اور ان کے

---

[1] زبان سے پڑھی جانے والی دعوت [2] قلب سے پڑھی جانے والی دعوت [3] روح سے پڑھی جانے والی دعوت

Marfat.com

مراتب کا مشاہدہ کر کے فنافی اللہ کی حضوری کے مراتب تک پہنچتے ہیں۔ مرشد کامل یہ دونوں مراتبِ فقر طالبِ صادق کو پہلے ہی روز علم سے تلقین کرتا ہے اور دیگر فقرا کو ان کے مراتبِ کن کی طاقت سے شناخت کیا جا سکتا ہے جو کسی بھی شے کے لیے کن یعنی 'ہو جا' کہتے ہیں تو اللہ کے حکم سے بلاشبہ وہ ہو جاتی ہے خواہ دیر سے ہو خواہ جلدی۔ فقیر کا کلام حکیم یعنی اللہ تعالیٰ کی حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور نہ ہوگا۔ مطلب یہ کہ اگرچہ دنیاوی بادشاہ دن رات کثرت سے خزانہ خرچ کرے اور ہزارہا لشکر ایک جگہ جمع کرے اور دن رات ریاضت سے بے شمار مرتبہ دعوت پڑھتا رہے تب بھی ان سب سے فقیرِ کامل کی ایک بار کی توجہ بہتر ہے۔ فقیر کو یہ توجہ اللہ کے قرب اور معرفت کی تحقیق سے حاصل ہوتی ہے۔ یہ توجہ روز بروز ترقی کی جانب رواں اور ہمیشہ قائم و سلامت رہتی ہے اور قیامت تک نہیں رکتی۔ فقیر جب تک دنیاوی بادشاہ کی طرف ظاہر و باطن میں توجہ نہ کرے بادشاہ کی مہم فتح و کامیابی سے انجام کو نہیں پہنچ سکتی اگرچہ وہ پتھر سے سر ٹکراتا رہے۔ بادشاہ فقیر کی نظر میں گدا ہے کیونکہ بادشاہ کو بادشاہی فقیر سے خیرات کی صورت میں ملتی ہے۔ فقر اللہ کے حکم سے بااعتبار ہوتا ہے۔ بیت

حمایت را کہن دامان درویش
بہ از سد سکندر مدد بیش

ترجمہ: حمایت کے لیے درویش کا پرانا دامن (لباس) سکندر (بادشاہ) کی تانبے کی دیوار سے زیادہ بہتر ہے۔

اگر دنیاوی بادشاہ فقیر ولی اللہ سے ملاقات کرنا چاہے تو وہ ہرگز نہیں مل سکتا لیکن اگر فقیر دنیاوی بادشاہ سے مجلس اور ملاقات کرنا چاہے تو ایک لمحہ میں بادشاہ غلام کی مثل ننگے پاؤں خدمت میں حاضر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے فقیر کو اس قدر قوت اور توفیق بخشی ہوئی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ لذت و جمعیت، معرفتِ توحید اور قربِ ربانی کے مراتب ملکِ سلیمانیؑ کی بادشاہی سے بہتر ہیں۔

بیت:

Marfat.com

بہ ز ہر لذت بود لذت لقا

لذت دنیا چہ باشد بی بقا

ترجمہ: ہر لذت سے بہتر لقائے الٰہی کی لذت ہے اور لذتِ دنیا بے بقا ہے لہٰذا بے فائدہ ہے۔

فقیر بادشاہ کی طرف ہرگز رجوع والتجا نہیں کرتا اور نہ ہی اس کی طرف جاتا ہے سوائے حکمِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے اجازت کے بعد۔ فقیر اگرچہ فقر وفاقہ کے باعث مر جائیں لیکن اپنے قدم بادشاہ کے دروازے تک نہیں لے جاتے اور فاقہ میں ہی لذت وذائقہ پاتے ہیں اور اگر حکمِ الٰہی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے بادشاہ کے دروازے پر قدم رکھنا پڑے تو بادشاہ کی دنیاوی محبت کو تبدیل کر کے خدا کی طرف مبذول کر دیتے ہیں اور جمعیت عطا کر کے خدا کے سپرد کر دیتے ہیں تب دنیاوی بادشاہ اور ولی اللہ فقیر کو مراتبِ قرب، عین بعین حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرح حاصل ہوتے ہیں۔ فقیر ولی اللہ دنیاوی بادشاہ پر غالب ہوتا ہے۔

نہ بہر سر بود لائق بادشاہی

و نہ در ہر دل گنج اسرارِ الٰہی

ترجمہ: ہر سر بادشاہی کے لائق نہیں اور نہ ہی ہر دل میں اسرارِ الٰہی کے خزانے ہو سکتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کو دیکھنے سے فقیر ولی اللہ کی کلمہ کی حقیقت حاصل ہوتی ہے جس سے تمام مخلوق کو خیر اور جمعیت عطا ہوتی ہے جیسا کہ حدیثِ مبارکہ ہے:

✿ خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَنْفَعُ النَّاسِ

ترجمہ: لوگوں میں بہتر وہ ہے جو دوسرے لوگوں کو نفع پہنچائے۔

اگر فقیر چاہے تو گدا، مفلس، عاجز اور محتاج پر توجہ کرتے ہوئے مسند وتختِ بادشاہی سے نواز دے اور اگر چاہے تو تمام عالم کی ملکیت رکھنے والے بادشاہ کو اس کی بادشاہی سے معزول کر دے۔

صاحبِ تصور فقیر جو مشاہدۂ پروردگار کرتا ہے وہ حکمِ الٰہی اور حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ

Marfat.com

وسلم کی رخصت واجازت کی بدولت صاحبِ اختیار ہوتا ہے۔

لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: فقرا کی زبان رحمٰن کی تلوار ہے۔

فقیر لاھوت لامکان میں رہنے والا ہوتا ہے جو ہر شے کو اپنی آنکھوں سے عیاں دیکھتا اور بیان کرتا ہے۔ اور جو کوئی اولیا اللہ، فقیر ولی اللہ اور درویشوں کا منکر ہوتا ہے وہ ہمیشہ پریشان اور بے جمعیت رہتا ہے۔ اس طرح کی دعوتِ لطفِ کریم سے اللہ کا قرب، تصور، تصرف، نور، حضوری اور توجہ عطا ہوتی ہے جبکہ دعوتِ قہرِ عظیم زوال کا باعث بنتی ہے۔ دعوتِ لطفِ کریم سے روز بروز لازوال ترقی نصیب ہوتی ہے۔ فقیرِ کامل، ولی اللہ علما عامل عارف باللہ جو اللہ کی ذات سے مکمل واصل اور محقق اکمل بقا باللہ ہوتا ہے، وہ اپنے صادق و باصفا طالب مرید اور شاگرد کو ذکر، فکر اور ورد وظائف میں ہرگز مشغول نہیں کرتا بلکہ ایک ہی بار میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں داخل کر کے حضوری سے مشرف کر دیتا ہے اور طالب کا مرتبہ اپنے مرتبہ کے برابر کر دیتا ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے باطنی تعلیم و تلقین اور ہدایت وولایت کے منصب و مراتب عطا کرواتا ہے۔ پیر و مرشد کامل جسے دائمی حضوری کے مراتب حاصل ہوں اس کے لیے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچانا کیا مشکل اور بعید ہے۔ جو پیر و مرشد حضوری کی کرامت کے متعلق نہیں جانتا اور طالب مرید کو حضوری میں نہیں پہنچا سکتا وہ پیر و مرشد ناقص و ناتمام ہے اور اس سے تلقین حاصل کرنا اور اس مرشد کا طالب مرید ہونا مطلق حرام ہے۔ پیر و مرشد وہ ہے جو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے طریقِ تحقیق اور توفیقِ الٰہی سے حضوری عطا کر دے نہ کہ بدعت و منافقت میں مصروف رکھے اور نہ ہی صدق و تصدیق کے بغیر راہ پر چلے۔ مرشد وہ ہے جو نگاہ سے اللہ کا قرب اور حضوری کے مراتب عطا کرنے سے آگاہ ہو۔ جو کوئی قربِ الٰہی کی راہ نہیں جانتا وہ گمراہ ہے۔ اس کے لیے طالبوں کو مرید بنانا گناہ ہے۔ صاحبِ دانش و باشعور عالم جو اللہ کے علم کا طالب ہو اور اللہ کی معرفت اور حضوری کے لائق ہو اس کے لیے علمِ ظاہر حاصل کرنا لازم ہے اور

Marfat.com

اس کے ساتھ معرفت اور قربِ الٰہی کا علمِ باطن جو کہ علمِ حضوری ہے' بھی ضروری ہے۔ جس کے پاس یہ دونوں علم ہیں وہ حق کی کسوٹی کی مثل ہے اور حق کی حق الیقین سے تحقیق کرنے والا ہے۔ طالب کو مرشد سے یا مرید کو پیر سے یا شاگرد کو استاد سے سب سے پہلے علمِ کیمیا اکسیر طلب کرنا چاہیے کیونکہ علمِ کیمیا اکسیر کے بغیر طالب دینی و دنیوی مطالب و مراتب تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا۔ اور بغیر جمعیت حاصل کیے طالب حیران و پریشان رہتا ہے جبکہ جمعیت حاصل کر کے طالب اصل انسان بنتا ہے۔ علمِ کیمیا اکسیر کے بارہ طریق ہیں جن پر عمل سے عامل کو توفیقِ الٰہی حاصل ہوتی ہے۔ جو مرشد نالائق طالب کو اور پیر ناقص مرید کو اور استاد بدبخت شاگرد کو علمِ کیمیا اکسیر نہ بتاتا ہے اور نہ ہی اس کا عمل عطا کرتا ہے کیونکہ اس کا وجود نفس مردود کی قید میں ہے اور وہ غلیظ، کم حوصلہ اور غلط ہے۔ خدا کا غضب ہو اس بے حیا پر جو پیر، مرشد اور استاد سے (تلقین کے بعد بھی) خوار و خراب ہوتا ہے۔ اور جو مرشد لائق اور صادق و کامل طالب اور مرید لائق مرید کو علمِ کیمیا اکسیر بخشتا ہے تو یہ کارِ ثواب ہے اور کیمیا اکسیر کے لائق طالب کا وجود بھی اکسیر ہوتا ہے جو ظاہراً دل سے غنی ہو اور باطن میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہو اور دینِ محمدی پر قوی ہو۔ اسے کیمیا اعظم کہتے ہیں۔ جان لو کہ علمِ کیمیا اکسیر پر عمل کے لیے بارہ ہزار راستے ہیں جو عامل کامل کی نظر میں آسان کام ہیں لیکن ناقص کے لیے بہت مشکل اور دشوار کام ہے اگرچہ تمام عمر پتھر سے سر ٹکراتا رہے کیونکہ اس کا دل سیاہ ہوتا ہے۔

گر نبودے عمل ظاہر کیمیا
کے رسیدے از غنایت کیمیا

ترجمہ: اگر کیمیا سے عمل ظاہر نہ ہوتا تو غنایت تک کیسے پہنچا جا سکتا تھا۔

بہ بود از کیمیا صاحب نظر
نظر عارف بہ بود از سیم و زر

ترجمہ: صاحبِ نظر عارف کی نگاہ سیم و زر اور کیمیا سے بہتر ہے۔

Marfat.com

کیمیا دو قسم کی ہے اوّل کیمیا جو ہنر سے حاصل کی جاتی ہے اور دوم کیمیا جو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتی ہے اور سونا و چاندی سے بہتر ہے۔ ان دونوں کیمیا کو عمل و تصرف میں لانا طالب کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے۔ لہٰذا ہر کیمیا کو عمل و تصرف میں لایا جا سکتا ہے لیکن طالب ہنر والی کیمیا کو چھوڑ دیتا ہے اور اس کا دل اس سے بیزار ہو جاتا ہے اور جمعیت و غنایت سے مرتبہ فقر اختیار کرتا ہے اور وہی مرد ہے۔ جس طرح کیمیا کے علم کو حاصل کرنا طالب پر فرضِ عین ہے اسی طرح عملِ کیمیا کو بھول جانا بھی فرضِ عین ہے۔ جب طالب معرفتِ وحدت میں غرق ہو جاتا ہے تو اسے عملِ کیمیا بالکل یاد نہیں رہتا۔ طالب جب لازم کیمیا ہنر کو مکمل کر لیتا ہے تو کیمیا جسم کی طرف آتا ہے جس میں تانبے جیسے وجود کے مردہ دل کو اللہ کی معرفت عطا کر کے قرب اور حضوری میں لے جاتا ہے جس سے وہ زندہ ہو کر خالص سونے کی مثل ہو جاتا ہے۔ کیمیا کی دوسری بہت سی قسمیں ہیں جیسا کہ کیمیا جسم، کیمیا نظر، کیمیا زبان، کیمیا روح، کیمیا سرّ، کیمیا ہاتھ، کیمیا پاؤں، کیمیا توجہ، کیمیا تصور، کیمیا تصرف، کیمیا وھم، کیمیا الہام، کیمیا خیال، کیمیا دلیل، کیمیا معرفت، کیمیا قرب، کیمیا نور، کیمیا حضور، کیمیا روشن ضمیر، کیمیا بر نفس امیر اور جملہ کیمیا اکسیر اور جملہ دعوتِ تکثیر۔ ان سب کا مجموعہ اور دوسرے سب کیمیا فنا فی اللہ فقیر (مرشد کامل) سے حاصل ہوتے ہیں۔ مرشد کامل اگر طالبِ صادق کو پہلے ہی روز مرتبہ عمل عطا نہیں کرتا تو وہ طالب ہرگز معرفت جمالِ حق تک نہیں پہنچ سکتا۔ ایسا طالب مرشد کی گردن پر وبال ہے۔ یہ مراتبِ کیمیا آسان کام ہیں۔ مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے طالبِ مولیٰ کو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضوری عطا کر دے اور پہاڑوں میں جو سنگِ پارس پوشیدہ ہوا سے طالب کے تصرف میں دے دے جو لوہے کو خالص تانبے میں تبدیل کر دیتا ہے۔ (مرشد کامل) ہر علم، حکمت، گنج، جمعیت، ذکر فکر اور ورد و ظائف، ہر تصور، تصرف، توجہ، علمِ کیمیا اکسیر، علمِ دعوتِ تکسیر، ہر دولت و مراتب اور نعمتِ کل و جزیاان کا نعم البدل عطا کرتے ہوئے سنگِ پارس کے مراتب عطا کرتا ہے اور طالب کو ماضی، مستقبل اور حال کے احوال سے واقف کرتے ہوئے صاحبِ توفیقِ الٰہی بنا دیتا ہے اور جس طالب کو مرشد یہ سب

Marfat.com

مراتب اور علم عطا نہیں کرتا وہ امانتِ الٰہیہ کے لائق نہیں۔ جسے علمِ دعوت پڑھنے سے جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ ازل کو ابد سے تبدیل کرنے اور دنیا کو عقبیٰ سے تبدیل کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ وہ ان چاروں نعم البدل ابد، نعم البدل ازل، نعم البدل دنیا و ملکِ سلیمانی اور نعم البدل عقبیٰ پر تصرف رکھتا ہے۔ اگر تمام پوشیدہ و کھلے خزانوں کو تصور میں اپنے تصرف میں دیکھتا اور سمجھتا ہے لیکن خرچ کرنا نہیں جانتا تو کچھ فائدہ نہیں۔ اور جب حقیقی نعم البدل (وہ طالب جو مرشد کی ذات میں خود کو تبدیل کر لیتا ہے) یقیناً تمام خزانوں، نعمتوں اور ہر نعم البدل پر تصرف رکھتے ہوئے تمام مراتب کو ترک کر دیتا ہے اور ثابت قدم رہتا ہے تو وہ ہر شے سے لا یحتاج ہو جاتا ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کی صفت اختیار کر لیتا ہے۔ حدیثِ قدسی:

عِبَادُ الَّذِيْنَ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِيَةٌ وَ اَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَةٌ وَهِمَّتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمُحَبَّةِ فِيْ قُلُوْبُهُمْ مُقَدَّسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَةُ سَمَآءُ سَقْفُهُمْ وَالْاَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَ ذِكْرُ اَنِيْسُهُمْ وَرَبُّ جَلِيْسُهُمْ۔

ترجمہ: اللہ کے ایسے بندے بھی ہیں جن کے قلوب عرش پر اور ان کے وجود پُر جوش اور ان کی ہمتیں بلند ہیں اور ان کے دلوں میں محبت کے مقدس پھل ہیں اور ان کے خیالات مخلوق کے درمیان جاسوس ہیں۔ آسمان ان کی چھت اور زمین ان کا بچھونا ہے۔ ذکر ان کا مددگار اور ربّ ان کا ساتھی ہوتا ہے۔

حدیثِ قدسی:

عِبَادُ الَّذِيْنَ اِيْجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلُ الْمَطَرِ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَرِّ اَنْبَتَ الْبَرّ وَ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرِّ

ترجمہ: اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں کہ جن کے وجود دنیا میں بارش کی مثل ہیں کہ جو خشکی پر برستی ہے تو (زمین پر) سبزہ اُگاتی ہے اور جب سمندر پر برستی ہے تو موتی نکالتی ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

Marfat.com

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا (الفرقان-63)

ترجمہ: اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر نرمی سے چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو وہ انہیں سلام کہتے ہیں۔

دانا اور آگاہ ہو جاؤ۔ سب سے پہلے اپنے دل سے غلط اور غلاظت کو نکال پھینک۔ اگر طالب حضرت پیر محی الدین قدس سرہٗ العزیز کا صادق و صالح مرید ہے تو وہ ہمیشہ حضرت پیر دستگیر کی آستین میں اللہ کی حفاظت میں رہتا ہے اور اگر کوئی طالب مرید و اولاد بدکار ہے اور نیک نہیں تو حضرت پیر دستگیر اس طالب مرید و فرزند کی آستین میں ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان سے دشمنی کرتا ہے یا تکلیف پہنچاتا ہے تو ناگہانی موت یا بیماری یا کم رزقی کی تیغ برہنہ اسے قتل و خراب کر دیتی ہے۔ جو حضرت پیر دستگیر کے طالب مرید اور فرزند کو تکلیف پہنچاتا ہے وہ احمق ہے۔ پیر دستگیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وزیر ہیں۔ عقلمند کے لیے ایک اشارہ ہی کافی ہے۔

جان لو کہ فقیرِ کامل عارف باللہ کو دو مراتب سے پہچانا جا سکتا ہے ظاہری طور پر وہ توفیقِ الٰہی کا حامل ہوتا ہے اور باطنی طور پر اسے تحقیق کے مراتب حاصل ہوتے ہیں۔ توفیقِ الٰہی کے ظاہری مراتب کونسے ہیں اور تحقیق کے باطنی مراتب کونسے ہیں۔ توفیقِ الٰہی یہ ہے کہ جو کچھ دنیا کے تصرفات اور خزانے ہیں اور جو کچھ زمین و آسمان میں ہے، سب اس کے قبضہ و قید میں آ جائے۔ ان ظاہری مراتب کو اللہ کریم کی صفت لایحتاج کہتے ہیں کہ وہ دن رات اس خزانہ میں سے جس قدر خرچ کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ مشرق سے مغرب تک تمام عالم کو رزق پہنچانا اسی کے لائق ہے اور اس فقیر کے لیے ضروری ہے کہ اس خزانہ میں سے زکوٰۃ دے کہ اس کے تصرف میں اللہ کے بے شمار اور بے حساب خزانے ہیں۔ ایسے کامل صاحبِ توفیق کا خطاب خازنِ الٰہی اور فوطہ دار ہے۔ جو فقیر ان مراتب کا حامل نہیں وہ اللہ کے قرب سے دور اور معرفتِ توحید سے بے خبر ہے۔ دوم مراتبِ تحقیق یہ ہیں کہ باطل توفیق کو چھوڑ دے اور معرفتِ حقیقتِ حق کو اختیار کر لے۔ صاحبِ

Marfat.com

مراتبِ تحقیق وہ ہے جو صادق، صدیق اور عارف باتصدیق ہوتا ہے اور جسے معرفتِ توحید، قرب، حضوری اور مشاہدہ حاصل ہوتا ہے۔ وہ توحید و دیدارِ الٰہی میں غرق انبیا و اولیا کی مجلس میں ان سے ملاقات کرتا ہے۔ وہ علمِ معرفت، علمِ توحید اور علمِ نظر کا عالم ہوتا ہے جس کی توجہ خضر علیہ السلام سے بھی زیادہ طاقتور ہوتی ہے اور وہ علمِ لدنی، علمِ توجہ، علمِ تفکر، علمِ وجود، علمِ فنا، علمِ بقا اور علمِ وصالِ الٰہی کا عالم ہوتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ تحقیق۔ مرشد تحقیق (بیعت کے) پہلے ہی روز ہر علم سے تحقیق کے مراتب تک پہنچاتا ہے اور علمِ ظاہر سے جدا کرتا ہے۔ جان لو اے عزیز! معلوم ہوا کہ لائقِ ارشاد مرشد وہ ہے جسے ظاہری طور پر توفیقِ الٰہی حاصل ہو اور اس کا باطن حق پر تحقیق کیا جا سکتا ہو۔ سب سے پہلے طالب پر فرضِ عین ہے کہ کسوٹی کی مثل مرشد کی مراتبِ تحقیق و توفیق سے آزمائش کرے۔ اگر مرشد درست اور صحیح ہے تو طالب کو نظر اور توجہ سے مراتبِ تحقیق اور توفیق تک پہنچا سکتا ہے تو ایسے مرشد سے تلقین و ارشاد حاصل کرے کیونکہ وہ مرشد کامل مکمل ہے اور اگر مرشد بے توفیق اور بے تحقیق ہے تو طالبِ صادق کے لیے مرشد ناقص و ناتمام سے تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ ابیات

طالبا! باخبر باشی دام دار
دام گردانے بود گشتن طیار

ترجمہ: اے طالب! تو خبردار ہے تو اپنا جال تیار رکھ کہ اگر جال میں دانے ہوں تو پرندوں کو پکڑا جا سکتا ہے (یعنی اپنا مطلب حاصل کیا جا سکتا ہے)۔

طالبا! گر عاقلی عارف شناس
میشناسد عارفان اہل از قیاس

ترجمہ: اے طالب! اگر تو عقلمند ہے تو اصل عارف کو پہچان۔ عارفین کو اہلِ قیاس ہی (ان کی نشانیوں سے) پہچانتے ہیں۔

Marfat.com

کی بوند این عارفان دل صفا

از طالبان زر سیم گیرند بی حیا

ترجمہ: یہ بے حیا (نام نہاد) عارفین دل صفا کیسے ہو سکتے ہیں جو طالبوں سے مال و دولت بٹورتے ہیں۔

بعض فرقے ایسے ہیں جن کا ظاہر تحقیق شدہ لیکن باطن زندیق ہوتا ہے جو کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقہ کار کے خلاف ہے اور بعض کا ظاہر و باطن زندیق ہوتا ہے جن کے متعلق اللہ پاک نے قرآنِ مجید میں ارشاد فرمایا:

❁ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (البقرہ-44)

ترجمہ: کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود کو بھول جاتے ہو۔

اور بعض کا باطن تحقیق شدہ ہوتا ہے لیکن ان کا ظاہر زندیق ہو جاتا ہے کیونکہ وہ شریعت اور اسلام کے احکامات کی پیروی نہیں کرتے۔ بعض کا ظاہر باطن حق سے تحقیق ہوتا ہے جو حق بولتے، حق سنتے، حق دیکھتے اور حق جانتے ہیں۔ ان کا راستہ حق اور سچائی کا راستہ ہوتا ہے اور وہ باطل سے بیزار ہوتے ہیں۔ صاحبِ حق کا باطن بھی برحق ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ

ترجمہ: ہر وہ باطن جو ظاہر کا مخالف ہو وہ باطل ہے۔

ابیات:

گر یک رنگ شوی یکتا صفا

تا بیابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: اگر تو ظاہر و باطن میں ایک جیسا اور پاکیزہ ہو جائے تب تُو معرفتِ وحدت اور لقائے الٰہی حاصل کر لے گا۔

Marfat.com

در دو رنگی دل بود روئے سیاہ
این مراتب کاذبان قہر از خدا

ترجمہ: اگر دل میں منافقت ہو یعنی ظاہر باطن کے مخالف ہو تو دل سیاہ ہوتا ہے۔ کاذبوں کے یہ مراتب اللہ کے قہر کے باعث ہیں۔

جان لو کہ فرقے تہتر قسم کے ہیں اور کوئی فرقہ خود کو غلط نہیں سمجھتا اور ہر فرقہ یہی کہتا ہے کہ اس کا فرقہ نجات یافتہ اور حق کے راستہ پر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ ہر فرقہ کی راہ ایک ہی علم سے ہے اور بہتر (۷۲) فرقے خلافِ شریعت اور سنت جماعت کے مخالف ہیں جس کے باعث وہ گمراہ ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ فقیر عارف اسے کہتے ہیں جو ان تہتر (۷۳) فرقوں کے متعلق جانتا ہے اور ہر فرقہ کا علم سیکھتا ہے۔ فرقہ سنت جماعت درحقیقت حق تک پہنچاتا ہے اور بہتر (۷۲) باطل فرقوں پر علمِ حق کے ذریعے غالب آتا ہے اور باطل کو دور کرتا ہے کیونکہ فرقہ سنت جماعت سعید ہے اور اس فرقہ کی بنیاد معرفت اور وصالِ الٰہی پر ہے جسے قرآن شریف (کی تعلیمات پر عمل) سے سیکھا جا سکتا ہے اور یہی توحید کا مغز ہے۔ سنت جماعت کے علاوہ تمام تقلید کرنے والے شقی ہیں۔

جان لو کہ علم بہت سے ہیں، کسی بھی فرقہ کا راستہ علم سے بعید اور خارج نہیں۔ پس درسِ علم دو قسم کا ہے پہلا علمِ ظاہر جو یہ درس دیتا ہے کہ تمام عالم شریعت اور تقدیر کے احاطہ میں ہے۔ دوسرا علمِ باطن جو معرفت کا علم ہے اور اللہ لطیف کی رضا کا حکم دیتا ہے۔ پس علمِ باطن کے سات درس ہیں جو سات طریق سے پڑھائے جاتے ہیں اور سات توفیقِ الٰہی، جمعیت وحکمت اور تحقیق عطا کرتے ہیں کیونکہ طالبانِ مولیٰ کو عارف مرشد علم عطا کرتا ہے اور باطن میں مطالب کی انتہا تک پہنچاتا ہے چنانچہ اوّل علم ذکر ہے جو درسِ ذکر سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ ذکر کا عالم بناتا ہے۔ دوم علمِ فکر ہے جو درسِ فکر سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ فکر کا عالم بناتا ہے۔ سوم علمِ مذکور ہے جو اللہ کے متعلق علم کے سبق سے حاصل ہوتا ہے اور علمِ الٰہی کا عالم بناتا ہے۔ چہارم علمِ الہام ہے جو درسِ الہام سے حاصل ہتا ہے اور عالمِ الہام بناتا ہے۔ پنجم علمِ مشاہدہ اور علمِ حضوری ہے جو مشاہدہ اور حضوری کے سبق

Marfat.com

سے حاصل ہوتا ہے اور اللہ کے مشاہدہ اور حضوری کے علم کا عالم بناتا ہے۔ ششم علمِ غرق ہے جو غرق کے سبق سے حاصل ہوتا ہے اور غرق کے علم کا عالم بناتا ہے۔ ہفتم علمِ معرفت اور دیدارِ الٰہی ہے جو درسِ معرفت و دیدارِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور معرفت اور دیدارِ الٰہی کا عالم بناتا ہے۔ یہ مرتبہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) پر پہنچنے سے حاصل ہوتا ہے جب طالب انوار میں غرق مطالعۂ دیدار میں مصروف ہوتا ہے تب وہ اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جو انسانِ کامل کا نصیب ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم-17)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نگاہ نہ بھٹکی اور نہ حد سے بڑھی۔

❁ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ (العلق-5)

ترجمہ: انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا (الکہف-65)

ترجمہ: اور اسے علمِ لدنّی سکھایا۔

❁ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ (الکہف-24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو (خود کو بھی) فراموش کر دے۔

❁ وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا (البقرہ-31)

ترجمہ: اور آدمؑ کو تمام اسما کا علم عطا فرمایا۔

تقویٰ کے بغیر معرفت اور توحیدِ الٰہی حاصل نہیں ہوتی اور علمِ تقویٰ اور متقی عالم چار قسم کے ہیں۔ اوّل علمِ تقویٰ فقہ ہے کہ متقی عالم زبان سے مسائلِ فقہ بیان کرے، حلال رزق کمائے اور سچ بولے۔ دوم علمِ تقویٰ تصدیق ہے کہ اس کا متقی عالم اس کے علم کے حصول کے لیے اپنے نفس کو فنا کرنے کے بارے میں تفکر کرتا ہے۔ سوم علمِ تقویٰ اللہ کا فیض ہے جس کا متقی عالم اس سے فرحتِ

Marfat.com

روح حاصل کرتا ہے۔ چہارم علمِ تقویٰ فضلِ الٰہی ہے کہ اس کا متقی عالم اسرارِ پروردگار کا مشاہدہ کرتا ہے اور مشرفِ دیدار ہوتا ہے جو کہ روزِ الست سے اس کا نصیبہ ہے۔ متقی عالم کے یہ تمام مراتب جب ایک جگہ جمع ہوتے ہیں تو اسے تقویٰ ہدایت کہتے ہیں یعنی متقی عالمِ ازلی فیض وفضل کا باعث ہوتا ہے جو اللہ کی اس آیت کریمہ کے بموجب ہوتا ہے:

❁ لَا رَيْبَ ۛ فِيهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ (البقرہ-3,2)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شبہ نہیں۔ اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

پس ایسا متقی عالم باطن میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس ہوتا ہے۔ وہ اللہ کے دیدار و لقا کے راستے پر چلنے والا ہوتا ہے جو دونوں جہان کا مشاہدہ بے حجاب کرتا ہے اور جنت اس کے لیے خواہشاتِ نفس ہے۔ پس اس کا مکان لاھوت لامکان ہوتا ہے جہاں وہ اللہ کی رحمت سے اس کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور رحمٰن کے علم کو حاصل کرنے میں مشغول ہوتا ہے۔ جو عالم دیدار کرنا نہیں جانتا اور علمِ دیدار کا سبق نہیں پڑھتا وہ جاہل ہے جو باطن سے معرفت کی خبر وصول کرنا نہیں جانتا۔ وہ بے حصول ہے۔ اگر راہِ باطن میں ایسی کرامت اور دیدار کی نعمت، دائمی دولت، مشاہدہ، حضورِ حق اور مجلسِ محمدی کی حضوری نہ ہوتی تو راہِ باطن پر چلنے والے سب گمراہ ہو جاتے کیونکہ مرد طالب کے لیے معرفت و دیدارِ الٰہی شکر کا ذریعہ ہیں۔ وہ کونسی راہ ہے کہ جس سے ظاہر و باطن کا تمام علمِ تقویٰ، معرفت، ذکر، فکر، دیدارِ نور، حضورِ حق، مشاہدہ، قربِ حق اور جمعیت حاصل ہوتی ہے کہ ایک ہی نظر میں تمام مراتب اس کے تصرف میں آجائیں۔ وہ حضوری کی راہ ہے جو اسم اَللّٰهُ ذات سے حاصل ہوتی ہے۔ مرشد کامل جملہ آیاتِ قرآن، اسمِ اعظم اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حاصل ہونے والی حضوری کا سبق پہلے ہی روز دے دیتا ہے اور طالبِ صادق کو توفیقِ الٰہی اور تحقیق سے حقیقت دکھاتا ہے۔ ایسا مرشد کامل رفیق ہونا چاہیے۔ اے احمق! یہ صاحبِ شرع عارفین کے مراتب ہیں جبکہ اہلِ بدعت قومِ زندیق سے تعلق رکھتے ہیں۔ اللہ بس

Marfat.com

ماسویٰ اللہ ہوس۔ جان لو کہ وہ کونسا علم ہے کہ تمام مجموعۂ فرائض اس ایک فرض علم میں شامل ہوں؟ اور وہ کونسا علم ہے کہ مجموعۂ سنت ایک سنت میں شامل ہو۔ وہ کونسا علم ہے کہ مجموعۂ مستحب ایک علمِ مستحب میں شامل ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: اَلْعِلْمُ نُكْتَةٌ ترجمہ: علم ایک نکتہ ہے۔

ابیات:

علم سہ حرف است یک نکتہ علم
نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں جو ایک نکتہ میں سمائے ہیں۔ اگر تو اس نکتہ کو جان لے تو عارف ہو جائے گا کیونکہ اس نکتہ کو جاننے والا ہر غم سے آزاد ہوتا ہے۔

ہر علم شرح است علم از معرفت
عالم و عارف خضرؑ عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: ہر علم، علمِ معرفت کی شرح ہے۔ عالم و عارف خضرؑ اور عیسیٰؑ کی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔

باھُوؒ ہر علم را از علم دریافتہ
علم عین از عین باخود ساختہ

ترجمہ: باھُوؒ نے ہر علم اسی علمِ معرفت سے پایا ہے۔ یہ علمِ عین ذات' اللہ سے حاصل ہوتا ہے جسے باھُوؒ نے خود اپنا رفیق بنایا ہے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کا 'ع' علیٰ تک پہنچاتا ہے اور 'ل' لا یحتاج بناتا ہے اور علم کا 'م' مردانِ خدا کو محبت، معرفت، مشاہدہ، مجلسِ انبیا و اولیا اللہ کی حقیقت سے آگاہ کرتا ہے۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا اصل علم جاننا ہے۔ جس کے بعد طالب کا دل دائمی طور پر خدا کے ساتھ مشغول رہتا ہے اور وہ ظاہری طور پر صفائے قلب کے لیے مطالعۂ تصوف میں مصروف رہتا ہے۔

Marfat.com

زبان صحیح اقرار کرتی ہے اور قلب تسبیح کے ساتھ تصدیق کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْقَلْبِ

ترجمہ: زبان سے (ایمان کا) اقرار کرو اور قلب سے تصدیق کرو۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

علمِ ظاہر چراغ کی مثل ہے جس سے صرف عالم کے گھروں میں روشنی ہوتی ہے۔ علمِ باطن آفتاب کی مانند (سارے جہان میں) فیض رساں ہے۔ عالم باللہ عارف روز بروز نورِ آفتاب کی مثل طلوع اور ظاہر ہو کر تاریکی کو مٹاتا ہے۔ پس فقیر نورِ آفتاب ہے اور دنیا تاریکی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا یُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ-257)

ترجمہ: اللہ مومنوں کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لے آتا ہے۔

اے عزیز! جاننا چاہیے کہ تمام عالمِ دنیا عرش سے تحت الثریٰ تک اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے، پانی کی بلبلے کی مثل محض ہوا ہے اور وجودِ عالم کا انحصار بھی ہوا پر ہے۔ صاحبِ علم بھی پانی کی بلبلے کی مثل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ وجودِ فقیر سمندر کی مثل ہے جس میں معرفت، توحید، مشاہدۂ حق، قربِ الٰہی، حضورِ حق، انوار اور دیدارِ نور شامل ہیں اور وجودِ فقیر علمِ حیّ و قیوم اور علمِ لدنّی کا عالم ہونے کے باعث سمندر ہے اور سمندر کے پانی پر بے شمار بلبلے اور جھاگ ہوتی ہے۔ جس وقت سمندر کا پانی بلبلے کو پانی کے نیچے لے جاتا ہے بلبلہ ہوا سے خالی ہو جاتا ہے اور سمندر کے پانی میں گم ہو جاتا ہے تب صرف سمندر کا پانی نظر آتا ہے۔ عالم اگرچہ تمام عمر عمل و ثواب میں صَرف کر دے تو بھی وہ بلبلے کی مانند ہے نہ کہ پانی کی مثل۔ جبکہ فقیر سمندر کی مثل ہے جس میں ہر موتی بے حجاب ہوتا ہے۔ ہر شے کو بے حجاب دیکھنے والے کو ثواب کی کیا ضرورت۔ عالم اور ولی اللہ فقیر میں یہی فرق ہے جو بلبلے اور سمندر کے پانی میں ہے۔ بلبلہ اگرچہ پانی سے اوپر ہوتا ہے لیکن اس کی اصل پانی ہی

Marfat.com

ہے کیونکہ بلبلہ پھٹنے کے بعد پانی بن جاتا ہے لیکن فقیر پانی میں موتی کی مثل ہے۔ علما کا مرتبہ اگر سمندر کا ہو تو فقیر کا مرتبہ موتی کا ہوگا۔ پس معلوم ہوا کہ علما کا مرتبہ زبان سے اقرار تک محدود ہے کہ زبان کا تعلق سر کے اندر منہ سے ہے اور فقیر کا مرتبہ علمِ تصدیق القلب ہے جو اسرار کا علم ہے جس کا مسکن سینہ میں قلب کے اندر ہے۔ عالمِ ظاہر شاگرد کو زبان سے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ (فرما دیجیے کہ اللہ ایک ہے) کا سبق دیتا ہے اور فقیر عارف طالبِ مولیٰ کو توجہ اور نظر سے سبق دیتا ہے اور طالبِ مولیٰ تفکر سے دل میں کَفٰی بِاللّٰهِ (یعنی اللہ ہی میری کفایت کرتا ہے) پڑھتا ہے اور واضح طور پر جان کر کہتا ہے حَسْبِیَ اللّٰهُ (اللہ ہی میرے ہر معاملے میں کافی ہے)۔ اہلِ ظاہر کے لیے باطن اور علمِ باطن حجاب ہے اور اسی طرح اہلِ باطن کے لیے علمِ ظاہر حجاب ہے۔ فقیر عارف باللہ ظاہری آنکھ سے علمِ ظاہر کا مطالعہ کرتا ہے اور علمِ باطن سے روشن ضمیر ہو جاتا ہے جو نہ صرف علمِ ظاہر کی تفسیر بیان کرتا ہے بلکہ علمِ باطن سے عیاں مشاہدہ بھی کرتا ہے۔ ابیات:

علم باطن معرفت رہبر خدا
باز دارد حرص و حسد و ز ہوا

ترجمہ: علمِ باطن معرفتِ حق کے لیے راہبر ہے جو حرص، حسد اور خواہشاتِ نفس سے دور رکھتا ہے۔

بی زبانش علم خوانند از رسولؐ
علم باطن برد حاضر حق وصول

ترجمہ: طالب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بے زبان علمِ باطن پڑھتے ہیں جو انہیں حق عطا کر کے حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

عارفان بے سر روند باپائے جان
آنجا جہان دیگر است دارالامان

ترجمہ: عارفین روح کے قدموں سے بے سر وہاں پہنچتے ہیں جو اس عالم سے مختلف اور دارالامن ہے۔

Marfat.com

جو کوئی دعویٰ کرتا ہے کہ اس کا قلب حیات ہے اور کدورت، خناس، خرطوم، وسوسۂ شیطان، واہمات اور خطرات سے نجات پا چکا ہے تو اس کے قلب کی حیات کا گواہ اس کا مشاہدہ، حضوری اور انوارِ دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ زندہ قلب ذاکر کا قلب غلباتِ ذکرِ قلب کے باعث مشاہدۂ نور میں غرق ہوتا ہے اور قربِ الٰہی یا مجلسِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے جواب باصواب اور الہام و پیغام پاتا ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ علمِ زبانی کا عالم جو صرف گفتگو کرتا ہے' کو کیا قدرت کہ زندہ قلب عالم کے احوال سے مقابلہ کرے۔ اگر جرأت کر لے تو جذبِ غضب اور جلالیت کے باعث رسوا ہو کر مجنوں، دیوانہ اور مجذوب ہو جائے گا۔ زندہ قلب صاحبِ حال کی کیا مجال کہ عالمِ روحانی جسے باطنی احوال حاصل ہوں' سے مقابلہ کرے۔ اور صاحبِ احوالِ روحانی عالم کی کیا طاقت کہ صاحبِ سِرّ عارفِ واصل کے سامنے سانس بھی لے اور صاحبِ سِرّ عارفِ واصل کی کیا ہمت کہ صاحبِ فنا و بقا جو مراتبِ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا پر ہو' کے سامنے دم مارے۔ اس کے متعلق فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (یونس-31)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے۔

صاحبِ فنا بقا کو کیا اختیار کہ صاحبِ ذات' جو کہ نورِ توحید کا حامل ہو اور جمعیت کے مراتب طے کر کے جمالِ الٰہی کے لقا تک پہنچ گیا ہو' کے سامنے دم مارے۔ مراتبِ جامع وہم و فہم میں نہیں سما سکتے۔ ان کی نہ کوئی حد ہے نہ شمار۔ مرشد وہ ہے جو روزِ اوّل اسمِ اَللّٰہُ ذات اور مشق مرقومِ وجودیہ سے حاصل ہونے والی حضوری سے تمام مراتب ایک دم میں اس طرح طے کرا دے کہ تمام کائنات کا نظارہ ایک دم میں دکھا دے جس سے طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہ رہے۔ جس کے بعد اس طالبِ مولیٰ کا وجود تلقین و ارشاد حاصل کرنے کے لائق بنتا ہے اور فقیر کے ارشاد سے طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی فقیر بن جاتا ہے جو نفس، دنیا، شیطان اور دونوں جہان پر غالب ہوتا ہے۔ فقیر کے جسم و جان کے تمام اعضا نور بن جاتے ہیں حتیٰ کہ اس کی فکر، ذات، نفس، قلب اور

Marfat.com

روح بھی نور بن جاتے ہیں جسے حضوری حاصل ہوتی ہے۔ جو مرشد کامل طالبِ صادق کو روزِ اوّل نورِ حضور کے مراتب پر نہیں پہنچاتا وہ احمق ہے جو خود کو مرشد کہلواتا ہے اور وہ طالب بھی بے نصیب اور احمق ہے جو صاحبِ نورِ حضور فقیر کو مرشد تو مانتا ہے لیکن اس کی قدر اور مرتبہ نہیں جانتا۔ وہ تمام عمر معرفت سے محروم اور خواہشاتِ نفس اور عُجب وریا کے باعث ناقص رہتا ہے۔ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھَا اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

جان لو کہ مرشد کامل صادق طالبِ مولیٰ کو چھ چلوں، چھ خلوتوں اور چھ مجاہدوں سے ایک دم میں اور ایک اثباتِ قدم اور ایک مراقبہ، ایک توجہ، ایک نظرِ عیاں، ایک استغراق، ایک تفکر، ایک تصور اور ایک تصرف سے یکتا بنا کر تمامیت تک پہنچا دیتا ہے اور وجود کے ساتوں اندام کو اس طرح پاک و پاکیزہ بنا دیتا ہے کہ اس کے بعد چلہ و ریاضت کی ضرورت نہیں رہتی۔ اوّل چلۂ خلوت ازل کا نظارہ کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، دوم چلۂ خلوت شکمِ مادر کے احوال کے مشاہدہ کے لیے کیا جاتا ہے، سوم چلۂ خلوت دنیا میں زندگی گزارنے کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے، چہارم چلۂ خلوت قبر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، پنجم چلۂ خلوت حشر کے احوال جاننے کے لیے کیا جاتا ہے، ششم چلۂ خلوت ابد اور جنت کے احوال دیکھنے کے لیے کیا جاتا ہے۔ مرشد ان تمام چلوں سے طالب کو آزماتا ہے اور پھر باہر نکالتا ہے۔ اس کے بعد طالب کا وجود حیاتِ ابدی اور بقا حاصل کر کے لقائے الٰہی کے قابل ہو جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کے دل میں کوئی افسوس باقی نہیں رہتا۔ وصال ریاضت سے بہتر ہے۔ تمام عمر مطالعۂ علومِ قال سے وصال کی خاطر ایک چھوٹی سی تکلیف برداشت کرنا بہتر ہے اور لمحہ بھر کے لیے حضوری کے احوال کا لازوال مشاہدہ کرنا ہر شے سے بہتر ہے۔ ابیات:

آن علم غیب است بکشاید ز راز
نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز

ترجمہ: اللہ کا علم غیب ہے جو اسرار سے منکشف ہوتا ہے جس کے لیے نہ مطالعہ و گفتگو کی ضرورت

Marfat.com

ہے نہ آواز کی۔

علم است علم از علم در غیب دان
معرفت توحید اینست باعیان

ترجمہ: ہر علم اس علم میں پوشیدہ ہے اور اسی سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا اس علمِ غیب کا جاننے والا بننا چاہیے یہی باعیان معرفتِ توحید کا علم ہے۔

جہل بر کفر است جاہل بر ہوا
عالمان را شد لقا قرب از خدا

ترجمہ: جہالت کفر کا باعث ہے اور جاہل خواہشاتِ نفسانی میں مبتلا ہوتا ہے لیکن علمائے حق کو قربِ حق اور لقا حاصل ہوتا ہے۔

طلبِ دنیا جہالت اور طالبِ دنیا جاہل ہیں اور طلبِ مولیٰ علم ہے اور طالبِ مولیٰ اس علم کا اظہار ہیں۔ یہ علم عین حق عطا کرتا اور حق دکھاتا ہے۔ مکمل پاکیزگی عطا کرتا ہے اور عین حق کا وصال عطا کرتا ہے جس سے وہ طالب ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتا ہے۔ اس کتاب میں موجود علمِ حق کے مطالعہ سے طالب باعیاں اور روشن ضمیر ہو جاتا ہے کہ مشرق تا مغرب تمام ممالک کو اپنی طاقتور توجہ سے اپنے تصرف میں لے آتا ہے۔ اس کتاب میں اللہ کے انوار کے دیدار و وصال کے علم کو بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے تلوار کی مانند طالب نفس کو قتل کرتا ہے۔ اس کتاب میں علمِ حضوری بیان کیا گیا ہے جس کے مطالعہ سے (طالب کے) ساتوں اندام نور بن جاتے ہیں اور طالب اللہ کی بارگاہ میں منظور ہو جاتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ خواہد میشود عارف خدا
روز و شب حاضر بود با مصطفیٰ ؐ

ترجمہ: اگر کوئی عارفِ خدا بننا چاہتا ہے تو وہ روز و شب مجلسِ محمدی میں حاضر رہے۔

Marfat.com

بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر
در حضوری نور شد صاحبِ نظر

ترجمہ: حضوری میں غرق ہو کر طالب صاحبِ نظر اور سراپا نور بن جاتا ہے اور اسے بغیر ذکر وفکر کے ذوق اور فیض حاصل ہوتا ہے۔

جس کسی کا باطن توفیقِ الٰہی سے مجلسِ محمدی کی صحیح صحبت اختیار کرنے پر تحقیقاً طاقتور ہو جاتا ہے اسے وظائف پڑھنے اور ہاتھ میں تسبیح پکڑنے کی کیا ضرورت۔ جس کسی کے قلب کو بولنے کی طاقت حاصل ہو جائے اور حضوری اور انوارِ دیدار سے مشرف ہو جائے اس کا قلب حضوری میں اللہ کا نام پکارتا ہے اسے ہاتھ سے تسبیح کے دانے پھیرنے کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ مرشد صاحبِ قلب توجہ اور ایک نظر سے قرب وحضوری میں پہنچا دیتا ہے۔ ابیات:

خوش بیا اے طالبا طالب لقا
آنچہ باشد مال و تن را کن جدا

ترجمہ: اے طالب اگر تو لقا کا طالب ہے تو خوش آمدید! لقا کے حصول کے لیے اپنے مال و دولت اور وجود (کی خواہشات) کو قربان کر دے۔

ہر کہ منکر از لقا محروم تر
کور مادر زاد باشد بے بصر

ترجمہ: جو کوئی لقا کا منکر ہے اس سے بڑھ کر محروم کوئی نہیں۔ وہ مادرزاد اندھا اور بے بصیرت ہے۔

مرشد کامل اسے کہتے ہیں جو طالبِ نجس ونجاست اور خراب حال اہلِ نفس کو ایک نظر سے حرص، طمع، عجب، تکبر وخواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے اور توجہ سے معرفت ولقائے الٰہی عطا فرما دے۔

بانظر ناظر کنند عارف خدا
باتوجہ میکنند باحق عطا

Marfat.com

ترجمہ: عارفِ خدا اپنی نگاہ سے طالب کو صاحبِ نظر بناتے ہیں اور توجہ سے حقیقتِ حق عطا فرماتے ہیں۔

از فکر فتنہ شود فربہ بنفس
ذکر فکر خام تر اہل از ہوس

ترجمہ: ذکر فکر کرنے والے خام اور اہلِ ہوس ہیں۔ فکر سے فتنہ پیدا ہوتا ہے اور نفس طاقتور ہوتا ہے۔

طالبِ صادق کے لیے ضروری اور فرضِ عین ہے کہ مرشد کامل سے دو مراتب طلب کرے اوّل تصور میں غرق کا یقین جس سے وہ تصور میں باشعور اور ہوشیار رہے اور دوم لاھوت لامکان میں پہنچ کر مشرفِ دیدار ہو جائے۔ ان سے دو مراتب کھلتے ہیں اوّل توفیقِ الٰہی اور دوم تحقیق۔ ان دو مراتب سے مزید دو مراتب کھلتے ہیں اوّل باطن میں اللہ کی محبت، معرفت، مشاہدہ، قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کے کل مطالب، دوم جملہ تصرفات کو اپنے تصرف میں لے آنا اور ان سے غنایت حاصل کرنا۔ لایحتاج فقیر عاجز نہیں بلکہ عارف ہوتا ہے۔ فقیر مفلس نہیں ہوتا بلکہ قربِ حق تعالیٰ کے اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتا ہے۔ فقیر زشت[1] نہیں بلکہ اہلِ بہشت ہوتا ہے۔ فقیر حقیر نہیں بلکہ کونین پر امیر ہوتا ہے۔ ایسے عارف فقیر کا باطن آباد ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے قوت و جمعیتِ باطن عطا کی ہوتی ہے۔ وہ اعمالِ ظاہر، ورد وظائف، ذکر، فکر، مراقبہ سے آزاد ہو کر خلاصی پا چکے ہوتے ہیں۔ یہ فقر کے خاص الخاص مراتب ہیں۔ ابیات:

چہار بودم سہ شدم دو ساختم
از دوئی بگذشت یکتا یافتم

ترجمہ: پہلے میں چار تھا (یعنی میں، میرا مرشد، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اللہ پاک) پھر تین ہوا (یعنی میں مرشد کی ذات میں فنا ہو گیا) اور پھر دو رہ گئے اور جب دوئی سے بھی نکل گئے (یعنی فنا فی

---

[1] ذلیل وخوار، نہایت برا

Marfat.com

الرسول اور فنا فی اللہ ہو گئے) تو یکتا کو پالیا۔

این بود توحید رحمت حق عطا
این بود فی اللہ فنا رویت بقا

ترجمہ: یہ توحید کا مقام ہے جو رحمتِ حق سے عطا ہوتا ہے۔ یعنی اللہ کی ذات میں فنا ہونا اور پھر اس کے ساتھ بقا پانا۔

تمام مراتب شریعتِ محمدی کی برکت اور علمِ عین سے حاصل ہوتے ہیں جو عین حقیقتِ حق سے نوازتے اور عین حقیقت دکھاتے ہیں اور باطن کی صفائی کرتے ہیں۔

شرح علم

علمِ زبان کے حصول سے طالب عالمِ زبان بنتا ہے اسی طرح علمِ قلب کے حصول سے عالمِ قلب، علمِ روح کے حصول سے عالمِ روح، علمِ سرّ کے حصول سے عالمِ سرّ اور علمِ نفس کے حصول سے طالب عالمِ نفس بنتا ہے۔ یہ سب علم اور اس کے عالم معرفتِ توحیدِ مطلق کے علم سے دور بلکہ اہلِ حجاب اور اہلِ تقلید ہیں۔ فقیر علمِ معرفتِ توحید اور علمِ الہام کا سبق اللہ سے حاصل کرتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

❁ وَعَلَّمْنٰهُ مِن لَّدُنَّا عِلْمًا (الکہف-65)

ترجمہ: اسے علمِ لدنّی سکھایا۔

❁ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق-5)

ترجمہ: اور انسان کو وہ سب علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اور وہ ایسی جگہ علم حاصل کرتا ہے جس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ فقیر اللہ سے جو سبق پڑھتا ہے اسے یاد رکھتا ہے اور اس علم کی تکرار کر کے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ دہراتا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ علمِ محبت، علمِ معرفت، علمِ مشاہدہ، علمِ قرب، علمِ

Marfat.com

حضور، علمِ جمعیت، علمِ فنا، علمِ لقا، علمِ یقین، علمِ اعتبار، علمِ انوار اور علمِ دیدار سے آگاہی حاصل کرتا ہے۔ یہ صراطِ مستقیم ہے جو قلبِ سلیم والے کو نصیب ہوتا ہے جس سے طالب حق تسلیم کرنے والا ہوتا ہے۔ علم جوہر ایمان ہے اور علم سے ہی طالب نفس، شیطان اور دنیا پر غالب آسکتا ہے۔ یہ مراتب عالم کو نصیب ہوتے ہیں۔ جاہل دین کی راہ پر نہیں چل سکتا۔ ایسا عالم غیب جاننے والا اور ہر شے کو عیاں دیکھنے والا ہوتا ہے جو باطن کی ہر منزل ومقام اور خزائنِ الٰہی سے آگاہ ہوتا ہے اور رحمٰن کے علم کے شاگردوں کو بتاتا ہے جو اویسی قادری طریق کی پیروی کرتے ہیں۔ عارف باللہ اور عالم باللہ کو حقیقی حق شناس کہتے ہیں۔ بیت:

موسیٰؑ ہم چون مو می بیند گناہ
خضرؑ باطنی احوال بودند حق نگاہ

ترجمہ: موسیٰؑ کی نظر بال کی مثل گناہ پر تھی جبکہ خضرؑ کی نگاہ باطنی احوال اور حق پر تھی۔

جو طالب مرشد سے ان مراتب کی تحقیق حاصل نہیں کرتا وہ احمق اور بے نصیب طالب ہے۔ جو مرشد طالب کو دیدارِ پروردگار کے انوار سے مشرف نہیں کرتا وہ مرشد بخیل، بے توفیق اور مریدوں کا دشمن ہے۔ ربّ العالمین کے لقا سے مشرف ہونا (باطنی) علم سے ممکن ہے۔ علم (باطنی) سے باہر اور بعید کوئی مرتبہ نہیں اور نہ ہوگا۔ طالبِ لقا علمِ لقا پڑھتا ہے اور علمِ لقا کے سوا کوئی دوسرا علم نہیں جانتا۔ بیت:

طاقتی باید لقا طالبِ لقا
بس گرانی بار بردارد خدا

ترجمہ: طالبِ لقا میں لقا کی طاقت ہونی چاہیے اسی سے ہی لقائے الٰہی کے گراں بار کو اٹھایا جا سکتا ہے۔

علمِ لقا توفیقِ الٰہی سے حاصل ہوتا ہے اور یہ حق کی تحقیق کرتا ہے دیگر تمام علوم علمِ لقا سے ہیں۔ جو علمِ لقا کا منکر ہے وہ مردہ دل، شرمندہ اور بے حیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد

Marfat.com

فرمایا:

❁ اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ

ترجمہ: حیا ایمان سے ہے۔

جس میں حیا نہیں اسے ایمان کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ مرشد جو عالمِ لقا ہو توجہ سے علمِ لقا تک پہنچاتا ہے اور طالب اس درس میں گم ہو کر علمِ لقا پڑھتا ہے۔ ابیات:

صد بار با تو گفتہ شد اے طالبا!
بے نصیب ہرگز نیارد رو لقا

ترجمہ: اے طالب! سو بار تجھے کہا جا چکا ہے کہ بے نصیب لقا کی جانب ہرگز نہیں آتا۔

ہر کہ دعویٰ کرد من طالب لقا
مال و تن را کن فدا بہر از خدا

ترجمہ: جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں طالبِ لقا ہوں تو وہ خدا کی راہ میں مال و جان قربان کرے۔

طالب لقا بایک دم و یک قدم
لائق لقا طالب بود اہل از کرم

ترجمہ: طالب ایک دم اور ایک قدم میں لقا حاصل کر سکتا ہے کیونکہ لائقِ لقا طالب وہی ہوتا ہے جو اہلِ کرم ہو۔

دیدار در انوار بیند عارفان
در لاہوت لامکان صاحب عیان

ترجمہ: عارفین لاہوت لامکان میں انوارِ الٰہی کا دیدار کرتے ہیں اور صاحبِ عیاں بن جاتے ہیں۔

آنچہ بینی از تصور شد لقا
اسم اَللّٰهُ می برد حاضر خدا

Marfat.com

ترجمہ: اسم اَللّٰہُ ذات سے تو جو کچھ دیکھے گا وہ لقائے الٰہی ہے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ حضوریٔ حق میں لے جاتا ہے۔

دیدار در دیدہ بود دیدہ بدل
دیدار در دل خوش ببین ای رو خجل

ترجمہ: دیدار کرنے والی آنکھ دل کی آنکھ ہے۔ اے شرمندہ چہرے والے! اپنے دل کی آنکھوں سے دیدار کی خوشی حاصل کر۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

✿ رَاَیۡتُ رَبِّیۡ فِیۡ قَلۡبِیۡ

ترجمہ: میں نے اپنے قلب میں اپنے ربّ کو دیکھا۔

بیت:

باھُوؒ در دل من یافتہ تحقیق تر
دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

ترجمہ: اے باھُوؒ! تحقیق میں نے اسے (اللہ کو) اپنے دل میں پایا ہے کیونکہ صاحبِ نظر اپنے دل سے ہی راہنمائی حاصل کرتے ہیں۔

ہر عالم جسے معرفتِ الٰہی کا علم حاصل نہیں وہ بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ وہ عالم جسے علمِ لقا حاصل نہیں وہ بھی بے معرفت اور نفس کا غلام ہے۔ وہ عالم جسے علمِ بقا حاصل نہیں وہ عالم بے حیا اور نفس کا غلام ہے۔ جس عالم کے پاس علمِ حضوری نہیں وہ عالم بے شعور اور نفس کی قید میں ہے۔ وہ عالم جسے قربِ الٰہی کا علم نہیں وہ نفس کا غلام اور اس کے قہر کا شکار ہے۔ جس عالم کو علمِ وصال حاصل نہیں وہ بھی نفس کا غلام اور زوال پذیر ہے۔ بیت:

نفس را بگذار طلب از روح گیر
تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر

Marfat.com

ترجمہ: نفس (کی فکر) کو چھوڑ اور روح کی (حیات) طلب کرتا کہ تو عارف اور اللہ کا فقیر بن جائے۔

قلب گوشت کے لقمے اور دل کے لوتھڑے کا نام نہیں ہے۔ قلب معرفت کا محور اور اللہ کی محبت اور مشاہدۂ انوار کے دیدار کا نام ہے جو روزِ الست سے دیدارِ الٰہی میں مست ہے۔ ابیات:

مرشد شدی طالب شدی بی معرفت　　گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰؑ صفت

تا نگردد غرق فی التوحید نور　　کی شوی عارف خدا اہل حضور

ترجمہ: تو چاہے مرشد ہو یا طالب یا عیسیٰ علیہ السلام کی مثل مردوں کو زندہ کرنے والا ہو لیکن اگر تو بے معرفت ہے تو سب لاحاصل ہے۔ جب تک تو نورِ توحید میں غرق نہیں ہو جاتا تو اہلِ حضور عارفِ خدا کیسے ہو سکتا ہے۔

راہِ فقرش دیگر است فیض و فضل

نظر بر توحید کن زان کن ازل

ترجمہ: راہِ فقر دیگر راستوں سے مختلف ہے۔ یہ اللہ کے فیض اور فضل کی راہ ہے جس میں طالب اپنی نظر ازل سے توحید پر رکھتا ہے۔

کس نیابم طالبے لائق لقا

در طلب اثبات جان دہ راہ خدا

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہ پا سکا جو لقائے الٰہی کے لائق اور اپنی طلب میں ثابت قدم ہو اور اپنی جان راہِ حق میں قربان کر دے۔

پیش مرشد دم مزن ای لاف زن

بر زبان اللہ در دل طلب زن

ترجمہ: اے جھوٹے! تو مرشد کے سامنے سر نہ اٹھا (وہ تیری سوچ سے بھی آگاہ ہے) کہ تیری زبان پر اللہ کا نام جبکہ دل میں عورت (دنیا و عقبیٰ) کی طلب ہے۔

Marfat.com

انوارِ دیدار، حضوری اور لقا سے مشرف ہوئے بغیر محض ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و وظائف سے باطن صاف نہیں ہوتا اور نہ ہی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی مجلس کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ مرشد عارفِ لقا طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز لقائے الٰہی سے مشرف کر کے اس پر علمِ فنا و بقا واضح کر دیتا ہے اور اسے علمِ روحانی، علمِ غیب دانی، علمِ قربِ ربانی اور علمِ عین العیانی کا عالم بنا دیتا ہے جس کے بعد اس کا قلب زندہ اور نفس فنا ہو جاتا ہے۔ یہ مراتب صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ہیں جسے توفیقِ الٰہی حاصل ہو جو کہ خاص الخاص تحقیق کی راہ ہے۔ جان لو کہ جب نفس وجود پر غالب ہوتا ہے تو طالب مراتبِ نفس پر ہوتا ہے اور جس کا قلب اس کے وجود پر غالب ہوتا ہے تو وہ مراتبِ قلب پر ہوتا ہے اور جب روح وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ روح پر ہوتا ہے اور جب سرّ وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ دیدار پر ہوتا ہے اور جس کا یقین اس کے وجود پر غالب ہو تو وہ طالب مراتبِ وصال پر ہوتا ہے اور جب اعتقاد وجود پر غالب ہو تو طالب مراتبِ توحید پر ہوتا ہے۔ بیت:

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام
از ازل تا ابد کی گردد تمام

ترجمہ: اگر میں ہر ایک مقام کی شرح بیان کرنے لگوں تو ازل سے ابد تک بھی اسے مکمل نہیں کیا جا سکتا۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اے جانِ عزیز! کسی درس میں کتابوں کا علم حاصل کرنے والوں کو عالم یا استاد کہتے ہیں اسی طرح ذکر کرنے والے کو ذاکر، فکر کرنے والے کو صاحبِ فکر اور مراقبہ کرنے والے کا نام صاحبِ مراقبہ ہوتا ہے ہر ایک کا نام اس کے کسب (ہنر) کے مطابق ہوتا ہے۔ اسی طرح عارف ولی، صاحبِ مکاشفہ، صاحبِ محاسبہ، صاحبِ مجاہدہ، صاحبِ مشاہدہ، صاحبِ مجادلہ، صاحبِ محاربہ، صاحبِ قرب، صاحبِ نور، صاحبِ حضور، باطن صفا اولیا، صاحبِ نفس، صاحبِ غوث، صاحبِ قطب، صاحبِ روح، ابدال، اوتاد، صاحبِ سرّ، صاحبِ

Marfat.com

درویش کو کسب کی نسبت نام دیئے گئے ہیں لیکن مراتبِ فقیر کیا ہیں؟ تمام جملہ مراتب اور منصب اور ان کا مجموعہ سب مل کر بھی فقر کی ابتدا یا بو تک نہیں پہنچ سکتے ۔ یہ سب فقیر (کے مراتب) سے بے خبر ہیں اور غرق فی اللہ توحید فقیر کی حقیقت کو بھی نہیں پہنچ سکتے ۔ ان سب کے مراتب فقر سے دور ہیں بلکہ انہوں نے فقر کا مشاہدہ بھی نہیں کیا ۔ اگر چہ وہ فقر کے متعلق بات چیت کرتے ہیں لیکن ابھی تک حجاب میں ہیں اور ان حجابات کو ہٹانے سے قاصر ہیں ۔ پس فقیر سرِّ ھویت ہے جس کے مراتب کی کوئی حد اور شمار نہیں اور لاھوت لامکان اس پر عیاں ہے ۔ اس بنا پر فقیر کے مراتب عظیم الشان ہیں ۔ فقیر کا ذکر دیدارِ الٰہی ہے کہ اس دیدار کے دوران اسے قرب ، نورِ فقر ، مشاہدۂ حضورِ فقر کے مراتب حاصل ہوتے ہیں ۔ (اگر کوئی پوچھے کہ) یہ مراتبِ دیدار کس اعتبار سے ہیں تم جواب دو کہ بے حجاب مرتبہ فنا فی اللہ کے اعتبار سے ۔ حدیث:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے ۔

فقیر وہ ہے جو روزِ اوّل ہی مشرفِ دیدار ہو ۔ فقر کے متوسط مراتب نور میں غرق ہونا ہے اور فقر کے انتہائی مراتب مشاہدہ اور دیدار سے یقین اور اعتبار کے مراتب پر پہنچنا ہے ۔ مشرفِ دیدار ہونے کی راہ کونسے علم سے حاصل ہوتی ہے اور اس کے لیے کونسا روحانی راستہ گواہ ہے؟ مشرفِ دیدار کے لیے راہ علمِ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذکر و تصور اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طریقے کی پیروی سے حاصل ہوتا ہے ۔ یہ عیاں نظر و نگاہ سے حضوری بخشنے کی راہ ہے جو قرب و دیدارِ حق سے آگاہی بخشتی ہے جو کہ برحق ہے ۔ جمعیت حق بخشتی اور باطل سے بیزار کرتی ہے کیونکہ اس کی اصل باطن پر ہے اور مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہونے کا گواہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے ۔ چنانچہ لَآ اِلٰهَ کہنے سے وجود سے فنا حاصل ہوتی ہے جو نابود کرتی ہے اور اِلَّا اللّٰهُ کہنے سے اس کی تاثیر لاھوت لامکان میں توحید تک لے جانے کے لیے وسیلہ بن جاتی ہے اور دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف کرتی ہے اور اِلَّا اللّٰهُ

Marfat.com

کہنا نجات کا ذریعہ بن جاتا ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ کہنے سے بندے اور ربّ کے درمیان کوئی حجاب و پردہ باقی نہیں رہتا۔ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا اور فنا و بقا کے مراتب ہیں۔ یہ لقائے الٰہی سے مشرف ہونے کی راہ ہے جو شریعت میں روا ہے اور یہ دیدار معرفت کی ایسی حالت میں حاصل کیا جاتا ہے جو نیند سے غالب تر ہے۔ معرفت کے یہ احوال جن میں طالب لقائے الٰہی سے مشرف ہوتا ہے حق ہیں کہ یہ برحق ہیں اور حق سے مشرف کرتے ہیں۔ جو کوئی کلمہ طیبہ، اسمِ اَللّٰہُ ذات اور دیدار کا منکر ہے وہ مردود اور مردار دنیا کا طالب ہے۔ جو خود کو کلمہ طیبہ سے دور رکھتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔ جو کوئی خود کو کلمہ طیبہ سے دور رکھتا ہے وہ مرتد ہو کر مردود ہو جاتا ہے جس کا دنیا و آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور وہ اللہ کی بارگاہ سے نامقبول ہو کر ہلاک ہو جاتا ہے۔ جو مرشد و پیر کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ کی کنہ سے مشرفِ حضوری نہیں کرتا اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں منصب نہیں دلاتا وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ ہاں کوئی شک نہیں کہ زن مرید پیر بہت ہیں اور قصاب کی مثل آدم کش طالبِ دنیا مرشد بھی بے شمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی پیر و مرشد ایسا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک پہنچانے والا اور دیدارِ پروردگار سے مشرف کرنے والا ہوتا ہے۔

دونوں جہان علمِ قرآن کی طے میں ہیں اور علمِ قرآن کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ کی طے میں ہے اور کلمہ طیبہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طے میں ہے۔ کلمہ طیبہ اور اسم اَللّٰہُ ذات وجود کے ساتوں اندام کو یکبارگی پاک و پاکیزہ کر دیتے ہیں جس سے وجود پر پڑا حجاب اُٹھ جاتا ہے اور طالب دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ اس بات میں تعجب نہ کر اور نہ ہی انکار کر کیونکہ یہ علمِ غیب اور علمِ باطن عطا کرتا ہے جو باطن میں پہنچاتا ہے اور علمِ ظاہر کی تفسیر ہے جس کی تاثیر سے طالب کا وجود پاک و طاہر ہو جاتا ہے۔ اللہ کا علم ہی کافی ہے۔ جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کی طلب کرتا ہے وہ اہلِ ہوس ہے۔ جان لو کہ علم جاننے کو کہتے ہیں۔ بعض علوم ایسے ہیں جن کے کثرتِ مطالعہ سے محض سر دردی حاصل ہوتی ہے اور وہ سر دردی والا علم تمام مغز کو خرچ کر کے دماغ کو خواہشاتِ نفس،

Marfat.com

تکبر، انا اور خود پسندی سے بھر دیتا ہے اور تمام گفتگو غیر ضروری ہو جاتی ہے اور حال کے مطابق نہیں رہتی۔ اس علم کے حصول کے بعد لوگ معرفتِ الٰہی اور قرب و وصال کی طلب نہیں کرتے یا سر دردی کے باعث دماغ میں عقل و شعور قائم نہیں رہتا۔ اللہ کے علم کے حصول کے بعد طالبِ مولیٰ اس کے نور میں غرق ہو کر اس کا قرب پاتا ہے اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے اور عالم کو اس علم سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور اس کی عقل و دانش اور شعور قائم رہتا ہے۔ علم کے حصول بعد طالب کو معرفتِ اللہ اور قرب و وصال کی طلب کرنی چاہیے جس سے وہ نورِ حضور سے مشرف ہوتا ہے۔ اللہ کا علم اس راہ پر راہبر اور گواہ ہے جو مشاہدہ، لازوال حضوری اور وصال عطا کرتا ہے۔ جب تک ظاہر باطن ایک نہ ہو جائے سیّد کے لیے مذہبِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قائم رہنا مشکل ہے۔ ایسا ہی عالم، عارف، اولیا اور فقیر کے لیے ہے کہ وہ غنایت و ہدایت بھی حاصل نہیں کر سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو جائے۔

علم کے تین حروف ہیں ع، ل، م۔ علم کی تین اقسام ہیں علمِ نفس، علمِ قلب اور علمِ روح۔ عالم کی بھی تین اقسام ہیں عالمِ نفس، عالمِ قلب اور عالمِ روح۔ عالمِ نفس ہمیشہ علمِ عاق میں مصروف رہتا ہے، عالمِ قلب ہمیشہ علمِ عاقبت بالخیر کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے اور عالمِ روح ہمیشہ علمِ عین کے مطالعہ میں مصروف رہتا ہے۔ نفس سے علمِ خواہشات حاصل ہوتا ہے، قلب سے علمِ صفا اور روح سے طلبِ معرفت ولقائے الٰہی کا علم حاصل ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ علمِ ظاہر جو کہ شریعت کا علم ہے' وہ فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم ہے جسے علمِ ضروری کہتے ہیں۔ اور علمِ باطن جو عارف باللہ حاصل کرتا ہے' معرفتِ توحید کا علم ہے جو کہ مشاہدہ، قربِ الٰہی اور حضوری عطا کرتا ہے۔ علمِ ضروری اور علمِ حضوری کے عالم کو ایک دوسرے کی مجلس پسند نہیں آتی۔ جس طرح پانی اور آگ ایک جگہ نہیں رہ سکتے اور جاہل اور صاحبِ علم کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ عقلمند اور خبردار رہو۔ غیر ماسویٰ اللہ جو کچھ بھی ہے اسے اپنے دل سے نکال دو۔ عالمِ قلب اور عالمِ روح کے لیے لازم ہے کہ عالمِ نفس کے ساتھ ہم کلام نہ ہوں کیونکہ وہ مردہ قلب اور افسردہ قالب

Marfat.com

ہے جو نفس اور مطالبِ دنیا کی قید میں ہے۔

جان لو کہ فقر کے دو طریق ہیں ایک فقرِ اختیاری ہے جس کے متعلق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقرِ اختیاری کے دو مراتب ہیں اوّل خزانۂ دل پر تصرف اور خزانۂ تمام دنیا پر تصرف اور پھر ان دونوں سے غنایت۔ فقرِ اختیاری کا دوسرا مرتبہ ولایت، ہدایت، معرفت اور قربِ الٰہی حاصل کرنا ہے۔ مرتبہ غنایت مرتبہ ہدایت حاصل کر لینے سے حاصل ہوتا ہے۔ فقر کا دوسرا طریق فقرِ اضطراری ہے جس میں دربدر کی بھیک مانگنے کی خواری ہے اور یہ مرتبہ غنایت سے محروم ہے۔ اس فقر کو اختیار کرنے والا دن رات فقر کی شکایت ہی کرتا رہتا ہے۔ فقرِ اضطراری فقر مکب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

فقرِ اختیاری کی بنیاد تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات ہے جس کے تصور کی مشق سے اللہ کا قرب اور حضوری حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

از میان نقش بین نقاش را
معرفت توحید این است حق لقا

ترجمہ: تو (اسمِ اَللّٰہُ ذات کے) نقش میں نقاش (اللہ) کو دیکھ۔ یہی لقائے حق اور معرفتِ توحید حاصل کرنے کا راستہ ہے۔

غرق فی التوحید شو در ذات نور
اسم اَللّٰہُ برد حاضر با حضور

Marfat.com

ترجمہ: (اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے) نورِ ذات اور توحید میں غرق ہو جا کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہی حضوری میں لے جاتا ہے۔

من غلام قادریم و قادری
هم صحبتی با مصطفیؐ حاضر نبیؐ

ترجمہ: میں محیّ الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہٗ کا غلام ہوں اور سلسلہ قادری کے پیروکار مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہم مجلس ہوتے ہیں۔

نفس کی غذا اور قوت کیا ہے اور قلب کی غذا اور قوت کیا ہے اور روح کی غذا اور قوت کیا ہے؟ نفس کی غذا طمع ہے جو حرص اور لذتِ مردار سے قوت پاتا ہے اور قلب کی غذا اور زندگی دائمی مشاہدۂ حضور اور دیدار ہے جس سے اسے ہمیشہ طاقت حاصل ہوتی ہے۔ روح کی غذا مشرفِ لقا ہونا ہے اور اس کی قوت قربِ الٰہی اور دیدارِ پروردگار میں غرق ہونا ہے۔ جیسے ہی طالبِ مولیٰ کا باطن روشن اور صاف ہو جاتا ہے تو نفس کو قوتِ طمع و حرص سے باز رکھتا ہے جس کے بعد نفس، قلب اور روح کی قید میں آ کر نفسِ مطمئنہ بن جاتا ہے اور نور کی صورت نظر آتا ہے۔

گر بیائی طالبا توحید راز
روح قلب و هم سخن با تو آواز

ترجمہ: اے طالب! اگر تو توحید کے راز تک پہنچ جائے تو روح اور قلب تجھ سے با آواز ہمکلام ہوں گے۔

رفت نفسی از هوا رحمت رسید
معرفت توحید دیگر راه ندید

ترجمہ: تیرا نفس خواہشات سے پاک ہو کر رحمتِ حق تک پہنچ جائے گا اور معرفتِ توحید کے علاوہ دیگر کوئی راہ نہ دیکھے گا۔

انسان کو نور تک پہنچنا چاہیے۔ بیت:

Marfat.com

کسی را نفس قلب روح نور است
فنا فی اللہ بود دائم حضور است

ترجمہ: جس کا نفس، قلب اور روح نور ہو جائیں وہ فنا فی اللہ ہو کر دائمی حضوری میں رہتا ہے۔

آخر اس مراقبہ کی انتہا کیا ہے جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے کیا جاتا ہے جو طالب کو نور میں غرق کر کے حضوری اور دیدار سے مشرف کرتا ہے؟ وہ یہ ہے کہ صاحبِ مراقبہ غرق کی اس کیفیت میں ایک دم میں سات بار آتا جاتا ہے اور جب بھی وہ بحرِ مکاشفہ میں غوطہ لگاتا ہے تو جمعیت کے ساتھ دیدارِ ذات سے مشرف ہوتا ہے۔ اور مراقبہ میں ایک ہی دم میں قیامت تک کی ہر شے سے باخبر ہو جاتا ہے۔ اس بات میں نقص نہ نکال اور تعجب نہ کر۔ راہِ حضوری میں طالب معرفت، قربِ الٰہی، حضوری، ظاہر و باطن اور حق و باطل کے ہر مقام کی توفیقِ الٰہی سے تحقیق کرتا ہے۔ مرشد کامل صاحبِ نعم البدل ہوتا ہے اور مراتبِ نعم البدل دونوں جہان کا معما ہوتے ہیں اور اس کے پاس ہر مقام (کی مشکل) کے قفل کو کھولنے کلیدِ توحید ہے۔ بیت:

مرتبہ ایشان نباشد مرتبہ ہا
در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ترجمہ: دیگر مراتب مرتبہ نعم البدل کے حامل مرشد کے مرتبہ کے برابر نہیں ہو سکتے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے اور مقامِ وحدت میں خدا کے ہمراہ ہوتا ہے۔

جو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے معرفت کا سبق پڑھ لیتا ہے وہ چودہ طبقات کا نظارہ پشتِ ناخن پر دیکھتا ہے۔ وہ لاھُوت کا رہنے والا ہوتا ہے اور اس کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔ ان مراتب کا حصول کامل مرشد کے توسط سے آسان ہے۔ جو مرشد دیدار کرنے والا عارف ہوتا ہے اس کے لیے طالب کو لاھوت لامکان کے بے حجاب مراتب بخشنا کونسا مشکل کام ہے۔ جو کیمیا اکسیر کا علم جانتا ہے وہ اس کے متعلق دعویٰ نہیں کرتا اور جو نہیں جانتا وہ اس کے متعلق گفتگو کرتا رہتا ہے اور جو یہ کہتا ہے کہ میں کیمیا گر ہوں وہ جھوٹا اور کذاب ہے اور وہ احمق' حیوان کی مثل ہے۔ عامل خود کو

Marfat.com

پوشیدہ رکھتے ہیں اور (ہر شے سے) لایحتاج ہوتے ہیں جبکہ اہلِ ہوس خراب، شوروغل کرنے والے اور محتاج ہوتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد تصور اسم اَللّٰہُ ذات کا علم اور تصرف رکھتا ہے اور علمِ دعوت میں کامل ہے جس سے وہ اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات کر سکتا ہے' وہ تمام کیمیا کا عالم اور صاحبِ ہنر ہے اس کے لیے مراتبِ حضوری تک خود کو پہنچانا مشکل اور بعید نہیں۔ سن اے عزیز! یہ صاحبِ حضور طالبانِ صادق اور مرشد کامل کے مراتب ہیں۔ سن اے احمق، اہلِ مغرور! ابیات:

با نظر و ز خاک را میگردانند زر
و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر

ترجمہ: کامل عارف نگاہ سے خاک کو سونا بنا سکتے ہیں اس لیے سونا و چاندی سے عارف کی نگاہ بہتر ہے۔

نظر عارف می رساند باخدا
بانظر عارف بخشند کیمیا

ترجمہ: عارف نگاہ سے طالب کو اللہ تک پہنچا دیتے ہیں اور عارف نگاہ سے طالب کو کیمیا گری عطا کر دیتے ہیں۔

کیشناسد عارفان حق معرفت
بانظر زندہ کند عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: عارفانِ حق جو صاحبِ معرفت ہوتے ہیں ان کو کوئی نہیں پہچان سکتا۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی مثل نگاہ سے (مردہ دلوں کو) زندگی بخشتے ہیں۔

کامل ہر علم کو عمل میں لا کر معرفت اور فقر کی راہ پر قدم رکھتا ہے جبکہ احمق و ناقص جھوٹ بولتا ہے۔ مرشد کامل فقیر وہ ہوتا ہے جو صاحبِ معرفت اور علمِ دعوت کا عامل اور عیسیٰؑ کی مثل زندہ دم ہو اور وہ طالبِ صادق کو جملہ کیمیا، جملہ علم، جملہ مراتب، جملہ حکمت اور جملہ مقاماتِ ذات وصفاتِ حیّ وقیوم طے کرائے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی طاقت سے طالبِ صادق کو حضرت آدم صفی اللہ سے

Marfat.com

خاتم النبیین رسولِ ربّ العالمین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تک جملہ ارواحِ انبیا، مرسلین اور اصفیا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر قیامت تک آنے والے تمام اولیا اللہ، علما باللہ، غوث، قطب، ابدال، اوتاد اہلِ مراتب ومناصب، مومن، مسلمان ہر ایک کی روح سے اس طرح ملاقات ودستِ مصافحہ کرائے کہ طالب ان کے نام سے آشنا ہو اور اس کے بعد طالب سلطان الفقر سے ملاقات کرے۔ یہ طالبِ صادق کا اوّل روز کا سبق ہے جو صاحبِ نظر ہوتا ہے جس کا ظاہر حضرت موسیٰ کلیم اللہ کی مثل ہوتا ہے اور وہ باطن میں حضرت خضر علیہ السلام کی مثل سیر وسفر کرتا ہے۔ جو مرشد طالبِ صادق کو پہلے روز ان مراتبِ حقیقی اور احوال تک نہیں پہنچاتا تو اس طالب کا حق مرشد کے لیے وبال ہے۔ مرشدی وطالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی وطالبی میں پروردگار کے عظیم اسرار ہیں۔ ان مراتب کو احمق اور حیوانات کی مثل لوگ کیا جانیں۔ روح کا علاج اللہ کے قرب ومعرفت وبزرگی اور اس سے حاصل ہونے والی لذت وجمعیت اور شوق سے ممکن ہے اور افعالِ نفس لذتِ ناپاک اور خواہشاتِ نفس کے باعث سراسر پلیدی اور گندگی ہیں۔ اعمالِ قلب روح کی حیات وزندگی ہیں جو حق کی پسندیدگی کا باعث بنتے ہیں۔ تصور کی کاملیت یہ ہے کہ صاحبِ تصور کسی کی صورت کو تصور میں لائے اگر وہ مسلمان ہو تو اُسے توجہ سے نیند یا بیداری میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے شعوری طور پر مشرف کرادے اور وہاں سے نعمت ودولت وعزت، ہدایت، ولایت، غنایت، تعلیم وتلقین اور اسم اَللّٰہُ ذات دلائے۔ اس طرح وہ نیند میں چشمِ روحانی سے جو کچھ دیکھتا ہے تو جب وہ نیند سے بیدار ہوتا ہے تو اس کا وجود اس حقیقت کا اظہار بن جاتا ہے اور ہر ایک کا ظاہر باطن ایک ہو جاتا ہے۔ اور اگر خواب میں کافر کی صورت کا یہ تصور کرے کہ اُسے دوزخ کی آگ میں پھینک رہا ہے تو خواب میں ہی اسے دوزخ کی آگ میں ڈال دے اور دوزخ کی آگ کے ذریعے اُسے عذاب دے۔ اس کے بعد دوزخ کی آگ سے نکالے اور نظارۂ بہشت دکھائے اور نعمتوں کی لذت چکھائے۔ پس جب وہ کافر نیند سے بیدار ہوتا ہے تو با آوازِ بلند کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا ذکر کرتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ:

Marfat.com

اَلۡاِسۡلَامُ حَقٌّ وَّالۡکُفۡرُ بَاطِلٌ

ترجمہ: اسلام حق ہے اور کفر باطل ہے۔

شرح ذکر

بہت سے ذاکر اہلِ تقلید ہیں اور بہت سے لوگ انا کے باعث حجاب میں ہیں۔ ذکر کی شرح اور دلیل یہ ہے کہ ذاکر اہلِ توحید دیدار سے مشرف ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایسا ذکر کرتے ہیں جس کے باعث اللہ اور بندے کے درمیان سے حجاب اُٹھ جاتا ہے۔ ابیات:

ذکر یک درد است باشد لادوا
شد شفا از درد و ذکرش بالقا

ترجمہ: ذکر ایک ایسا درد ہے جس کی کوئی دوا نہیں۔ اس درد سے شفا وہ ذکر ہے جس میں ذاکر کو لقائے الٰہی حاصل ہو۔

ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان
سوز از لاہوت بہ برد لامکان

ترجمہ: ذکر ایک آگ ہے جو مغز اور جان کو جلا دیتی ہے اور یہی آگ لاہوت لامکان میں لے جاتی ہے۔

ذکر کی سات قسمیں یا طریقے ہیں جو قلب و قالب کے ساتوں اندام سے اور مکمل طاقت کے ساتھ کیے جاتے ہیں اور ان ہر سات میں سے ستر ہزار علمِ حکمت، ستر ہزار قربِ نور اور ستر ہزار معرفتِ توحید اور دیدار کی تجلیات منکشف ہوتی ہیں جو کہ توفیقِ الٰہی کی تجلیات کہلاتی ہیں۔ توحید کے باتحقیق مشاہدہ سے جمعیت، تصورِ کل اور وجود کے طلسمات و معمات اور مشکلات کا حل اور تمام خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جس کے لائق وسیع حوصلے والے کامل الوجود اولیا اللہ ہیں جو کہ عارف باللہ ہیں۔ جملہ ساتوں ذکرِ عظیم جو وجود کے ساتوں اندام سے ادا کیے جاتے ہیں، طالب کو

قلبِ سلیم عطا کرتے ہیں اور صراطِ مستقیم دکھاتے ہیں اس کے ساتھ اعتقاد اور یقین والا علم عطا کرتے ہیں' یہ ہیں اوّل ذکرِ عظیم ذکرِ حامل ہے جسے تلقین کے بعد شروع کرتے ہی طالب کے تصرف میں گنجِ غنایت آ جاتے ہیں جو طالب کو لایحتاج اور کامل الغنایت بنا دیتے ہیں اور طالب شکایت سے باز آ جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

ترجمہ: بھوک کا عذاب (تکلیف) قبر کے عذاب سے بھی شدید ہے۔

دوم ذکرِ عظیم ذکرِ نور ہے جس کی تلقین کے شروع میں ہی طالبِ مولیٰ کے قلب و قالب کے ساتوں اندام مشاہدۂ نور میں غرق ہو جاتے ہیں اور طالب تصور اسمِ اَللّٰهُ ذات کے نوری مجاہدہ کے ذریعے حضوری سے مشرف ہو کر یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ سوم ذکرِ عظیم ذکرِ بقا ہے۔ ذکرِ بقا کا آغاز ہی اللہ کی ذات میں فنا ہونا ہے۔ ذکرِ بقا سے طالب لاھوت لامکان میں پہنچ کر معرفتِ توحید اور لقا سے مشرف ہوتا ہے اور یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ چہارم ذکرِ عظیم دماغ کی بیداری ہے جس کی تلقین کے آغاز میں ذاکر کا دماغ بیدار ہو جاتا ہے اور علم الیقین اور علم الاعتبار کے ساتھ اللہ کے انوار میں غرق ہو کر دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو جاتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے مطالب پر پہنچ کر ان کا مشاہدہ کر لیتا ہے۔ پنجم ذکرِ عظیم ذکر ابدی حیات ہے۔ اس ذکر کی تلقین کے آغاز میں قلب و قالب کے ساتوں اندام مکمل حیات پا لیتے ہیں اور وہ لاھوت لامکان میں پہنچ کر اٹھارہ ہزار عالموں اور اس کی کل مخلوقات کا نظارہ بے حجاب دیکھتا ہے۔ ششم ذکرِ عظیم ذکر الحق ہے جس کے شروع کرتے ہی ذاکر پر حقیقتِ معرفت اور توحیدِ حق کے حقائق واضح ہو جاتے ہیں اور وہ باطل، حرص، طمع، حسد، تکبر، خواہشاتِ نفس اور ریا کو ترک کر دیتا ہے اور صاحبِ نظر بن کر نگاہ سے طالبانِ مولیٰ کو روزِ اوّل ہی خضر علیہ السلام کی مجلس میں پہنچا دیتا ہے اور طالب یکبارگی اپنے مطالب پا لیتا ہے۔ ہفتم ذکر عظمت العظام ہے جس کی تلقین سے ذاکر اسرارِ الٰہی سے ایسے محرم ہو جاتا ہے کہ وہ نہ تو خدا ہوتا ہے اور نہ ہی لمحہ بھر کے لیے خدا سے جدا ہوتا ہے۔ اور طالب

Marfat.com

یکبارگی اپنے مطالب پالیتا ہے۔

وہ کونسا علم اور راہ ہے جو دیدارِ معبود سے مشرف کر دے؟ وہ کونسا علم ہے جو ربّ العالمین کے ساتھ بقا عطا کر دے جو دیدارِ الٰہی سے ممکن ہے۔ سن اے احمق اور نفس کے غلام! ناقص اور اہلِ ہوس، سن اے اہلِ غضب، نالائق اور اہلِ غم، سن اے بے دانش، بے شعور، مردہ دل اور اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر! سن اے رحمتِ الٰہی سے محروم اور اس کی بارگاہ میں نامنظور! دیدارِ پروردگار قلبِ سلیم کے حامل طالبوں کے لیے ممکن ہے نہ کہ ایسے جاہل عالم سے جس کا دل مردہ اور وجود افسردہ ہے اور وہ گدھے کی مانند ہے۔

❁ كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ۭ (الجمعہ-5)

ترجمہ: وہ گدھے کی مثل پیٹھ پر کتابوں کا بوجھ لادے ہوئے ہیں۔

وہ طالبِ نفس اور دنیا کے چاہنے والے شیطان بدکار کے غلام ہیں۔ وہ سب معرفتِ توحید سے دور ہیں اور دنیا میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیدارِ الٰہی کا اعتبار نہیں کرتے اس لیے ان احوال کا تذکرہ نہ کرو۔

جان لو کہ بعض مردود اہلِ بدعت ایسے ہیں جو دیدار و معرفت اور وصال کو ظاہری حسن و سرود اور خدوخال سے تشبیہ دیتے ہیں جو کہ سراسر غلط ہے۔ وہ جھوٹے ہیں جو مراتبِ زوال کے باعث بے جمعیت اور پریشان حال رہتے ہیں کیونکہ اللہ جو کہ غیر مخلوق ہے اسے مخلوق کے ساتھ تشبیہ دینا کفر و شرک کا باعث ہے۔ جان لو کہ ازل، ابد، عرش، کرسی، لوح و قلم، تحت الثریٰ اور جنت تمام مقام ہیں اور ہر مقام پر خدا تعالیٰ کو کسی شے یا مخلوق سے تشبیہ دے کر دیکھنا جائز نہیں اور نہ ہی یہ جائز ہے کہ کوئی کسی مقام پر مشرفِ دیدارِ خدا ہوا ایسا کہنے والا خواہشاتِ نفس کے باعث کافر ہو جاتا ہے۔ یہ دیدار اور لقائے ربّ العالمین کے مراتب محض اللہ کا فیض، فضل اور عطا ہیں اور رحمت و نعمتِ الٰہی ہیں جو اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ جب اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تجلّیٔ انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے تو وہ طالب کو لاھوت لامکان میں لے جاتا ہے جہاں نہ وقت ہے اور نہ کوئی

Marfat.com

مقام۔ جہاں وہ لقائے الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جو ان مراتب کا منکر ہوتا ہے وہ کاذب، منافق اور کفار میں سے ہے۔ دیدار ولقا تحقیق شدہ ہیں جو قدرتِ الٰہی سے حاصل ہوتے ہیں۔

بیت:

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت
آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

ترجمہ: لامکان نہ ازل ہے نہ ابد اور نہ ہی دنیا نہ بہشت۔ لامکان وہ مرتبہ ہے جہاں صرف دیدار حاصل ہوتا ہے۔

دیدارِ انوار کے دوران طالب جو کچھ دیکھتا ہے اس کی مثال نہیں دی جا سکتی۔ اور جو کلامِ الٰہی اللہ کے قرب میں سنتا ہے وہ اُسے تا قیامت یاد رہتا ہے۔ ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد نماید عین راز اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب از آواز
اللہ ہر کرا خواہد بہ بخشد باحضور او نخواہد راندہ گرداند ز دور

ترجمہ: اللہ جس کسی کو چاہتا ہے عین راز عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنے قرب اور ہم کلامی کا شرف بخشتا ہے اور جسے چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے لیکن جسے نہیں چاہتا اسے خود سے دور کر دیتا ہے۔

یہ دیدار ولقا کی راہ کا علم ہے۔ اس لقا کے علم کی گواہ آگاہی بخشنے والی نگاہ ہے۔ بعض کو لقا جمعیت بخشتا ہے اور بعض لقا سے مجذوب ہو جاتے ہیں اور بعض لقا کی خاطر دن رات بے چین رہتے ہیں۔

اِنَّ لِلْمُشْتَاقِ الْمُدَبِّرِیْنَ هَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ

ترجمہ: بے شک اہلِ اشتیاق ہی مدبر ہیں جو کہتے ہیں کیا مزید (قرب و دیدار) ہے؟

یہ توحید کے مراتب ہیں جو اہلِ اشتیاق تجرید[1] و تفرید[2] سے گزر کر حاصل کرتے ہیں۔ فرمانِ حق

---

[1] تجرید یہ ہے کہ اللہ کے سوا ہر شے کی نفی کر دی جائے۔ [2] تفرید یہ ہے کہ اپنی ذات کی بھی نفی کر دی جائے۔

Marfat.com

تعالیٰ ہے:

۞ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا

(الکہف - 110)

ترجمہ: پس جو اپنے ربّ کا قرب و دیدار چاہتا ہے اسے چاہیے کہ اعمالِ صالحہ اختیار کرے اور اپنے واحد ربّ کی عبادت میں کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔

اعمالِ صالحہ اور ازلی عبادت قرب و دیدارِ الٰہی کے حصول کی جانب متوجہ رہنا ہے جو واصلین کو علمِ بقا سے حاصل ہوتا ہے۔ ابیات:

گر شوم در غرق دیدارش دوام
باھُوؒ در ھُو گم شدہ باھُوؒ کدام

ترجمہ: اگر میں ہمیشہ اللہ کے دیدار میں غرق رہوں تو باھُوؒ ھُو میں فنا ہونے کے باعث باھُوؒ کیسے رہے گا؟

باخبر باھُوؒ بود یاھُو بخوان
یاھو باھُوؒ را برد باھُوؒ نہ ماند

ترجمہ: باھُوؒ یاھُو کے ذکر میں ہوشیار رہتا ہے کیونکہ یاھُو کا ذکر باھُو کو وہاں لے جاتا ہے جہاں وہ فنا ہو کر باھُو نہیں رہتا۔

ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ دید
خوش ببین دیدار از خود خود برید

ترجمہ: جو طالب خود کو دیدار میں غرق کر لیتا ہے تو وہاں کیا دیکھنا رہ جاتا ہے اس جگہ خود سے فنا ہو کر دیدار کر۔

ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیٰؐ
آن کاذب و مردود گردد بے حیا

Marfat.com

ترجمہ: جو اللہ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر ہے وہ بے حیا، جھوٹا اور مردود ہے۔

گر لذت دیدار را شرح کنم
کونین را بر نام او صدقہ کنم

ترجمہ: اگر میں لذتِ دیدار کی شرح بیان کرنے لگوں تو دونوں جہان کو اس (اللہ) کے نام پر صدقہ کردوں۔

گر بیائی زود بینی طالبا
طالبان پیدا شوند بہر از لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو تُو اسے جلد دیکھ لے گا کیونکہ طالبانِ حق لقا کی خاطر ہی پیدا ہوتے ہیں۔

اجل پیغام است موت از معرفت
ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

ترجمہ: (خواہشاتِ نفس کی) موت معرفت کا ایک پیغام ہے۔ وہی اصل طالب ہے جو اس موت کا طلبگار رہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ (البقرہ-115)

ترجمہ: پس تو جدھر بھی دیکھے گا اللہ کا چہرہ پائے گا۔

ابیات:

ہر طرف بینم مشرف شد لقا
آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہوتا ہوں لہٰذا میں اپنا چہرہ قبلہ کی جانب کرتا ہوں کیونکہ وہی اصل قبلہ ہے۔

Marfat.com

از لقا اللہ رو نگردانم بجان گر جان بود
اگرچہ از تن سر جدا جان میشود

ترجمہ: جب تک جان میں جان ہے میں لقائے الٰہی سے روگردانی نہیں کروں گا اگرچہ سرتن سے جدا کر دیا جائے۔

جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان
ساکن لاہوت نظرش لامکان

ترجمہ: اس کے دیدار کا جام نوش کرنے والا موت سے ہرگز خوفزدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ لاھوت میں رہتا ہے اور ان کی نظر لامکان پر ہوتی ہے۔

دیدہ بر دیدار دل باشتغال
غرق فی التوحید عارف دم وصال

ترجمہ: اس کی آنکھ دیدار میں اور دل اللہ کے کاموں میں مشغول ہوتا ہے۔ ایسا عارف توحید میں غرق اور واصل ہوتا ہے۔

از لقا رو نگردانم دوام
ہر کہ روئی گرداندہ کافر تمام

ترجمہ: میں کبھی بھی لقائے الٰہی سے منہ نہیں موڑتا اور جو کوئی اپنا چہرہ اس سے پھیرتا ہے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے۔

اہلِ اللہ فقیر جس کے ساتوں اندام تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے مطلق نور بن جاتے ہیں وہ ظاہری طور پر لوگوں میں تصرف کرنے والا مشہور ہوتا ہے اور باطن میں معرفتِ الٰہی کے تصرف کی بنا پر مشہور ہوتا ہے اور اٹھارہ ہزار عالموں اور مجلسِ انبیا، اولیا اللہ، تمام فرشتوں، مؤکلات اور جن و انس میں اس کے احوال (مراتب) ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا باطن معمور ہوتا ہے۔ یہ مراتب تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی برکت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ہر مراتب سے

Marfat.com

ثواب حاصل ہوتا ہے لیکن تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے بے حجاب دیدار حاصل ہوتا ہے لیکن (راہِ حق میں) تصورِ شیطانی کی مداخلت سے باخبر رہ۔ جان لو کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات فرمانِ الٰہی کی مثل ہے اور صاحبِ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات عارف جو صاحبِ نظر ہوتا ہے' اس فرمان کا حامل ہوتا ہے۔ جو اسم اَللّٰہُ ذات کے فرمان کی عزت نہیں کرتا وہ نافرمان اور فرعون بن جاتا ہے۔ یعنی یہ کہ جسے مشاہدہ اور قربِ الٰہی کے ساتھ دائمی حضوری اور وصال حاصل ہو اس کا کلام کبھی غلط اور خطا سے پُر نہیں ہوتا کیونکہ وہ کلام اللہ کی بارگاہ میں اس کے ازلی قرب کی بنا پر مقبول ہوتا ہے۔ ایسے فقیر کی زبان سیف اللہ ہے جو تلوار کی مثل (برائی کو) قتل کرنے والی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَآءِ

ترجمہ: موذیات کو ایذا پہنچانے سے پہلے قتل کر دو۔

فقیر کے ان مراتب کو خواہشاتِ نفسانی سے مغلوب لوگ کیا جانیں کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو اپنی توجہ سے فنا کر سکتا ہے اور ایسا وہ حکمِ خدا اور اجازتِ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے کرتا ہے۔ کیونکہ فقیر توحیدِ الٰہی میں غرق اہلِ حضور ہوتا ہے اور اس کے پاس اسمِ اَللّٰہُ ذات کا نور اور تمام جلالی و جمالی صفات کی طاقت ہوتی ہے اور اس کی کوئی بھی بات حکمتِ الٰہی سے خالی نہیں ہوتی۔ بیت:

مست را فکری نباشد از جلال
غرق فی التوحید اللہ با وصال

ترجمہ: توحید میں غرق مست فقیر کو جلال سے کوئی پریشانی نہیں ہوتی اور اللہ سے وصال کی بنا پر وہ ان کو جذب کر لیتا ہے۔

جو فقیر دائمی طور پر غرق اور دیدار سے مشرف و متوجہ ہو وہ مردار دنیا، نجاست، گندگی، مردار اور حرام کی بدبو کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔ جاننا چاہیے کہ شیطان صرف خدا کے دشمنوں پر ہی غالب آ سکتا ہے اور ان پر غفلت سے غلبہ کرتا ہے جبکہ خدا کے دوست شیطان پر غالب ہوتے ہیں۔ جو حق کا حقیقی

Marfat.com

طالب ہے وہ بلاشبہ اہلِ توفیق اور حق کا رفیق ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَكَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ ؕ وَ كَفٰی بِرَبِّكَ وَكِیْلًا (بنی اسرائیل۔65)

ترجمہ: (اے شیطان!) بے شک تو میرے بندوں پر غالب نہ آسکے گا اور تیرا ربّ ہی ان کے لیے کافی اور کارساز ہے۔

دشمنانِ خدا پر خواہشاتِ نفس غالب ہوتی ہیں جو انہیں در بدر خوار سے خوار تر کرتی چلی جاتی ہیں اور حرص وطمع کے باعث وہ ہمیشہ حیران و پریشان رہتے ہیں جبکہ دوستانِ خدا نفس پر سواری کرتے ہیں اور علمِ یقین، علمِ اعتبار اور علمِ دیدار کے باعث دائمی حضوری اور نور میں غرق رہتے ہیں۔ پس دوستانِ خدا کو ان کے کس عملِ خیر کے سبب پہچانا جاسکتا ہے اور اللہ کی دوستی، محبت اور معرفت کس چیز سے حاصل ہوسکتی ہے؟ اور مرشد کامل واصل باللہ سے کونسے مراتب حاصل ہوسکتے ہیں؟ اوّل ذکرِ نور، دوم تصورِ حضور، تصرفِ حضور، توجہِ حضور اور تفکرِ حضور۔ ذکرِ نور اور تصورِ حضور علمِ دعوت کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتے جب تک اہلِ روحانی کی قبور پر دعوت نہ پڑھی جائے۔ جو اولیا اللہ کی قبور پر اخلاص واعتقاد کے ساتھ زیارت کی غرض سے جاتا ہے اور جو آیاتِ قرآن یاد ہوں انہیں اسم اَللّٰہُ ذات اور اسمِ اعظم کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے ساتھ پڑھتا ہے اور (اہلِ قبر کی) روح کی طرف متوجہ ہو کر تفکر اور مراقبہ کرتا ہے بے شک اسی وقت روحِ ولی قبر سے اس طرح باہر نکل آتی ہے جس طرح سانپ اپنی کھال سے باہر نکلتا ہے۔ پس ولی کی روح کا قبر سے باہر آنا جانا اسی طرح ہوتا ہے جس طرح غوطہ خور سمندر کے پانی میں آتا جاتا ہے۔ اگر اہلِ دعوت صاحبِ توفیق ہے تو وہ روح کو دیکھ لیتا ہے لیکن اگر وہ مردہ دل ہے تو روح کو نہیں دیکھ سکتا اگرچہ وہ تمام عمر قبر پر بیٹھا دعوت پڑھتا رہے۔ صاحبِ باطن سے دینی و دنیوی امور کے سلسلے میں روح ہم کلام ہوتی ہے۔ روح اہلِ نفس سے زبانِ نفس سے ہم کلام ہوتی ہے اور صاحبِ قلب و دل کے ساتھ زبانِ قلب و دل سے ہم کلام ہوتی ہے اور صاحبِ روح کے ساتھ زبانِ روح سے اور صاحبِ سرّ کے ساتھ زبانِ سرّ سے ہم کلام ہوتی ہے۔ ارواح کے ساتھ ہم کلام ہونے اور ان

Marfat.com

سے جواب باصواب پانے میں کسی قسم کا شبہ نہیں۔ نہ یہ شریعت کے خلاف ہے اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے (روحانی و باطنی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور (کی ارواح) سے مدد مانگ لیا کرو۔

تصورِ حضور اور ذکرِ نور کی برکت سے طالب ترک اور توفیقِ الٰہی سے مراتبِ نور حاصل کرتا ہے اور تجرید و تفرید کے مراتب طے کرنے سے طالب توحید کے مرتبہ پر پہنچتا ہے جہاں اُسے تصورِ حضور، توکل اور تحقیق حاصل ہوتی ہے۔ ابیات:

ذکر حق نور است فکرش باحضور
بے حضوری ذکر فکر و بُعد دور

ترجمہ: ذکرِ حق نور ہے اور یہ تفکر اور حضوری سے ہونا چاہیے۔ حضوری کے بغیر ذکر فکر حق سے دور کرتے ہیں۔

ذکر را بگذار مذکورش مگو
احتیاجی نیست ذکرش روبرو

ترجمہ: ذکر کو چھوڑ دے لیکن مذکور (اللہ) کو نہ چھوڑنا۔ حق کے روبرو ہو کر ذکر کی حاجت نہیں رہتی۔

شرح دعوت اہلِ قبور

گر ترا علم است دانش باشعور | نظر کن بر مردگان اہل القبور
عاقبت تو جائے خانہ شد قبر | کس نہ بُردہ در قبر این سیم و زر

ترجمہ: اگر تیرے پاس علمِ دانش و شعور ہے تو اہلِ قبور مردوں کو دیکھ۔ تیرا انجام اور گھر بھی قبر ہے جہاں کوئی مال و دولت نہیں لے جا سکتا۔

Marfat.com

علم میباید علم بہر از عمل
جز محبت حق دگر باطل خجل

ترجمہ: اصل علم وہ ہوتا ہے جس پر عمل کیا جائے۔ تمہیں جاننا چاہیے کہ محبتِ حق کے علاوہ دیگر ہر شے باطل اور شرمندہ کرنے والی ہے۔

مردِ عارف اور عالم باللہ وہ ہے جو قوتِ قرآن اور قرب و معرفتِ الٰہی کی قوت سے اپنی قبر کو ایک قلعہ بناتا ہے اور وہ قلعہ جمعیت اور تجلی لقا کے انوار سے اس طرح پُر رہتا ہے کہ اس کے گرد آگ بھی نہیں آسکتی۔ دعوتِ قبور وہی شخص پڑھتا ہے جو دعوت کے احوال سے گزرا ہو اور اس لیے اہلِ قبور ارواح کے احوال اس پر منکشف ہوتے ہیں لہٰذا دعوت پڑھنے کے دوران اسے ارواح کے انوار حاصل ہوتے ہیں جس سے اس کے سامنے کوئی حجاب اور پوشیدہ پردہ باقی نہیں رہتا۔ بعض لوگوں سے دعوتِ قبور پڑھنے پر روح ہم کلام ہوتی ہے اور دعوت پڑھنے والوں کے سوالوں کے درست جواب دیتی ہے۔ بعض رجعت کھا کر خراب حال ہو جاتے ہیں اور بعض بے حجاب سب کچھ دیکھتے ہیں۔ بعض کثرتِ گریہ سے اپنی جان جلاتے ہیں، بعض نور کے اثرات کے باعث دن رات آہ وزاری کرتے ہیں اور خوف کے سبب رجا کی طرف متوجہ رہتے ہیں۔ عظیم روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتبِ کبیر حاصل ہوتے ہیں اور عام روح کی قبر پر دعوت پڑھنے سے مراتبِ صغیر حاصل ہوتے ہیں۔ مطلب یہ کہ اہلِ قبور کے احوال کی حقیقت کس طریقِ تحقیق اور توفیق سے معلوم کی جاسکتی ہے کیونکہ قبر اور ارواح کی کچھ اقسام ہیں اور ان ارواح کے ان مراتب کے حساب سے چند خطاب اور نام ہیں۔ دعوت پڑھنے والے کو ارواح کے مراتب، منصب اور احوال کے مطابق مراتب، منصب اور احوال حاصل ہونے چاہیے۔ بعض قبور اہلِ نفس کی ہیں جو قبر میں قید، عذاب میں مبتلا اور خراب حال ہیں۔ ان اہلِ نفس کی قبر پر دعوت پڑھنے سے جنوں کی آوازیں آتی ہیں اور خطرات، واہمات اور وسوسۂ شیطانی صاحبِ دعوت کو فریب دیتے ہیں اور اس کی راہ روکتے ہیں اور حق سے دور کر کے غیر حق کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور صاحبِ دعوت کا ہرگز

Marfat.com

مطلب پورا نہیں ہونے دیتے۔ بعض قبور اہلِ دل روشن ضمیر فقیر اولیا اللہ کی ہوتی ہیں جن کے وجود مردہ لیکن جان زندہ ہوتی ہے۔ ان کی قبر پر جو دعوت پڑھتا ہے اسے جمعیت عطا ہوتی ہے کہ ان کی قبر جنت و بہشت سے بہتر ہے اور اس کے احوال کے موافق مؤکل فرشتے اسے آواز دیتے ہیں اور ان زندہ جان قبور سے شعلۂ انوار پیدا ہوتا ہے اور صاحبِ دعوت کی مہمات و مطالب حاصل ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مشکلات سے آسانی پاتا ہے۔ بعض قبور اہلِ روح کی ہیں جن کی قبور پر دعوت پڑھنے سے صاحبِ دعوت کے ساتوں اندام سرتا قدم روشن ہو جاتے ہیں اور اس کا بدن اس کی روح کی چمک سے روشن ہو جاتا ہے اور دل ایسے ٹھاٹھیں مارتا ہے جیسے طوفانِ نوح۔ وہ روح صاحبِ دعوت سے ملاقات کرتی ہے اور دعوت پڑھنے والا اپنے مطالب تک پہنچ جاتا ہے۔ اہلِ اسرارِ الٰہی کی قبور پر دعوت پڑھنے سے اسرارِ الٰہی کھلتے ہیں اور عین حقیقت دکھاتے ہیں۔ بعض اہلِ اللہ کی قبور ہیں جو مکمل نور ہیں جن کی ہم نشینی میں دعوت پڑھنے سے صاحبِ دعوت نور بن جاتا ہے اور مجاہدہ و مشاہدہ سے انبیا اور اولیا اللہ کی حضوری میں پہنچ جاتا ہے۔ عارف کی ارواح نورِ ایمان سے پُر ہوتی ہیں اور اسی نور کی قوت سے لوگوں سے ملاقات کرتی ہیں اور ان کی قبور سے ذکر اور حقیقتِ مذکور کی آواز بلند ہوتی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے (دینی) امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور سے مدد مانگ لیا کرو۔

جسے تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضوری کے مراتب حاصل ہوں اور جس کا ظاہر باطن ایک ہو چکا ہے اسے ارواح کی قبور سے آواز سنائی دیتی ہے اور جمعیتِ جاودانی عطا کرتی ہے۔ بیت:

عمل قرآن و قبر قرب از خدا
این عمل حاصل شود از مصطفیؐ

ترجمہ: قبور پر قرآن سے دعوت پڑھنے سے قربِ خدا حاصل ہوتا ہے اور یہ عمل بارگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

قبر شیر کے گھر کی مثل ہے اور روح اس قبر میں نر شیر کی مثل ہے۔ قبر پر اُسے دعوت پڑھنی چاہیے جسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جیسی قوت اور توفیق حاصل ہو۔ بیت

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر
شہسواری شیر خواند یابصیر

ترجمہ: فقیر کی قبر شیر کی کچھار کی مثل ہوتی ہے لہٰذا صاحبِ نظر ہی اس شیر کی مثل فقیر کی قبر پر دعوت پڑھ سکتا ہے۔

اولیا اللہ کی قبر قلعۂ نور ہوتی ہے جس میں ارواح دائمی حضوری سے مشرف ہوتی ہیں۔ ابیات:

ہر کرا شد معرفت وحدت لقا
خوش بخواند بر قبر آن اولیا

ترجمہ: جس کسی کو معرفتِ وحدت اور لقا حاصل ہو وہ ان اولیا کی قبر پر شوق سے دعوت پڑھ سکتا ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت توحید نور
شد حضوری راز با اہل القبور

ترجمہ: جو نورِ توحید کی معرفت حاصل کرنا چاہتا ہے اسے اہلِ قبور سے حضوری کا راز حاصل کرنا چاہیے۔

باروحانی راہ روحی راہبر
باتصور می رود اندر قبر

ترجمہ: صاحبِ دعوت راہِ روحی پر ارواح کی رہنمائی حاصل کرے اور تصور سے قبر کے اندر داخل ہو جائے۔

با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام
ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام

Marfat.com

ترجمہ: اور ایک دوسرے سے ہم کلام ہوکر گفتگو کرے اور (روح سے) ہر خاص و عام حقائق حاصل کرے۔

ہر کہ این راہ نداند بے عمل
با وسوسہ خطرات شیطانی خلل

ترجمہ: جو کوئی اس راہ کو نہیں جانتا وہ بے عمل ہے اور وسوسہ و خطراتِ شیطانی اور خلل کا شکار ہے۔

بے سرے رفتند اولیا
روز اوّل شد مشرف بالقا

ترجمہ: اولیا بے سر ہو کر اس راہ پر چلتے ہیں اور روزِ اوّل ہی لقا سے مشرف ہو جاتے ہیں۔

باھُوؒ تو بہر از خدا این راہ نما
سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

ترجمہ: باھُوؒ! اللہ کے واسطے تو اس راہ پر ہمارا راہبر بن اور خدا کی خاطر گردن سے سر کو جدا کر دے۔

عارف اور عالم باللہ جو صاحبِ استغراقِ الٰہی ہو اور حضورِ پروردگار میں آتا جاتا ہو اسے مؤکلات اور جنوں کا کیا خوف اور اپنے گرد حصار باندھنے کی کیا ضرورت؟ اس کے وجود سے نورِ الٰہی کا ایسا شعلہ پیدا ہوتا ہے کہ تمام مؤکل، فرشتے اور جن نورِ الٰہی کے جلال اور گرمی کے باعث اس سے دور بھاگتے ہیں۔ بیت:

مرد باشد حق شناسد باحضور
آن وجود لائق است دعوت قبور

ترجمہ: جو مرد حق شناس اور حضوری کا حامل ہو اسی کا وجود دعوتِ قبور پڑھنے کے لائق ہوتا ہے۔

شرح دیدار و لقا

دیدارِ پروردگار اور مشرفِ لقا ہونے کا کونسا طریقہ شریعت کے موافق اور جائز ہے؟ دیدارِ الٰہی کے

Marfat.com

پانچ طریقے ہیں اوّل خواب میں، جسے نوم الخیر کہتے ہیں۔ دوم مراقبہ، جو موت کی مثل ہے اور محرمِ محبت و معرفت بناتا ہے۔ ایسی موت وصالِ الٰہی عطا کرتی ہے۔ بلکہ موت سے غالب تر ہے کیونکہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ ہے جو عارف کو لاھوت لامکان میں پہنچا کر ذاتِ حق کا بے حجاب مشاہدہ عطا کرتا ہے۔ اس مقام پر انوارِ ذات بھی ختم ہو جاتے ہیں۔ علمِ اجل سے فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور موت انوارِ ذات میں غرق کر کے لقا و دیدار سے مشرف کرتی ہے۔ عارفین اولیا اللہ اس موت سے مطلق حیات پاتے ہیں اور جہاں (مقامِ ھاھویت پر پہنچ کر) معرفت، مشاہدہ، قربِ الٰہی اور مجلسِ انبیا و اولیا بھی ختم ہو جاتی ہیں (کیونکہ ہر شے وحدت میں غرق ہو کر عین وحدت ہو جاتی ہے)۔ عارفین اس موت سے توفیقِ الٰہی حاصل کر کے اسے رفیق بناتے ہیں اور اپنی موت کو ابدی حیات سے آراستہ کرتے ہیں۔ یہ وہ موتِ رحمت ہے جس کے باعث اللہ سے بے آواز ہم کلامی کا مکمل شرف حاصل ہوتا ہے اور قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ کے بے آواز علم سے طالب کی روح دونوں جہان میں زندگی حاصل کرتی ہے۔ اس مقام پر ولی اللہ کے لیے زندگی اور موت برابر ہوتی ہیں۔

ابیات:

با تصور اسم اَللّٰہُ لازوال است
گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است

ترجمہ: تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات سے لازوال دیدار حاصل ہوتا ہے۔ جب بھی میں اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور کرتا ہوں مجھے اس سے وصالِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

کسے داند کہ ہرگز آن نداند
حجاب خود ز خود رویت بماند حق نگار

ترجمہ: اگر کوئی اس کے متعلق جانتا ہے تو وہ یہ ہرگز نہیں جانتا کہ حق کے دیدار کے لیے اس کا اپنا وجود ہی حجاب ہے۔

Marfat.com

مراتبِ عاشقان دیدار بین است
ز حق باحق رسد حق الیقین است

ترجمہ: عاشقوں کے مراتب یہ ہیں کہ انہیں دیدار حاصل ہوتا ہے کیونکہ وہ حق کے توسط سے حق تک پہنچ کر حق الیقین کے مرتبہ پر ہوتے ہیں۔

حیاتی شد بقا بہر از لقا شد
کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

ترجمہ: جو لقا کی خاطر زندہ ہوتے ہیں انہیں لقائے الٰہی سے جاودانی زندگی حاصل ہوتی ہے جس نے اس زندگی میں دیدار حاصل نہ کیا وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔

اگر گوید کسی دیدار فردا
کہ فردا شد بہ آنزا صد پردا

ترجمہ: اگر کوئی یہ کہے کہ قیامت کے روز دیدار ہوگا تو (وہ جان لے کہ) کل قیامت کے روز بھی اس کے سامنے سینکڑوں حجاب ہوں گے۔

خدا بیند مرا من چون نہ بینم
کہ امت از محمدؐ پاک اویم

ترجمہ: خدا مجھے دیکھتا ہے تو میں اسے کیوں نہ دیکھوں کہ میں اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں سے ہوں۔

لذتے و ز جاودانی لذت دیدار بہ
الٰہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

ترجمہ: ہر لذت سے دیدار کی جاودانی لذت بہتر ہے۔ الٰہی! تو نے مرتبہ دیدار تو عطا کر دیا اب طاقتِ دیدار بھی عطا فرما۔

اہلِ محبت، اہلِ ذکر فکر، اہلِ معرفت، اہلِ حضورِ حق، اہلِ مقربِ حق، اہلِ مشاہدۂ نور، اہلِ

Marfat.com

تجلی غرقِ دیدار، اہلِ مشرفِ لقا، فنا، بقا، درویش فقیر ولی اللہ، اولیا اللہ، واصل عاشق، عارف، عالم، عامل، جامع جو کامل مکمل اکمل اور رہنمائے خلق ہیں، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخیار جن کے باطن معمور اور جن کے وجود پاکیزہ ہیں اور وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر رہتے ہیں۔ ان تمام اہلِ نصیب صاحبِ مراتب کو کونسے احوال سے پہچانا جا سکتا ہے؟ اہلِ اللہ اہلِ دیدار ہوتے ہیں جن کا نفس بیمار ہوتا ہے اور بیمار کو بولنے، سننے یا دیکھنے اور کھانے کی لذت و ذائقہ کچھ بھی اچھا نہیں لگتا۔ اسی طرح اہلِ اللہ کو سوائے حضوری، مشاہدۂ دیدار کے سوا کچھ اچھا نہیں لگتا۔ ان کا سننا، دیکھنا اور بولنا دیدار کے سوا کچھ نہیں اور وہ دیدار سے ہی لذت و ذائقہ پاتے ہیں کیونکہ ان کا کھانا بھی نور ہوتا ہے جو تمام انوارِ الٰہی کا نور کہلاتا ہے۔ ابیات:

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا
درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقا

ترجمہ: تو ہمیشہ دیدارِ حق کی طلب کر تاکہ تو طالبِ مولیٰ بن جائے اور ایک ہفتہ میں ہی معرفت و لقائے وحدت پالے۔

ناقصاں را سال پنجہ کاملان را روز پنج
پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج

ترجمہ: ناقصوں کو پچاس سال میں بھی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جبکہ کاملوں کو پانچ روز میں ان کا مقصود حاصل ہو جاتا ہے۔ پانچ روز اور پچاس سال والے بھی ناقص ہیں۔ کیونکہ عارفین کو ایک روز میں ہی یہ (معرفت کا) خزانہ حاصل ہو جاتا ہے۔

پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور
این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نور

ترجمہ: پانچ خزانوں پر تصرف رکھنے والے بھی ناقص ہیں۔ یہ مراتب جامع مرشد جو نورِ ذات میں غرق ہوتا ہے، کے ہیں جو لمحہ بھر میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند
این مراتب انتہائے از خدا حاصل شود

ترجمہ: لمحہ بھر میں بھی دیر ہوتی ہے۔ جامع مرشد پل بھر میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور یہ انتہائی مراتب اسے حق سے حاصل ہوتے ہیں۔

این ہر یک مراتب ناقصان را راہزن شد طالبان
نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان

ترجمہ: ناقصوں کے تمام مراتب سچے طالبوں کے لیے راہزن ہیں۔ کامل مرشد نابینا کو چشمِ بینا عطا کرتے ہیں جس سے ان پر ہر شے روشن و عیاں ہو جاتی ہے۔

باھُوؒ راہِ مردان باتوجہ بانظر ناظر قلب
در تصرف باتصور غرق کن در ذات ربّ

ترجمہ: باھُوؒ راہِ مردان یہ ہے کہ وہ توجہ اور نگاہ سے طالبوں کے قلب کو روشن کر دیتے ہیں اور اپنے تصرف سے تصور کے ذریعے انہیں ذاتِ ربّ میں غرق کر دیتے ہیں۔

ہر کوئی اپنے نام کی شہرت کا طالب ہے اور ہر کوئی یہ مطلوب حاصل کرنے کے لیے دن رات مطالعۂ کتب میں مصروف ہے۔ مردار اور بدبودار دنیا کی طلب کرنے والے طالب و مرید بے شمار ہیں جو اپنے مرشد سے خلافت چاہتے ہیں اور ایسے طالب جھوٹے اور حد سے بڑھنے والے ہیں۔

ابیات:

کس نہ بینم طالبے توفیق تر
کس نیابم مرد مرید از نظر

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہیں دیکھتا جو توفیقِ الٰہی کے لائق ہو اور نہ ہی کوئی ایسا مردِ کامل ہے جو نگاہ سے تزکیہ کرے۔

Marfat.com

ہم مریدی طالبی از بہر خویش
درپیش بسیار است بدکیش بیش

ترجمہ: تمام طالب و مرید اپنی خواہشات کی فکر میں رہتے ہیں۔ایسے بدخصلت مرید بہت سے ہیں جن سے مرشد کو واسطہ پڑتا ہے۔

وہ عارف جس کے پاس بے حجاب دیکھنے والی آنکھ ہو اور وہ دیدار سے مشرف ہؤا سے آج اور کل کے وعدے سے کیا سروکار؟

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست
سرّ شد اظہار آن از غیب نیست

ترجمہ: اگر مادرزاد اندھا دیدار نہیں کر سکتا تو کیا برائی' کیونکہ ایسے اندھے پر غیب سے اسرار کا اظہار نہیں ہوتا۔

میدہد دیدار میگوید بہ بین
ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین

ترجمہ: اللہ ہی اپنا دیدار عطا کرتا ہے اور خود ہی دیکھنے کا کہتا ہے اور جو کوئی اس کے فرمان پر اسے نہیں دیکھتا وہ ملعون ہے۔

گر نہ بینم میشوم مشرک تمام
روئے من با روئے او باشد ہر مدام

ترجمہ: اگر میں اسے (یعنی اللہ کو) نہ دیکھوں تو میں مطلق مشرک ہو جاؤں گا اس لیے میں ہمیشہ اپنا رُخ اس کے رُخ کے سامنے ہی کرتا ہوں۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ
(الانعام۔79)

Marfat.com

ترجمہ: بے شک میں اپنا رُخ اسی کی جانب کرتا ہوں جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

نور دیدارش نہ جثہ داشتند
نفس قلب و روح را بگذاشتند

ترجمہ: اس کے نور کا دیدار کرنے والوں کے وجود نہیں ہوتے اس لیے طالبِ دیدار نفس، قلب اور روح کو بھی چھوڑ دیتے ہیں۔

باھُوؒ ابتدا نور است آخر گشت نور
نور از شد نور، نور از شد ظہور

ترجمہ: باھُوؒ کی ابتدا بھی نور ہے اور اس کی انتہا بھی نور ہوگی۔ اس کے نور کی اصل اور اظہار اللہ کے نور سے ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

اَلنِّھَایَتُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَتِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

مرد (مرشد) وہ ہے جو ایک ساعت میں ابتدا و انتہا تک پہنچا دے۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جس کا ظاہر توفیقِ الٰہی کا حامل اور اس کا باطن حق کا باتحقیق رفیق ہوتا ہے۔ بیت:

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا
رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

ترجمہ: جو لقائے الٰہی سے روکتا ہے وہ ابلیس کی مانند ہے۔ جسے لقا حاصل ہو اس پر خدا کی رحمت ہوتی ہے۔

جان لو کہ لقا اللہ کے فضل سے عالم فقرا کا نصیب ہوتا ہے۔ یہ وہ عالم ہوتے ہیں جن کے پاس مندرجہ ذیل علوم ہوتے ہیں: علمِ تفسیر، علمِ تاثیر، علمِ روشن ضمیر، علمِ ناظر نظیر، علم برنفس امیر، علم فنا

Marfat.com

فی اللہ فقیر، علم کیمیا اکسیر، علمِ دعوت تکسیر، علم تمام عالمگیر، علمِ ذکرِ زوال، علمِ فکر جونفس کوفنا کردے اور اللہ کا وصال عطا کرے، لازوال معرفت کا علم، محبت کے احوال کا علم، یارِ حقیقی کوطلب کرنے کا علم، علم جو دیدار سے مشرف کردے، علمِ ورد وظائف، علمِ مراقبہ، علمِ مکاشفہ، علمِ مجادلہ، علمِ محاربہ، علمِ محاسبہ، علمِ الٰہی، علمِ الہام، علمِ نور، علمِ حضور، علمِ مجاہدہ، علمِ مشاہدہ، علمِ قرب، علمِ قدس، علمِ تمثیل، علمِ وھم، علمِ دلیل، علمِ عیان، علمِ تصور، علمِ تصرف، علمِ تفکر، علمِ توجہ، علمِ استغراق، علمِ کلید، علمِ قفل، علمِ جامع، علمِ جمعیت، علمِ فنا، علمِ بقا، علمِ خلافِ نفس، علمِ صدیق القلب، علمِ توفیقِ روح، علمِ تحقیقِ سرّ، علمِ اعتقاد، علمِ وحدت، علمِ یقین، علمِ تعلیم، علمِ تلقین، علمِ ہدایت، علمِ غنایت، علمِ ولایت، علمِ لانہایت، علمِ تجرید، علمِ تفرید، علمِ فیض، علمِ عطا، علمِ تمام علوم، علمِ حیّ قیوم، علمِ رسم رسوم۔ یہ تمام علوم حق و باطل کی تحقیق کے لیے ہیں۔ تو اپنے وجود پر شریعت کا لباس پہن اور شریعت میں کوشش کر اور شریعت کے احکامات اختیار کر اور شریعت کے مخالف، بدعت اور مناہی کو چھوڑ دے۔ اس کے بعد فقر کی راہ پر قدم رکھ اور اپنا چہرہ معرفت اور دیدارِ الٰہی کی طرف رکھ۔ ہر علم، ہر عبادت اور ہر ثواب بے حجاب ہونے اور اللہ کی معرفت اور دیدار کے لیے ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مراتب دو قسم کے ہیں۔ ایک مراتبِ مردار' جو کہ باطل ہیں اور دوسرے مراتبِ دیدار جو اللہ کی طرف سے برحق ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو اپنی معرفت، عبادت اور دائمی دیدار سے مشرف ہونے کے لیے پیدا کیا ہے نہ کہ مردار دنیا کے لیے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ (الذٰریٰت۔56) اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

جاننا چاہیے کہ علمِ ظاہر کے بہت سے عالم ہیں۔ ہزار عالموں میں سے کوئی ایک عالم ہی دیدار سے مشرف ہونے کا علم جانتا ہے جو علمِ دیدار کے علاوہ دوسرا کوئی علم نہ جانتا ہے اور نہ پڑھتا ہے اور اپنے شاگرد، طالب اور مرید کو بھی علمِ دیدار کا سبق دیتا ہے اور اس علم کے حصول سے دیدار تک

Marfat.com

پہنچا تا ہے۔فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

حَسْبِیَ اللّٰہُ (توبہ-129)

ترجمہ: اور میرے لیے اللہ کافی ہے۔

وَ کَفٰی بِاللّٰہِ (الاحزاب-39)

ترجمہ: اور اللہ (سب کے لیے) کافی ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جواب دو کہ علمِ دیدار کی راہ کونسے علم سے ہے؟ اور علمِ دیدار کا گواہ کونسا علم ہے؟ اور علمِ دیدار کا محرم کون ہے اور اس راہ پر رفیق کون ہوتا ہے۔ علمِ دیدار کو اسمِ اَللّٰہُ سے تحقیق کیا جاتا ہے کیونکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات دیدارِ الٰہی تک پہنچاتا ہے اور علمِ دیدار کا گواہ حضوری ہے جو کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سے حاصل کی جاتی ہے۔ جو کلمہ طیبہ کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے کلمہ طیبہ اسے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ علمِ دیدار کا استاد عالم اور رفیق مرشد کامل ہوتا ہے جو توفیقِ الٰہی کا حامل ہوتا ہے اور اپنی نگاہ اور توجہ سے طالب کو روشن ضمیر اور باعیان بنا دیتا ہے اور نگاہ اور تصور سے حضوری میں پہنچاتا ہے۔ جو پیر و مرشد علمِ حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کا علم نہیں جانتا اور اپنے طالب و مرید کو مرتبہ ذکر فکر میں ہی الجھائے رکھتا ہے وہ احمق ہے جو خود کو پیر و مرشد کہلواتا ہے۔ دیدار حق تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ کی عطا اور بخشش ہے۔ یہ لقا سے مشرف عارفین کے مراتب ہیں۔ جو طالب ان کے مراتب کا یقین نہیں کرتا وہ مردہ دل، اندھا اور بے حیا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَنْ كَانَ فِیْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِی الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل-72)

ترجمہ: جو اس دنیا میں (دیدارِ الٰہی سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا رہے گا۔

اگر میں باطنی طور پر اندھے شخص کو حقیقت دکھاؤں اور کہوں کہ دیکھ تو وہ اندھا اپنے اندھے پن کی بنا پر کیسے دیکھ سکتا ہے۔ وہ بے یقین اور شیطان لعین کا ساتھی ہے۔ ابیات:

Marfat.com

در درس دیدار خوانند بے زبان
بے چشم عارف بہ بیند باعیان

ترجمہ: عارف دیدار کا درس بے زبان پڑھتے ہیں اور ظاہری آنکھوں کے بغیر بے حجاب عیاں دیدار کرتے ہیں۔

شد مطالعہ موت علم از معرفت
عالم دیدار باشند این صفت

ترجمہ: علمِ معرفت سے موت کی حقیقت کا علم حاصل ہوتا ہے۔ عالمِ دیدار ہی اس صفت کے حامل ہوتے ہیں۔

جسم انوارش بحاضر داشتند
نفس و قلب و روح بگذاشتند

ترجمہ: وہ نفس و قلب اور روح کو چھوڑ دیتے ہیں۔ انکا جسم نور بن جاتا ہے جس کے بعد وہ نور کی صورت میں اللہ کی حضوری میں رہتے ہیں۔

اصل از نور است وصلش نور شد
ابتدائے انتہائے بحضور شد

ترجمہ: ان کی اصل نور ہے اور انہیں وصل بھی نور سے ہوتا ہے اور انہیں ازل سے ابد تک حضوری حاصل ہوتی ہے۔

مرشدے باشد چنین عالم لقا
طالبان را میکشد کبر و از ہوا

ترجمہ: مرشد کو ایسا عالمِ لقا ہونا چاہیے جو اپنی روحانی قوت سے طالبوں کو تکبر اور خواہشاتِ نفس سے نجات دلا دے۔

عالم کئی اقسام کے ہیں۔ ایک جو علمِ تفسیر کے عالم ہیں اور ایک وہ عالم جو علم میں مشہور ہیں

Marfat.com

اور ایک عالم وہ جو دن رات ورد وظائف، مطالعہ علمِ دعوت اور ذکر فکر میں مشغول رہتے ہیں۔ ایک وہ جو علمِ دنیا کے عالم ہوتے ہیں جن کا دماغ خواہشات سے پُر ہوتا ہے اور وہ تکبر و غرور کے باعث معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتے ہیں اور ایک وہ جو علمِ فنا فی اللہ اور دیدارِ نور کے عالم ہوتے ہیں اور ایک وہ عالم جو مجلسِ محمدی کے علمِ حضوری کے عالم ہوتے ہیں کیونکہ فقر کی اساس علمِ فقہ ہے۔ فقیہہ عالم دو قسم کے ہیں اوّل قسم کے فقیہہ وہ ہیں جو مسائلِ فقہ کی تاثیر سے نفس کو فنا کرتے ہیں۔ یہ عالم عارف باللہ صاحبِ تقویٰ ہوتے ہیں جنہیں دیدار کی توفیق حاصل ہوتی ہے اور وہ مردار دنیا سے بیزار ہوتے ہیں۔ دوم فقیہہ وہ ہیں جن کا نفس انا، تکبر اور ہوس کے باعث طاقتور ہوتا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کے قیدی ہوتے ہیں۔ ابیات:

موسیٰؑ را معراج شد و ز معرفت   اگر باشد خضرؑ عیسیٰؑ صفت

مردہ را زندہ کند با دم نظر   ہمچو قصہ مجلس موسیٰؑ خضرؑ

ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ   ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

ترجمہ: موسیٰ علیہ السلام اگر خضرؑ اور عیسیٰؑ کی مثل ہوتے تو انہیں معرفت کے سبب معراج ہوتی۔ اور مردہ کو سانس اور نظر سے زندہ کرتے جیسا کہ موسیٰؑ اور خضرؑ کے قصہ سے واضح ہوتا ہے۔ جو کوئی دوسروں کے گناہ کی طرف متوجہ رہتا ہے اصل میں وہ خود پرست ہوتا ہے اور جو کوئی راہِ حق پا لیتا ہے وہ دوسروں کو بھی یہ راہ دکھاتا ہے۔

نیز شرح کل و جز

دیدارِ الٰہی کا کسی بھی مقام و مرتبہ سے کوئی تعلق نہیں نہ آج دنیا سے نہ کل قیامت اور بہشت سے' کیونکہ اللہ تعالیٰ کو کسی مقام سے تشبیہ دینا شرک کا باعث ہے۔ پس دیدار کس طریقے سے ممکن ہے؟ (اللہ کا) علم سر سے قدم تک تمام وجود کو نور میں بدل دیتا ہے اور ان انوار میں طالب اللہ کا دیدار کرتا ہے اور اس وقتِ دیدار جگہ اور مقام کا تعین نہیں ہوتا کیونکہ ان آثار کا نام لاہوت لامکان ہے۔

Marfat.com

اے احمق اور پریشان سن! دیدار کے لائق صرف انسانِ کامل ہے۔ علمِ مسخرات سے جنوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے اور علمِ مسخرات سے مؤکلات اور فرشتوں کو قید میں لے آنے کا طریق اور ہے۔ علمِ مسخرات سے انبیا، اولیا اللہ، مومن اور مسلمان کی ارواح سے مجلس و ملاقات کرنے کا طریق اور ہے جو اسمِ اعظم پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے اور وجودِ معظم کے لیے توفیقِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ علمِ ذکر فکر، ورد وظائف سے سیر طبقات ہفت طبقاتِ زمین اور نو افلاکِ آسمان، نظارۂ عرش و کرسی اور مطالعہ لوحِ محفوظ کا طریق اور ہے۔ ایسے تمام مراتب بے جمعیت ہیں جو طالب کے لیے پریشانیِ احوال ہیں اور اللہ کی معرفت، قرب، توحید اور وصال سے دور اور بے خبر ہیں۔ علمِ انوار سے دیدارِ پروردگار سے مشرف ہونے کی باتحقیق توفیق کی راہ اور ہے اور علمِ فنا، علمِ بقا، علمِ صفا اور علمِ مشرفِ لقا کی باتحقیق توفیق کی راہ اور ہے۔ علمِ سرّ اسرار، معرفت، محبت، مشاہدہ، حیّ و قیوم ذات کو طلب کرنے کا علم روشن ضمیری عطا کرتا ہے اور وحدت کی طرف راستے کھولتا ہے، روح کو فرحت عطا کرتا ہے اور قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو خوار و خراب کرتا ہے۔ اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے جان دن رات سوز میں مبتلا رہتی ہے اور بے حجاب دیدارِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل ہوتی ہے اور یہ علم نور سے مشرف کر کے اللہ کی بارگاہ میں منظور کراتا ہے اور توفیقِ الٰہی عطا کرتا ہے۔ یہ طریقِ تحقیق مختلف ہے۔ حیّ و قیوم ذات کے یہ جملہ علوم اور جملہ علمِ رسم رسوم ایک قدم اور ایک دم میں رنج و ریاضت کے بغیر اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حکم و اجازت سے لمحہ بھر میں حاصل ہو جاتے ہیں جس سے اولیا اللہ واصل ہو جاتے ہیں۔

وہ کونسی راہ ہے جس سے آئینۂ دل ایسے روشن اور صاف ہو جاتا ہے کہ کل و جز مخلوقات کے احوال اور فنا و بقا سے آگاہی حاصل ہو جاتی ہے اور وہ کونسی راہ ہے جس میں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہوتا ہے؟ یہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کی راہ ہے۔ اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی روحانی قوت سے حاصل ہونے والی باتحقیق توفیق کی راہ ہے۔ یہ راہ وحدت کی کلید ہے۔ ہر وہ شخص اس راہ کا منکر ہے جو بے دین، لعنتی، شیطان کا دوست اور اہلِ

Marfat.com

تقلید ہے۔اس راہ میں وہی طالبِ مولیٰ جان قربان کرتا ہے جو دیدار اور توحید کا طالب ہو۔ایسا طالب حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے۔

تصور کے برزخ سے مشاہدات اور بے مثل و بے مثال' لازوال اور روحانی احوال کی شرح

جاننا چاہیے کہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات وحدت تک پہنچنے کا باتصرف برزخ[1] ہے جو اگر توجہ اور اصل تفکر سے کیا جائے تو وصالِ الٰہی عطا کرتا ہے۔تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کا برزخ ذکر، فکر، مراقبہ اور وردو وظائف جن کا تعلق عملِ نفس و شیطان اور عملِ دنیا کے وہم، خطرات اور واہمات سے ہے' کو دل سے علیحدہ کر کے منسوخ کر دیتا ہے اور صرف انوارِ دیدار کی تجلیات کے مشاہدات کو باقی رہنے دیتا ہے۔تصور قربِ الٰہی اور دیدار کے غیب الغیب انوار کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات وحدت کی جانب سے ہوتے ہیں اور قربِ الٰہی کے تصور سے متعلق ہوتے ہیں۔تصور سے حاصل ہونے والے مشاہدات کا تعلق تصورِ نور اور قربِ الٰہی سے ہے جو طالب کو اللہ کی نظر میں منظور بناتے ہیں۔ذکر اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والے تصور، مشاہدات اور الہام نفس کو فنا اور روح کو بقا عطا کرتے ہیں ان کا تعلق حور و قصور کے مشاہدہ سے نہیں۔ابیات:

در تصور شد تصور راز حق
میبراید در مطالعہ دل ورق

ترجمہ: جب صاحبِ تصور اوراقِ دل کے مطالعہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو تصورِ رازِ حق حاصل ہوتا ہے۔

و ار دانی ہر علم شد راہنما
روزِ اوّل سبق خواند از خدا

---

[1] برزخ دو جگہوں کو جوڑنے یا ملانے والے پُل کو کہتے ہیں مراد وسیلہ۔

Marfat.com

ترجمہ: اگر تو چاہتا ہے کہ ہر علم اللہ کی طرف تیرا رہنما ہو تو اس کا سبق روزِ اوّل ہی پڑھنا شروع کر۔

خرمی خوشوقت گردد راز بین
عین را باعین بیند بالیقین

ترجمہ: طالبِ مولیٰ جب اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ کرنے والا بن جاتا ہے تو وہ مسرور ہو جاتا ہے اور یقین کے ساتھ عین ذات کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کرتا ہے۔

عالم و فاضل شود عارف کرم
از علم عین است عالم را چہ غم

ترجمہ: اللہ کے کرم سے علمِ عین کے حصول کے بعد عارف عالم و فاضل بن جاتا ہے تب وہ تمام پریشانیوں سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

علم رسم و با رسوم مردگان
مردہ قالب زندہ قلب علم دان

ترجمہ: علمِ رسم رسوم مردہ دل والے حاصل کرتے ہیں جبکہ علمِ الٰہی کے جاننے والوں کے دل زندہ اور وجود مردہ ہوتے ہیں۔

جاننا چاہیے کہ لقائے الٰہی سے مشرف کرنے اور مقامِ کبریا تک پہنچانے کی راہ کا علم اسمِ اَللّٰہُ ذات کے روحانی اثرات سے حاصل ہوتا ہے جبکہ کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ کے ورد سے حاصل ہونے والی حضوری تمام مخلوقات کے احوال دکھاتی ہے۔ نورِ حضور کی یہ راہ ہزاروں میں سے صرف عامل عارف ہی جانتا ہے جو کہ فقیر ہے۔ جو اس راہ کو مکمل طور پر جانتا ہے وہ کونین پر امیر ہے اور جو مکمل طور پر اس راہ کو جانتا ہے وہ ہر مخلوق پر غالب اور قدیر ہوتا ہے۔ اس راہ کو مردہ دل کیا جانیں جو نفس کے اسیر اور قیدی ہیں۔ اور اگر کوئی چاہے کہ اس علم کو پڑھے بغیر عالمِ ربانی کے برابر ہو جائے تو ممکن نہیں۔ یہ مراتب کلماتِ ربانی کو جاننے والے عالم کے ہیں۔ کلماتِ ربانی پڑھنے سے نفس مردہ اور قلب زندہ ہو کر بے حجاب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرنے لگتا ہے۔ فرمانِ

Marfat.com

حق تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا (الکہف-109)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرما دیجیے کہ اگر کلماتِ ربانی لکھنے کے لیے تمام سمندر سیاہی بن جائیں تو کلماتِ ربانی کے مکمل لکھنے سے پہلے سمندر ختم ہو جائیں گے اگرچہ ان کی مثل مزید سمندر بھی آجائیں۔

کی تواند اسم اَللّٰہُ را شمار
اسم اَللّٰہُ ذات را باخوش نگار

ترجمہ: اسمِ اَللّٰہُ ذات کے فوائد کا شمار کیسے ہو سکتا ہے تو اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اپنے دل پر خوشخط لکھ۔

تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے صاحبِ تصور کے تمام حجابات دور ہو جاتے ہیں اور وہ تمام مخلوقات کا ثواب دیکھتا ہے اور پھر (اسمِ اَللّٰہُ ذات کے) انوار کی شدت سے دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ ان جباری و قہاری تجلیاتِ ربانی کا بارِ گرانی کامل انسان کا وجود ہی برداشت کر سکتا ہے جو (اس بارِ گرانی کو اٹھاتے ہوئے) کسی بھی حال میں پریشان نہیں ہوتا۔

مطلب یہ کہ جو طالب آوازِ روحانی کا محرم ہو جاتا ہے وہ قربِ ربانی سے الہام وصول کرتا ہے لیکن اگر اسے اسمِ اَللّٰہُ ذات پر اعتبار نہ آئے اور نہ ہی وہ مرشد بزرگوار کے فرمان پر اعتبار کرے تو معلوم ہوا کہ وہ طالب خود پسند ہے جو ہوا و نفس کی قید میں ہے اور راہِ صفا نہیں پا رہا۔ ایسا طالب بے ادب و بے حیا بلکہ بے نصیب ہے جو معرفتِ الٰہی سے محروم ہے۔ یہ مطالب توحید سے دور ہیں کیونکہ طالب اپنی طبیعت کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر مرشد طالب کے ظاہر و باطن پر توجہ نہ کرے اور توفیقِ الٰہی سے طالب کا رفیق نہ ہو تو طالب کسی بھی مقام و مطالب تک نہیں پہنچ سکتا اگرچہ تمام عمر اخلاص سے مرشد کی صحبت میں رہے اور خواہ ریاضت میں سالہا سال تک گرمی و سردی اور خوف و رجا کے احوال برداشت کرتا رہے۔ نیز یہ مراتب خوف و رجا اور عقل و ہوشیاری سے تعلق

Marfat.com

رکھتے ہیں اور خود طالب کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ جو کوئی خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے اسمِ اَللّٰہُ ذات اس کا رہبر بن جاتا ہے اور طالب جس جگہ چاہتا ہے' پہنچ جاتا ہے۔ اُس طالب کی تمام مہمات توفیقِ الٰہی سے تحقیق انجام پاتی ہیں جو مرشد سے اس طرح یکتا ہو جائے کہ طالب کا جسم، قلب، قالب، روح، نفس اور ساتوں اندام مرشد کے جسم، قلب، روح، نفس اور ساتوں اندام میں ڈھل جائیں۔ یہ مکمل فنا فی الشیخ کے مراتب ہیں کہ مرشد طالب کے مراتب کو اپنے مرتبہ عظیم اور قلبِ سلیم سے تبدیل کر دیتا ہے۔ اس راہ کو اثباتِ قدم[1] کہتے ہیں اور یہ راہ استقامت سے طے ہوتی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ (ھود-112)

ترجمہ: پس استقامت اختیار کرو جیسا تمہیں حکم دیا گیا ہے۔

❁ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ (الحجر-99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت کرتے رہے حتیٰ کے یقین تک پہنچ جاؤ۔

یہ مراتب اس عالم کے ہیں جو حق الیقین کے مراتب تک پہنچ گیا ہو۔ ابیات:

علم باعین است عالم باعیان
این چنین عالم بود عارف عیان

ترجمہ: ظاہری علم آنکھوں سے حاصل کیا جاتا ہے جبکہ (اللہ کے علم کا) عالم باعیاں ہوتا ہے جو (ہر شے کو) بے حجاب دیکھتا ہے۔ ایسا عالم عارفِ عیاں ہوتا ہے۔

مردہ دل عالم بود قہر از خدا
خون خورد آدم ز رشوت با ریا

ترجمہ: مردہ دل عالم قہرِ خدا کی مثل ہے جو ریا کاری کر کے رشوت لیتا ہے اور لوگوں کا خون چوستا ہے۔

---

[1] ازلی ذات کی تحقیق

Marfat.com

عالم آن باشد کہ باشد حق پسند
مسئلہ گوید مردمان از وعظ پند

ترجمہ: اصل عالم وہ ہے جو حق پسند ہو اور اپنے وعظ ونصیحت سے لوگوں کو دین کے مسائل کی تعلیم دیتا ہو۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ (النحل-125)

ترجمہ: اپنے ربّ کی راہ پر لوگوں کو حکمت اور مواعظِ حسنہ سے بلاؤ۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ابیات:

ہر علم قرآن و حدیث آواز دل دان
ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان

ترجمہ: قرآن وحدیث کے ہر علم کو دل کی آواز سمجھ۔ جو کوئی اس علم کا عالم بن جاتا ہے وہ عارفِ عیاں ہو جاتا ہے۔

علم یک نکتہ است الف لام میم
ہرکہ خواند الف علم دل سلیم

ترجمہ: علم ایک نکتہ الٓمٓ میں ہے۔ جو کوئی علمِ الف پڑھ لیتا ہے وہ قلبِ سلیم والا ہو جاتا ہے۔

دال بہر از شد دلالت دم کرم
دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم

ترجمہ: راہبر اللہ تعالیٰ کے کرم کی دلالت کرتے ہیں کیونکہ یہ دل سے خطرات کے بتوں کو توڑ دیتے ہیں۔

صورتے دل یافتن از علم دال
شد دلالت دال قرب و حق وصال

Marfat.com

ترجمہ: راہبر کے علم سے دل کے احوال جانے جا سکتے ہیں اور یہ راہبر قرب و وِصالِ حق کی دلالت کرتے ہیں۔

دال دیدار از دہد وحدت لقا

دال دل را صیقل است بہر از صفا

ترجمہ: راہبر دیدار اور وحدتِ لقا عطا کرتا ہے اور دل کی صفائی کے لیے صیقل ہے۔

شرح عالم فقیر

عارف باللہ اولیا اللہ تلمیذ الرحمٰن[1] نفس و شیطان پر غالب ہوتا ہے اور دنیا اس کے پیچھے سرگردان اور پریشان رہتی ہے۔ دنیا اگرچہ جتنی بھی عجز وانکساری سے عرض کرے عارف باللہ اسے قبول نہیں کرتے۔ ایسا فقیر اویسی[2]، سروری وسرمدی سلسلہ سے تعلق رکھتا ہے اور اہلِ انوار، اہلِ دیدار، اہلِ بقا، اہلِ لقا، اہلِ باطن صفا، اہلِ حیا ہوتا ہے جو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دائمی حضوری سے مشرف اور فنا نفس والا ہوتا ہے۔ اے جانِ عزیز! جاننا چاہیے:

❁ اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُھْلِکُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا

ترجمہ: بیشک صدق نجات دلاتا ہے اور کذب ہلاک کرتا ہے۔ پس یہی حقیقت ہے۔

خدا کی عزت کی قسم! فقیر جو کچھ بولتا ہے حکمِ خدا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فرمان کے مطابق بولتا ہے نہ کہ خواہشاتِ نفس سے۔ اللہ تعالیٰ نے جب مجھے اور ارواح کو قدرتِ ازلی سے پیدا فرمایا تو اس وقت کرم اور فیض و فضل سے نوازا اور اسی روز دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف فرمایا اور تب سے میں ذاتِ الٰہی کے لقا کی طرف متوجہ ومشغول اور نور میں غرق ہوں۔ اور ہر لمحہ اور ساعت اس کے دیدار میں غرق رہا اور ایک دم کے لیے بھی اس سے جدا نہ ہوا اور ازل میں خدا کے دائمی لقا سے مشرف ہوا اور دنیا میں تمام عمر دائمی لقا سے مشرف رہوں گا اگرچہ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام رہوں

---

[1] اللہ رحمٰن کا شاگرد [2] اویسی سلسلہ سے مراد سلسلہ سروری قادری ہے۔

Marfat.com

لیکن باطن میں دائمی دیدار سے مشرف رہتا ہوں اور قبر میں بھی ہمیشہ دیدار سے مشرف رہوں گا اور حشر گاہِ قیامت میں بھی ہمیشہ دیدار میں مشغول رہوں گا اور جنت میں بھی ہمیشہ دیدار میں مشغول رہوں گا۔ حور و قصور کی جانب دیکھنا مجھ پر حرام ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: سادات کو میری صلب سے پیدا کیا گیا، علما کو میرے سینے سے اور فقرا کو نورِ الٰہی سے پیدا کیا گیا۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ (النور-35)

ترجمہ: نور پر نور ہے۔ اللہ جسے چاہتا ہے اپنے نور کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ

ترجمہ: جیسا وہ تھا ویسا ہی اب بھی ہے۔

❁ کُلُّ شَیْئٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ

ترجمہ: ہر شے اپنی اصل کی طرف رجوع کرتی ہے۔

ابیات:

اصل من نور است با دیدار نور
وصل من شد دائم با حق حضور

ترجمہ: میری اصل نور ہے اور میں نورِ دیدار میں غرق رہتا ہوں اس لیے میں ہمیشہ اللہ کے ساتھ وصل کی حالت میں اس کی حضوری میں رہتا ہوں۔

Marfat.com

ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا
کاذبی مردود گردد سر ہوا

ترجمہ: جو کوئی خدا کے وصل اور اپنی اصل (نور) کا منکر ہے وہ جھوٹا ہے اور خواہشاتِ نفس کی بدولت مردود ہو جاتا ہے۔

تصور، حضورِ حق اور مغفرت کے تصرف کا نور میرے وجود کے ساتوں اندام میں اس طرح شامل ہے جس طرح دودھ پانی میں۔ اگر میں نورِ حضور کو چھوڑنا بھی چاہوں تو نورِ حضور مجھے نہیں چھوڑتا۔ اگر میں دیدارِ انوار و تجلیات کی سوزش اور گرمی سے عاجز ہو جاؤں اور اس سے گریز کرتے ہوئے نفس کے مطالب کی طرف متوجہ ہو جاؤں تو نورِ حضور مجھ پر غالب آجاتا ہے۔ (اور مجھے ایسا کرنے سے روک دیتا ہے)۔ بیت:

ہر طرف بینم دہد دیدار خویش
ہر طرف بینم نماید پیش پیش

ترجمہ: میں جس طرف بھی دیکھتا ہوں وہ (اللہ) مجھے اپنا دیدار عطا کرتا ہے اور ہمیشہ میرے سامنے ہی رہتا ہے۔

میں عالمِ علمِ دیدار ہوں اس لیے (ہر طرف) نور دیکھتا ہوں اور علمِ دیدار کے علاوہ دیگر علم، ذکر، فکر اور مراقبہ نہ جانتا ہوں اور نہ ہی پڑھتا ہوں کیونکہ تمام علوم اللہ کی جانب سے اس کے دیدار کی خاطر ہیں۔ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ صبح و شام ہے نہ منزل و مقام۔ وہ لاھوت لامکان ہے جہاں اس بے مثل و بے مثال ذات کی معرفت اور وصال ہے کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے حروف سے انوار و تجلیات پیدا ہوتی ہیں اور ان انوار و تجلیات میں طالب کو لقاو دیدار عطا ہوتا ہے۔ یہ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کا مرتبہ فقر ہے۔

میں مشرفِ دیدار کے لائق کوئی طالب نہیں دیکھتا جسے علمِ دیدار سکھاؤں اور معرفت و دیدار عطا کروں۔ میں علمِ دیدار کا سبق ہی جانتا اور پڑھتا ہوں۔ مجھے یہ مراتب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

Marfat.com

کی رفاقت، ان کے صحابہ کی رفاقت اور پنجتن پاک کی رفاقت اور برکت سے حاصل ہوئے ہیں۔ ان کا دشمن ہمیشہ خراب و ہلاک ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰی (الشوریٰ-23)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں کہ میں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اپنے اقارب کی محبت کے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ وَ یَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ (آلِ عمران-31)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیں اگر تم چاہتے ہو کہ اللہ تم سے محبت کرے تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ بے شک اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔

ابیات:

کوشش بپوشم نماندم باچشم
باعیان دیدار بینم و ز کرم

ترجمہ: میں کوشش کرتا ہوں کہ اپنی آنکھیں بند کروں لیکن نہیں کر سکتا اور اللہ کے کرم سے بے حجاب عیاں دیدار کرتا ہوں۔

درمیانش کس نگنجد ہیچ کس
طالبان اللہ را اللہ بس

ترجمہ: اللہ اور اس کے طالبوں کے درمیان کوئی نہیں آ سکتا کیونکہ طالبانِ مولیٰ کے لیے بس اللہ ہی کافی ہوتا ہے۔

انوارِ ذات کی روشنی میں ہی دیدار ہوتا ہے۔ اس کے انوار کی روشنی کے بغیر دیدار ممکن نہیں

Marfat.com

کیونکہ انوار بے مثل ہیں اور اس نور کی معرفت اللہ کا وصال عطا کرتی ہے۔ تجلیات کئی قسم کی ہیں بعض تجلیات نور اور بعض تجلیات نارِ شیطانی ہیں۔ ان انوار میں طالب کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُوْ کی آواز سنتا ہے جبکہ تجلیاتِ نار میں کافر اہلِ زنار اور بت پرست ہیں جو شرک و کفر کو ظاہر کرتے ہیں اور معرفتِ پروردگار سے محروم ہیں۔ بیت:

حق را بردار باطل را گذار

این وجود بود لائق شد دیدار

ترجمہ: حق کو اختیار کرو اور باطل کو ترک کر دو پھر یہ وجود لائقِ دیدار ہو گا۔

ہر دمی گویم محمدؐ یا نبیؐ

این مراتب عارفان بر دین قوی

ترجمہ: میں ہر سانس کے ساتھ یا محمد یا نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پکارتا ہوں۔ یہ ان عارفین کے مراتب ہیں جو دین پر قوی ہیں۔

راہِ حضوری میں زبان سے کیے جانے والے ذکر اور فکر تکبر پیدا کرتے ہیں اور توحیدِ الٰہی کے تصور سے دور کر کے خواہشاتِ نفس میں مبتلا کرتے ہیں۔

از قبر باھُوؒ میبر آید ھُو آواز

راہِ حضوری را بود از اہل راز

ترجمہ: باھُوؒ کی قبر سے ذکرِ ھُو کی آواز آتی ہے کیونکہ راہِ حضوری کے مراتب اہلِ راز سے حاصل ہوتے ہیں۔

جو کوئی مدرسۂ حضوری میں اللہ سے خفیہ طریقے سے علم پڑھتا ہے اسے ظاہری طور پر علم پڑھنے کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ

Marfat.com

ترجمہ: جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے پس تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

سکوت میں کیے جانے والے تصور سے اللہ کے فیض وفضل کا نعم البدل حاصل ہوتا ہے جو طالب کو خطرات وخلل سے باہر نکال لیتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جان لو کہ ذکر کے دو گواہ ہیں ایک یہ کہ ذکر کی تاثیر سے ذاکر روشن ضمیر ہو کر عیان دیدار کرتا ہے۔ ذکر کا دوسرا گواہ یہ ہے کہ ذاکر صاحبِ نگاہ ہو جاتا ہے۔ فکر کے بھی دو گواہ ہیں۔ ایک یہ کہ فکر سے نفس فنا ہوتا ہے دوسرا یہ کہ تفکر کرنے والا مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں دائمی طور پر حاضر رہتا ہے۔ جو ذاکر ذکر کی تاثیر سے باعیاں ہو کر صاحبِ نگاہ نہیں بنتا اور فکر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں حاضر نہیں ہوتا اس کا ذکر زوال کے خطرات سے دوچار ہے اور ایسا فکر فتنۂ نفس اور وہمات کا شکار ہے۔ ایسا طالب (اصل) ذکر فکر جو اللہ کی معرفت عطا کرے' سے بے خبر ہے۔

شرح فقر و شرح مرتبۂ فقیر

جو فقیر مندرجہ ذیل صفات سے موصوف ہو وہی صادق فقیر ہے اور جو فقیر ان اوصاف سے موصوف نہیں' وہ کاذب ہے۔ فقیر کے پاس پانچ خزانے اور پانچ حکمتیں ہوتی ہیں اور ہر حکمت میں پانچ ہزار علم ہیں اور ہر علم میں پچپن قسم کی ولایت اور پچپن قسم کی غنایت اور پچپن قسم کے تصور ہیں۔ تصور، توجہ اور تفکر توحید اور اللہ کے لازوال قرب اور وصال کی کلید ہیں جو فقیر کو ازل سے ابد تک کا فاصلہ ایک دم میں طے کر کے مشاہدہ اور حضوری کے احوال تک پہنچاتی ہے۔ اوّل مراتبِ فقر فنا الفنا ہیں دوم مراتبِ فقر بقا البقا ہیں۔ سوم مراتبِ فقر اللہ کے قرب و وصال سے مشرف ہونا ہے۔ فنا کسے کہتے ہیں اور بقا کسے کہتے ہیں اور وصال کسے کہا جاتا ہے کہ جس کی مثال نہیں دی جاسکتی۔ فنا و بقا کے مراتب اس آیت کے مصداق ہیں:

❁ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ (الروم-19)

ترجمہ: وہ زندہ کو مردہ میں سے اور مردہ کو زندہ میں سے نکالتا ہے۔

Marfat.com

فنا یہ ہے کہ فقیر ایک دم میں تمام عالم کو فنا کر دے اور بقا یہ ہے کہ ایک دم میں تمام کو زندگی عطا کر دے۔ یُحْیِ الْقَلْبَ وَیُمِیْتُ النَّفْسَ (وہ قلب کو زندہ کرتا ہے اور نفس کو مارتا ہے) کے مصداق فقیر اس طاقت کا حامل ہوتا ہے کہ موجود کو لاموجود، مشکل کو آسانی، ویرانی کو آبادی اور جمعیت کو پریشانی میں بدل سکتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جو نہ صرف روشن ضمیر بلکہ کونین اور تمام مخلوقات پر غالب و امیر ہوتا ہے۔ عارفِ صادق اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ (بے شک اللہ ہر شے پر قادر ہے) کی تختِ فقر پر مسند نشین ہوتا ہے اور تمام عالم اس کے زیرِ حکم ہوتا ہے۔ یہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ (جہاں فقر مکمل ہوتا ہے وہیں اللہ ہوتا ہے) کے مراتب ہیں۔ فنا فی اللہ فقیر اس صفت کے مصداق حضرت رابعہؒ اور سلطان بایزیدؒ کی مثل ہوتا ہے کہ اللہ کی معرفتِ توحید کی بدولت اس کے ہاتھوں میں دونوں جہان کی کلید ہوتی ہے۔ جو فقیر اس صفت سے موصوف نہیں ہوتا وہ اہلِ تقلید اور زن مرید ہے۔ جاننا چاہیے کہ کامل انسان ہمیشہ اللہ اور اس کے دیدار کا طالب ہوتا ہے اور ناقص احمق کی طرح ہمیشہ بدبودار مردار دنیا کا طالب ہوتا ہے۔ بیت:

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا
بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

ترجمہ: تو دل کے اوراق کے مطالعہ کر جس سے تجھے معرفت، توحید اور حکمت حاصل ہوں گی اور یہ تینوں خدا کی طرف تیری راہنمائی کریں گی جس سے تو حق تعالیٰ میں فنا ہو کر بقا پائے گا۔

غوث اور قطب اگر تمام عمر ریاضت و مجاہدہ میں صَرف کر دیں تب بھی مرتبہ فقر کی ابتدا تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے کیونکہ مرتبہ فقر کی ابتدا دیدارِ حق تعالیٰ سے مشرف ہونا ہے اور دیدار کا مرتبہ حاصل کرنے کے لیے فنائے نفس کا مرتبہ حاصل کرنا پڑتا ہے اور نفس کو فنا کرنے سے قلب کو حیات اور روح کو بقا حاصل ہوتی ہے۔ پس مرتبہ فنا و بقالقا سے مشرف ہوئے بغیر ہرگز حاصل نہیں ہوسکتا اور نہ ہی فقیر کو وصالِ الٰہی حاصل ہوسکتا ہے۔ مرتبہ غوث اور مرتبہ فقیر میں کیا فرق ہے؟ عرش سے تحت الثریٰ تک جملہ مقامات اور طبقاتِ زمین و آسمان کی طیر سیر، مطالعہ علمِ لوحِ محفوظ اور عرش سے

Marfat.com

اوپر ستر ہزار منازل غوث وقطب کے دائرۂ عمل اور ایک نظر اور حکم کے تحت ہیں۔ان مراتب کے حصول کے بعد غوث وقطب سمجھتے ہیں کہ وہ انتہا تک پہنچ گئے ہیں۔ یہ نور کے مختلف طبقات کے مراتب ہیں جبکہ فقیر ان طبقات کی باطنی سیر اور نور کے مراتب کی طرف نہیں توجہ کرتا۔ کیونکہ وہ ہمیشہ انوار میں غرق اور مشرفِ دیدار رہتا ہے اور اسے مشاہدہ، قرب اور حضورِ حق حاصل ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ بیت

فقر یک سِرّ است اسرار خدا
ابتدائے انتہا بیند لقا

ترجمہ: فقر اسرارِ الٰہی میں سے ایک سرّ ہے اس کی ابتدا و انتہا لقا و دیدار میں ہے۔

فقیر لقا سے ہی قوت پاتا ہے اور لقا سے ہی توجہ، جمعیت، مشاہدہ، حضوری اور قرب پاتا ہے۔ اس کا ذکر، فکر، فنا، بقا، ادب، حیا سب لقا سے ہے۔ اس کا وصل، یقین، صدق، صفائے باطن، زندگیٔ قلب، تزکیہ نفس بھی لقا سے ہے۔ فقیر کا بولنا اور سننا بھی لقا سے ہے۔ طالبِ مولیٰ ہمیشہ لقا کی طلب میں ہوتا ہے جبکہ طالبِ دنیا بے حیا ہوتا ہے۔ اہلِ لقا اور بے حیا کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔ ابیات:

مرتبۂ فقر است با فخر از نبیؐ
فقر را دشمن بود اہل از شقی

ترجمہ: مرتبہ فقر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فخر ہے اور فقر کا دشمن بد بخت ہی ہو سکتا ہے۔

عالم او باشد غلام اہل از فقر
عالمان را برد حاضر بانظر

ترجمہ: اصل عالم وہ ہوتا ہے جو اہلِ فقر کا غلام ہو۔ اہلِ فقر عالموں کو نظر سے حضوری میں پہنچا دیتے ہیں۔

عالم طالب کی طرح ہوتا ہے جبکہ فقیر عالم پر غالب ہوتا ہے۔ اگر عالم طلبِ مولیٰ میں جان

Marfat.com

فدا کرنے والا طیار ہو تو فقیر کے لیے اُسے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دینا آسان کام ہے۔ طالبِ مولیٰ کے وجود میں تین چیزیں ہوتی ہیں اوّل نفس، دوم قلب سوم روح۔ طالب کا نفس رات دن شہوت، عورت، فرزند، رزق، طاقت وصحتِ جان اور طویل عمر کی طلب میں رہتا ہے۔ نفس بے حیا اور حریص ہے کیونکہ اس کی طلب خواہشاتِ نفس کے باعث ہے۔ طالب کا قلب رات دن نور کے درد و شوق اور پیاس کی طلب میں ہوتا ہے جو اسے روشن ضمیر اور باصفا بنا دیتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا طلبگار رہتا ہے جو کہ شفیع، پُرشفقت اور باعثِ شفا ہیں۔ طالب کی روح رات دن لقائے الٰہی کی طلب میں رہتی ہے جو کہ اللہ کی توجہ سے مجھے حاصل ہوتا ہے اور یہ توجہ رحمت، لطف اور عطائے خدا کے سبب ممکن ہے۔ طالبِ مولیٰ کو اللہ کی قسم ہے کہ روزِ اوّل عالم مرشد سے اللہ کے علم کا سبق طلب کرے اور اسے پڑھے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حاصل ہونے والی حضوری طالب کو قرب و وِصال سے مشرف کرتی ہے اور مجلسِ محمدی کی حضوری میں پہنچاتی ہے۔ مرشد کامل جو عالم ہو اُس کے سینہ میں دو علم ہوتے ہیں۔ ایک مجلسِ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا علم اور دوسرا لقا کا علم ہے جو طالبِ مولیٰ کے وجود سے میں ذکر سے پیدا ہوتے ہیں اور اس ذکر سے ذاکر لاھوت لامکان کو عیاں دیکھتا ہے۔ اس ذکر کے دو گواہ ہیں ایک یہ کہ ہر شے عیاں ہو جاتی ہے اور دوسرا یہ کہ وہ ان کو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ مدرسہ میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے علم سے طالبِ مولیٰ کے وجود میں فکر پیدا ہوتی ہے اور اس فکر سے فنا حاصل ہوتی ہے اور طالب مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔

ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود از انوارِ کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار کی طلب کر اور یہ دیدار کن کے انوار سے حاصل ہوتا ہے۔

Marfat.com

طالب از مرشد طلب ذکر خدا
سبق خوانی از خدا وحدت لقا

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے ذکرِ خدا طلب کر اور تو خدا کے لقا اور وحدت کا سبق پڑھ۔

طالب از مرشد طلب قرب از قبر
رویتی دیدار بینی راز بر

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے قبر میں بھی اللہ کا قرب طلب کرتا کہ تو دیدار کر کے صاحبِ راز بن جائے۔

اگر مرشد طالب کو دیدار ولقائے الٰہی سے مشرف کرے لیکن طالب بے یقین و بے اعتبار ہو تو اس کی عاقبت مردود ہے اور اگر طالب صاحبِ یقین و با اعتبار ہے تو وہ ایک لمحہ بھی دیدار سے الگ نہیں ہوتا اور انوار کے غلبات کے باعث دیدارِ الٰہی میں غرق رہتا ہے۔ طالبِ مولیٰ مرشد کی توجہ، توفیق اور تصور سے تصورِ حقیقی کی حقیقت معلوم کرتا ہے جو ہمیشہ اس کی رفیق رہتی ہے۔ ابیات:

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام
روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام

ترجمہ: تو طالب ہے یا مرشد' لیکن کامل کون ہے؟ کامل وہ ہے جو ہر روز صبح و شام دیدار کرتا ہے۔

طالب صادق بود برحق نگار
طالب کاذب بود خدمت شمار

ترجمہ: صادق طالب کی نظر ہمیشہ حق پر ہوتی ہے جبکہ کاذب طالب مرشد کی خدمت کے دن شمار کرتا ہے۔

کس نیابم طالبی لائق لقا
نیست لائق طالب احمق بی حیا

ترجمہ: میں نے کوئی بھی طالب ایسا نہیں پایا جو دیدار کے لائق ہو۔ یہ احمق اور بے حیا طالب دیدار

Marfat.com

کے لائق ہی نہیں۔

باھُوؒ بہر خدا دیدار دہ
تیغ بر گردن زنم سر پیش نہ

ترجمہ: باھُوؒ خدا کی خاطر دیدار عطا کرتا ہے۔ اس لیے دیدار کی خاطر اگر میں گردن پر تلوار بھی چلاؤں تو سر پیچھے نہ ہٹا۔

بی سرش طالب بود اسرار بین
بی سرش حاضر شود اہل یقین

ترجمہ: جو طالب اس راہ میں اپنا سر کٹوا لیتا ہے وہی اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے اور بے سر حضوری میں پہنچ کر اہلِ یقین بنتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ دینی عالم کا فتویٰ علمِ روایت سے ہوتا ہے اور فقیر عالم کا فتویٰ علمِ ہدایت سے نفس کی گردن مارنے اور اس کو قتل کرنے کے لیے ہوتا ہے اور عالم ولی اللہ کا فتویٰ علمِ ولایت سے ہے۔ درویش عالم کا فتویٰ علمِ عنایت سے ہے اور عارف باللہ عالم کا فتویٰ علمِ دیدار سے ہوتا ہے جو کہ اللہ کی عنایت ہے۔ بیت:

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا
معرفت قرب است و از علم و لقا

ترجمہ: تو عالم ہو یا فاضل، عارف تب تک نہیں ہو سکتا جب تک معرفت و قربِ الٰہی حاصل نہیں کرتا جو کہ علمِ لقا ہے۔

طالبِ مولیٰ کو (دیدار کے لیے) بارہ سال ریاضت یا تمام عمر صرف کرنے کی ضرورت؟

طالبِ مولیٰ کو مشرفِ دیدار ہونے کی ضرورت ہے خواہ ایک دم میں ہو خواہ ایک قدم میں۔ خواہ جان کنی کے وقت ہو خواہ قبر میں دیدار سے مشرف ہو۔ خواہ حشر میں خواہ جنت میں دیدار سے مشرف ہو۔ طالبِ صادق دیدار سے منہ نہیں موڑتا اور دن رات جانفشانی سے مرشد کی خدمت

Marfat.com

میں لگا رہتا ہے اور با اعتقاد رہتا ہے اور اس آیت کریمہ کے مصداق ہوتا ہے جس میں اللہ پاک نے فرمایا:

❁ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ (التوبہ-120)

ترجمہ: بے شک اللہ احسان کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔

مرشد کامل کے لیے پڑھے لکھے اور ان پڑھ دونوں طالب برابر ہیں کیونکہ اصل علم کا تعلق (معرفت وقربِ الٰہی کے) درجات سے ہے جو مرشد پہلے ہی روز تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے فیض و فضل فرماتے ہوئے عطا کر دیتا ہے۔ ابیات:

بر زبان الف و بدل تصدیق بے
باز احتیاجی نیست خواندن الف بے

ترجمہ: جب زبان پر الف (اسمِ اَللّٰہُ ذات) کا ذکر ہو اور دل اس کی تصدیق کر رہا ہو تو اس کے بعد الف ب یعنی دیگر اذکار کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا
طالب حق سبق خوانند از خدا

ترجمہ: ہر علم کا مطالعہ لقا کی خاطر ہونا چاہیے اور طالبِ حق اللہ سے یہی سبق پڑھتا ہے۔

سبق خواندن از خدا سنت رسولؐ
شد علم تحصیل عالم حق وصول

ترجمہ: خدا سے سبق پڑھنا سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہے اور جب یہ علم حاصل ہو جائے تو وہ عالم حق وصول کرنے والا بن جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَلرَّحۡمٰنُ ۙ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ (الرحمٰن-1-4)

ترجمہ: وہ رحمٰن ہے جس نے قرآن سکھایا۔ انسان کو پیدا کیا اور علم بیان سکھایا۔

Marfat.com

لقائے الٰہی تمام علوم مکمل اور جامع طور پر عطا کرتا ہے جس کے بعد طالب جمالِ الٰہی کا مشاہدہ عین اپنی آنکھوں سے کرتا ہے اور صاحبِ قربِ الٰہی اللہ کے ساتھ وصال پاتا ہے۔ اہلِ عالم باللہ کی نظر میں خدا سے دوری اور بے معرفتی مطلق جہالت اور بدخصلت ہے۔ اس لیے وہ جاہلوں کو لقا سے مشرف کر کے مشاہدہ اور حضوری عطا کرتا ہے اور بغیر حضوری کے دیگر علوم حجاب ہیں اگر چہ ان کو حاصل کرنے میں ساری عمر ضائع ہو جائے۔ بیت:

علم معراج است محرم سربسر
عالم و عارف بود صاحب نظر

ترجمہ: اصل علم معراج ہے جو اللہ کے اسرار سے محرم کرتا ہے جس سے طالب عالم و عارف اور صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔

دنیاوی عالم طمع اور حرص کی قید و بند میں ہوتا ہے اور عالمِ روحانی مشرفِ علمِ لقا ہوتا ہے جو علم اللہ کو پسند ہے۔ عالمِ دنیاوی علم کی جلالیت کے باعث غصہ و ناراضگی کے عالم میں ہوتا ہے اور عالمِ روحانی علم کی جمالیت سے بینائی حاصل کرتا ہے جس سے اسے معرفت حاصل ہوتی ہے۔ اہلِ چشم[1] اور اہلِ خشم[2] کو ایک دوسرے کی مجلس راس نہیں آتی۔

شرح مراقبہ

مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ یہ اللہ کی بخشش کا باعث ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری اور غلامی کا شرف عطا کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے باطن کو صفائی عطا کرتا ہے اور تمام علوم کا فیض عطا کرتا ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ بھی ہے کہ نفس کو تکبر اور خواہشاتِ نفس سے باز رکھتا ہے اور اس کے وجود کو لاموجود کر کے مکمل فنا عطا کرتا ہے۔ مراقبہ یہ ہے کہ یہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے مردہ وجود کو بقا عطا کرتا ہے اور اللہ کی معرفت، وحدت اور بقا سے مشرف کرتا ہے۔ اور مراقبہ یہ ہے

---

[1] صاحبِ بصیرت، بینا [2] صاحبِ قہر و جلال

Marfat.com

کہ تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب کے ساتوں اندام پاک ہو جاتے ہیں اور اس کا قلب آہستہ آہستہ عشقِ الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے اور اس عشق کے غلبہ سے طالب روشن ضمیر بن جاتا ہے اور اس کا دل بیدار ہو جاتا ہے اور وہ بے حجاب دائمی مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ طالبِ بینا کو اپنے مشاہدۂ دیدار پر مکمل اعتبار ہونا چاہیے۔ ان مراتب کے حصول پر طالب کا قلب و قالب دونوں نورِ الٰہی سے معمور ہو جاتے ہیں اور وہ مرتبہ محمود پر پہنچ جاتا ہے۔ جس طالب کو مشاہدۂ دیدار، قربِ الٰہی اور حضوری پر اعتبار نہیں ہوتا وہ مردود ہے۔ مراقبہ کی شرح یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں ہر ایک انبیا و اولیا سے دست مصافحہ کرتا ہے اور یہ توفیقِ الٰہی سے غرق کی کیفیت ہے کہ طالب باطن میں جو کچھ دیکھتا ہے ظاہر میں ویسا ہی پاتا ہے۔ اس کا مراقبہ باتحقیق ہوتا ہے اور اس مراقبہ سے اسے جمعیت حاصل ہوتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ طالب مراقبہ میں حاصل ہونے والے باطنی احوال کے فیض و فضل کو ظاہری فیض و فضل سے تبدیل کرنے کے طریقے سے واقف ہو۔ یہ اللہ کا لازوال کرم ہے جو وہ اپنے اس طالب پر کرتا ہے جو اپنے ازلی وعدہ پر قائم رہتا ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَاَوْفُوْا بِعَهْدِیْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ج (البقرہ-40)

ترجمہ: تم میرا وعدہ پورا کرو میں تمہارے وعدے پورے کروں گا۔

اللہ ایسے طالب کو جو اپنے وعدہ پر قائم ہو' جمعیت کا مرتبہ عطا فرماتا ہے اور اپنی رحمت سے نوازتا ہے۔ ایسا مراقبہ برحق ہے جو حق کی جانب سے ہے اور اللہ کی عزت کی قسم' کہ طالب مراقبہ میں جو کچھ دیکھتا ہے وہ حق ہے۔ ایسے بہت سے مراقبے ہیں جن میں خطراتِ شیطانی، وسوسۂ جن و نفس ہیں اور ایسے مراقبے جن میں واہمات اور دنیا کی آفات کے خیالات اور پریشانیاں ہوں' بے شمار ہیں۔ ابیات:

طالب بیا طالب بیا طالب بیا
بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا

ترجمہ: اے طالب! آتا کہ میں تجھے دیدار و وحدتِ حق عطا کروں۔

Marfat.com

طالبے خواہد اگر دیدار دم دم کہ بادیدار شد اہل از کرم
در مطالعہ غرق شو فضل از لقا این مراتب عارفان رویت نما

ترجمہ: اے طالب! اگر تو چاہتا ہے کہ دم بھر میں صاحبِ دیدار ہو جائے اور دیدار کر کے دم بھر میں اہلِ کرم میں سے ہو جائے تو اللہ کے فضل اور قرب و دیدار کے علم کے مطالعہ میں غرق ہو جا۔ یہ تجھے دیدار کرا کے عارفین کے مراتب تک لے جائے گا۔

مطلب یہ کہ طالبِ دیدار وہ ہے جو دیدار کی طلب پورا کرنے کے لیے دنیا (کی خواہشات) سے وضو کرے اور عقبیٰ (کی نعمتوں اور حور و قصور) سے غسل کر کے دو رکعت نماز (باطنی طور پر) ادا کرے۔ پہلی رکعت میں نفس کی خواہشات کو ترک کر کے فنا کرے۔ دوسری رکعت میں توحید و توکل اختیار کرتے ہوئے روح کو دیدار میں مشغول کرے اور اس کے بعد جب سلام پھیرے تو اسے اسلام کی اصل روح حاصل ہو چکی ہو اور دل میں جو کچھ غیر اللہ ہے' اسے دھو چکا ہو۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

طالب تحقیق کا نام ہے اور مرشد توفیقِ الٰہی کا نام ہے۔ جو طالب مرشد کے نیک و بد اعمال کی جاسوسی کرنے میں مصروف رہے وہ شیطان سے بھی بدتر ہے۔ جو مرشد طالب کو تلقین سے پہلے ازل و ابد اور دنیا میں ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت سے آگاہ نہیں کرتا وہ مرشد لائقِ تلقین نہیں کیونکہ وہ ابھی ناقص و ناتمام ہے اور اس سے تلقین حاصل کرنا مطلق حرام ہے۔ علمِ فقر کا اوّل قاعدہ یہ ہے کہ جو بھی علم علوم لوحِ محفوظ پر تحریر ہیں مرشد کے پہلے سبق سے ہی طالب کو معلوم ہو جائیں۔ یہ اس مرشد کے مراتب ہیں جو شیخ اور مخدوم ہے۔ اہلِ تقلید بھی مراقبہ کرتے ہیں اور اہلِ توحید صاحبِ دیدار بھی مراقبہ کرتے ہیں۔ تُو ان میں سے کون سے گروہ سے تعلق رکھتا ہے؟ ناقص طالب اور مرشد دونوں گناہوں اور لذتِ نفس اور بشریت میں مشغول رہتے ہیں جو ان کے روحانی راستے کے راہزن اور شکست و سلب کا باعث ہیں اور طالب و مرشد کو ایسے تباہ کرتے ہیں جس طرح پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ جبکہ مرشد کامل اور طالب کامل کو کوئی زوال نہیں کیونکہ وہ

Marfat.com

لازوال ہیں اگرچہ شب وروز گناہوں میں مشغول رہیں۔ ان کا وجود سمندر کے پانی کی مثل ہے جس میں گناہ بلبلے کی مثل ہیں۔ اگر سمندر میں پلیدی وگندگی کا ڈھیر بھی ڈال دیا جائے تو سمندر کا پانی میلا نہیں ہوتا اور نہ اس کا رنگ بدلتا ہے اور نہ ہی وہ ناپاک ہوتا ہے۔ بیت:

دل مرا دریا زان دریائے ھُو

از ازل تا ابد موجش پاک زن

ترجمہ: میرا دل ھُو کے سمندر کی مانند ہے جس میں ازل تا ابد پاک موجیں اٹھتیں رہیں گی۔

جس کے وجود کے ساتوں اندام تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے پاک ہو جائیں اسے محاسبہ کا کیا ڈر۔ اللہ بس ماسوئی اللہ ہوس۔

جو کوئی قلب وروح کے اتفاق سے اخلاص کے ساتھ مراقبہ میں مشغول ہوتا ہے اور یہ عہد کرتا ہے کہ وہ معرفت کے حصول کے لیے یہ مراقبہ کر رہا ہے تو وہ مراقبہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات کے ذریعے اسے پلک جھپکنے میں حضوری میں پہنچا دیتا ہے اور حضوری میں تفصیلاً سوال وجواب کرتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے باطنی طور پر کوئی حکم اس تک پہنچتا ہے تو وہ اسے چشمِ ظاہر سے بھی وصول کرتا اور دیکھتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو مراقبہ اربع عناصر (وجودِ ظاہر) کے ساتھ کیا جائے اس میں خام خیالی اور بیان کے خطرات لاحق ہوتے ہیں بلکہ ایسا شخص حیوانات کے مرتبہ پر ہوتا ہے اور بے جمیعت وپریشان رہتا ہے۔ جو مراقبہ چشمِ عیاں سے کیا جائے وہ باطنی آنکھ کھولتا ہے اور جو مراقبہ روح کے ساتھ کیا جائے وہ سلطان الوھم کی دلیل سے آگاہ کرتا ہے جسے قربِ حق حاصل ہوتا ہے اور کُل وجز اس کی نظر ونگاہ پر عیاں ہوتے ہیں۔ جو مراقبہ سرّ کے ساتھ کیا جائے وہ تمام پردے اور حجاب ہٹا کر اسرار سے آگاہ کرتا ہے اور دیدارِ پروردگار سے نواز کر یقین واعتبار کے مراتب عطا کرتا ہے۔ جو کوئی دیدار اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام (کی حیات) کا منکر ہوتا ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت نہیں فرمائیں گے اور اس سے بیزار ہیں بلکہ وہ شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اُمت سے ہی خارج ہے۔ روزِ حشر اس کا چہرہ ریچھ، خنزیر، کتے اور گدھے کی مثل

Marfat.com

ہوگا۔ جو مراقبہ نور کے ساتھ کیا جائے وہ مشاہدہ، قرب اور حضوری عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ نیکیوں کے ساتھ کیا جائے وہ لقا سے مشرف کر کے ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔ جو مراقبہ جوہرِ نورِ ایمان سے کیا جائے وہ دنیا کو ترک کرنے کی ہمت عطا کرتا ہے اور نفس و شیطان پر غالب ہونے کی طاقت عطا کرتا ہے۔ یہ ظاہری و باطنی سات مراقبے جو وجود کے (ظاہری و باطنی) ساتوں اندام سے کیے جاتے ہیں' سات قفلوں کی چابی ہیں اس کے ساتھ سات حکم، سات حکمت، سات طلسماتِ وجود یہ اور سات خزانے اکٹھے ہو کر ایک وجود میں جمع ہوں تب طالب فقر پر قدم رکھے کیونکہ یہ سات سبق طالب کے راہِ فقر پر ابتدائی قاعدے ہیں۔ اس کے بعد لاھوت لامکان' جو لانہایت مرتبہ ہے اور جس کی کوئی حد اور شمار نہیں' سے شروع کرتے ہوئے فقر پر چلے کہ محقق طالب جو اس مرتبہ پر مواحد بن جاتا ہے' کے لیے یہ مراتبِ فقر شاہد و گواہ ہیں کہ یہ راہ قربِ الٰہی کی راہ ہے۔

بیت:

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در
تا شوی عارف خدا صاحبِ نظر

ترجمہ: تو ان سات چیزوں کو چھوڑ اور سات مراتب کو طے کر تب تو عارفِ خدا اور صاحبِ نظر ہوگا۔

مطلب یہ کہ یہ دنیا جہانِ دار الفنا ہے جہاں نفسانی لوگ نفس سے لذات حاصل کرتے ہیں جس سے ان کے دل افسردہ، سیاہ اور مردہ ہو جاتے ہیں اور وہ حسرت سے ہی مر جاتے ہیں۔ جہانِ دار البقا ارواح (مردوں) کا مقام ہے جہاں وہ سوئے ہوئے ہیں اور اپنے احوال کی حقیقت کسی سے بیان نہیں کرتے۔ بعض قبریں مٹی کی لیکن نور سے پُر ہیں اور ان کے روضے جنت کی مثل ہیں جبکہ بعض قبریں جہنم کی آگ اور کانٹوں سے پُر ہوتی ہیں جہاں مردے عذاب وحساب کے باعث خوار ہوتے ہیں۔ فقیر دنیا میں موجود اہلِ نفس اور اہلِ روح دونوں کو پہچاننے والا ہوتا ہے اور قدرتِ اسرارِ ربانی کا تماشا دیکھنے والا عارف اور حق الیقین کے مرتبہ پر ہوتا ہے جو دیدار کے سوا کسی اور راہ

Marfat.com

کی طلب نہیں کرتا۔ وہ نور دیکھنے کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور شوقِ وصال میں خوش رہتا ہے اگرچہ ظاہر میں اہل وعیال کے علائق اور مشکلات میں گرفتار ہوتا ہے۔ وہ اونٹ کی مثل کانٹے کھاتا اور بار اٹھاتا ہے اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا۔ ایسا بارِ گراں برداشت کرنے والے عارفِ الٰہی ہوتے ہیں۔ ابیات:

عارفان دیدار روز دیدار بین
دیدۂ دیدار با عین الیقین

ترجمہ: عارفین ہمیشہ دیدار میں مشغول ہوتے ہیں۔ ان کے پاس دیدار کرنے والی آنکھ ہوتی ہے جس کے ساتھ عین الیقین سے دیدار کرتے ہیں۔

دیدہ با دیدار بردہ عین را
عین را باعین بیند شد لقا

ترجمہ: دیدار کرنے والی آنکھ انہیں عین حق تک لے جاتی ہے جس سے وہ اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھ کر لقا سے مشرف ہوتے ہیں۔

گر نبودے این مراتب ہر دوام
کس نگفتے کاملان ختم الاتمام

ترجمہ: اگر دیدار کے یہ دائمی مراتب نہ ہوتے تو کوئی نہ کہتا کہ کاملوں کو دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ مراتبِ فقر کی تمامیت پر پہنچ چکے ہیں۔

نیست دیدارش بدم دیوانگی
نیست دیدارش ز حق بیگانگی

ترجمہ: دیوانگی کے بغیر اس کا دیدار نصیب نہیں ہوتا اور نہ ہی حق سے بیگانگی سے دیدار عطا ہوتا ہے۔

در شریعت شد بدیدارِ خدا
در شریعت یافتم دیدار را

Marfat.com

ترجمہ: شریعت پر عمل پیرا ہونے سے ہی دیدار نصیب ہوتا ہے اور میں نے بھی شریعت پر عمل پیرا ہو کر دیدار حاصل کیا ہے۔

دیدار دہ مرشد بود دیدار بر
کامل و اکمل بود صاحبِ نظر

ترجمہ: جس مرشد کو خود دیدار حاصل ہوتا ہے وہی دیدار کرواتا ہے اور وہ کامل و اکمل اور صاحبِ نظر ہوتا ہے۔

بی طمع طالب بود جان فدا
مال و تن گردد تصرف راہ خدا

ترجمہ: بے طمع طالب جان فدا کرنے والا ہوتا ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال اور جان قربان کر دیتا ہے۔

با یقینش تاقیامت دم قدم
طالبی باشد چنین اہل از کرم

ترجمہ: جس طالب کا یقین تا قیامت قائم رہے ایسا طالب اہلِ کرم میں سے ہوتا ہے۔

ذکر فکر کشف بہ برد باہوا
باز دارد معرفت قرب از خدا

ترجمہ: ذکر، فکر اور کشف خواہشاتِ نفس کی طرف مائل کر دیتے ہیں اور طالب قرب و معرفتِ الٰہی سے دور ہو جاتا ہے۔

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدار حاصل میشود با یک سخن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر جو کہ مرشد کے ایک لفظ سے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔

Marfat.com

جز بدیدارِ دگر دلدار نیست

ہر کہ فانی شد بما آن یار نیست

ترجمہ: اللہ کے دیدار کے سوا ہمارا کوئی دلدار نہیں کیونکہ جو فانی ہو وہ ہمارا یار نہیں۔

باھُوؒ در ھُو خویش را پیچیدہ

مرا از برائی دیدار خود آفریدہ

ترجمہ: باھُوؒ خود کو ھُو میں گم رکھتا ہے کیونکہ اس (اللہ) نے مجھے اپنے دیدار کے لیے پیدا کیا ہے۔

جاننا چاہیے کہ علمِ دیدار ولقا حاصل کرنا اور اس علم پر عمل کر کے مراتبِ لقا سے مشرف ہونا اور معرفت میں کامل ہونا آسان کام ہے لیکن مراتبِ لقا میں محو ہو کر فنا فی اللہ ہونا اور مراتبِ بقا باللہ حاصل کرنا اور اس کے ساتھ ناشائستہ اعمال عجب، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے آزاد ہونا نہایت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن اگر پروردگار اس کی توفیق بخشے تو ممکن ہے۔ مراتبِ دیدار کا تعلق گفتگو، لاف زنی اور شیخی خوری سے نہیں ہے۔ اس کا تعلق توحید کی تحقیق کرنے اور لاھوت لامکان میں پہنچ کر اللہ کے خالص نور کی معرفت حاصل کرنے سے ہے۔ اسی طرح مشاہدہ، حضوری، قرب و دیدارِ الٰہی اور جمالِ الٰہی کی مثال کسی شے سے نہیں دی جاسکتی کیونکہ یہ مرتبہ تمام مراتب و مقامات سے بالاتر ہے جہاں مخلوق کا گزر ممکن نہیں۔ بیت

ہر کہ می بیند بنماید ترا

بعد ازان معلوم کن رویت لقا

ترجمہ: وہ عارف جو اللہ کا دیدار کرتا ہے وہی تجھے اس کا جمال دکھائے گا اس کے بعد تجھے قرب و دیدار کی حقیقت معلوم ہو گی۔

یہ عارفین اور فقیر اولیا اللہ کے مراتب ہیں جو اللہ کے عاشقین ہیں۔ ابیات:

عبادت عاشقان عین از عنایت

بجز دیدار دیگر نیست طاعت

Marfat.com

ترجمہ: عاشقوں کی عبادت عنایتِ الٰہی سے دیدار کرنا ہے کیونکہ دیدار کے سوا کوئی بھی دوسرے طریقہ طاعت کے لیے موزوں نہیں۔

چہ خوش خرم بلذت راز دیدن
بعین از عین بین باحق رسیدن

ترجمہ: حق تک پہنچ کر اپنی آنکھوں سے حقیقت دیکھنے اور اسرار سے مشرف ہونے کی کیا خوب لذت ہے۔

کسے اینجا رسیدہ بالقا شد
فنا فی اللہ کہ دائم باخدا شد

ترجمہ: جو بھی اس مقام تک پہنچ جاتا ہے لقا سے مشرف ہو جاتا ہے اور پھر فنا فی اللہ ہو کر ابدی وصال پالیتا ہے۔

مدرسۂ دیدار میں وہی طالبِ مولیٰ سبقِ الٰہی پڑھتا ہے جو دیدارِ الٰہی کی قدرت، عزت اور تعظیم جانتا ہے۔ دیدار کی قدر عارف ہی جانتا ہے جو لاھوت لامکان تک پہنچ چکا ہوتا ہے۔ ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را
ہیچ کس باور نیارد جز خدا

ترجمہ: جو کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نے غیب (یعنی ذاتِ حق تعالیٰ کو) دیکھا ہے تو خدا کے سوا کوئی اس کا یقین نہیں کرے گا۔

غیب بنی دیدہ بادیدار بین
نیست آنجا نفس نی شیطان لعین

ترجمہ: اگر تو غیب دیکھنا چاہتا ہے تو دیدار کرنے والی آنکھ سے دیکھ کہ جہاں دیدار ہوتا ہے وہاں نہ نفس ہے نہ شیطان لعین۔

Marfat.com

ہر کہ می بیند بود بر خود گواہ
معرفت دیدار حاصل شد اِلٰہ

ترجمہ: جو غیب (ذاتِ حق تعالیٰ) کو دیکھتا ہے وہی خود پر گواہ ہوتا ہے کہ اسے معبود کی معرفت اور دیدار حاصل ہے۔

غیب دان داند بہ آنکس غیب دان
دیدنی دیدار باچشمِ عیان

ترجمہ: غیب دان جانتا ہے کہ جو چشمِ عیاں سے دیدار کرتا ہے وہی اصل غیب دان ہے۔

چشم سِرّ عینک دران شیشہ نگر
خوش بہ بین دیدار را صاحبِ نظر

ترجمہ: چشم سِرّ عینک ہے اس کے شیشے سے صاحبِ نظر آسانی سے دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظرم ہم حاضرم ہم باللقا
ناظر و حاضر کنم طالب بیا

ترجمہ: میں صاحبِ وصال ہوں اس لیے میں ہر جگہ حاضر بھی ہوں اور ہر شے کو دیکھنے والا بھی ہوں لہٰذا اے طالب آتا کہ تجھے بھی ناظر و حاضر بنا دوں۔

جو رات دن دیدار میں غرق رہتا ہے اور اس کا مرتبہ فقیر ولی اللہ کا ہے اور جو دیدار کا منکر ہے اس کا مرتبہ فَفِرُّوْٓا اِلَى اللّٰهِ (یعنی بھاگو اللہ سے دور) ہے۔ ابیات:

کور مادر زاد طالب بی نظر
کور طالب کور رفتہ بی بصر

ترجمہ: مادر زاد (باطنی طور پر) اندھا طالب بے بصیرت ہوتا ہے اور اس دنیا سے بے بصیرت ہی جاتا ہے۔

Marfat.com

کور را گر می نمایم آفتاب
کور بیند ہر طرف یابد حجاب

ترجمہ: میں اگر اندھے کو سورج بھی دکھاؤں تو بھی اس اندھے کو ہر طرف حجاب ہی دکھائی دیتا ہے۔

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

اولاً موت است بعد از معرفت
و ز چہار بگذرد یکتا صفت

ترجمہ: پہلے مرتبہ موت[1] ہے اور اس کے بعد اللہ کی معرفت حاصل ہوتی ہے۔ جو اربع عناصر (بشریت) سے آزاد ہو جاتا ہے وہ یکتا صفت یعنی حق کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔

پنج را با پنج دارد ہوشیار
نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار

ترجمہ: جو اپنی پانچوں حسیات کو اسلام کے پانچوں ارکان ہوشیاری سے ادا کرنے میں مشغول رکھتا ہے تو نو اعضا ایک طرف اور ایک' ایک طرف ہوتا ہے اور تب وہ عارف کہلاتا ہے۔

نہ گرسنہ میشود یک سیر تر
گر یک گرسنہ میشود نہ در امر

ترجمہ: نو اگر بھوکے ہوں اور ایک سیر ہوتا ہے اور اگر ایک بھوکا ہو تو نو اعضا فرمانبردار اور قابو میں رہتے ہیں۔

دہ دیو خود در وجودے بند کن
بعد ازان ارشاد مردم پند کن

ترجمہ: اپنے وجود کے یہ دس شیطان قابو میں رکھ اور اس کے بعد لوگوں کو تلقین و نصیحت کر۔

---

[1] یعنی مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مرجاؤ) کا مرتبہ حاصل کرنا پڑتا ہے۔

Marfat.com

معرفت توحید جملہ شد او را
ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

ترجمہ: جملہ معرفتِ توحید اس کو حاصل ہوتی ہے جو وجود کے تمام اعضا کو عارفِ خدا بنادے۔

علمِ غیب کو اللہ کے خاص بندے ہی جانتے ہیں اور یہ خاص بندے جو کہ عارفِ خدا ہیں، وہی اس علمِ غیب کو پڑھتے ہیں۔ اہلِ ایمان وہی ہیں جو علمِ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور جو کوئی علمِ غیب پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ہرگز صاحبِ ایمان نہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ لَا رَیْبَ ۛ فِیْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ (البقرہ-3,2)

ترجمہ: اس (کتاب) میں کوئی شک وشبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

اور وہ اس حدیث کے موافق ہوتے ہیں جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ اللّٰهُ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ

ترجمہ: جو اللہ کو پہچان لیتا ہے اس سے کوئی شے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتی۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

❁ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِیْرٌ (الملک-12)

ترجمہ: اور جو اپنے ربّ سے غیب کے متعلق ڈرتے ہیں پس ان کے لیے مغفرت اور اجرِ عظیم ہے۔

جو فقیر قرب و دیدارِ الٰہی کا عالم ہوا اسے توفیقِ الٰہی سے ایسی تصدیقِ قلب حاصل ہوتی ہے کہ وہ تمام علمِ ظاہر و زبانی بھول جاتا ہے اور اسے حروفِ تہجی میں سے ایک بھی حرف یاد نہیں رہتا۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ كَلَّ لِسَانَهٗ

ترجمہ: پس جو اپنے ربّ کو پہچان لیتا ہے تحقیق اس کی زبان گونگی ہو جاتی ہے۔

Marfat.com

فقیر کو علمِ دیدار سے قرب، عزت، عظمت، شرافت، کرامت، جمعیت، فخر، حکمت، امر، حکم، تصرف، توجہ، تفکر، تصور اور کونین پر غلبہ، روشن ضمیری، تجلیاتِ ذات کے انوار کا بے حجاب مشاہدہ اور اسرارِ قدرتِ سبحانی کے احوال سے واقفیت حاصل ہوتی ہے کہ فقرا کے لیے علمِ دیدار کے سوا کوئی دوسرا علم پڑھنا مردار ہے اور فقیر کو ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد و ظائف سے کیا سروکار؟ ابیات:

مرشد دیدار دیدارش نظر
بانظر ناظر کند موسیٰؑ خضرؑ

ترجمہ: صاحبِ دیدار مرشد اپنی (باطنی) نظر سے طالبانِ مولیٰ کو دیدار عطا کرتا ہے اور انہیں موسیٰؑ اور خضرؑ کی صفت کا حامل بنا کر دیدار کرنے والا بنا دیتا ہے۔

این شرف شد امتی از مصطفیٰؐ
نَحْنُ اَقْرَبُ یافتہ قرب از اِلٰہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیروکاروں کو حاصل ہے جو اللہ کے قرب سے نَحْنُ اَقْرَبُ کی حقیقت حاصل کرتے ہیں۔

اے احمق و گمراہ! قربِ الٰہی کے یہ مراتب فقر سے حاصل ہوتے ہیں۔ جاننا چاہیے کہ طریقت کے راستے کے ہر مراتب کی ابتدا قربِ الٰہی ہے اور انتہا مجلسِ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں پہنچنا ہے کیونکہ ان مراتب کی ابتدا اور انتہا کے درمیان دیدارِ الٰہی ہے جو اللہ کی عطا اور اس کا فیض و فضل ہے۔ ان مراتب کی ابتدا و انتہا حاصل کرنا بھی نامکمل ہے جب تک ابتدا اور انتہا ایک نہ ہو جائیں کیونکہ درحقیقت ابتدا و انتہا ایک ہی ہیں۔ جو کوئی نیند یا مراقبہ میں دیدارِ ربّ العالمین سے مشرف ہو جائے وہ تمام عمر نہیں سوتا بلکہ بیدار رہتا ہے اور اگر سو بھی جائے تو بے حجاب حضورِ حق سے مشرف ہوتا ہے۔ جسے دیدار حاصل ہو جائے اسے بدبودار اور مردار دنیا پسند نہیں آتی۔ جس کے پاس یہ دو گواہ (قربِ الٰہی اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری) نہیں اسے دیدار حاصل نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

Marfat.com

اَلنِّهَايَتُ هُوَ الرَّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَتِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔

محبت قربِ الٰہی کی راہ ہے کہ اس کی انتہا پر قربِ الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ جو طالب قربِ الٰہی کی اس راہ کا متلاشی ہو وہ آخر قربِ الٰہی پا لیتا ہے۔ ذکر، فکر، ذوق، شوق، مراقبہ، مکاشفہ سب قربِ الٰہی کے لیے وسیلہ ہیں اور انتہا میں قربِ الٰہی عطا کرتے ہیں۔ تصور، تصرف، توجہ، تفکر، معرفت توحید تک پہنچنے کی راہ ہے جو دیدار عطا کرتی ہے اور آخر قربِ الٰہی تک پہنچاتی ہے اور (ہر شے کی حقیقت دیکھنے والی) نظر و نگاہ عطا کرتی ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مرشد کامل مراتبِ ابتدا میں ہی انتہا دکھاتا ہے اور جب دیدار سے مشرف کرتا ہے تو ابتدا اور انتہا بھی یاد نہیں رہتی۔ یہ حقیقتِ حق کو آنکھوں سے دیکھنے کے مراتب ہیں۔ بیت:

گر بگویم دیدہ ام مدعی با دعویٰ در
کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خوک خر

ترجمہ: اگر میں یہ دعویٰ کروں کہ میں نے دیدار کیا ہے تو یہ سچ ہے کہ (باطنی آنکھوں سے) اندھے اسے کہاں دیکھ سکتے ہیں وہ تو کتے، خنزیر اور گدھے کی مثل جانور ہیں۔

دیدار، اس کی روشنی اور انوار طالب پر اس طرح غالب آتے ہیں جیسے پانی آگ پر۔ بیت:

با دمے دیدار برم شد حضور
شد مشرف بالقا در غرق نور

ترجمہ: میں ایک لمحہ میں حضوری میں لے جا کر دیدار کراتا ہوں اور نور میں غرق کر کے لقا سے مشرف کرتا ہوں۔

مرشد سب سے پہلے دل کے اندھے طالب کو بینائی کی دوا دے کر چشمِ بصیرت عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دائمی دیدار عطا کرتا ہے۔ جس کے پاس لازوال ایمان ہو وہ اولیا میں سے ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

Marfat.com

۞ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ (یونس-62)

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ کو نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ غم۔

عالم دیدار کے احکامات بیان کرتا ہے جبکہ مرشد کامل دیدار کرواتا ہے۔ کہنے اور دکھانے میں بہت فرق ہے۔ فقیر پر فرضِ عین ہے کہ جملہ خزانوں پر تصرف، ملکِ سلیمانی، جملہ ارواحِ انبیا اور اولیا اللہ، تسبیح کرنے والے جملہ فرشتے اور کل و جز جو کچھ دنیا میں ہے اسے اپنے قبضہ وقدرت میں لے آئے۔ یہ مراتب فقرِ اختیاری سے حاصل ہوتے ہیں جن کو بعد میں توفیقِ الٰہی سے ترک کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ فقیر تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور ایک ہی بار میں سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کر کے ان سے الگ ہو جاتا ہے۔ فقر کو توکل، غنایت اور ہدایت کے احوال سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ غنایت کے بغیر فقر اضطراری ہے جس میں طالب شکایت ہی کرتا رہتا ہے۔ بیت:

توحید سر عطا است کہ تقلید سر خطا است

از دست نارساست کہ مکارہ پارسا است

ترجمہ: توحید سراسر عطا جبکہ تقلید سراسر خطا ہے۔ اور جو گناہ نہ کر سکتا ہو وہ مکاری سے پارسائی کا دعویٰ کرتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

۞ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم-17)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

جب تک طالبِ دیدارِ الٰہی دونوں جہان کے نظارے سے بیزار نہ ہو جائے، اس سے ہزار بار استغفار کرتا رہے جب تک کہ دل کی سیاہی دور نہ ہو جائے اور وہ ہمیشہ کے لیے بیدار ہو کر یقین و اعتبار نہ حاصل کر لے۔ تب تک اس کے لیے معرفتِ الٰہی اور وصال تک پہنچنا اور دیدارِ الٰہی سے مشرف ہونا نہایت مشکل، دشوار اور کارِ محال ہے۔

Marfat.com

دیدۂ دیدار ما را از ازل
معرفت دیدار ما را شد فضل

ترجمہ: اللہ کے فضل سے ہمیں ازل سے ہی اس کی معرفت اور دیدار کرنے والی آنکھ حاصل ہے۔

اگر کوئی شخص تمام عمر مطالعہ علم میں گزار دے اور علم کے حصول سے عالم فاضل بن جائے اور وہ تمام علوم پڑھتا رہے تب بھی وہ باطن، توحید، معرفت، قرب اور حضوری سے بے خبر اور محروم رہتا ہے اور اگر کوئی اپنی تمام عمر ریاضت میں صرف کر دے اور ایک سوتیس سال ایک ٹانگ پر کھڑا رہ کر مجاہدہ کرتا رہے تو بھی اسے طریقت، معرفت، باطن، لقا، بقا اور فنا کی ذرا بھی خبر نہیں ہوتی اور نہ ہو سکتی ہے جب تک مرشد کامل کی توفیق حاصل نہ ہو۔ سالہا سال کی عبادت اور اس کے ثواب سے مرشد کی توجہ بہتر ہے جو ایک لمحہ میں اللہ کا بے حجاب دیدار عطا کرتی ہے۔ ابیات:

مرشدی باشد ترا مراتب رہنما
طلب کن از مرشدی رویت خدا

ترجمہ: مرشد ہر مرتبہ پر تیرا رہنما ہے لہٰذا تو اس سے دیدارِ خدا کی طلب کر۔

حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان
و ز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان

ترجمہ: تو حافظ بن گیا ہو یا عالم اور تیری زبان میں تاثیر ہو لیکن تو وحدتِ حق کی تصدیق سے بے خبر ہے کیونکہ تو حجاب میں ہے۔

مجھے تو ان احمق لوگوں پر حیرت ہوتی ہے کہ بعض اہلِ بدعت فرعون اور شیطان کے گروہ سے تعلق رکھنے والے، شرابی و نفسانی لوگ جو کہتے ہیں کہ ہمیں اللہ رحمٰن کی معرفت اور دیدار حاصل ہے لیکن در حقیقت وہ کفار، اہلِ ابلیس اور اہلِ زنار کو (اپنے تصور میں) دیکھتے ہیں۔ ان اہلِ بدعت کی بنیاد خلافِ طریقہ ہے اور ان کا یہ دعویٰ جھوٹا ہے۔

Marfat.com

ہر کہ می بیند بدیدار خدا
آن طالبان را بانظر ببرد لقا

ترجمہ: جس مرشد کو دیدارِ الٰہی حاصل ہو وہ طالبانِ مولیٰ کو بھی اپنی توجہ سے قرب و دیدارِ الٰہی بخشتا ہے۔

در معرفت دیدارِ حق ناظر کند
بانظر مجلس نبیؐ اللہ برد

ترجمہ: مرشد معرفت عطا کرتے ہوئے دیدارِ حق کراتا ہے اور نظر سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں لے جاتا ہے۔

دم دلم دیدار میبردہ حضور
روح را روحی برد اہل القبور

ترجمہ: میرا دل ہر لمحہ دیدار میں مشغول رہتا ہے اور لمحہ بھر میں حضورِ حق میں پہنچ جاتا ہے اور اپنی روح کو اہلِ قبور کی ارواح تک لے جاتا ہے۔

لائق دیدار اوّل دیدہ کن
دیدہ دیدار را زان دیدہ کن

ترجمہ: سب سے پہلے اپنی آنکھوں کو دیدار کے لائق بنا اور پھر اس آنکھ سے اللہ کا دیدار کر۔

نیست منزل نیست آنجائے مقام
غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام

ترجمہ: غرق فی التوحید کے مرتبہ پر نہ کوئی منزل ہے نہ مقام۔

طالبے موسیٰؑ طلب دیدار جو
باھُوؒ معرفت دیدار موسیٰؑ را بگو

ترجمہ: طالب کو موسیٰ علیہ السلام کی مثل دیدار کی جستجو کرنے والا ہونا چاہیے۔تو موسیٰ علیہ السلام کی

Marfat.com

طرح اللہ سے اس کی معرفت و دیدار طلب کر۔

مرشد کے تصرف اور دیدار کے تصور کی بدولت طالب اعتبار حاصل کرتا ہے جبکہ مرشد کی خدمت کے دن، مہینے اور سال شمار کرنے سے اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ بیت:

باھُوؒ طالب دیدار از خود خود جدا
از میان خود رفت می بیند لقا

ترجمہ: باھُوؒ! دیدار کے طالب کو اپنی خودی (انا) سے نجات حاصل کر لینی چاہیے کیونکہ جب وہ اپنی خودی سے جدا ہو جائے تب قرب و دیدار حاصل ہوتا ہے۔

عورت، بیٹے اور مال کی محبت اور ذکر، فکر، خیال، طمع اور مردار نفس اللہ کی معرفت اور دیدار سے روکتے ہیں۔ قرب و دیدار اس نماز سے حاصل ہوتا ہے جو معرفت اور نورِ حضور سے دائمی طور پر مشرف ہو۔ دیدارِ الٰہی ایک راز ہے۔ ابیات:

سر رود در سجدہ دل باشد باخدا
روح شد باحق مشرف اتحاد بالقا

ترجمہ: (نماز ایسی ہو کہ جب) سر سجدہ میں جائے تو دل خدا کے ساتھ مشغول ہو اور روح اللہ کے قرب و وِصال سے مشرف ہو۔

این نماز عارفان با دل حضور
فرض عین است این نماز بالضرور

ترجمہ: ایسی نماز عارفین ہی حضورِ قلب سے ادا کرتے ہیں اور یہی نماز فرضِ عین اور لازم ہے۔

جاننا چاہیے کہ انسان مخلوق ہے اور اللہ قادرِ مطلق حیّ و قیوم اور غیر مخلوق ہے۔ پس معلوم ہوا کہ مخلوق کی کیا مجال کہ غیر مخلوق اللہ تک پہنچ کر اس کی معرفت، قرب و وصال اور حضوری حاصل کرے اور اللہ کے جمال کے دیدار سے مشرف ہو۔ قرب و دیدار اور حضوری سے مشرف ہونے کی شرح یہ ہے کہ جو کوئی قرب و دیدار سے مشرف ہونے کا انکار کرتا ہے وہ لعنتی اور بے دین ہے۔ مطلب یہ

Marfat.com

کہ ظاہری علم، ذکر، فکر، تلاوت، وظائف، مراقبہ اور مجاہدہ قربِ الٰہی اور توحید کی راہ اور دیدار سے مشرف کرنے والے علم سے دور ہیں۔ قرب و دیدارِ حق تعالیٰ سے مشرف ہونے کے اعلیٰ مراتب اور عین العلم تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتے ہیں۔ طالب کا دل جب اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور میں محو ہو کر اس سے حاصل ہونے والے علم کے مطالعہ میں غرق ہوتا ہے تو معرفتِ توحید کا سفر تیز تر ہو جاتا ہے کیونکہ دیدار کا طالب نفس کو براق کی مثل اپنی سواری بنا کر ہوا اور بجلی کی طرح لمحہ بھر میں دیدار سے مشرف ہو جاتا ہے۔ بندہ اور خدا کے درمیان کوئی حجاب اور پتھر و پہاڑ نہیں ہیں۔ تاہم یہ مراتب یقین اور اعتبار سے حاصل ہوتے ہیں۔ ابیات:

تا نہ بینم من بچشم خود خدا
نیست باور گفتہ درویش را

ترجمہ: جب تک میں اپنی آنکھوں سے اللہ کا دیدار نہ کر لوں میں کسی درویش کی باتوں پر یقین نہیں کرتا۔

ہر کہ می بیند بود در غرق نور
معرفت توحید اینست حق حضور

ترجمہ: جو دیدار کر لے وہ اس کے نور میں غرق ہو جاتا ہے یہی معرفتِ توحید اور حضورِ حق ہے۔

بی سری سجدہ کنم حاضر خدا
این نمازے عارفان را از لقا

ترجمہ: میں بے سر ہو کر حق تعالیٰ کے حضور سجدہ کرتا ہوں۔ عارفین کی یہ نماز قرب و دیدارِ الٰہی سے ادا ہوتی ہے۔

بی سری سجدہ بود ہم بی جبین
نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: عارفین سر اور پیشانی کے بغیر سجدہ کرتے ہیں کہ لامکان میں نہ آسمان ہے اور نہ زمین۔

Marfat.com

بی چشم بینم بخوانم بے زبان
معرفت لاہوت اینست لامکان

ترجمہ: میں بغیر آنکھوں کے دیدار کرتا ہوں اور بے زبان اس کا ذکر کرتا ہوں کہ یہی لاہوت لامکان میں پہنچ کر حاصل ہونے والی معرفت ہے۔

سجدہ در نور است رو رویت دوام
قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام

ترجمہ: جب طالب نور میں غرق ہو کر سجدہ کرتا ہے تب اسے دائمی دیدار حاصل ہوتا ہے اور وہ ہر جگہ اسی قبلہ (ذات) کو دیکھتا ہے کیونکہ ہر طرف وہی قبلہ (ذات) ہے۔

ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز
معرفت توحید اینست فضل راز

ترجمہ: یہ تینوں قبلہ (نفس، قلب اور روح) نماز میں قربِ الٰہی بخشتے ہیں اور یہی معرفتِ توحید کا راز ہے۔

نفس نورش قلب نورش روح نور
اہل نوری را نمازی شد حضور

ترجمہ: ایسے نمازی کا نفس، قلب اور روح تینوں نور ہوتے ہیں۔ اہلِ نور کی نماز ہی حضوری ہوتی ہے۔

دل پریشان نمازی کی روا
دل بخطرہ نفس شیطان و ہوا

ترجمہ: دل خطرۂ نفس و شیطان اور خواہشات کا شکار ہو تو ایسے پریشان دل کی نماز کیسے ادا ہو سکتی ہے۔

نماز معراج است می بیند خدا
عارفان را در نمازے شد لقا

Marfat.com

ترجمہ: نماز معراج ہے جس میں نمازی خدا کا دیدار کرتا ہے اور عارفین کو نماز میں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ عارفین دائمی نماز میں مشغول ہوتے ہیں اور عارفین کا دل بھی ہمیشہ نماز میں غرق ہوتا ہے اور عارفین کی روح بھی مکمل طور پر نماز میں مشغول ہوتی ہے۔ عارفین کی نماز راز ہوتی ہے اور وہ نماز میں اسرار ہی بیان کرتے ہیں۔ مرشد نور الہدیٰ علمِ دیدار سے کَفٰی بِاللّٰہ (ترجمہ: میرے لیے اللہ ہی کافی ہے) کا سبق دیتا ہے اور صادق طالب لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا (المزمل۔9) ترجمہ: ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تم اسی کو اپنا کارساز بناؤ'' کا علم سیکھتا ہے۔ ایسا مرشد دیدار سے مشرف کرنے والا مخدوم ہوتا ہے۔ اور جو مرشد طالبِ مولیٰ کو ذکر، فکر، مراقبہ اور حبسِ دم کا سبق دیتا ہے تو وہ طالب اپنی منزل تک ہرگز نہیں پہنچ سکتا کیونکہ ناقص مرشد معرفتِ الٰہی سے محروم ہوتا ہے۔ لیکن معرفت حاصل کرنے کے بہت سے طریقے ہیں اور معرفت کا سب سے بہترین طریقہ توفیقِ الٰہی اور تحقیق سے دیدار سے مشرف ہونا ہے۔ سن! اگر مادرزاد (باطنی طور پر) اندھے شخص سے کہا جائے کہ دیدارِ پروردگار کر، تو وہ کہتا ہے کہ دیدار قیامت کے روز ہوگا۔ ایسا کہنے والا مکمل طور پر پردہ وحجاب میں ہے جبکہ اہلِ چشمِ بینا (صاحبِ بصیرت) دائمی طور پر اللہ رحمٰن کے بے حجاب دیدار سے مشرف ہوتے ہیں اور نہ کسی سے گھبراتے ہیں کیونکہ ان کے لیے آج اور کل (دنیا اور عقبیٰ) برابر ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى (بنی اسرائیل۔72)

ترجمہ: اور جو اس دنیا میں (دیدار سے) اندھا رہا وہ آخرت میں بھی اندھا ہی رہے گا۔

ابیات:

ہر کہ در دنیا نہ بیند حق لقا
بے نصیبے او بود آخر کجا

ترجمہ: جس نے اس دنیا میں حق تعالیٰ کا لقا حاصل نہ کیا تو اس بے نصیب کو آخرت میں کہاں سے

Marfat.com

ہوگا۔

آخرت او حور خواہد ہم قصور
بے نصیبے او ز دیدارش حضور

ترجمہ: وہ آخرت میں حور وقصور کا طلبگار رہتا ہے اس لیے اللہ کے دیدار اور حضورِ حق اس کا نصیب نہیں ہوتے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی (النجم-17)

ترجمہ: (اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی) نظر نہ بہکی اور نہ حد سے بڑھی۔

اے احمق و بے حیا! یہ مراتبِ لقا عارفین کا نصیب ہیں۔ ابیات:

از ناف تا سر جلوۂ انوارِ حق
آنچہ می بینم ازان دیدارِ حق

ترجمہ: میرے پورے وجود میں انوارِ حق کا جلوہ ہے اور میں جس طرح بھی دیکھتا ہوں دیدار ہی کرتا ہوں۔

حق و باطل را کنم تحقیق تر
میبرم دیدار طالب را نظر

ترجمہ: میں حق و باطل کی تحقیق کرنے والا ہوں اور طالبِ دیدار کو اپنی نگاہ (کی تاثیر) سے حضورِ حق میں لے جاتا ہوں۔

زندگی شد بالقا بیندگی
بی لقائش زندگی شرمندگی

ترجمہ: اس کے قرب و دیدار میں مشغول رہنا ہی اصل زندگی ہے جبکہ دیدار کے بغیر زندگی محض شرمندگی ہے۔

Marfat.com

جو عارف مرشد (بیعت کے) پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو ربّ کریم کے دیدار کی عظیم دولت عطا نہیں کرتا وہ مرشد لائقِ ارشاد نہیں۔ نورِ الٰہی کا حامل عارف مرشد وہ ہے جو طالبِ مولیٰ کو باطن میں دائمی دیدار سے مشرف کر دے جبکہ ظاہر میں طالب کو مطالعۂ علم میں مشغول اور شریعت میں ہوشیار رکھے۔ جان لو کہ جس طرح خضر علیہ السلام نے ظلمات سے آبِ حیات حاصل کیا اسی طرح عارفین تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے (دائمی) حیات پاتے ہیں۔ بیت:

خضر را طالب کنم بہر از خدا
منکہ طالب با حضوری مصطفیؐ

ترجمہ: چونکہ میں وہ طالب ہوں جسے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہے اس لیے میں خدا کی خاطر خضر کو اپنا طالب بناتا ہوں۔

حضرت خضرؑ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی امت کے مرتبہ فقر سے رات دن عبرت و حیرت میں ڈوبے رہتے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت اللہ تعالیٰ کے قرب میں دائمی دیدار سے مشرف اور رحمتِ الٰہی کی بدولت اللہ کی بارگاہ میں منظور ہے۔ ابیات:

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا
شرف امت را تمام از مصطفیؐ

ترجمہ: خضرؑ کو اللہ کے قرب، دیدار اور وحدت کی خبر نہیں کیونکہ یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو حاصل ہے۔

فکر فرحت نفس و ذکر راہزن
طالبان دیدار را بس این سخن

ترجمہ: فکر نفس کی راحت کا باعث اور ذکر راہزن ہے۔ طالبانِ دیدار کے لیے بس یہی بات کافی ہے (کہ وہ دیدار میں محو رہتے ہیں)۔

Marfat.com

با توجہ میبرم دیدارِ حق
زیر پائے تو شود جملہ طبق

ترجمہ: میں تجھے توجہ سے دیدارِ حق تک عطا کر سکتا ہوں اور اس مرتبہ پر پہنچا سکتا ہوں جس سے جملہ طبقات تیرے قدموں تلے ہوں گے۔

با الف اللہ رسانم باحضور
این مراتب عارفان است غرق نور

ترجمہ: میں تجھے اللہ کے الف (اسم اَللّٰہُ ذات) سے حضورِ حق میں پہنچا سکتا ہوں۔ یہ نور میں غرق عارفین کے مراتب ہیں۔

عالم شدم در علم توحید از خدا
احتیاجی نیست علم از سر ہوا

ترجمہ: میں حق تعالیٰ سے علمِ توحید پڑھ کر عالم بن گیا ہوں اب مجھے دوسرا کوئی بھی علم پڑھنے کی ضرورت نہیں جو محض خواہشاتِ نفسانی کا باعث ہیں۔

علم شیطان است کبر و بے کرم
گر بگویم کہ انا شیطان میشوم

ترجمہ: اگر علم تکبر کا باعث ہو تو شیطان ہے اور اللہ کے کرم سے محروم ہے۔ اگر میں ''مَیں'' کہوں گا تو میں شیطان بن جاؤں گا۔

علم قرآن است قرب و معرفت
علم آن باشد بود نبوی صفت

ترجمہ: اگر علم قرب و معرفتِ الٰہی کا باعث ہو تو قرآن ہے۔ اور علم وہی ہوتا ہے جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات کا حامل بنا دے۔

Marfat.com

خلق باخُلق است باخالق تمام

نیک خصلت ہمچو نبویؐ والسلام

ترجمہ: اگر اللہ کا قرب حاصل کرنا ہو تو مخلوق کے ساتھ اچھے اخلاق کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔اس لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صفات اختیار کرنی چاہیے جو کہ سلامتی کا باعث ہیں۔

جس عالم فقیہ کا نفس طاقتور، دل سیاہ اور مردہ ہو تو اس سے ہم کلام نہ ہو کہ وہ باطن اور معرفتِ الٰہی سے بے خبر ہے اور نہ اسے باطن (کے احوال) سے آگاہی ہے کیونکہ اس کی توجہ و نگاہ اپنے نفس پر ہے۔ ہر علم کی اساس اور مغز علمِ تصوف ہے جو حق تعالیٰ اور رسولِ خدا کے کلام پر مبنی ہے۔علمِ تصوف اُم العلم اور ہر علم کی روح ہے۔علمِ تصوف سے حیّ و قیوم ذات کے کل و جز علوم اور حق و باطل کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ جو علمِ تصوف نہیں پڑھتا وہ سیاہ دل ہوتا ہے جو جہالت و نفاق کی حالت میں رہتا ہے۔علمِ فقر بھی فیضِ الٰہی کی بدولت علمِ تصوف میں شامل ہے اور یہی علمِ تصوف راہِ فقر کی بنیاد ہے۔ اللہ کے فضل سے طالب کو تصدیق القلب کی صفت حاصل ہوتی ہے اور اسے حق تعالیٰ کی رفاقت کی توفیق حاصل ہوتی ہے جو اسے باتحقیق صدیق بناتی ہے۔علمِ تصوف عارف پر رحمتِ الٰہی ہے۔ جو علمِ تصوف سے منع کرتا ہے وہ قومِ زندیق سے تعلق رکھتا ہے۔

ابیات:

گر بے علم عالم شدی بے معرفت

جاہلی علم است خرِ عیسیٰؑ صفت

ترجمہ: اگر تو عالم ہے اور تیرے پاس تصوف اور معرفت کا علم نہیں تو تُو اصل علم سے جاہل ہے اور عیسیٰ علیہ السلام کے گدھے کی مثل کتابوں کا بوجھ اٹھانے والا ہے۔

تا نیابی معرفت راہبر خدا

طلب کن مرشد شوی تو اولیا

ترجمہ: جب تک تو معرفت کو نہیں پا لیتا تجھے مرشد کی ضرورت ہے جو تیری راہبری اللہ کی طرف

Marfat.com

کرے۔ تو مرشد کی طلب کرتا کہ تو اولیا میں سے ہو جائے۔

طالب سب سے پہلے مرشد سے کل و جز مخلوقات اور ذات کی صفات طلب کرے جو مرشد کے ایک لفظ ''کن'' کی طاقت سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ لفظ مرشد کے چار حروف ہیں م، ر، ش، د۔ حرف ''م'' سے مرشد مشاہدۂ حضورِ حق اور معرفت و معراج عطا کرتا ہے۔ حرف ''ر'' سے نورِ توحید میں غرق کر کے رازِ حق تک پہنچاتا ہے۔ حرف ''ش'' سے مرشد شہسوار عارف ہوتا ہے جو اہل قبور کی ارواح کے احوال دیکھنے والا ہوتا ہے۔ حرف ''د'' سے طالب کو دائمی الہام عطا ہوتا ہے۔ لفظ طالب کے بھی چار حروف ہیں ط، ا، ل، ب۔ حرف ''ط'' سے طالب طاعتِ مرشد میں مشغول رہتا ہے اور اس کی بندگی کا طوق اپنی گردن میں ڈالتا ہے اور حق تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ہمیشہ مصروف رہتا ہے۔ حرف ''ا'' سے طالب کا ارادہ صادق ہوتا ہے اور وہ مرشد کا باادب ہوتا ہے۔ جو بھی آزمائش اس پر آئے وہ اف نہیں کرتا۔ حرف ''ل'' سے طالب لایحتاج اور لقائے الٰہی کے لائق ہوتا ہے جو کبھی بھی لاف زنی نہیں کرتا۔ حرف ''ب'' سے طالب بہرہ مند (خوش قسمت)، باوفا اور باحیا ہوتا ہے اور اس کا قلب پاکیزہ اور وہ تقدیر پر راضی رہنے والا ہوتا ہے۔ مرشد کے چاروں حروف طالب کے چاروں حروف سے اس طرح بدل جاتے ہیں کہ طالب مرشد کے وجود، جان، جسم، قلب اور قالب کے ساتھ یکتا ہو جاتا ہے۔ جو کچھ مرشد کی زبان پر ہوتا ہے طالب کی زبان سے بھی وہی ادا ہوتا ہے۔ طالب کی آنکھیں مرشد کی آنکھیں، طالب کے کان مرشد کے کان، طالب کا قلب مرشد کا قلب، طالب کی روح مرشد کی روح، طالب کے ہاتھ مرشد کے ہاتھ اور طالب کے پاؤں مرشد کے پاؤں بن جاتے ہیں۔ یہ فنافی الشیخ کی حالت ہوتی ہے۔ وہ طالب مرتبۂ مرشد کے لیے منتخب ہوتا ہے۔ طالب کا نفس مرشد کے نفس کی مثل مر جاتا ہے اور اس کا قلب مرشد کے قلب کی مثل حیات پا جاتا ہے اور اس کی روح فرحت پاتی ہے۔ فنافی الشیخ کے اس مرتبہ پر مرشد و طالب کا نام، اطوار اور طریقے ایک جیسے ہو جاتے ہیں اور طالب کی صورت سے مرشد کی صورت نظر آتی ہے۔ مرشد کی رفاقت طالب کے لیے یقیناً توفیقِ حق کا وسیلہ بن جاتی ہے۔ یہ مرتبہ جمعیت ہے

Marfat.com

جہاں مرشد کے تمام خوبصورت اوصاف طالب میں جمع ہو جاتے ہیں اور اسے مرشد کے ساتھ لازوال وصال نصیب ہوتا ہے۔ مرشد کل اور توحید کی صورت ہے جیسا کہ اللہ نے اس فرمان میں فرمایا:

❁ يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ (الفتح۔10)

ترجمہ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

بیت:

گر بیائی طالبا حاضر خدا
درمیان پردہ نماند شد لقا

ترجمہ: اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے حضورِ حق میں پہنچا دوں گا جہاں تو ایسے دیدار کرے گا کہ تیرے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ حائل نہ ہوگا۔

مرشد کی کاملیت حضورِ حق میں پہنچانے کی صلاحیت سے پتا چلتی ہے کہ وہ ایک ہی نگاہ سے کل و جز کے سب مراتب طے کرا دیتا ہے۔ بیت:

اگر تو طالب صادقی با ما بیا
شد مشرف در مجالس مصطفیٰؐ

ترجمہ: اگر تو صادق طالب ہے تو ہمارے پاس آ۔ ہم تمہیں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف کر دیں گے۔

جان لو کہ طریقہ قادری میں طالب مرید پھول کی مثل ہے جبکہ دوسرا ہر طریقہ پھول کے گرد کانٹوں کی مثل ہے اور مکمل طور پر خوار اور نفس کی قید میں ہے۔ قادری طریقے کا طالب مرید بااعتبار ہوتا ہے۔ اسے ذکر، فکر اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت؟ بیت:

منکہ مرشد قادریم قدر دان
شد قرب قدرت خدا عارف عیان

Marfat.com

ترجمہ: میں قادری مرشد ہوں میری قدر پہچان۔ میں وہ عارف ہوں جسے اللہ کا قرب اور بے حجاب دیدار حاصل ہے۔

دیدار سے جمعیت حاصل ہوتی ہے اور دیدارِ الٰہی کے علاوہ سب کچھ مردار ہے۔ بیت:

باھُوؒ در ھُو گم شدہ چون آب شیر

انتہا توحید این فی اللہ فقیر

ترجمہ: باھُوؒ ھُو میں ایسے گم ہے جیسے پانی دودھ میں۔ اللہ کے فقیر کی انتہا یہی توحید ہے۔

طالبِ دنیا بہت سے ہیں اور طالبِ عقبیٰ بیشمار ہیں۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک ہی دیدار کا طالب ہوتا ہے جسے دنیا یا جنت سے کیا سروکار۔ جان لو کہ آدمی کے وجود میں سات اندام ہیں اور ہر اندام حرص، طمع، حسد اور عجب کی قید میں ہے۔ مرشد کامل' طالبِ مولیٰ کے ساتوں اندام کو ان برائیوں سے نجات دلاتے ہوئے سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب ظاہری حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور اس کے ساتھ دیگر سات علمِ کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے جس سے طالب باطنی حکمت کے خزانوں کو اپنے تصرف میں لے آتا ہے اور اس کے ساتھ مرشد وجود کے ساتوں اندام کو تمام ظاہری و باطنی علوم سے آراستہ کر کے کامل کرتا ہے۔ اس کے بعد طالب تلقین وارشاد کے لائق بنتا ہے اور اعتبار اور یقین کے ساتھ دستِ بیعت ہوتا ہے۔ ایک ہی ہفتہ میں طالب فقر، معرفت اور ولایت کی تمامیت تک پہنچ جاتا ہے اور اسے فیض وفضل کی انتہا عطا کی جاتی ہے اور طالب ہر غم سے نجات حاصل کر لیتا ہے اور اسے اللہ کے ساتھ وصال کا ایسا مرتبہ حاصل ہوتا ہے جسے کوئی زوال اور رجعت نہیں۔ وہ (ہر شے سے) لایحتاج رہتا ہے۔ اور ہمیشہ دیدار اور معرفتِ الٰہی کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے جو کہ اصل معراج ہے۔ مردِ مرشد کی مہربانی سے صادق طالب پہلے ہی روز مرتبہ جمعیت پر پہنچ جاتا ہے۔ دیدار و قربِ الٰہی سے مشرف مرشد کامل طالب کو سب سے پہلے سونا و چاندی کا علم کیمیا اکسیر عطا کرتا ہے اور اس کے بعد دیدار و حضوری عطا کرتا ہے۔ جس مرشد کی نظر کو یہ توفیق حاصل نہیں کہ طالب کو علمِ کیمیا عطا کر سکے اور نہ

Marfat.com

ہی اللہ کے قرب، حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی طاقت ہو ایسے ناقص مرشد کی نظر سے بیل اور گدھے ہی بہتر ہیں۔ بیت:

باھُو کاملان را وقوف است بر ہر کیمیا
از خود دہند یا میدہانند از خدا

ترجمہ: باھُوؒ! کاملین کو ہر علمِ کیمیا حاصل ہوتا ہے وہ طالبوں کو یا خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے عطا کرواتے ہیں۔

فقیر کی نظر میں اہلِ دنیا گدا و مفلس ہوتے ہیں جبکہ اہلِ دنیا فقیر کو گدا و مفلس سمجھتے ہیں۔ دراصل فقیر کو کل و جز کے بے شمار خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے جبکہ اہلِ دنیا کو محدود دولت پر اختیار ہوتا ہے جن کی طرف فقیر نظر بھی نہیں ڈالتا۔ ابیات:

ظاہری توفیق دارم در عمل
باطن از تحقیق دارم بے خلل

ترجمہ: مجھے ہر ظاہری عمل میں حق تعالیٰ کی توفیق حاصل ہے جبکہ باطنی طور پر ان اعمال کی تحقیق بغیر کسی رکاوٹ کے کر سکتا ہوں۔

باھُو بہر از خدا این راہنما
گر بیائی میرسانم باخدا

ترجمہ: باھُوؒ اللہ کی خاطر اس کی طرف رہنمائی کرنے والا ہے۔ اے طالب! اگر تو آئے تو میں تجھے اللہ تک پہنچا دوں گا۔

کیمیا اکسیر کے تمام خزانوں پر مکمل تصرف تین طرح کا ہے جیسے تین قسم کے مدرسوں سے تین طرح کے علوم سے حاصل کیا جاتا ہے۔ علم سے علم حاصل کرنا، آگاہی سے علم حاصل کرنا اور نگاہ سے علم حاصل کرنا۔ جاہل ان علوم سے محروم ہیں اور ان کی جہالت سراسر گناہ ہے۔ پہلا علم کیمیا اکسیر فنا کے ہنر سے متعلق ہے، دوسرا علمِ کیمیا اکسیر بقا کی توفیقِ الٰہی سے متعلق ہے اور تیسرا علمِ

Marfat.com

کیمیا اکسیر معرفت اور دیدار سے مشرف ہونے کے متعلق ہے۔

ہر کہ دعویٰ کرد من عالم خدا
طلب کن از وے مطالعہ حق لقا

ترجمہ: جو دعویٰ کرتا ہے کہ میں وحدت کا عالم ہوں اس سے لقائے الٰہی کا علم طلب کر۔

جو طالب (مرشد سے) ظاہری کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ نامرد کی مثل ہے اور جو طالب باطنی کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ عورت کی مثل ہے اور جو طالب (مرشد سے) معرفتِ الٰہی کی کیمیا اکسیر طلب کرتا ہے وہ مرد ہے۔ جس کے عمل میں یہ چودہ علومِ کیمیا اکسیر ہوں وہ چار دن میں پانچ بار کی توجہ اور توفیقِ الٰہی کے چار مراحل سے طالب کو عطا کر سکتا ہے اور قرآن کے وظیفہ سے حضوری تک پہنچا سکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ لَّهُ الْمَوْلٰى فَلَهُ الْكُلُّ حَسْبِيَ اللهُ

ترجمہ: جسے مولیٰ مل گیا اسے سب کچھ مل گیا اور میرے لیے اللہ ہی کافی ہے۔

جو طالب خلوص کے ساتھ مرشد سے دیدارِ الٰہی طلب کرتا ہے ہر مراتب، تصرف، کیمیا، خزانے اور حکمت اسے عطا ہوتے ہیں اور ہر مؤکل اور انبیا و اولیا اللہ کی ارواح سے اس کا رابطہ قائم ہو جاتا ہے اور دونوں جہان فرمانبردار غلام کی مثل اس کے قدموں میں آ جاتے ہیں۔ ابیات:

مرشدے باشد غنایت از غنی
از غنی طالب غنی حاضر نبیؐ

ترجمہ: مرشد صاحبِ غنایت ہوتا ہے جو اپنے طالبوں کو نوازتا ہے اور اس غنی مرشد کی صحبت سے طالب بھی غنی ہو جاتا ہے اور اس کو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔

بے غنایت در شکایت روز و شب
بے حیا و بے وفا و بے ادب

ترجمہ: اگر مرشد بے غنایت ہو تو طالب رات دن شکایت میں مصروف رہتا ہے وہ بے حیا، بے وفا

Marfat.com

اور بے ادب طالب بن جاتا ہے۔

کامل کون ہوتا ہے؟ کامل لفظ کے چار حروف ہیں ک، ا، م، ل۔ حرف 'ک' سے کامل مرشد کا تصرف کامل ہوتا ہے۔ وہ جتنا بھی اپنا تصرف استعمال کرتا ہے کم نہیں ہوتا۔ حرف 'ا' سے کامل (مرشد) صادق طالب کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور عطا کرتا ہے۔ حرف 'م' سے کامل مرشد مردہ دل کو اپنی نگاہ سے زندہ کرتا ہے اور دیدار و معرفتِ الٰہی عطا کر کے حضوری میں پہنچاتا ہے اور حرف 'ل' سے کامل مرشد لقائے الٰہی سے مشرف کر کے قربِ الٰہی میں لے جاتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو لایحتاج بنا دیتا ہے۔ جو مرتبہ 'کامل' پر ہو وہ انسان ہے اور جو مرتبہ مکمل پر ہو وہ پریشان رہتا ہے اور جو مرتبہ اکمل پر ہو وہ حیوان ہے۔ جبکہ کامل مرشد مرتبہ نور الہدیٰ پر ہوتا ہے اور طالب کو پہلے ہی روز لاھوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ ایسا قادری مرشد حق تعالیٰ کی قدرت کا حامل ہوتا ہے اور اللہ کے فیض و فضل اور احسان سے بلاحجاب دیدار کرنے والا ہوتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ ہر خزانے پر تصرف حاصل کرنے کا مرتبہ اور دیدار سے مشرف ہونا آسان کام ہے لیکن وجود میں حوصلہ پیدا کرنا اور گناہِ صغیرہ و کبیرہ سے نجات حاصل کرنا بہت ہی مشکل اور دشوار کام ہے۔ پیاسا پانی پیتا ہے اور بھوکا کھانا کھاتا ہے جبکہ عاشق جان فدا کرتا ہے۔ طالبِ مولیٰ اگر (اللہ کے قرب کے لیے) بھوکا ہو تو اپنا خونِ جگر پیتا ہے اور اگر (اس کے دیدار کے لیے) پیاسا ہو تو معرفت کے سمندر سے اپنی پیاس بجھاتا ہے کیونکہ وہ دیدارِ الٰہی کی تڑپ رکھتا ہے اور اس کے لیے دنیا و عقبیٰ پر نظر ڈالنا محال ہے۔ ابیات:

ہر کہ گوید دیدہ ام دیدار نیست
دیدنے مخلوق را درکار نیست

ترجمہ: اگر کوئی کہتا ہے کہ اسے دیدار حاصل ہے تو اسے دیدار حاصل نہیں کیونکہ جسے دیدار حاصل ہو وہ مخلوق کی طرف نہیں دیکھتا۔

Marfat.com

ہر کہ می بیند بود دائم حضور
ہر تصرف میشود از وے ظہور

ترجمہ: جو دیدار کرتا ہے وہ ہمیشہ حضوری میں رہتا ہے اور اس سے اللہ کے ہر تصرف کا ظہور ہوتا ہے۔

آن صاحب گنج است عامل باحکم
مردہ را زندہ کند باحکم قُم

ترجمہ: وہ اللہ کے خزانوں کا مالک اور اس کے حکم کا عامل ہوتا ہے جو 'قم' کہہ کر مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔

ہر کہ می بیند بود از اہل لقا
دل سلیم وجود کرم و باحیا

ترجمہ: جسے دیدار حاصل ہو وہ اہلِ لقا میں سے ہوتا ہے جس کا دل سلامتی والا اور وجود کرم اور حیا کا حامل ہوتا ہے۔

دانا اور آگاہ رہو۔ ابیات:

چون نمی بینم کہ بنماید مرا
از لقائے یافتم وحدت صفا

ترجمہ: میں اسے کیوں نہ دیکھوں جو مجھے دیکھتا رہتا ہے۔ اس کے لقا سے ہی میں نے وحدت اور پاکیزگی پائی ہے۔

باحضوری مصطفیؐ ہم جان نفس
احتیاجے کس ندارم ہیچکس

ترجمہ: میں نفس و روح کے ساتھ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہوں لہٰذا مجھے کسی کی راہنمائی کی ضرورت نہیں۔

Marfat.com

میں نے یہ مراتبِ عظمیٰ اور سعادتِ کبریٰ اور ہر صغیر و کبیر شرف شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہی پایا ہے اور شریعت کو ہی میں نے ہمیشہ اپنا پیشوا بنایا ہے۔ طالبِ مولیٰ چاہے مبتدی ہو یا منتہی' اسے چاہیے کہ شریعت کو اپنے دن رات کے ہر معاملے میں مدِ نظر رکھے اور جو کچھ شریعت حکم دے اسکی اطاعت کرے کیونکہ وہ حق ہے اور جس چیز سے شریعت روکے اسے ترک کر دے کیونکہ وہ باطل ہے۔ باطل بدعت سے ہزار بار توبہ استغفار کرنی چاہیے۔ شریعت کیا ہے اور شریعت کسے کہتے ہیں؟ شریعت قرآن ہے اور تمام قرآن باطنی طور پر اسم اَللّٰہُ ذات ہے اور اسم اَللّٰہُ ذات رحمٰن کی ذات ہے جو کہ دنیا، نفسِ امارہ اور شیطان کا مخالف ہے۔ ابیات:

شریعت شہر است آن دارالامن
نیست آنجا نفس قلب و روح تن

ترجمہ: شریعت ایسا شہر ہے جہاں امن ہی امن ہے۔ وہاں نفس، قلب، روح اور جسم (کی قید و بند) نہیں ہیں۔

شریعت نورِ سرّیست از نبیؐ
این شریعت کے رسد اہل شقی

ترجمہ: شریعت نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سرّ (حقیقتِ محمدیہ) کا نور ہے اور اس حقیقت تک شقی (بدبخت) کیسے پہنچ سکتے ہیں۔

شریعت شرف است عربی بارسولؐ
این شریعت برد حاضر بارسولؐ

ترجمہ: شریعت رسولِ عربی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت کا شرف ہے اور شریعت (کی حقیقی پیروی) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں لے جاتی ہے۔

ہر مراتب از شریعت دیدہ ام
بے حجابے از میان بدریدہ ام

Marfat.com

ترجمہ: میں نے ہر مرتبہ شریعت پر عمل پیرا ہو کر ہی پایا ہے اور اپنے اور اللہ کے درمیان موجود حجابات بھی شریعت کی پیروی سے ہی دور کیے ہیں۔

شریعت شوق است بر شہد از شکر
لذتی دیدار بخشد بہرہ ور

ترجمہ: شریعت شہد اور شکر سے بھی زیادہ مٹھاس والی ہے کہ شوق سے اس پر عمل پیرا ہونے سے دیدارِ الٰہی کی لذت حاصل ہوتی ہے۔

جز شریعت نیست راہے معرفت
اہل بدعت چیست باشد خر صفت

ترجمہ: شریعت کی پیروی کے علاوہ معرفتِ الٰہی کی کوئی راہ نہیں۔ اہلِ بدعت کیسے معرفت حاصل کر سکتے ہیں وہ تو گدھوں کی مانند ہیں۔

شریعت خلعت بود بر تن تمام
بے شریعت نیست عارف اہل خام

ترجمہ: شریعت کا لبادہ وجود پر اوڑھنا چاہیے کیونکہ شریعت پر عمل پیرا ہوئے بغیر کوئی عارف نہیں بن سکتا بلکہ وہ خام ہی رہتا ہے۔

شریعت خوشوقت گرداند مرا
از شریعت یافتم اللہ لقا

ترجمہ: شریعت نے میری زندگی کو خوبصورت بنا دیا ہے اور شریعت کی پیروی سے ہی میں نے اللہ کا قرب اور دیدار پایا ہے۔

شریعت ایمان انوارش عطا
این عطائے شد مرا راہبر خدا

ترجمہ: شریعت نورِ ایمان عطا کرتی ہے اور یہی نورِ ایمان اللہ کی جانب میرا رہنما ہے۔

Marfat.com

باھُوؒ سرّ راستی در شرع کوش
از شریعت معرفت توحید نوش

ترجمہ: باھُوؒ اگر تو سچائی کا راز پانا چاہتا ہے تو شریعت کی پیروی کر کیونکہ شریعت کی پیروی سے ہی تُو معرفتِ توحید کا دریا نوش کر سکتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد پر فرضِ عین ہے کہ طالبِ مولیٰ کو جمعیت کے یہ تین مراتب عطا کرے جو کہ جمعیتِ نفس، جمعیتِ قلب اور جمعیتِ روح ہیں۔ ان تینوں جمعیت کا مجموعہ جب طالبِ مولیٰ کے وجود میں قرار پکڑتا ہے تو جمعیت کا آخری مرتبہ حاصل ہوتا ہے۔ اس کے بعد مرشد طالبِ مولیٰ کو دستِ بیعت کرتے ہوئے تلقین وارشاد کرتا ہے اور معرفت، مشاہدہ، حضورِ حق اور قرب و دیدار عطا کرتا ہے۔ معلوم ہوا کہ جو مرشد جمعیت بخشتا ہے وہی کامل ہے۔ جمعیت سات طرح کی ہے جو سب کیمیا اکسیر ہیں۔ جمعیتِ نفس میں مرشد جو بھی دنیا میں خزائنِ الٰہی ہیں' ان سب پر طالبِ مولیٰ کو تصرف عطا کر دیتا ہے۔ جمعیتِ قلب یہ ہے کہ طالب دنیا کے تمام تصرفات ایک قدم اور ایک ہی دم میں اللہ کی راہ میں خرچ کر دیتا ہے اور دل میں افسوس بھی نہیں رکھتا۔ جمعیتِ روح یہ ہے کہ طالب دیدارِ پروردگار سے مشرف ہو کر دائمی مشاہدہ میں غرق رہتا ہے اور زندگی و موت کے مراتب اس کے تصور، تفکر اور تصرف میں آ جاتے ہیں۔ اس کے بعد طالب کا قلب غنایت (سیری) حاصل کر لیتا ہے اس کا نفس شکایت کرنے سے باز آ جاتا ہے اور طالب تلقین و ہدایت کے لائق بن جاتا ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

اے عزیز! وہ مرشد عجیب احمق ہیں جو شب و روز حبِّ دنیا کے باعث بے جمعیت رہتے ہیں اور پریشان ہو کر بے حیائی سے (دنیاوی مال و دولت کا) سوال کرتے ہیں جبکہ دعویٰ کرتے ہیں باطن صفا مرشد ہونے کا۔ مرشد کامل جب کسی کو نوازنا چاہتا ہے تو اسے علمِ کیمیا اکسیر کے بے شمار خزانے عطا کرتا ہے اور طالب کو سونا و چاندی کا علم حاصل ہو جاتا ہے اس کے بعد اپنی نگاہ سے قرب و حضورِ حق عطا کرتا ہے۔ جو مرشد پہلے ہی روز معرفتِ توحید کا علم اور مشاہدہ و دیدارِ الٰہی کا

Marfat.com

سبق دیتا ہے اس طالب کو ذکر، ورد وظائف اور مراقبہ کرنے کی کیا ضرورت؟ عارف اہلِ دیدار کی آنکھیں، دل اور روح مشاہدہ و دیدار میں غرق رہتے ہیں اور وہ فنا فی اللہ کی حالت میں اللہ کے اسرار کا بے حجاب مشاہدہ کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ اہلِ دیدار کو مشاہدہ اور دیدار سے الہام ہوتا ہے اور وہ ہر شے مشاہدہ و دیدار سے دیکھتے ہیں اور ان کی دلیل بھی مشاہدہ و دیدار سے ہوتی ہے اور وہ سلطان الوھم سے بھی مشاہدہ و دیدار کے ذریعے رابطے میں ہوتے ہیں اور ان کی جمعیت وغنایت بھی قرب، مشاہدہ اور دیدار سے ہوتی ہے اور وہ ہدایت بھی مشاہدہ اور دیدار سے پاتے ہیں۔ سب سے پہلے دیدار ہے پھر اعتبار ہے۔ سب سے پہلے طالب حضوری کا مشاہدہ کرتا ہے بعد میں اسے قرب نصیب ہوتا ہے اور آخر طالب نورِ توحید میں غرق ہو جاتا ہے۔ بیت:

این فقر را شد مراتب از ازل
حق لقا فیض و عطائش با فضل

ترجمہ: فقیر کو حق تعالیٰ کے قرب و دیدار کے مراتب اللہ کے فیض و فضل سے ازل سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔

اللہ کی رحمت کی یہ راہ دیدار کی تلقین سے کھلتی ہے۔ ابیات:

ہر مراتب را کنم تحقیق تر
ہر طریقت کل و جز در من نظر

ترجمہ: میں ہر مرتبے کی تحقیق کرتا ہوں اور طریقت کے تمام طریقے اور راستے میری نگاہ میں ہیں۔

شد مرا تلقین از حضرت رسولؐ
طالبان را میرسانم باحضور

ترجمہ: چونکہ مجھے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تلقین حاصل ہے اس لیے میں طالبانِ مولیٰ کو بھی حضوری میں پہنچاتا ہوں۔

یہ مراتبِ دیدار شریعت کی نماز جو زبان سے ادا کی جاتی ہے' سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس

Marfat.com

کے ساتھ نمازِ طریقت جو قلب سے ادا کی جاتی ہے اور نمازِ حقیقت جو روح سے ادا کی جاتی ہے اور نمازِ سرّ جو چشمِ سرّ سے باعیاں ادا کی جاتی ہے' شامل ہیں۔ اس نماز میں طالب جب سجدہ میں بے سر ہو کر جاتا ہے تو اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف ہوتا ہے۔ بیت:

سر در سجدہ بود بیند خدا
سجدہ نادیدہ کے باشد روا

ترجمہ: طالب جب سجدہ میں سر جھکاتا ہے تو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے۔ جس سجدہ میں دیدار نہ ہو وہ سجدہ کیسے ٹھیک ہو سکتا ہے۔

خواص کی نماز دیدار سے مشرف ہونے سے ادا ہوتی ہے جس میں وہ حق تعالیٰ کے روبرو سجدہ کرتے ہیں اور اللہ سے دائمی راز و نیاز میں مصروف رہتے ہیں جبکہ عوام کی نماز اور سجدہ صرف رسوم اور آواز سے ادا کیا جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ لَّمْ یُؤَدِّ فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضَ الْوَقْتِ

ترجمہ: جو دائمی فرض ادا نہیں کرتا اللہ اس کے وقتی فرض بھی قبول نہیں فرماتا۔

بیت:

لعنتے بر بے نمازان ہر دوام
در نمازے شد لقا وحدت تمام

ترجمہ: بے نمازیوں پر ہمیشہ لعنت ہو۔ نماز میں تو حق تعالیٰ کا دیدار، قرب اور وحدت حاصل ہوتی ہے (پھر بھی لوگ کیوں نہیں نماز ادا کرتے)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ

ترجمہ: نماز مومنین کی معراج ہے۔

فقیر کامل طالبِ مولیٰ کو ہر خزانہ، ہر تصرف، ہر تصوف، ہر تفکر، ہر توجہ، ہر حکمت، ہر علم، ہر

Marfat.com

مقامِ قربِ ذات صفاتِ الٰہی کا حصول، ہر مخلوقاتِ خدا پر اختیار، ازل سے ابد تک، عقبیٰ سے تحت الثریٰ تک اور ماہ سے ماہی تک ہر شے کا نظارہ اور سرّ اسرارِ الٰہی کا مشاہدہ عطا کرتا ہے۔اس کے علاوہ مرشد دیگر علوم بھی عطا کرتا ہے جیسا کہ علمِ غیب سے آگاہی، علمِ توفیق، علمِ تحقیق، علمِ صدیق، علمِ تصدیق، علمِ عیاں، علمِ لقا جو لامکان میں حاصل ہوتا ہے' علمِ لاہوت، علمِ ملکوت، علمِ جبروت، علمِ ناسوت، علمِ معرفت، علمِ شریعت، علمِ طریقت، علمِ حقیقت، علمِ حق، علمِ باطل، علمِ فقر، علمِ آیاتِ قرآن، علمِ حدیث، علمِ تفسیر، علمِ روشن ضمیر، علمِ باتاثیر، علمِ جملہ کیمیا اکسیر، علمِ سنگ پارس، علمِ سنگِ شفا، علمِ نظر، علمِ طلب، علمِ محبت، علمِ جمعیت، علمِ جامع، علمِ تلقین، علمِ راسخ دین، علمِ حیا، علمِ ادب، علمِ راز، علمِ کلید، علمِ قفل، علمِ نصاب، علمِ تکرار، علمِ سخاوت، علمِ وقت، علمِ نحس، علمِ سعد، علمِ سعید، علمِ تجرید، علمِ ترک، علمِ توکل، علمِ الہام اور علمِ مجاہدہ۔مرشد کامل مندرجہ بالا تمام علوم کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی کنہ سے کھولتا ہے اور طالبِ مولیٰ کو کلمہ کے ہر ہر حرف کی حقیقت کھول کر دکھاتا ہے جو کہ حق ہے اور حق کی جانب سے ہے۔مرشد کامل یہ علم عطا کر کے دنیا و آخرت میں لایحتاج بنا دیتا ہے۔جو طالب روزِ اوّل کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اس کی کنہ سے پڑھتا ہے اور اس میں سے اسمِ اعظم پاتا ہے تو اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات جو کہ جز ہیں' پر حکمران بن جاتا ہے۔جز کل کا محتاج ہے جبکہ کل لایحتاج ہوتا ہے۔مرشد کامل صادق طالب کو علمِ جز کی تعلیم دیتا ہے اور علمِ کل سے تلقین کرتا ہے۔علمِ جز سے توفیق حاصل ہوتی ہے اور علمِ کل سے اس توفیق کی تحقیق حاصل ہوتی ہے اور حق اس کا رفیق ہوتا ہے۔جو طالبِ مولیٰ روزِ اوّل ہی جامع مرشد سے علمِ کل و جز کا سبق پڑھتا ہے تو وہ کل و جز کا مشاہدہ کرتا ہے اور دونوں جہان پر تصرف کرتا ہے۔کیمیا کے خزانے تصور کی قوت سے اس کے قبضہ و تصرف میں آجاتے ہیں اور طالب ہر عمل کا عامل اور ہر تصرف میں کامل ہو جاتا ہے۔جو طالب مرشد کی تعلیم و تلقین کے آغاز سے ہی علمِ کل و جز پر عمل کرتا ہے اسے تمام عمر ریاضت و مجاہدہ اور علم و حکمت کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اسے مراتبِ جمعیت کہتے ہیں اور جمعیت کا یہ منصب مرشد جامع سے حاصل ہوتا ہے۔مرتبہ جمعیت تمام

Marfat.com

مخلوقات کے حساب اور کل و جز رسومات اور حیؔ و قیوم ذات کی حقیقت کے مجموعہ کو کہتے ہیں جو ایک حرف 'طاعت' سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور تمام جہان طالب کے تصرف یا ہتھیلی میں آ جاتے ہیں اور وہ سب کا نظارہ ناخن کی پشت پر کرتا ہے۔ نیز جمعیت اللہ کی معرفت عطا کرتے ہوئے وجود میں سے خطرات کا خاتمہ کرتی ہے۔ جمعیت کی غیر موجودگی میں یہ خطرات وجود کو بیمار و پریشان کرتے ہیں اور اس مرض کا مکمل علاج اور دوا ضروری ہے جو کہ دیدار و قربِ الٰہی سے مشرف ہونا ہے۔ مشاہدہ و معراج دائمی جمعیت بخشتے ہیں جس کی مہربانی سے طالب ہر ضرورت و پریشانی سے آزاد ہو جاتا ہے اور رجعت، زوال اور سلب سے پاک مراتب حاصل کرتا ہے۔ حضوری، معرفتِ الٰہی، قرب اور وصال کی جمعیت عظیم مراتب ہیں۔ طالب کے پاس راہِ طریقت کا علم و حکمت، توفیقِ الٰہی، اقرار و تصدیق، خزائنِ الٰہی، قال و حال، تصور و تصرف، ترک و توکل اور غنایت و ہدایت کی جمعیت ہونی چاہیے۔ کامل طریقہ قادری[1] میں عارف جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظر و صفاتِ محمود سے موصوف ہوتا ہے' حق کا مظہر اور شکر گزار ہوتا ہے جو ہمیشہ دیدارِ پروردگار میں غرق رہتا ہے۔ دیگر طریقوں یا خانوادہ کا مرید اگر دیدارِ حق اور ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ دنیاوی عالم ظاہری علم حاصل کرنے میں وقت ضائع کرتا ہے۔ تین طرح کے علوم کے تین طرح کے عالم ہیں وہ تین علوم علمِ نفس، علمِ قلب اور علمِ روح ہیں۔ اگر عالم کے نفس و زبان ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ نفس ہوگا جو تکبر اور خواہشاتِ نفس کا شکار ہوتا ہے۔ اور اگر عالم کی زبان و قلب ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ قلب ہوتا ہے جسے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر عالم کی زبان اور روح ایک دوسرے کے موافق ہو جائیں تو وہ عالمِ روح ہوتا ہے جو دائمی قرب و وصال سے مشرف ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

---

[1] اصل سلسلہ سروری قادری

Marfat.com

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا یعنی جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

پس عالمِ قلب اور عالمِ روح کی مجلس ایک دوسرے کے مخالف ہے لہٰذا ایک دوسرے کو پسند نہیں آتی۔ اور حق شناس مرشد کامل اپنی نگاہ سے دونوں کی اس طرح تحقیق کرتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کی تحقیق کرتا ہے۔ مرشد پر فرضِ عین ہے کہ پہلے ہی روز طالبِ مولیٰ کو اپنی توجہ سے ان مراتبِ جمعیت کی تمامیت تک لازمی پہنچا دے تا کہ طالب کا وجود سر سے پاؤں تک نور بن جائے اور اللہ کی حضوری میں پہنچ کر اللہ سے ہم کلام ہو سکے۔ ابیات:

علم بہر از قرب اللہ حق لقا

علم دنیا باز دارد از خدا

ترجمہ: علم اللہ کے قرب کی خاطر حاصل کیا جائے تو قرب و وِصال عطا کرتا ہے لیکن اگر یہ دنیا کی خاطر حاصل کیا جائے تو حق تعالیٰ سے دور کرتا ہے۔

علمِ دنیا فتنہ از فرعون لعین

علم بہر از معرفت حق الیقین

ترجمہ: علمِ دنیا ملعون فرعون کا فتنہ ہے جبکہ معرفتِ الٰہی کا علم حق الیقین تک پہنچاتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب

علم آنرا میدہد عامل خطاب

ترجمہ: جو کوئی ثواب کی نیت سے علم سیکھتا ہے تو علم اسے عامل کا خطاب دیتا ہے۔

ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیؐ

واقف اسرار گردد از اِلٰہ

ترجمہ: اور جو کوئی علم کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خوشنودی کی خاطر پڑھتا ہے تو وہ معبود کے اسرار سے واقف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

جمعیت تین قسم کی ہے جمعیتِ نفس، جمعیتِ قلب اور جمعیتِ روح۔ روح مشاہدہ و معراج کی لذت سے جمعیت پاتی ہے اور قلب قربِ الٰہی کی لذت سے جمعیت پاتا ہے اور نفس کو شہوت اور خواہشاتِ نفسانی کی لذت سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ یہ تینوں قسم کی جمعیت طالب مولیٰ کے بچاؤ کے لیے مددگار ہے جس طرح کشتی کے لیے دریا کا پانی مددگار ہے اور مچھلی کے لیے پانی مددگار ہے۔ جمعیتِ نفس علمِ اکسیر اور سنگِ پارس پر تصرف سے حاصل ہوتی ہے اس کے ساتھ طالب دعوتِ تکسیر پر تصرف حاصل کرتا ہے تا کہ سونا و چاندی جمع کر سکے اور مراقبہ سے ساری دنیا پر تصرف کر سکے جو کہ استدراج ہے۔ نفس کو دنیا پر تصرف، لذات و خواہشات کی بازیگری سے جو جمعیت حاصل ہوتی ہے وہ استدراج ہے۔ جمعیتِ قلب غنایت سے حاصل ہوتی ہے جو کہ اسمِ اَللّٰهُ ذات کے تصور کی تاثیر سے ممکن ہے اور طالب کو لایحتاج بنا دیتی ہے۔ جمعیتِ روح ہدایت، قرب، مشاہدہ، دیدارِ الٰہی اور دائمی معراج سے حاصل ہوتی ہے۔ نفس ہمیشہ استدراج کی طلب میں رہتا ہے۔ قلب ہمیشہ غنایت اور لایحتاج بننے کی طلب میں رہتا ہے جبکہ روح ہمیشہ دیدار و معراج کی طلب میں رہتی ہے۔ مرشد کامل طالب کے نفس، قلب، روح کو اسمِ اَللّٰهُ ذات اور کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے حاصل ہونے والی حضوری کی تعلیم و تلقین سے ایک ہی قدم اور ایک ہی دم میں مکمل جمعیت عطا کر دیتا ہے کہ طالب اپنے ہر حال کا مشاہدہ کرتا ہے اور مریدِ لایرید بنتا ہے۔ اس کے بعد نفس قلب کی صفت اختیار کر لیتا ہے اور قلب روح کی فطرت اختیار کر لیتا ہے اور روح قلب و نفس کے ساتھ جمعیت کی غرض سے مکمل طور پر نورِ توحید میں ڈھل جاتی ہے اور طالب کو قرب و دیدارِ الٰہی اور حضوری کے مراتب دائمی طور حاصل ہو جاتے ہیں۔

ابیات:

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ   در یک ہفتہ رسد وحدت اِلٰہ

این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن   تا شوی محرم خدا و ز رازِ کن

ترجمہ: دیدارِ حق تعالیٰ سات علم اور سات طریقے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اگر طالب وہ علم اور

Marfat.com

طریقے حاصل کر لے تو سات روز میں وحدتِ حق تک پہنچ سکتا ہے۔ یہ سات علم قرآن کی سات اقسام کی آیات سے یاد کرتا کہ تو رازِ کن اور حق تعالیٰ سے واقف ہو سکے۔

سات آیاتِ قرآن یہ ہیں آیتِ وعدہ، آیتِ وعید، آیتِ امر معروف، آیتِ نہی منکر، آیتِ قصص الانبیا، آیتِ منسوخ[1]، آیتِ ناسخ[2]۔ ہر مراتب شریعت کی پیروی سے کھلتے ہیں اور واپس شریعت کی طرف ہی لوٹتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹ جانے کا نام ہے۔

شریعت قرآن ہے اور طریقت قرآن کی تفسیر ہے۔ حقیقت قرآن کی آیات سے عین حقیقت کا دیدار ہے اور معرفت قرآن سے جاودانی جمعیت کا حصول ہے۔ ہر ایک مقام اور قرآن قرب، معرفت اور دیدارِ رحمٰن پر دلالت کرتا ہے۔ کوئی بھی علم، حکمت اور تصرف قرآن سے باہر نہیں اور نہ ہوگا۔

مردہ دل علما اور زندہ دل فقرا میں کیا فرق ہے؟ علما نادان بچے کی مانند ہیں اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات اور اسمِ محمدؐ سے ناواقف ہیں جبکہ فقرا اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کے عامل اور اسمِ محمدؐ کے تصرف سے کامل ہوتے ہیں اور دنیا و آخرت میں (ہر شے سے) لایحتاج رہتے ہیں۔ جملہ علوم اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصرف اور قید میں ہیں جبکہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کسی علم کی قید میں نہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات نفس کو نیست و نابود کر دیتا ہے اور اللہ کی حضوری میں پہنچاتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُھَآ اِلَّا ھُوَ ط وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَۃٍ اِلَّا یَعْلَمُھَا وَلَا حَبَّۃٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ (الانعام-59)

---

[1] وہ آیات جو قرآن میں دیئے گئے احکامات کو ترک کرتی ہیں۔ [2] وہ آیات جو پہلے سے بیان کردہ احکامات کی تائید کرتی ہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: اور اس کے پاس غیب کی چابیاں ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور تری میں ہے اور کوئی پتا بھی ایسا نہیں گرتا جس کا علم اللہ کو نہ ہو۔ اور نہ کوئی بیج ایسا ہے جو زمین کی تاریکی میں ہے اور نہ کوئی تر اور خشک چیز جو کتابِ مبین میں بیان نہ کی گئی ہو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اِنَّ الْقُرْاٰنَ رَحْمَةَ اللّٰہِ عَلَی الْخَلَائِقِ

ترجمہ: بے شک قرآن مخلوق پر اللہ کی رحمت ہے۔

شرح حاجی الحرمین شریفین

بعض حاجی اہلِ حرم[1] اور بعض حاجی اہلِ کرم[2] ہوتے ہیں۔ جو کوئی صدق، اعتقاد اور خالص وجود کے ساتھ سے حرمِ کعبۃ اللہ میں داخل ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتا ہے تو تمام حرم اور خانہ کعبہ کی دیواریں اس پر انوار کی بارش کرتی ہیں اور حاجی ان انوار میں اللہ کے قرب، مشاہدہ اور دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور حاجی اہلِ کرم کو مکمل طور پر خانہ کعبہ پر یقین و اعتبار ہوتا ہے (کہ یہ اللہ کا گھر ہے)۔ جو فقیر ان مراتب کا حامل ہو وہی خانہ کعبہ کے حج اور طواف کے لائق ہوتا ہے۔ اور جب حاجی حرمِ مدینہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ میں داخل ہوتا ہے تو حرمِ مدینہ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روضہ کے تمام در و دیوار حاجی پر نور برساتے ہیں اور حاجی سرورِ کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے۔ ایسا حاجی اہلِ کرم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری کا حامل ہوتا ہے اور یقین و اعتبار سے اس (مجلس) کا دیدار کرتا ہے۔ اور جب حاجی میدانِ عرفات میں پہاڑ پر خطبہ سنتا ہے اور دست بستہ کھڑا ہو کر دعا کرتا ہے:

---

[1] وہ حاجی جو صرف حج کے ظاہری ارکان پورے کرتے ہیں۔ [2] وہ حاجی جو حج کو نہ صرف ظاہری ارکان بلکہ باطنی پہلوؤں کے ساتھ بھی پورا کرتے ہیں۔

Marfat.com

لَبَّیْکَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ ط وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

ترجمہ: اے میرے اللہ! میں حاضر ہوں تو واحد ہے اور تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں۔

تب تمام میدانِ عرفات اور پہاڑ گویا نور بن جاتے ہیں اور حاجی کو انوار سے مشرف کر کے اللہ کا قرب عطا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ میں نقص نہ نکال اور نہ حیران ہو کیونکہ یہ حق کی جانب سے ہے اور برحق ہے۔ ابیات:

ہر دمی من حاجیم از کرم
کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم

ترجمہ: اللہ کی مہربانی سے میں ہر دم حج کرتا ہوں کیونکہ میں اپنے دل میں کعبہ کو دیکھتا ہوں۔ اس لیے مجھے کوئی غم و فکر نہیں۔

ہم صحبتم با مصطفیؐ با ہر دوام
ظاہر و باطن یکے گردد تمام

ترجمہ: میرا ظاہر و باطن ایک ہو چکا ہے اس لیے میں ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہم مجلس رہتا ہوں۔

مرشد کامل جس طالب مرید کا نام لے کر اسے یاد کرتا ہے اسے اپنی نظر و توجہ (کی تاثیر) سے معرفت و معراج سے نوازتے ہوئے اللہ کا قرب، مشاہدہ اور دیدار عطا کرتا ہے اور اسی وقت اللہ کے حضور پہنچا دیتا ہے جس سے طالب ہمیشہ اللہ کی بارگاہ میں منظور رہتا ہے۔ مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالب کو حضوری کے ان مراتب تک ضرور پہنچائے۔ مرشد کامل جس طالب و مرید کی طرف توجہ کرتا ہے تو اپنی نگاہ سے کیمیا اکسیر کا ہنر اور دعوتِ کیمیا تکثیر کے تمام خزانوں پر تصرف عطا کرتا ہے اور زمین میں چھپے سونا و چاندی کے تمام خزائنِ الٰہی طالب کو عطا کر دیتا ہے۔ بیت:

باھُوؒ کاملان را در عمل ہر کیمیا
از خود دہند یا میدہانند از خدا

Marfat.com

ترجمہ: باھُوؒ کاملین کے عمل میں ہر طرح کا کیمیا اکسیر ہوتا ہے وہ اپنے طالبوں کو خود عطا کرتے ہیں یا اللہ سے عطا کرواتے ہیں۔

کامل مرشد جس طالب مرید کو یاد کرتا ہے اسے ولی اللہ کے مرتبہ پر فائز کر دیتا ہے اور اس کا مرتبہ (دنیاوی) بادشاہ سے بھی فائق تر کر دیتا ہے کیونکہ اللہ کے فقیر کی نگاہ میں دنیاوی بادشاہ سائل، عاجز، مفلس اور گدا ہوتے ہیں۔ مرشد کامل جس طالب کو تصور اسم اَللّٰہُ ذات بخشتا ہے اسے چشم عیاں عطا ہوتی ہے اور ملکِ سلیمانیؑ کی بادشاہی اس طالب کے قید و قبضہ میں آ جاتی ہے۔ مرشد کامل اپنے طالب مرید کو ہر عمل اور کیمیا میں کامل کرتا ہے اور اسے غنایت و سنگِ پارس سے ایسا تصرف عطا کرتا ہے کہ بادشاہ اس کی خدمت میں حلقہ بگوش اور جاں فدا غلام کی مثل حاضر ہو جاتا ہے اور اپنی زندگی کے تمام ماہ و سال وہیں گزارتا ہے۔ ابیات:

من غنی ام بادشاہ ہم باخدا
بادشاہ در نظر من مفلس گدا

ترجمہ: میں خدا کے ساتھ وصال کی بدولت غنی بادشاہ ہوں اور یہ دنیاوی بادشاہ میری نظر میں مفلس اور گدا ہیں۔

احتیاج نیست ما را سیم و زر
غالبم باموسیٰؑ غالب بر خضرؑ

ترجمہ: مجھے کسی مال و دولت کی ضرورت نہیں بلکہ میں موسیٰؑ اور خضرؑ سے بھی زیادہ روحانی طور پر طاقتور ہوں۔

ہر تصرف از تصور بردہ ایم
کونین را در حکم خود آوردہ ایم

ترجمہ: اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے ہی میں نے ہر شے پر تصرف حاصل کیا ہے اور دونوں جہان میرے حکم کے ماتحت آ گئے ہیں۔

Marfat.com

سنگ پارس در نظر من بیشمار
صد زبانم ہمچو تیغے ذوالفقار

ترجمہ: میری نظر بے شمار سنگِ پارس سے بھی طاقتور ہے اور میری زبان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی تلوار "ذوالفقار" سے سوگنا زیادہ تیز ہے۔

حوصلہ باید وسیع طالب بود
طالب کم حوصلہ دشمن شود

ترجمہ: طالبِ مولیٰ بننے کے لیے حوصلہ بلند ہونا چاہیے کیونکہ کم حوصلہ طالب (مرشد کے) دشمن ثابت ہوتے ہیں۔

عاقلان را محرمیت سر عطا است
احمقانرا محرمیت سر خطا است

ترجمہ: عقلمندوں کو اللہ کے اسرار سے واقف بنانا عطا ہے جبکہ احمقوں کو اسرار سے آگاہی عطا کرنا سراسر خطا ہے۔

کس نیابم طالبے توفیق تر
کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر

ترجمہ: میں کوئی بھی ایسا طالب نہیں پا سکا جو توفیقِ الٰہی کا اہل ہو۔ کم حوصلہ طالب اس دولت کے اہل نہیں ہوتے۔

کس نیابم طالبے حق حق طلب
میرسانم باحضوری راز ربّ

ترجمہ: میں کوئی بھی طالبِ حق نہیں پا سکا جو (مجھ سے) حق طلب کرے اور میں اسے رازِ ربّ عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں پہنچا دوں۔

Marfat.com

نفس و قلب و روح را بگذار تو

تا بیابے معرفت دیدار او

ترجمہ: تو اپنے نفس، قلب اور روح کو چھوڑ دے تاکہ تو حق تعالیٰ کی معرفت اور دیدار حاصل کر سکے۔

آنچہ می بیند ولی باشد چو بود

جثہ شد نور وحدت میر بود

ترجمہ: جو حق تعالیٰ کا دیدار کرتا ہے وہ اس کا دوست بن جاتا ہے اور اس کا وجود نور بن جاتا ہے اور وہ وحدت حاصل کر لیتا ہے۔

این مراتب روز اوّل اولیا

روز اوّل اولیا را شد لقا

ترجمہ: یہ مراتب اولیا کو روزِ اوّل ہی حاصل ہو جاتے ہیں اور روزِ اوّل ہی انہیں اللہ کا قرب اور دیدار حاصل ہو جاتا ہے۔

تمام اولیا کے مراتب کو جمع کر لیا جائے تو وہ فقیر کے مرتبہ کے برابر ہیں اس حقیقت کو نفس کے اسیر اور احمق کیا جانیں۔ ابیات:

آنچہ می یابم بیابم از خدا

آنچہ می بہ بینم از لقا

ترجمہ: میں نے جو کچھ بھی حاصل کیا ہے وہ اللہ سے حاصل کیا ہے اس لیے جدھر بھی دیکھتا ہوں اللہ کو ہی دیکھتا ہوں۔

درمیانش کس نہ گنجد ہیچ کس

عاشقان را بس بود اللہ بس

ترجمہ: اللہ اور اس کے عاشقوں کے درمیان کوئی نہیں آ سکتا کیونکہ عاشقوں کے لیے بس اللہ ہی

Marfat.com

کافی ہے۔

جبرائیلش در نگجد این مقام
این شرف امت محمدؐ والسلام

ترجمہ: جبرائیلؑ کی رسائی بھی اس مقام تک نہیں ہے کیونکہ یہ شرف صرف امتِ محمدیہ کو حاصل ہے۔

ہر کتابے را جوابے حق طلب
ہر کہ حق از حق نہ بیند از کلب

ترجمہ: (دین کی) ہر کتاب یہی کہتی ہے کہ حق طلب کرو اور جو کوئی حق سے حق طلب نہیں کرتا وہ کتے کی مانند ہے۔

از مطالعہ علم طالع باقضا
علمِ ذکر و فکر باز دارد از خدا

ترجمہ: علمِ حق کے مطالعہ سے طالب (اللہ کے دیدار کے باعث) خوش قسمت بن جاتا ہے جبکہ علمِ ذکر وفکر حق سے دور رکھتے ہیں۔

شد مطالعہ معرفت توفیق تر
خوش بہ بین دیدار عارف بانظر

ترجمہ: مطالعۂ معرفت سے طالبِ مولیٰ توفیقِ الٰہی کا اہل بنتا ہے اور عارف بن کر اپنی نظرِ عیاں سے واضح طور پر حق کا دیدار کرتا ہے۔

ہم ناظرم ہم حاضرم حق راہنما
طالبان را می برم وحدت لقا

ترجمہ: میں اللہ کی حضوری میں رہنے والا اور اس کا دیدار کرنے والا ہوں اور طالبانِ مولیٰ کی حق کی طرف رہنمائی کرتا ہوں اور انہیں وحدت میں لے جا کر قرب ودیدار عطا کرتا ہوں۔

Marfat.com

چون درآیم لامکان بالا مکان
کونین پرپشہ بود بین باعیان

ترجمہ: جب میں دنیا سے نکل کر لامکان میں پہنچا تو دونوں جہان عیاں دکھائی دیئے جو مچھر کے پر کی مانند ہیں۔

لامکان ملک است ملک لازوال
نہ مطالعہ علم نی شد قیل و قال

ترجمہ: لامکان وہ جگہ ہے جسے زوال نہیں اور جہاں نہ مطالعہ علم ہے اور نہ زبانی گفتگو۔

نیست آب و باد آتش خاک را
ہر طرف کردم نظر بینم لقا

ترجمہ: وہاں نہ پانی ہے نہ ہوا اور نہ آگ اور مٹی۔ اس مقام پر میں نے جس طرح بھی نظر کی حق کا دیدار ہی کیا۔

این شرف امت محمدؐ باشرف
ہر علم را کرد حاصل از حرف

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کو ہی حاصل ہے کہ وہ ہر علم کو صرف ایک حرف یعنی اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل کر سکتے ہیں۔

آن مقامے نور پاک و پاک تر
سیاح توحید است شد عارف خضر

ترجمہ: وہ مقامِ نور پاک ہے جو ہر شے سے پاک تر ہے۔ اس کی طرف سفر کرنے والا اور راہنما عارف ہی ہے جو عین توحید ہو جاتا ہے۔

نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز
عین برسد عین باشد عین راز

Marfat.com

ترجمہ: اس مقام پر نہ کوئی علم ہے نہ شور اور نہ کوئی حرف و آواز۔ جو اس جگہ پہنچتا ہے وہ عین حقیقت کا راز جان کر عین بن جاتا ہے۔

عین را باعین دیدن شد روا
علم خواند عین علم بالقا

ترجمہ: اس جہان میں عین ذات کو آنکھوں سے دیکھنا ممکن ہے۔ اس راز کو سمجھنے کے لیے حق تعالیٰ کے لقا کا علم حاصل کر۔

بر باھُوؒ شد غالب بدیدار ختم
نیست باھُوؒ یاھُو در جان تنم

ترجمہ: باھُوؒ پر دیدار غالب آگیا ہے جس کے بعد باھُوؒ کا اپنا وجود فنا ہو گیا ہے اور اس کے وجود اور روح میں یاھُو ہی باقی رہ گیا ہے۔

مراتبِ فقر اور مراتبِ ترک و توکل اور مراتبِ مست الست صرف کامل طریقہ قادری میں ہیں اس کے علاوہ کوئی طریقہ اگر ان مراتب کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ جھوٹا اور شیخی خور ہے۔ سب سے پہلے آدمی کو چشمِ شناسائی حاصل کرنی چاہیے۔ جو کوئی ظاہر و باطن میں عقل و شعور رکھتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری حاصل کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے لازم ہے کہ چشمِ بینائی اور علمِ دانش و دانائی حاصل کرے اور جہالت و رسوائی کو ترک کر دے۔ اس کے بعد طالب مرشد و پیر تلاش کرے اور علم، تصرف، خزانے اور جمعیت حاصل کرے اور معرفت و فقر کی راہ پر قدم رکھے۔ ایسے آباد باطن پر مبارکباد۔ طالب مرشد کے مقام کو نہیں پہچانتا جبکہ مرشد طالب اور اس کی طلب کو اس طرح پہچانتا ہے جس طرح قسمت، خوش قسمت کو پہچانتی ہے۔

❁ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهٖ

ترجمہ: رزق انسان کو اس کی موت سے زیادہ شدت سے تلاش کرتا ہے۔

جس طرح بندہ خدا کو پہچانتا ہے اسی طرح معشوق عاشق کو پہچانتا ہے اور عاشق معشوق کو، اور جس

Marfat.com

طرح عالم علم کو پہچانتا ہے اور پیر مرید کو پہچانتا ہے اسی طرح باپ بیٹے کو اور استاد شاگرد کو پہچانتا ہے اور غلام اپنے آقا کو ایسے پہچانتا ہے جیسے گھوڑا اپنے سوار کو پہچانتا ہے۔ بیت

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر

چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

ترجمہ: اگر تو حق کو پہچاننا چاہتا ہے تو چشمِ ظاہر سے نہیں بلکہ چشمِ دل سے دیکھ کیونکہ چشمِ ظاہر تو حیوان بھی رکھتے ہیں۔

شرح فقیر

مرشد کامل کے لیے اپنی دونوں آنکھوں سے کونین کا تماشا دیکھنا ایسا ہی ہے جیسے شیشۂ عینک آنکھ کی پتلی پر روشنی ڈالتا ہے۔ یہ ظاہری آنکھ سے دیکھنے کے مراتب ہیں کہ فقیر کی ظاہری آنکھیں جو کچھ دیکھتی ہیں وہی اس کی باطنی چشمِ عیاں سے منعکس ہوتا ہے اور وہ چشمِ عیاں سے مشاہدہ و دیدار کر کے معرفت و معراج حاصل کرتا ہے اور اپنے مریدین پر بھی دیدار کی راہ کھولتا ہے۔ مرتد و مردود عارف بہت سے ہیں (کہ معرفت سے متعلق ان کا علم غلط ہے) اور وہ اللہ کے دیدار کے سوا ہر شے دیکھتے ہیں۔ ابیات:

این معرفت مردود عارف بے حیا

آن معرفت فی اللہ می بیند لقا

ترجمہ: یہ مردود اور بے حیا برائے نام عارف ہرگز معرفت نہیں رکھتے کیونکہ اللہ کی معرفت اس کے دیدار اور قرب سے حاصل ہوتی ہے۔

در معرفت عارف بود عیسیٰؑ صفت

مردہ را زندہ کند بامعرفت

ترجمہ: عارف اللہ کی معرفت حاصل کر کے عیسیٰ علیہ السلام کی صفت کا حامل ہو جاتا ہے اور معرفتِ

Marfat.com

الٰہی سے مردہ دلوں کو زندہ کرتا ہے۔

معرفت معراج عارف باحضور
کے بود این عارفان اہل از غرور

ترجمہ: عارف کو معرفت معراج عطا کرتے ہوئے حضورِ حق میں لے جاتی ہے۔ یہ مغرور لوگ عارف کیسے ہو سکتے ہیں؟

عارف دو قسم کے ہوتے ہیں ایک عارف جو فقیر اور اولیا ہیں دوسرے جو خواہشاتِ نفس کے باعث روحانی سیر میں مشغول رہتے ہیں۔ جو عارف اپنی طاقتور روح کی بدولت لامکان تک پہنچ گیا ہو اس کے لیے زندگی و موت کے مراتب ایک ہی ہیں۔ موت کے مراتب حاصل کرنے کے بعد وہ ظاہر میں مخلوق سے علیحدہ اور لوگوں کی نظر سے پوشیدہ ہوتے ہیں لیکن زندہ لوگوں پر غالب ہوتے ہیں اگرچہ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ زیرِ خاک قبر میں ہیں لیکن قبر میں بھی وہ اللہ کے قرب میں ہوتے ہیں اور ہمیشہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی مجلس میں حاضر رہتے ہیں۔ فقیر اولیا اللہ جس طرح اپنی زندگی میں طالب مرید کو باطنی علم کی تعلیم اور معرفت کی تلقین کرتے ہیں ظاہری موت کے بعد اپنے طالبوں کو اس سے دگنا نوازتے ہیں کیونکہ وہ اپنی حیات میں (نفسانی طور پر) مر چکے ہوتے ہیں اور مرنے کے بعد حیاتِ ابدی پا لیتے ہیں بلکہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے زندگی و موت دونوں سے نجات حاصل کر لیتے ہیں اور نورِ توحید میں غرق ہو کر فنا فی اللہ ہو چکے ہوتے ہیں۔ ابیات:

و ز قبر جثہ برد بیرون باخدا
در قبر ہرگز نباشد اولیا

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں ہرگز مقید نہیں رہتے بلکہ وہ تو اپنے وجود کو بھی قبر سے باہر نکال کر اللہ کے قرب میں لے جاتے ہیں۔

Marfat.com

باحضوری مصطفیٰؐ مجلس دوام
بر قبر حاضر شود گفتن بنام

ترجمہ: یہ اولیا ہر وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس کی حضوری میں موجود رہتے ہیں لیکن جب کوئی قبر پر ان کا نام لے کر ان کو پکارتا ہے تو فوراً حاضر ہو جاتے ہیں۔

ہر مطالب طلب کن اہل از قبور
پیش کامل باجواب و باحضور

ترجمہ: ان اولیا اللہ فقرا کی قبروں سے اپنا ہر مطلوب و مقصود حاصل کر۔ ان کامل ہستیوں کے سامنے حاضر ہو کر اپنے سوالوں کے جواب حاصل کر۔

بعضی قبر گمنام و بے نام و نشان
جثہ را باخود برند در لامکان

ترجمہ: بعض فقرا کی قبریں گمنام و نشان ہوتی ہیں کیونکہ وہ اپنے وجود کو خود لامکان میں لے جاتے ہیں۔

از مطالعہ لوح نامی یافتن
حاضر کند باخود رفیقی ساختن

ترجمہ: لوحِ محفوظ کے مطالعہ سے ان (فقرا) کے نام جانے جا سکتے ہیں اور طالب خود کو ان کا رفیق بنانے کے لیے ان کے پاس حاضر ہو سکتا ہے۔

عارف و فقیر اولیا صاحبِ منصب ہوتے ہیں جو درویش ولی اللہ کہلاتے ہیں۔ وہ ماضی، حال اور مستقبل کے احوال کی حقیقت جانتے ہیں اور دونوں جہانوں میں موجود اللہ کے خزانوں پر تصرف رکھتے ہیں اور ان سے کچھ بھی پوشیدہ نہیں ہوتا۔ جو دعویٰ کرتا ہے وہ جانتا نہیں اور جو جانتا ہے وہ بولتا نہیں (بلکہ خاموش رہتا ہے)۔ کامل صاحبِ اختیار ہوتا ہے چاہے اقرار کرے یا نہ کرے۔ میرا یہ قول میرے حال کے مطابق ہے۔

Marfat.com

شرح اولیا اللہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ

ترجمہ: خبردار! بیشک اولیا اللہ مرتے نہیں بلکہ ایک گھر سے دوسرے گھر میں منتقل ہوتے ہیں۔

یہ مراتب اس مرشد کے ہیں جسے دیدار حاصل ہو اور مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا (مرنے سے پہلے مر جاؤ) کا مرتبہ طے کر لیا ہو۔ بیت:

این جہان و آن جہان در یک نظر
عارفان این بوند اہل از بصر

ترجمہ: عارفین ایسے صاحبِ بصیرت ہوتے ہیں کہ دونوں جہان ان کی کو ایک نظر کی طے میں ہوتے ہیں۔

مرشد کامل وہ ہے جو سب سے پہلے صادق طالب کو اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حضوری عطا کرے اور تمام انبیا اور اولیا اللہ کی ارواح سے ملاقات کرائے اور پھر اسمِ اَللّٰہُ ذات کی قوت سے لامکان میں پہنچا کر اللہ کے دیدار اور قرب سے اس طرح مشرف کرے کہ طالب کو تمام عمر مجاہدہ و ریاضت اور چلہ کشی و خلوت نشینی کی ضرورت ہی نہ رہے۔ یہ مرشد کامل کے لیے مرتبۂ امتحان ہے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ راہزن ہے اور اس کے طالب شیطان کے چیلے ہیں اور بے معرفت، اندھے اور بے عیاں ہونے کے باعث حیوانات کی مثل احمق ہیں یا وہ نادان بچے کی مثل بےشعور طالب ہیں۔ بیت:

بر قبر رو تا شود مطلب تمام
میبرد با تو روحانی ہر مقام

ترجمہ: تو اولیا کی قبر پر جا کر سوال کرتا کہ تجھے تیرا مطلوب حاصل ہو جائے اور اولیا کی ارواح تجھے

Marfat.com

ہر مقام طے کرائیں گی۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ

(البقرہ۔154)

ترجمہ: اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو جائیں انہیں مردہ مت کہو بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تم ہی اس کا شعور نہیں رکھتے۔

ابیات:

ہر کہ گوید مردہ آن مردہَ
اولیا باخود حیاتے بردہَ

ترجمہ: جو اولیا کو مردہ کہتا ہے وہ خود مردہ ہے کیونکہ اولیا حیاتِ ابدی حاصل کرنے کے بعد اس دنیا سے جاتے ہیں۔

اولیا زندہ شود باسم ذات
و ز خلائق او ھمی یابد نجات

ترجمہ: اولیا اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حیاتِ ابدی پاتے ہیں جس کے بعد وہ مخلوق (کے مراتب) سے مکمل نجات حاصل کر لیتے ہیں۔

اوّل مرشد کے لیے لازم ہے کہ طالب کے نفس کو جمعیت بخشے اور نفس کو لذات اور مردار دنیا پر تصرف سے جمعیت حاصل ہوتی ہے۔ دنیا مردار کی لذات سے سیری حاصل کیے بنا طالب کے نفس کو مرشد پر بالکل اعتبار نہیں آتا اگرچہ وہ ان لذاتِ دنیا سے خود کو سرزنش کرتا رہے یا ہزار بار استغفار کرے۔ دنیا سے سیری حاصل کرنے کے بعد ہی نفس مردار دنیا سے بیزار ہوتا ہے جس کے بعد نفس مطمئنہ کے مقام پر پہنچ کر حق تعالیٰ کے دیدار کے قابل بنتا ہے جیسے دھوبی ناپاک کپڑے کو پاک کرتا ہے۔ گندگی و بندگی دونوں یکجا نہیں ہو سکتیں۔ دیدار اور مردار (دنیا) ایک وجود میں قرار

Marfat.com

نہیں پا سکتے جس طرح کفر و اسلام اور یہودی و مسلمان ایک جگہ نہیں ہو سکتے۔ جو مرشد طالب کو تمام مردار دنیا پر تصرف کی توفیق سے سیری عطا کرنا نہیں جانتا تحقیق وہ دیدار عطا کرنا بھی نہیں جانتا۔ مطلب یہ کہ طالب کو ظاہری خزانوں پر تصرف عطا کرنا توفیق ہے اور باطن میں اللہ کا قرب عطا کرتے ہوئے اللہ کی ذات و صفات کے تمام مقامات کو طے کرنا تحقیق ہے۔ جس مرشد کو نہ توفیق کی خبر ہے نہ تحقیق کی، وہ احمق اور اہلِ زندیق میں سے ہے۔ بعض مرشد دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں دیدارِ الٰہی حاصل ہے لیکن وہ مردار دنیا کی قید میں ہیں اور بعض مرشد اللہ کے قرب و وِصال کا دعویٰ کرتے ہیں وہ احمق اور بے حیا دنیا کے طالب ہیں۔ مرشدی و طالبی آسان کام نہیں۔ مرشدی کے لیے کامل تصرف کی ضرورت ہے اور اسے حاصل کرنے میں اللہ کے عظیم اسرار ہیں۔ مرشد و طالب شریعت میں ہوشیار اور کفر و بدعت سے بیزار ہوتے ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

ہر کرا مرشد شود آن راہبر
حاضر و ناظر بود صاحبِ خبر

ترجمہ: جس کا راہبر کامل مرشد ہو اسے حضورِ حق اور دیدارِ الٰہی حاصل ہوتا ہے اور وہ صاحبِ خبر ہوتا ہے۔

احتیاج از کس ندارد شد غنی
روز و شب حاضر بود مجلس نبیؐ

ترجمہ: ہر شے سے سیری حاصل کرنے کے بعد اسے کسی کی ضرورت نہیں ہوتی اور وہ دن رات مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوتا ہے۔

سب سے پہلے مرشد کو چاہیے کہ اپنے آپ کو (کامل) مرشد ثابت کرے اور اس کے لیے اسے دو گواہوں کی ضرورت ہے، اوّل گواہ یہ کہ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے طالب کو اللہ کا دیدار اور حضوری عطا کرے دوم گواہ یہ کہ طالب کو اللہ کے بے شمار خزانوں پر کامل تصرف عطا کرے۔ اور طالب کے لیے بھی دو گواہ ضروری ہیں جس سے ثابت کرے کہ وہ اللہ کا طالب ہے، اوّل یہ کہ مرشد کی خاطر

Marfat.com

جان و مال خرچ کرے، دوم یہ کہ خود کو مرشد کے حکم و اختیار میں دے دے اور جو کام بھی کرنا چاہے مرشد کے حکم کے بغیر نہ کرے چاہے وہ دنیا کا کام ہو یا دین کا۔

آخر انتہائے فقر اور درویش اولیا اللہ کی معرفت کیا ہے اور کیسے ہونی چاہیے؟ وہ اپنے نوری وجود کے ساتھ اللہ کے ساتھ یکتا ہوتے ہیں اور ساری مخلوقات ان کو اپنے سامنے ایسے نظر آتی ہے جس طرح سورج کی روشنی ہر جگہ پہنچتی ہے اور وہ اپنی روشنی سے سب کو فائدہ دیتا ہے۔ یہ درویش اپنے نوری وجود کے ساتھ ہمیشہ اللہ کے دیدار سے مشرف رہتے ہیں۔ ایسے نوری وجود والا درویش جب ظاہری زبان سے بولنے کے لیے لب ہلاتا ہے تو اللہ جانتا ہے کہ وہ اس سے ہم کلام ہے اور انبیا و اولیا اور مومنین و مسلمانوں کی ارواح سمجھتی ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام مؤکلات و فرشتے سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام جن و انسان سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے اور تمام خاص و عام لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ ان سے ہم کلام ہے۔ یہ نوری وجود ہر مقام پر پہنچ سکتا ہے اور حضورِ حق میں موجود رہتا ہے جیسا کہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ''میں تیس سال اللہ سے ہم کلام رہا لیکن مخلوق یہ سمجھتی رہی کہ میں ان سے ہم کلام ہوں''۔ یہ عظیم نوری وجود اسم اَللّٰہُ ذات کی کنہ تک پہنچ کر حاصل کیا جا سکتا ہے اور کن کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔

فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ (البقرہ-117)

ترجمہ: پس بے شک وہ جس چیز کے لیے کہتا ہے ''ہو جا'' وہ ہو جاتی ہے۔

دونوں جہان کو ایک دم میں اپنے تصرف، قید و قبضہ اور حکم کے تحت لے آنا آسان کام ہے جبکہ نفس سے چھٹکارا پانا بہت مشکل اور دشوار کام ہے لیکن تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے اور قرآن کی آیات اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو اس کی کنہ سے پڑھنے سے نفس پر قابو پایا جا سکتا ہے۔

ابیات:

نبودے کس نبودے ہیچکس
من کہ بودم باخدا بودیم بس

Marfat.com

ترجمہ: جس وقت میں اللہ کے ساتھ تنہا تھا اس وقت کوئی نہ تھا بس ہم ہی تھے۔

شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما
زان بقائم یافتم من از خدا

ترجمہ: میں آئینۂ عین میں ہمیشہ اللہ کو دیکھتا ہوں جس میں مجھے اس کا واضح دیدار ہوتا ہے اور اس دیدار سے میں نے اللہ سے بقا حاصل کی اور یہ سب عنایت اللہ سے بلا واسطہ حاصل کی۔

برتنم ہر موئے عارف شد وجودی معرفت
احتیاجے نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت

ترجمہ: میرے وجود کا ہر بال اللہ کا دیدار کرتا ہے اور میرے وجود کو اللہ کی معرفت حاصل ہے جو ان خصوصیات کا حامل ہو اسے کسی ذکر کی ضرورت نہیں ہوتی۔

باھُو را بدنام کردی خویش را پس نام تن
تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن

ترجمہ: تُو نے باھُوؒ کے صرف نام اور وجود کا تذکرہ کر کے باھُوؒ کے مرتبہ کو نہیں سمجھا۔ باھُوؒ کا وجود ولایتِ ازلی کا حامل ہے اور اس کا گھر لامکان ہے جو دارالامن ہے۔

جس کسی کا وجود حق تعالیٰ کے نور کو جذب کر کے پختہ ہو گیا ہو وہ اللہ کی معرفت حاصل کرنے، اس کی طرف معراج اور اس کے نور کے مشاہدہ اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ ایسا وجود چشمِ سرّ سے دنیا میں اسرار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور جب وہ قبر سے برآمد ہوتا ہے تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں تمام انبیا و اولیا کی ارواح سے ملاقات کرتا ہے اور ان سے ہم کلام ہو کر ان کی صحبت سے مستفید اور اللہ کے دیدار سے مشرف ہوتا ہے اور اس کا ظاہر و باطن اللہ کی نظر میں منظور ہوتا ہے۔ غیب کے ان احوال میں نقص نہ نکال اور نہ ہی اس پر حیران ہو ورنہ تو اہلِ زنار کفار میں سے ہو جائے گا جو جہنم کی آگ کے لائق ہیں۔ ایسا کرنے پر ہزار بار توبہ اور استغفار کر۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

Marfat.com

❁ اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ

ترجمہ: خبردار! بے شک اولیا اللہ مرتے نہیں ہیں۔

ظاہری مذہبی عالم اور عالم باللہ فقیر میں یہی فرق ہے کہ پہلے کا نام علما اور دوسرے کا نام فقیر اور اولیا ہے۔ علما عامل ہیں جبکہ فقرا کامل ہیں۔ عالم (باطنی طور پر) مردہ ہیں جبکہ فقیر (باطنی و قلبی طور پر) زندہ ہیں۔ عالم ہر (ظاہری) علم کو جانتے ہیں اور مسائلِ فقہ اور قرآن کی آیات و حدیث کی تفسیر بیان کرتے ہیں جبکہ فقیر مشروحاً اللہ کی حضوری اور قرب عطا کرتے ہیں۔ گفتگو کرنے والوں اور دیدار کرنے والوں کو ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ ایسا ہی معاملہ مست و ہوشیار اور خوابیدہ و بیدار کے ساتھ ہوتا ہے۔ ابیات:

نفس را رسوا کنم بہر از خدا
بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا

ترجمہ: میں اپنے نفس کو خدا کی خاطر رسوا کرتا ہوں اور ہر در سے فقط خدا کی خاطر طلب کرتا ہوں۔

در تصرف عاملم کامل تمام
احتیاج از کس ندارم خاص و عام

ترجمہ: میں ہر تصرف میں عامل و کامل ہوں اس لیے مجھے بھی کسی خاص و عام کی ضرورت نہیں۔

جان لو کہ چور، دغاباز، فتنہ انگیز اور فریبی بھی خود کو فقیر کہتے ہیں اور صاحبِ تصرف اور کیمیا اکسیر کے حامل، تاثیر بخش، اہلِ خزائنِ الٰہی، روشن ضمیر اولیا اللہ اور کونین پر امیر و عالمگیر اصل فقیر ہوتے ہیں۔ پس کاذب اور صادق فقیر کو کونسے عمل، علم، حکمت، کلام اور معمۂ کل و جز سے پہچانا جا سکتا ہے۔ ناقص آج اور کل کے وعدے کر کے اور دلیری کے قصے و افسانے سنا کر وقت کو ضائع کرتا ہے جبکہ کامل توجہ سے مشاہدہ عطا کرتا ہے اور طالبِ مولیٰ کے تمام مقصود روزِ اوّل ہی اسے عطا کر دیتا ہے۔ بیت:

Marfat.com

مرشدے نامرد صورت زن نما
از طالبان زر طلب باشد بے حیا

ترجمہ: ناقص مرشد نامرد ہوتے ہیں اور عورتوں کی مثل دکھائی دیتے ہیں۔ یہ بے حیا ناقص مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتے ہیں۔

مرشد کامل تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے عین حقیقتِ حق کا مشاہدہ عطا کرتا ہے اور علمِ حق عطا کرتا ہے جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر، مراقبہ اور ورد وظائف میں مشغول رکھ کر خراب وخوار کرتا ہے اور کامل مرشد روزِ اوّل ہی اللہ کے دیدار سے مشرف کر دیتا ہے۔ بیت:

جز بدیدارے دگر راہے ندید
این مراتب رابعہؒ حضرت بایزیدؒ

ترجمہ: دیدار کی راہ کے سوا کوئی دوسری راہ تلاش نہ کر۔ یہ راہ حضرت رابعہ بصریؒ اور حضرت بایزید بسطامیؒ کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے۔

مراتبِ ذکر (پڑھ کے رہنا) زوال کا باعث ہے اور مراتبِ فکر (میں مشغول رہنا) محض خام خیالی ہے اور مراتبِ مراقبہ روحانی احوال کی ابتدا ہیں اور مراتبِ الہام پر پہنچ کر بھی طالب نامکمل رہتا ہے اور مراتبِ مذکور پر پہنچ کر بھی وہ نامنظور رہتا ہے (جب تک وہ عین توحید نہ ہو جائے)۔ ابیات:

طالب از مرشد طلب دیدار کن
دیدہ در دیدار شد در رازِ کن

ترجمہ: اے طالب! مرشد سے دیدار طلب کر۔ آنکھیں جب دیدار میں محو رہیں تب رازِ کن عیاں ہوتا ہے۔

ذکر و فکر دور گرداند ترا
ذاکران بے خبر وحدت و ز لقا

ترجمہ: ذکر و فکر تجھے حق کے دیدار سے دور کر دیں گے کیونکہ ذاکر وحدت اور اللہ کے قرب و دیدار

Marfat.com

سے بے خبر ہوتے ہیں۔

فقیرِ کامل چند صفات کا حامل ہوتا ہے اوّل وہ نفس کے لیے بخیل ہوتا ہے اور طالبانِ مولیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ دوم وہ ربّ جلیل کے دیدار سے دائمی طور پر مشرف ہوتا ہے اور اللہ کے قرب و حضوری سے وھم و دلیل کے ذریعے قلبی طور پر الہام پاتا ہے۔ ابیات:

از کجا آوردہ با کے بردہ

اہلِ دیدارش نہ ہرگز مردہ

ترجمہ: (یہ کوئی نہیں جانتا کہ) اہلِ دیدار کہاں سے آتے ہیں اور کہاں جاتے ہیں لیکن وہ ہرگز نہیں مرتے (کیونکہ وہ حیاتِ ابدی پا چکے ہوتے ہیں)۔

من باخدا بودم میباشم دوام

این بود توحید مطلق حق تمام

ترجمہ: میں (ازل میں) خدا کے ساتھ تھا اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہوں گا یہی توحیدِ مطلق اور حق ہے۔

ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پلشت

ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ کافر اور ناپاک ہے اور جو کہتا ہے کہ میں نے حق کو دیکھا ہے وہ اہلِ بہشت میں سے ہے۔

گر کسے گوید بدہ صورت نشان

آن لایزالی بیمثالؔ لامکان

ترجمہ: اگر کوئی کہے کہ مجھے اللہ کی صورت اور نشان بتاؤ (تو اسے کہہ دو کہ) وہ لامکان میں رہنے والا لازوال اور بے مثال ہے۔

Marfat.com

ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین
لائق دیدار شد دیدار بین

ترجمہ: جو یقین کے ساتھ اس علم کا مطالعہ کرتا ہے وہ دیدار کے لائق بن کر اللہ کا دیدار کرتا ہے۔

بانظر ناظر کند حاضر خدائے
چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقائے

ترجمہ: ہر دم حاضر رہنے والے خدا نے مجھے ایسی نظر عطا کی ہے کہ میں اس کا دیدار کروں سو میں کیوں نہ کہوں کہ مجھے دیدار حاصل ہے اور میں ہر وقت اسکے قرب میں ہوتا ہوں۔

جز حضوری بالقا دل کس مبند
ذکر دم روح و قلب احمق پسند

ترجمہ: اللہ کے قرب و دیدار اور حضوری کے سوا دل کو کسی اور طرف مشغول نہ ہونے دے۔ ذکرِ دم، ذکرِ روح اور ذکرِ قلب کو پسند کرنے والے احمق ہیں۔

ہر طریقت را بدانم ہر طریق
طلب کن دیدار توفیق از غریق

ترجمہ: میں طریقت کے ہر راستے (طریق) سے واقف ہوں اس لیے مجھ سے دیدار میں غرق ہونے کی توفیق طلب کر۔

احتیاجے نیست گفتن عاقلان
عارفان دیدار بین صاحب عیان

ترجمہ: عقلمندوں کو گفتگو کرنے کی کوئی حاجت نہیں ہوتی۔ عارفین دیدار کر کے صاحبِ عیاں بن جاتے ہیں۔

منکہ رو آوردہ ام دیدار در
دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

Marfat.com

ترجمہ: میں نے اپنا چہرہ اللہ کے دیدار کی طرف موڑ لیا ہے۔ جسکی آنکھیں دیدار کرتی رہیں وہ صاحبِ نظر بن جاتا ہے۔

دیدہ باحق رود باطل گذار

روز و شب دیدار بین اعتبار

ترجمہ: جب طالب اپنی آنکھیں حق کی طرف موڑ لے تب باطل کو ترک کر دیتا ہے اور دن رات اس کا دیدار کر کے اعتبار حاصل کرتا ہے۔

آن دیدۂ دیدار بین باشد کجا

دیدہ لائق دیدار باشد باخدا

ترجمہ: یہ ظاہری آنکھیں دیدار کرنے والی کیسے ہو سکتی ہیں جو آنکھیں اللہ کے ساتھ مشغول رہتی ہیں وہ دیدار کے لائق ہیں۔

باھُوؒ بہر از خدا دیدہ بدہ

بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

ترجمہ: اے باھُوؒ خدا کی خاطر ایسی بصیرت عطا کر کہ آنکھوں کے بغیر ہی اللہ کا دیدار کرتا رہوں۔

اہلِ ناسوت کے قلب مردہ اور وجود افسردہ ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ بھی خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ مردار دنیا اور خواہشاتِ نفس سے تعلق رکھتا ہے اور محض وہم و خیال ہوتا ہے جبکہ زندہ قلب اور باطنی حیات والے جو کچھ بھی دیکھتے ہیں وہ لاھوت لامکان سے تعلق رکھتا ہے جو اللہ کے قرب کی بدولت ہے۔ ان کو نیند میں اللہ کے دیدار کی تجلیات کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اہلِ تقویٰ جو کچھ خواب یا مراقبہ میں دیکھتے ہیں وہ جنت سے تعلق رکھتا ہے اور وہ حوریں اور محلات اور دیگر احوال کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ جب قیامت قائم ہوگی اور ارواح قبروں سے باہر نکلیں گی تو اہلِ دنیا میں سے کسی کا چہرہ بھی قبلہ کی جانب نہ ہوگا بلکہ ان کی پشت قبلہ کی جانب ہوگی۔ اہلِ محبت اور اہلِ دیدار کا چہرہ اللہ کا قرب حاصل ہونے کے بدولت قبلہ کی جانب ہوگا۔ جو اہلِ دنیا' دنیا میں فقرا سے

Marfat.com

منہ موڑ لیتے ہیں ان کا چہرہ ہرگز قبلہ کی جانب نہ ہوگا۔ ابیات:

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم
قبلہ را باسجدہ قبلہ ساختم

ترجمہ: میں نے اصل قبلہ کو قبلہ سے اسکے ظہور سے پہلے پایا اور اس قبلہ کو سجدہ کر کے اپنا قبلہ بنایا۔

دو خدا را کشتہ بایک یک شود
معرفت توحید از یک میشود

ترجمہ: دوخداؤں[1] میں سے ایک خدا کو (اپنے وجود میں سے) ختم کر دے اور یکتا خدا کے ساتھ یکتا ہو جا کیونکہ معرفت و وحدت یکتا ہونے سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

بند نقش بند آنچہ زین قائم مقام
سہروردی را نباشد زین مقام

ترجمہ: نقشبندی سلسلہ کے طالبوں کو دیدار و معرفت حاصل نہیں ہوتی کہ یہ ان کے لیے نہیں ہے اور سہروردی سلسلے والوں کو اس چیز کی خبر ہی نہیں۔

ہر کہ دنیا دوست دارد دور تر
خواہ باشد غوث قطب بانظر

ترجمہ: جو دنیا کو محبوب رکھتا ہے وہ دیدار سے دور ہوتا ہے چاہے وہ ظاہری طور پر غوث و قطب ہی کیوں نہ ہو۔

قادری را قرب قدرت با خدا
قادری را امید باشد بالقا

ترجمہ: قادری سلسلے کے طالبوں کو قدرتِ الٰہی سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور صرف قادری طالب ہی لقا کی امید رکھتے ہیں۔

---

[1] ایک اصل خدا اور دوسرا نفس، جو خدا کی مثل حکم دیتا ہے۔

Marfat.com

جو یہ کہتا ہے کہ مجھے دین و دنیا دونوں عطا ہوئے ہیں وہ قومِ فرعون میں سے ہوتا ہے اور یہ حیلۂ شیطانی ہے جو سراسر غلط ہے۔ بیت:

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت

ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

ترجمہ: دنیا کو وہی محبوب رکھتے ہیں جو کتوں کی مثل ہوتے ہیں جبکہ جو دنیا کو ترک کرتے ہیں وہ اہلِ بہشت ہیں۔

دنیا ہمیشہ ہمارے پیچھے خوار ہوتی ہے۔ قادری طالب دنیا پر نظر نہیں ڈالتا اور ہمیشہ دنیا کو ترک کرنے والا ہوتا ہے کیونکہ اس کی نظر دیدارِ الٰہی پر ہوتی ہے۔ وہ سب عجیب و احمق لوگ ہیں جو دن رات مردار دنیا کو طلب کرنا اپنے لیے فخر و عزت کا باعث سمجھتے ہیں اور اپنا رخ اللہ کی معرفت کی طرف نہیں کرتے۔ یہ سب لوگ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں کہ یہ تو حیوانات سے بھی بدتر ہیں۔ بیت:

گر بگویم شرح دیدار از خدا

باستماع زندہ شود عالم بابقا

ترجمہ: اگر میں اللہ کے دیدار کی شرح بیان کرنا شروع کروں تو اسے سنتے ہی سارا عالم حیاتِ ابدی حاصل کر کے بقا پا جائے گا۔

علمِ دیدار درسِ دیدار سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کی صلاحیت دیدار کی تلقین اور اس علم پر یقین سے حاصل ہوتی ہے۔ دیدار پر یقین اصل دیدار کی طرف لے جاتا ہے۔ دیدار کا علم اور حلم دیدار سے حاصل ہونے والی حکمت میں ہے اور دیدار کے ارشاد کا علم اس مرشد سے حاصل ہوتا ہے جسے دیدار حاصل ہو۔ ابیات:

در صورتے مخلوق راہ دیدار نیست

علم دیدارش بخطرہ خوار نیست

Marfat.com

ترجمہ: اللہ کے دیدار کی راہ مخلوق کے وجود سے بالاتر ہے اور دیدار کے علم میں خوار ہونے کے خطرات نہیں ہیں۔

صورتے مخلوق خاک از خاک خاک
و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک

ترجمہ: مخلوق کے وجود مٹی سے تخلیق کیے گئے ہیں اور یہ مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے جبکہ اللہ کے نور کے دیدار سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

آن گلی دیگر بود گل باگلاب
خوردنے آن گل شوی تو بے حجاب

ترجمہ: گلاب (دیدار) کا پھول دیگر پھولوں سے مختلف ہوتا ہے اور اس پھول کے حاصل ہونے سے تو بے حجاب ہو جائے گا۔

آن گلی کز بود تہی کف نبیؐ المرسلان
خوردنے آن گل شوی عارف عیان

ترجمہ: دیدار کا وہ پھول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھوں سے حاصل ہو سکتا ہے جس کے حصول کے بعد تو صاحبِ عیاں عارف ہو جائے گا۔

فقرِ قدیم کی یہ امداد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کرم سے حاصل کی جا سکتی ہے اور بلاشبہ صراطِ مستقیم ہے۔ لقائے الٰہی عطا ہونے پر بہت سے طالبانِ مولیٰ فقرِ مکب کا شکار ہو جاتے ہیں اور بہت سے اللہ کے محبّ بن جاتے ہیں۔ اگر طالب (دیدار کا) پھول حاصل کر لے تو آیاتِ قرآن و حدیث سے بھی وسیع علم منکشف ہو جاتا ہے جس کی بدولت طالب شیطان پر غالب آ جاتا ہے۔ اور اگر طالب وہ پھول حاصل نہیں کرتا تو وہ احمق و جاہل تارکِ نماز بن جاتا ہے۔ ظاہری علما کے ظاہری علم اور علما حق کے باطنی و غیبی علم میں فرق یہ ہے کہ باطنی علم غلطی اور زوال سے پاک ہے اور اللہ کی معرفت، قرب اور وصال بخشتا ہے جسے رجعت اور سلب نہیں اور زندہ قلب کو توفیق اور

Marfat.com

تحقیق عطا کرتا ہے۔

وَمَا تَوْفِيْقِيْ إِلَّا بِاللّٰهِ (ھود-88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

اولیا اللہ، عالم باللہ اور فقیر ولی اللہ بلاشبہ اسے کہتے ہیں جس کے عمل و تصرف میں کیمیا اکسیر کے تمام خزانے ہوں اور دنیا سے اپنے نفس کے لیے ایک پیسہ بھی جائز نہ سمجھے۔ یہ بالکل درست ہے کہ اللہ کے قرب کے طالب بہت کم ہیں جو اللہ کی طلب رکھتے اور لقا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور میں نے کوئی ایسا عالم نہیں دیکھا جو معرفت و قرب کی خاطر یا دیدار اور روشن ضمیری و قلب کی بیداری کی خاطر علم سیکھتا ہو۔ ہر کوئی صرف دنیا اور روزی کمانے کی خاطر علم پڑھتے ہیں۔ ابیات:

خود پسند آن عالم است مغرور تر
عالم آن باشد بود بر حق نظر

ترجمہ: ایسے عالم خود پسند اور نہایت مغرور ہوتے ہیں۔ اصل عالم وہ ہے جس کی حق پر نظر ہو۔

ہر کہ مطالعہ علم بہر از معرفت
بے معرفت عالم بود شیطان صفت

ترجمہ: عالم کو معرفت کی خاطر مطالعۂ علم کرنا چاہیے کیونکہ معرفت کے بغیر عالم شیطان کی مثل ہوتا ہے۔

طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا
تا ترا حاصل شود وحدت خدا

ترجمہ: وصال کی خاطر وسیلۂ مرشد طلب کر تا کہ تجھے حق تعالیٰ کی وحدت حاصل ہو جائے۔

اللہ کی بارگاہ میں منظور قلب اللہ کی دو انگلیوں کے قبضہ میں ہوتا ہے۔ ایک انگلی سے مراد جلال ہے فقیر اور مومن کے وجود میں جلالیت کے باعث سکر و صحو، قبض و بسط کے احوال پیدا ہوتے ہیں جو فقیر کے ذکر، فکر، مراقبہ اور کشف و کرامات کو طاقت کو بڑھا دیتے ہیں۔ دوسری انگلی سے مراد جمال

Marfat.com

ہے جس سے فقیر مومن یقین و اعتبار سے اللہ کا مشاہدہ اور دیدار کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

فقر کا یہ فخر فقیر کی جذبِ نظر سے حاصل ہو سکتا ہے۔ کل و جز کی ہر شے اس کے حکم کے تحت ہوتی ہے اور وہ روشن ضمیر اور نفس پر حکمران ہوتا ہے۔ وہ علمِ آیاتِ قرآن و حدیث اور تفسیر بیان کرتا ہے اور ان کی تاثیر سے نوازتا ہے۔ مردہ دل شیطان کی دو انگلیوں کے درمیان ہوتا ہے ایک انگلی طمع و حرص کی ہے جس سے انسان حلال و حرام کے درمیان فرق نہیں کرتا اور مکمل طور کافر ہو جاتا ہے اور دوسری انگلی خواہشاتِ نفس اور تکبر کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ وَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِهٖ ذَرَّةٌ مِّنَ الْكِبْرِ لَا يُدْخِلُ الْجَنَّةَ

ترجمہ: اور جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

مرشد کامل اپنی نظر سے طالب کے مردہ دل کو شیطان کی ان دو انگلیوں سے نجات دلاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا کر غرق فی التوحید کرتا ہے جس سے طالب ظاہر و باطن میں بے نیاز ہو جاتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے اسے اللہ کی توفیق اور تصدیق کے تمام خزانوں اور اللہ کے قرب کے خزانوں پر تصرف حاصل ہوتا ہے۔ بلاشبہ ایسا طالبِ مولیٰ صاحبِ تصدیق ہوتا ہے جس پر ہر شے عیاں ہوتی ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات:

چون از مرشد حاصل شود توحید ربّ
معرفت توحید از مرشد طلب

ترجمہ: مرشد سے توحید کی معرفت طلب کر کیونکہ توحیدِ ربّ تعالیٰ مرشد سے ہی حاصل ہوتی ہے۔

ہر کہ آن بے مرشد آن بے نصیب
نفس عالم پیشوائے شد رقیب

Marfat.com

ترجمہ: جس کا مرشد نہ ہو وہ بے نصیب ہوتا ہے اور نفس جو کہ اس کا دشمن ہے' عالم بن کر اس کی رہنمائی کرنے لگتا ہے۔

گر بخوانی علم تفسیر و حدیث
اندرونش نفس جاہل دیو خبیث

ترجمہ: (مرشد کے بغیر) اگرچہ تو علم تفسیر وحدیث بھی پڑھتا رہے لیکن تیرے اندر تیرا نفس جاہل و خبیث ہی رہے گا۔

مرشدے باشد سلیمانیؑ مثل
دیو در زندان شود بعد از وصل

ترجمہ: مرشد سلیمانؑ کی مثل طاقتور ہوتا ہے جو نفس کے دیو کو زندان میں ڈالنے کے بعد وصال عطا کرتا ہے۔

در وجودے تو شود دارالامن
عالمان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: عالموں کے لیے بس یہی ایک حرف کافی ہے کہ ان کا وجود (دوسروں کے لیے) دارالامن ہونا چاہیے۔

علم گوید ترک حرص و باہوا
نفس را بگذار شد عالم خدا

ترجمہ: اصل علم یہی سکھاتا ہے کہ حرص وہوا کو ترک کر دو اور نفس کو چھوڑ کر حق تعالیٰ کے علم کا عالم بن جاؤ۔

علم حق غیب است بایمان بود
بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

ترجمہ: علمِ حق غیب ہے جس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اگر کوئی غیب میں عیب نکالے تو اس کا ایمان

Marfat.com

ضائع ہو جاتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

الٓمّٓ ۚ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۙ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ-1-3)

ترجمہ: الٓمّٓ۔ اس کتاب میں کوئی شک وشبہ نہیں اور اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان رکھتے ہیں۔

بہت سے علم حاصل کرنا فرض نہیں لیکن فرض، واجب، سنت اور مستحب کا علم حاصل کرنا، گناہوں سے نجات حاصل کرنا اور اللہ کا خوف رکھنا، اس کی معرفت اور محبت حاصل کرنا اور ہدایت کی تلاش کرنا اور غیبت وشکایت کو ترک کر دینا فرض ہے۔ حدیث:

اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ

ترجمہ: غیبت زنا سے بھی شدید گناہ ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَالسَّلٰمُ عَلٰى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى (طٰہٰ-47)

ترجمہ: اس پر سلامتی ہو جس نے حق کے راستے کی پیروی کی۔

معرفت وفقر، جمعیت وہدایت کا تعلق اللہ رحمٰن کے دیدار سے ہے جبکہ نفسِ امارہ، دنیا اور خواہشات کا تعلق شیطان سے ہے۔ ان میں سے تجھے کونسا پسند ہے؟ ابیات:

علم بہر از سجدہ وے صوم و صلوٰۃ
علم بہر حج کلمہ باز کوٰۃ

ترجمہ: علم بندگی اور عبادات کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کے لیے سیکھنا چاہیے۔

ہر کہ خواند علم از بہر درم
بے نصیب از معرفت جود و کرم

Marfat.com

ترجمہ: جو علم کو دولت کی خاطر سیکھتا ہے وہ اللہ کی معرفت اور جود و کرم سے بے نصیب ہوتا ہے۔

در طلب شہوت بود از سر ریا
این علم را کے خدا دارد روا

ترجمہ: جو علم خواہش یا دکھاوے کی خاطر سیکھا جائے وہ اللہ کے نزدیک کیسے جائز ہو سکتا ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (الصف-2)

ترجمہ: اے ایمان والو! تو وہ کیوں کہتے ہو جو تم کرتے نہیں۔

ہر علم کو سیکھنا اور اپنے عمل میں لے آنا آسان کام ہے جبکہ عالم و عامل بننا بہت مشکل اور دشوار کام ہے۔ ابیات:

علم سہ حرف است عالم سہ طلب
علم، عمل و معرفت از بہر ربّ

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم کو تین چیزیں علم، عمل اور معرفت حق تعالیٰ سے طلب کرنی چاہیے۔

علم سہ حرف است عالم سہ طلب
باحیا و باوفا و باادب

ترجمہ: علم کے تین حروف ہیں ان تین حروف کی نسبت سے عالم (اللہ سے) تین صفات طلب کرتا ہے یعنی حیا، وفا اور ادب۔

علم ہمچو شجر بر او معرفت
ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

ترجمہ: علم درخت کی مثل ہے اور اس پر معرفت کا پھل لگتا ہے اور جو کوئی علم کے درخت کا یہ پھل کھا لیتا ہے وہ عارف ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

علم مکمل طور پر منصب، درجات، گفتگو، مطالعہ اور بیان سے متعلق ہے اور معرفت کا راز، مشاہدہ و دیدارِ الٰہی میں مشغول رہنے اور اللہ کے قرب اور حضوری سے متعلق ہے۔ اگر تُو آئے تو دروازہ کھلا ہے اور اگر نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔ جس طالبِ مولیٰ کی طلب محض حق تعالیٰ کا دیدار ہو اسے جنت کا لالچ اور دوزخ کے خوف سے کیا سروکار۔ کیونکہ وہ تو ہمیشہ دیدار کی طرف متوجہ ہو کر مشاہدہ کرنے والا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ طَلَبَ شَيْئًا وَّجَهَدَ فَقَدْ وَجَدَ

ترجمہ: جس کسی شے کی طلب کرتا ہے اور اس کے لیے جدوجہد کرتا ہے تحقیق وہ اسے پالیتا ہے۔

بیت:

اولیا را کیست راہبر پیشوا
باجذب وحدت میکشد طالبِ خدا

ترجمہ: اولیا کا راہبر اور پیشوا کون ہے؟ یہ وحدتِ حق تعالیٰ ہے جو جذب (توجہ) سے طالب کو خدا کی طرف لے جاتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْجَذْبُ جَذْبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی

ترجمہ: جذب اللہ تعالیٰ کے جذبات میں سے ایک جذبہ ہے۔

ابیات:

اللہ ہر کرا خواہد کند باخود حضور
ہر کرا خواہد براند خود ز دور

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کسی کو چاہتا ہے اپنی حضوری عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے خود سے دور کر دیتا ہے۔

Marfat.com

رفت کوشش چون رسد کشش از خدا
رفت کوشش کشش چون بیند لقا

ترجمہ: جب اللہ کی طرف سے قرب و دیدار کی کشش پیدا ہو جائے تو طالب کو کوشش چھوڑ دینی چاہیے۔

در حقیقت معرفت فرحت مجو
ہر یکے را ترک بدنامش مگو

ترجمہ: حقیقت اور معرفت کی راہ میں فرحت تلاش نہ کرو بلکہ اللہ کی خاطر ہر لذت کو ترک کر دو کہیں اللہ کی بارگاہ میں بدنام نہ ہو جاؤ۔

و ز چہار بگذرد یکتا صفا
زان ہر چہار بگذرد واصل خدا

ترجمہ: اور (وجود کے) چار عناصر کو چھوڑ دے تاکہ تو یکتا اور پاکیزہ ہو جائے۔ جو ان چاروں کی لذات کو ترک کر دیتا ہے وہ حق تعالیٰ سے واصل ہو جاتا ہے۔

ہر مقامے ناتمامے راہزن
واصلان را بس بود این یک سخن

ترجمہ: واصلین کے لیے بس یہی ایک نصیحت کافی ہے کہ ہر مقام نامکمل اور راہزن ہے۔

جو طالب مرشد سے اخلاص رکھتا ہے تو مرشد اسے علمِ مطالعہ اور معرفت بخش دیتا ہے۔ ہر علم کے مطالعہ سے معرفت حاصل ہوتی ہے اور ہر علم اس معرفت کے علم میں شامل ہے۔ علمِ موت، علمِ محبت، علمِ معرفت، علمِ مشاہدہ، علمِ مراقبہ، علمِ مکاشفہ، علمِ مطالب اور علمِ معراج کے مطالعہ سے قرب و دیدارِ حق عطا ہوتا ہے اور ان علوم کے علاوہ دیگر تمام علوم بھی علمِ یکدم میں شامل ہیں۔ علمِ یکدم اسے کہتے ہیں کہ ازل، ابد، دنیا، عقبیٰ، جنت اور حور و قصور کا نظارہ اور معرفت کا نظارہ، مشاہدۂ انوارِ دیدار، غرق فنا فی اللہ اور بقا سب ایک دم میں طالب پر منکشف ہو جائیں اور وہ انہیں ایک دم میں

Marfat.com

طے کر لے۔ اسے استقامت بھی کہتے ہیں۔ علمِ موت کس علم سے کھلتا ہے۔ وہ علم تصور اسم اَللّٰہُ ذات کا علم ہے جس کے ساتھ توفیقِ الٰہی، علمِ تصرف اور علمِ توجہ شامل ہیں جو حق تعالیٰ کی رفاقت عطا کرتے ہیں۔ یہ سب مراتب حاصل کرنا صدیق عالم کا خاصہ ہے جس کا تمام علم اس کے قلب میں پوشیدہ ہوتا ہے اور اس علم سے دل میں غیب الغیب کا لطیفہ پیدا ہوتا ہے۔ جو علمِ موت کا مطالعہ کرتا ہے اس سے کل و جز کا کوئی بھی علم پوشیدہ نہیں رہتا۔ ابیات:

مرتبہ مردود منزل ناتمام
بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

ترجمہ: راہِ فقر میں کسی مرتبہ پر رک جانا مردود ہے اور کسی مقام کو منزل سمجھ لینا ناتمامیت ہے۔ اس لیے کسی مقام کو منزل نہیں سمجھنا چاہیے۔

عین را باعین بیند عین بین
نیست آنجا آسمان و نی زمین

ترجمہ: طالب حقیقتِ حق کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اس مرتبہ پر نہ آسمان ہوتا ہے اور نہ زمین (یعنی زمین و آسمان کی حدود سے بھی بالاتر)۔

ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ
پیشوائے اسم اَللّٰہُ ساختہ

ترجمہ: جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اپنا پیشوا بنا کر خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے وہ اللہ کی ذات کو پا لیتا ہے۔

اسم مسمّٰی (ذات) تک پہنچاتا ہے اور مسمّٰی کو پانا ایک حرف سے ممکن ہے جو کل و جز کی ہر مشکل کا حل ہے۔ کاملین اس ایک حرف سے واقف ہوتے ہیں جبکہ ناقص اس حرف سے واقف نہیں کیونکہ انہیں اسم و مسمّٰی کی حقیقت سے آگاہی نہیں۔ ناقص طریقت کے راستوں اور سلسلوں کے متعلق گفتگو کرتے ہیں جبکہ کامل قرب و حضوری بخشتے ہیں اور معبود کا دیدار عطا کرتے ہیں۔ بیت:

Marfat.com

ہر کہ می بیند بداند آن کسی
شد بہ دیداری مرا اللہ بسی

ترجمہ: جو اللہ کو دیکھ لیتا ہے وہ اس کو پہچان لیتا ہے۔ میرے لیے اللہ کا دیدار ہی کافی ہے۔

ثواب کی طلب مکمل حجاب ہے اور جو بے حجاب دیدار کر لیتا ہے وہی اس کے لیے ثواب ہے۔

بیت:

جحتی بگذار رو بہ دیدار آر
جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

ترجمہ: جحت کو چھوڑ اور اپنا رُخ دیدار کی طرف کر۔ اللہ کے دیدار کے بغیر جنت بھی میرے کس کام کی۔

جنت و دوزخ دونوں مقام مکمل طور پر اللہ کے اختیار میں ہیں۔ مجھے اپنے اختیار پر کیا بھروسہ اور اس کا کیا تذکرہ کروں۔ فقیر دونوں جہان پر حکمران ہوتا ہے۔

❁ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ؕ (الشوریٰ-7)

ترجمہ: ایک گروہ جنت میں اور دوسرا گروہ دوزخ میں ہوگا۔

فقیر کی زبان علمِ تفسیر کا مطالعہ کرتی ہے اور اس کی نظر تاثیر کا علم حاصل کرتی ہے اور اس کا قلب روشن ضمیری کا علم حاصل کرتا ہے اور اس کی روح لقا کا علم حاصل کرتی ہے اور ہر جگہ موجود ربّ کا دائمی دیدار کرتی ہے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

فقیرِ کامل کو دعوت پڑھنے سے دو عمل حاصل ہوتے ہیں جو اُسے ہر شے سے لایحتاج اور بے فکر کر دیتے ہیں جس کے بعد اسے کچھ اور پڑھنے کی ضرورت نہیں رہتی اوّل اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے حضوری، دوم اہلِ قبور کی ارواح سے ملاقات۔ ان دو عملوں (کی تاثیر) سے فقیر تمام عالم کو فنا کر سکتا ہے اور تمام عالم کو (فنا کے بعد) بقا عطا کر سکتا ہے۔ جان لو کہ نیک عمل سے اللہ ثواب عطا فرماتا ہے جبکہ اصل ثواب اور اللہ کی بے حساب بخشش اُس کا بے حجاب دیدار ہے۔ علم حاصل

Marfat.com

کرنے کا مقصود اس پر عمل کرنا ہے اور تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات یہودی نفس کو قتل کرنے والی تلوار ہے۔

ابیات:

نماز و روزہ بسیار طاعت
ازان بہتر بدم دیدار ساعت

ترجمہ: نماز، روزہ اور بے حساب طاعت سے بہتر ایک گھڑی کا دیدارِ الٰہی ہے۔

دمی دیدار را دیدار بردہ
دلی مردہ دمی خطرات خوردہ

ترجمہ: دیدار کے وقت دیدار میں ہی غرق رہو (اور کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو)۔ جبکہ مردہ دل اس وقت خطرات کا شکار رہتا ہے۔

کلید علم از دیدار دارم
شریعت مصطفیؐ جان را سپارم

ترجمہ: میں نے علم کی کلید دیدار سے حاصل کی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شریعت کے لیے جان وقف کر دی ہے۔

مراتبِ دیدار اور علم دیدار شریعت (کی پیروی) سے حاصل ہوتے ہیں کیونکہ شریعت ہر علم کی روح، جان اور زندگی ہے جبکہ شریعت کی پیروی کے بغیر زندگی محض بے حیائی اور شرمندگی ہے۔ اصل شریعت (کی بنیاد) قرآن اور حدیث ہے۔ قرآن سے باہر کوئی بھی شے (علم و حکم) نہیں اور نہ ہوگی۔ جاننا چاہیے کہ طالبِ صادق کو اللہ اور اس کے رسول کی قسم ہے اور قرآن اور کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی قسم ہے کہ مرشد سے مراتبِ نعم البدل طلب کرے جو حضوریٔ حق کا فیض و فضل ہے جسے اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل کیا جاتا ہے۔ اور طالب کو چاہیے کہ مرشد سے جملہ تصرف، جملہ خزانے، علم، حکمت اور تمام احکامات کی تلقین طلب کرے اور مرشد کو بھی اسی طرح سب کی قسم ہے کہ طالبِ مولیٰ کو اللہ کا قرب، حضوری اور اہلِ قبور کی ارواح سے رابطے کا عمل اور

Marfat.com

جمعیت عطا کرے۔ بیت:

مرشدے نامرد را نامی مگو
مرشدے نامرد را شیطان بگو

ترجمہ: نامرد مرشد کا نام بھی مت لو بلکہ نامرد مرشد کو شیطان کہو۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ اَنۡ لَّا تَعۡبُدُوا الشَّیۡطٰنَ ۚ اِنَّہٗ لَکُمۡ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ (یٰسٓ-60)

ترجمہ: اے بنی آدم! شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بے شک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

مرشد سانپ پکڑنے والے جادوگر کی مثل ہے اور طالب سانپ کی مثل ہے جو تمام زندگی مرشد کی غلامی میں ادب اور اعتبار کے ساتھ فیض کی امید میں گزار دیتا ہے۔ طالب شہباز کی مثل ہے جو چیلوں (طالبانِ دنیا) کا ساتھ ہرگز اختیار نہیں کرتا اور خدا کی طلب میں ہر شے سے جدا ہو جاتا ہے۔ اگر طالب شیر کی مثل ہو اور اللہ کی معرفت و وصال کی طلب رکھتا ہو تو اسے گیدڑوں (اہلِ دنیا) کی مجلس اختیار کرنے میں شرم آتی ہے۔ بیت:

ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود
مرشد آنرا مرتبہ سلطان دہد

ترجمہ: جو طالب سلطان[1] کا نام پکارتا ہے مرشد اسے مرتبہ سلطان[2] سے نواز دیتا ہے۔

اگر طالب سلطان اور مرشد پریشان ہے یا مرشد پشیمان اور طالب احمق وحیوان ہے تو انہیں ایک دوسرے کی صحبت پسند نہیں آتی۔ ابیات:

باھُوؒ منکہ طالب از بینم غنی
ہر کہ دمے حاضر مرا مجلس نبیؐ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میں غنی مرشد کا طالب ہوں جو مجھے ہر لحظہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں

---

[1] سلطان الاذکار ھُو [2] فقر کا انتہائی مرتبہ جہاں فقیر کو دونوں جہان پر تصرف عطا ہوتا ہے۔

Marfat.com

حاضر رکھتا ہے۔

احتیاج از کس ندارم مقام تر
طالبانرا میکنم عارف نظر

ترجمہ: میں جس اعلیٰ و بلند مقام پر ہوں مجھے کسی کی ضرورت نہیں۔ میں طالبوں کو ایک ہی نظر میں عارف بنا سکتا ہوں۔

وہ سب عجیب و احمق لوگ ہیں جو مرشد و طالب کہلواتے ہیں لیکن خود پسندی کے باعث ان کے دل کالے ہیں اور وہ اللہ کی معرفت وقرب سے بے خبر ہیں۔ ایسے بے شعور اور خام طالب صرف نام کے ہی طالب ہیں۔ پس معلوم ہوا کہ ایسے طالب و مرشد عوام کے بھیس میں صرف تقلید کرنے والے ہیں۔ ابیات:

مرشدے مرد است طالب مرد تر
گنج بخشد طالبان را سیم و زر

ترجمہ: مرشد مرد ہوتا ہے اور اپنے طالب کو بھی مرد بنا دیتا ہے اور انہیں باطنی خزانوں اور طاقت سے نوازتا ہے۔

یا برد در معرفت وحدت حضور
مرشدے طالب چنین باید ضرور

ترجمہ: مرشد و طالب کو ایسا ضرور ہونا چاہیے کہ مرشد طالب کو معرفتِ وحدت عطا کر کے حضوری میں لے جائے۔

خام مرشد زر طلب از طالبان
این چنین گمراہ شد در دو جہان

ترجمہ: خام مرشد طالبوں سے مال و دولت طلب کرتا ہے اور ایسا مرشد دونوں جہانوں میں گمراہ ہوتا ہے (اور اپنے مریدوں کو بھی گمراہ کرتا ہے)۔

Marfat.com

ہر کہ گیرد میدہد بروے روا
مرشدے باشد چنین راہبر خدا

ترجمہ: مرشد جو کچھ طالبوں سے لیتا ہے اسے اللہ کی راہ میں دے دیتا ہے۔ جو مرشد ایسا کرے وہی اللہ کی طرف راہبر ہوتا ہے۔

باھُوؒ میشناسد طالبان را بانظر
ہمچو زرگر میشناسد سیم و زر

ترجمہ: باھُوؒ طالبانِ مولیٰ کو ایک ہی نظر میں پہچان لیتا ہے جس طرح صراف سونا و چاندی کو پہچان لیتا ہے۔

طالب کو ہر طاقت وقوت مرشد کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر طالب کے ظاہر و باطن کی تحقیق ہو جائے تو مرشد کامل طالب کو پہلے ہی روز ہر تصرف سے نواز کر حق سے اپنی گردن آزاد کرا لیتا ہے لیکن اس کے لیے طالب کا حوصلہ بھی وسیع ہونا چاہیے۔ کم حوصلہ طالب کسی کام کے نہیں ہوتے۔ بیت:

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین
طالبان را میشناسم و ز چنین

ترجمہ: میں (اللہ کا) طالب بھی ہوں اور مرشد بھی اور اس کے اسرار کا مشاہدہ کرتا ہوں۔ میں طالبوں کو اچھی طرح پہچانتا ہوں۔

اس راہ سے ناواقف لوگوں کے لیے یہ راستہ بہت طویل ہے اور وہ مرتے دم تک اپنی ساری عمر اس راہ پر چلنے میں گزار دیتے ہیں (لیکن کسی مقام و منزل تک نہیں پہنچتے)۔ مرشد اپنی نظر سے طالبِ مولیٰ کو مرتبۂ دیدار اور حضوری سے مشرف کرتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَاعۡبُدۡ رَبَّكَ حَتّٰى يَاۡتِيَكَ الۡيَقِيۡنُ (الحجر-99)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کی عبادت اس طرح کرو کہ تم یقین تک پہنچ جاؤ۔

Marfat.com

ابیات:

عبادتے دیدار را بادیدار بر

بالیقین و باایمان رو در قبر

ترجمہ: دیدارِ الٰہی کی خاطر کی جانے والی عبادت دیدار سے ہی مکمل ہوتی ہے اور قبر میں بھی وہ دیدار کی بدولت صاحبِ یقین وایمان ہوتا ہے۔

این عبادت رحمت اللعالمینؐ

معرفت توحید اینست بالیقین

ترجمہ: یہی عبادت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی جو دونوں جہانوں کے لیے رحمت ہیں۔ یہی یقین معرفتِ توحید حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

شد عبادت از فضل عفو و کرم

ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم

ترجمہ: یہ عبادت اللہ کے فضل اور عفو وکرم سے ادا کی جاتی ہے۔ جو دیدار کا منکر ہو وہ بت پرست ہے۔

ہر عبادت از برائے دیدارِ حق

از برائے دیدار شد پیدا خلق

ترجمہ: ہر عبادت کا مقصد دیدارِ حق تعالیٰ ہے کیونکہ اللہ نے مخلوق کو اسی لیے پیدا کیا ہے۔

مرشدے تلقین بخشد از لقا

از علم حاضر رساند باخدا

ترجمہ: مرشد کامل طالب کو لقائے الٰہی تلقین کرتا ہے اور علمِ باطن سے اللہ کے قرب اور حضوری میں پہنچا دیتا ہے۔

Marfat.com

این عبادت دائمی طاعت طلب

طاعتی باشد حضوری رازِ ربّ

ترجمہ: ایسی عبادت دائمی طاعت کی متقاضی ہے۔ اور یہ طاعت حضوری کا راز ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ (الذاریات-56) ''اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ''

ترجمہ: اور میں نے جنوں اور انسانوں کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا یعنی اپنی معرفت کے لیے۔

بیت:

دل مرا بیدار از دیدار شد

دیدہ بہر از دیدنے نظار شد

ترجمہ: میرا دل اللہ کے دیدار کی بدولت زندہ ہے اور میری آنکھیں اسے دیکھنے کے لیے ہیں۔

جو بھی تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے عین دیدار کا علم جان لیتا ہے وہ صاحبِ تصور بن جاتا ہے اور اللہ کے دیدار سے ایک لمحہ کے لیے بھی فارغ نہیں رہتا۔ سر کی آنکھیں مخلوق کو دیکھنے کے لیے ہیں اس لیے ظاہری آنکھیں اور ہیں۔ چشمِ سرّ خالق کو دیکھنے کے لیے ہیں۔ اللہ کے اسرار اور قدرت کے نور کو بے حجاب دیکھنے والی آنکھ اور ہے۔ جو طالب اللہ کے دیدار کی خاطر ساری عمر جان فدا کرتا ہے اور اپنے سر پر ہمیشہ کفن باندھے رکھتا ہے اور اللہ کے قرب و دیدار کی حضوری اور معرفتِ الٰہی کی پیاس میں مرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔ مرشد کامل کے لیے ایسے طالب کو ایک دم اور ایک قدم میں دیدار سے مشرف کرنا مشکل اور دشوار نہیں ہے۔ ابیات:

کس نیابم طالبے تشنہ طلب

معرفت دیدار چشم راز ربّ

ترجمہ: میں نے ایسا کوئی طالب نہیں پایا جو معرفت اور دیدار کے لیے تشنہ ہو اور جس کی آنکھ اللہ کے اسرار کا مشاہدہ چاہتی ہو۔

Marfat.com

طالبان باخود مطالب خود نما
احمقان بے ادب باشند بے حیا

ترجمہ: اپنے مطالب کے طلبگار طالب خود پسند ہوتے ہیں۔ وہ احمق، بے ادب اور بے حیا ہوتے ہیں۔

طالبی گر مثل موسیٰؑ باخضرؑ
نیک بد را باتفکر در نظر

ترجمہ: طالب اگر ایسا ہو جیسے موسیٰؑ خضرؑ کے ہمراہ تھے تو وہ (مرشد کے) نیک و بد اعمال کو ہی اپنی سوچ اور نظر میں رکھتا ہے۔

در نظر موسیٰؑ ہر ثوابی شد گناہ
کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

ترجمہ: موسیٰؑ کی نظر میں ہر ثواب کا کام گناہ تھا جبکہ حضرت خضرؑ کے کام (معاملات) خاص باطنی راہ سے تعلق رکھتے تھے۔

بر خضرؑ موسیٰؑ غالب است امت رسولؐ
عارفان دیدار و از اہل الوصول

ترجمہ: حضرت خضرؑ اور حضرت موسیٰؑ پر امتِ محمدیہ کے عارفین غالب ہیں جنہیں دیدار اور وصال نصیب ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ مِّنْ اَنْبِیَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ

ترجمہ: میری امت کے علما بنی اسرائیل کے انبیا سے افضل ہیں۔

علما سے مراد فقیر عارف باللہ و لی اللہ ہیں۔ بیت:

Marfat.com

عالم شدم از علم وحدت باخدا
علم بہر از وحدت است باطن صفا

ترجمہ: میں اللہ سے علمِ وحدت حاصل کر کے عالم بن گیا ہوں۔ جو علم وحدت کی خاطر حاصل کیا جائے وہی باطن کو صاف کرتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَآءِ

ترجمہ: علما انبیا کے وارث ہیں۔

علمائے حق کی مجلس انبیا کی مجلس کی مثل ہے جو تکبر، حرص اور خواہشاتِ نفس سے پاک ہوتی ہے۔

ابیات:

عالم خدا فاضل خدا باخود نماند
ہر کہ باخود بماند علم از حق نخواہد

ترجمہ: حق تعالیٰ کا عالم و فاضل اپنی خودی کے ساتھ نہیں رہتا اور جو خودی کے ساتھ رہتا ہے وہ حق تعالیٰ سے علم نہیں سیکھ سکتا۔

نفس موذی را بکش باتیغ قال
نفس اہل قال را می کشد تیغ از زوال

ترجمہ: موذی نفس کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کلام کی تلوار سے قتل کرو۔ نفس گفتگو کرنے والوں کو زوال کی تلوار سے ماردیتا ہے۔

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را
با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

ترجمہ: جو یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنے نفس کو مار دے وہ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور کی تلوار سے اسے مارے اور خواہشاتِ نفس کو ترک کرے۔

Marfat.com

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى (النّزعٰت-40,41)

ترجمہ: اور جس نے اپنے نفس کو خواہشات سے روکا اس کا ٹھکانہ جنتِ ماویٰ ہے۔

نفس جب تک حضوری و دیدار سے مشرف ہونے کا سبق نہیں پڑھتا ہرگز گناہ اور خواہشات سے باز نہیں آتا چاہے کوئی تمام عمر ریاضت کے پتھر سے سر ٹکراتا رہے کوئی فائدہ نہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِيْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ م بِالسُّوْٓءِ (یوسف-53)

ترجمہ: اور میں اپنے نفس سے چھٹکارے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ بے شک نفس تو برائی کا حکم دینے والا ہے۔

ابیات:

این نفس را در قید آوردن چہ غم
کیشناسد نفس را اہل از صنم

ترجمہ: اگر اس نفس کو قید کر لیا جائے تو کیا پریشانی۔ اس نفس کو بت پرست کیسے پہچان سکتے ہیں۔

نفس را بشناختن قرب از خدا
نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا

ترجمہ: نفس کو اللہ کا قرب حاصل کرنے کے بعد پہچانا جا سکتا ہے تب نفس کو گناہ کرتے ہوئے شرمندگی ہوتی ہے اور وہ خواہشاتِ نفسانی سے باز رہتا ہے۔

نیست نفس و نے بروح و نے قلب
غرق فی التوحید عارف باادب

ترجمہ: جب طالب اللہ کے قرب کی انتہا پر پہنچ جائے تب نہ نفس باقی رہتا ہے نہ روح اور قلب۔ وہ ایک باادب عارف بن کر توحید میں غرق ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور
باز گردد یک شود باشد حضور

ترجمہ: وجود کے ساتوں اندام سے ستر نور نکلتے ہیں جو ایک ہو کر طالب کو حضوری کی طرف لے جاتے ہیں۔

طالبِ دیدار می یابد خدا
طالبِ مردار بانفس و ہوا

ترجمہ: دیدار کا طالب اللہ کی ذات کو پالیتا ہے اور مردار دنیا کا طالب نفس و ہوا کا شکار ہو جاتا ہے۔

طالبان را چیست آخر حق طلب
جان خود را کن فدا بر راز ربّ

ترجمہ: طالبانِ مولیٰ حق کے سوا کچھ طلب نہیں کرتے اور اللہ کے اسرار پر اپنی جان فدا کر دیتے ہیں۔

دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ
سر ز گردن شد جدا این راہ بہ

ترجمہ: اگر تو عاشق ہے تو اپنا سر قربان کرنے سے پیچھے نہ ہٹا۔ اگر سر گردن سے جدا بھی ہو جائے تو بھی یہ راہ بہتر ہے۔

ہر کہ شد گمنام آن نامزد تر
نام را نام آرد دہد صاحبِ نظر

ترجمہ: جو اس راہ میں (خود کو) گمنام رکھتا ہے وہ مزید مشہور ہو جاتا ہے۔ صاحبِ نظر اس کے نام کو مزید بلند کرتے ہیں۔

باھُوؒ کہتر و مہتر ہمہ دارد طلب
طلب قلب از قلب کلب از باکلب

Marfat.com

ترجمہ: اے باھُوؒ! ہر کمتر اور برتر کی اپنی طلب ہے۔ (باصفا) قلب کی طلب باصفا قلب سے ہی پوری ہوتی ہے اور کلب (مردار دنیا) کی طلب کلب سے پوری ہوتی ہے۔

جان لو کہ شاعروں کو علم بلاغت اور دانش سے حاصل ہوتا ہے تاہم ان کے اشعار کو شعور سے پختگی حاصل ہوتی ہے۔ جبکہ فقرا کا علم اللہ کے قرب و حضوری سے حاصل کردہ ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ اتنا پختہ معلوم نہیں ہوتا۔ شاعروں کا کلام اگر پختہ ہو تو اس میں بہت لذت محسوس ہوتی ہے جبکہ فقرا کے کلام میں شہد کی سی مٹھاس ہوتی ہے اگرچہ وہ کلام پختہ نہیں ہوتا۔ ان کا کلام دیدار کے شوق سے پُر ہوتا ہے اور سونا و چاندی سے بھی زیادہ قیمتی ہوتا ہے۔ بیت:

سخن من سرّیست خواندن آن بی سر
عارف بے سر بود صاحبِ نظر

ترجمہ: میرا کلام اسرار سے پُر ہے اور اسے سمجھنے کے لیے اپنا سر قربان کر۔ عارف اپنا سر قربان کرنے والے صاحبِ نظر ہوتے ہیں۔

اہلِ علمِ تصوف کے لیے تقویٰ ضروری ہے اور متقی عالم کے لیے دو گواہ ضروری ہیں۔ اہلِ تقویٰ کا کھانا نور اور ان کی نیند معرفت اور دیدار و حضوری سے مشرف ہونا ہے۔ متقی عالم دو صفات کا حامل ہوتا ہے اوّل یہ کہ ذات و صفات کے تمام مقامات کو تصورِ اسم اَللّٰہُ ذات اور توفیقِ الٰہی سے لمحہ بھر میں طے کر لیتا ہے اور ہر مقام کی تحقیق کر لیتا ہے اور اپنی نظر و تصرف سے ہر مردہ کو زندہ کر سکتا ہے۔ اہلِ تقویٰ وہ ہے جو کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کو اپنی زبان سے اس کی کنہ اور حقیقت سے پڑھتا ہے تو جو کچھ اللہ نے تخلیق کیا ہے' اس سے کچھ بھی مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتا۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَ اَهْلُ الْمَغْفِرَةِ (المدثر-56)

ترجمہ: اور یہ لوگ اسے یاد نہیں کرتے سوائے اس کے جب اللہ چاہے گا اور وہی تقویٰ کا مستحق اور مغفرت کا مالک ہے۔

Marfat.com

علمِ تقویٰ، علمِ تصور و تصرف کی طرح معرفت، مشاہدہ اور دیدار کی کلید ہے۔ تقویٰ سے مراد مجاہدہ نہیں ہے بلکہ مشاہدۂ حضوری اور لازوال وصالِ حق ہے۔ جاننا چاہیے کہ تصور کی تجلیاتِ نور کے غلبہ اور حضوری کے شوق کے باعث اللہ کے اشتیاق کی پیاس طالب میں بڑھتی ہے کہ اللہ سے ازلی فراق اللہ کے فیض و فضل میں بدل گیا ہے۔ تب طالب صرف توفیق و توکل اور توحید کی صدق سے تحقیق کرتا ہے اور اس کی کنہ کو سمجھتا ہے۔ جب طالب کا قلب آوازِ کن سے اللہ کا نام یعنی اسمِ اَللّٰہُ ذات عزت سے پکارتا ہے تو اللہ کا نام سنتے ہی اس کی عظمت و ہیبت سے نفس مکمل طور پر مر جاتا ہے اور وجود کے ساتوں اندام میں سر سے قدم تک اللہ کا نور پیدا ہوتا ہے۔ اور وجود میں جو کدورت، زنگار، ظلمات کے حجابات اور پردے ہیں، سب ختم ہو جاتے ہیں جس کے بعد قلب روح سے متفق ہو جاتا ہے اور روح ذوق کے ساتھ اللہ کا نام پڑھتی ہے۔ اللہ کا نام سنتے ہی اس نام کے قہر و قدرت سے نفس زندہ نہیں رہتا اور طالب اللہ کی عیاں معرفت اور دائمی دیدار حاصل کرتا ہے اور اس پر فقر مکمل ہو جاتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ٥ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ

ترجمہ: جس نے اپنے نفس کو پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو پہچانا۔ جس نے اپنے نفس کو فنا سے پہچانا تحقیق اس نے اپنے ربّ کو بقا سے پہچانا۔

پس نفس کے مرنے سے انسان کس طرح زندہ رہ سکتا ہے۔ نفس کے مرنے سے مراد یہ ہے کہ نفس اپنی بدخصلت اور گناہ سے قبر میں جانے تک باز رہتا ہے۔ ابیات:

از ازل تا ابد بودم بے حجاب
در چشم من ہرگز نیاید ہیچ خواب

ترجمہ: میں ازل سے ابد تک بے حجاب ہوں اس لیے میری آنکھیں سوتی نہیں۔

دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست
از میان خود رفتہ را عذاب نیست

Marfat.com

ترجمہ: جس کی آنکھیں دیدار میں مشغول ہوں وہ سو نہیں سکتا اور جو خودی سے نجات حاصل کر لیتا ہے وہ عذاب سے نجات حاصل کر لیتا ہے۔

خواب مارا بہر مذکور و جواب
اہلِ حاضر را نباشد ہیچ خواب

ترجمہ: ہم نیند میں بھی اللہ کے ذکر اور اس سے ہم کلامی میں مصروف رہتے ہیں۔ اہلِ حضور کو تو نیند ہی نہیں آتی۔

خواب مارا خلوت و باشد حضور
چشم را پوشید بہر از صد ضرور

ترجمہ: ہماری نیند خلوت اور حضوری ہے۔ ہم اپنی آنکھوں کو سینکڑوں بار بند کرتے ہیں لیکن صرف اس خلوت کے لیے۔

ہر کہ پوشید چشم را آن کور تر
کے بہ بیند کور مثلِ گاؤ خر

ترجمہ: جو اپنی آنکھوں کو بند رکھتا ہے وہ اندھوں سے بھی بڑھ کر ہے۔ یہ اندھے کیسے دیدار کر سکتے ہیں یہ تو گائے اور بیل کی مثل حیوان ہیں۔

باعیان بینم بقا ہم حق لقا
چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ترجمہ: میں اللہ کو باعیاں دیکھتا ہوں اور مجھے اس کے ساتھ بقا حاصل ہے۔ آنکھوں کو بند رکھنا تو مکر و ریا کاری ہے۔

جو علم میں کمال حاصل کر کے عالم باللہ بن جاتا ہے وہ ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے۔ فقیر جب اللہ کی معرفت حاصل کر کے مشرفِ دیدار ہو جاتا ہے وہ بھی ہمیشہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے اور جو متقی علم تقویٰ میں کمال کو پہنچ جاتا

Marfat.com

ہے اسے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری حاصل ہوتی ہے۔ابیات:

این مراتب از علم توفیق تر

اولیا اللہ بخشد بانظر

ترجمہ: یہ مراتب علم سے بالاتر ہیں اور اولیا اللہ یہ مراتب اپنی نگاہ سے عطا کرتے ہیں۔

ہر کرا مرشد نہ ای مردود دان

بی خبر از معرفت وحدت عیان

ترجمہ: اور جس کا مرشد نہیں اسے مردود سمجھ کیونکہ وہ وحدت کی بے حجاب معرفت سے بے خبر ہے۔

مرشد عیاں مراتب کا حامل ہوتا ہے اور (دل کے) آئینے میں دونوں جہان عیاں دکھاتا ہے۔حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ ○ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃُ الْاِنْسَانِ ○ اَلْاِنْسَانُ مِرْاٰۃِ رَبِّہٖ ○

ترجمہ: عقل انسان میں سوئی ہوئی ہے۔انسان' انسان کا آئینہ ہے۔انسان اپنے ربّ کا آئینہ ہے۔

ابیات:

خوش بہ بین دیدار را گوید حدیث

ہر کرا باور نہ ای کاذب خبیث

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بخوشی دیدار کرنے کا حکم فرمایا ہے اور جو اس فرمان کی حقیقت کو نہ سمجھا وہ جھوٹا اور خبیث ہے۔

ہر کہ علم عالم شدہ بہر از لقا

نہ از برائے لذت دنیا ہوا

ترجمہ: اصل عالم وہ ہے جو قرب و دیدارِ الٰہی کی خاطر علم حاصل کرتا ہے نہ کہ دنیا، خواہشاتِ نفس اور اس کی لذات کے لیے۔

Marfat.com

اولیا در قبر ہمچون آفتاب
ہر کہ گیرد نام حاضر باصواب

ترجمہ: اولیا اپنی قبروں میں آفتاب کی مثل ہوتے ہیں۔ جو کوئی ان کا نام پکارتا ہے تو فوراً (مدد کے لیے) حاضر ہو جاتے ہیں۔

بانظر عارف شناسد اولیا
این قدر قدرت بود قرب از خدا

ترجمہ: عارف اپنی نگاہ سے ہی اولیا کو پہچان لیتے ہیں اور انہیں یہ طاقت وقدرت اللہ کے قرب سے حاصل ہوتی ہے۔

باطن کا علمِ غیب، شک وشبہ سے پاک وحدتِ حق تعالیٰ میں یکتا ہو جانے کا علم، دیدار کا علم، قلب کو بیدار کرنے کا علم، اللہ کے قرب کا علم، نفس کو فنا کرنے کا علم، زندہ قلب اور بقایافتہ روح کا علم، علمِ ادب، علمِ حیا، علمِ جمعیت، ضمیر کے آئینہ کو روشن اور صاف کرنے کا علم اور علمِ قرب' سب علم موت کے مطالعہ سے روشن اور واضح ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان یاد رکھ:

❁ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آلِ عمران-185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

❁ قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ (النساء-77)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما دیجیے کہ متاعِ دنیا قلیل ہے۔

لہٰذا دنیا کو ترک کر دے تاکہ تو علمِ موت کے مطالعہ سے دیدارِ پروردگار کے قابل ہو سکے۔ معرفت تین طرح کی ہے۔ جب طالب ابتدائی مقام پر علمِ موت سے آگاہ ہوتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی ہے اور جب طالب متوسط مقام پر اس سے آگاہ ہوتا ہے تو اس کے دل میں اللہ کی معرفت میں اضافہ ہوتا ہے اور جب طالب انتہائی مقام پر اس علم سے آشنا ہوتا ہے تو اس کے دل میں مشاہدہ، دیدار، حضوری اور قربِ الٰہی کا نور بڑھتا ہے۔ مرشد کے لیے فرض ہے پہلے طالب

Marfat.com

مولیٰ کو اس علم کے مطالعہ سے یہ تین سبق سکھائے تا کہ طالب اس علم سے محروم اور جاہل نہ رہے۔ طالب رات دن اس علم کو پڑھتا ہے۔ تمام علم کا حصول اس ایک آیت میں ہے جس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ۝ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝

(الزلزال۔8,7)

ترجمہ: پس جو ذرّہ برابر بھی بھلائی کرتا ہے تو وہ اسے دیکھ لے گا اور جو ذرّہ برابر بھی برائی کرتا ہے تو وہ اسے بھی دیکھ لے گا۔

ابیات:

ہر ذرہ مثلِ زراعت خرمن است
نیک بد را نظر کن در جان تن است

ترجمہ: فصل کا ہر ذرّہ کھیتی کا حصہ ہے اسی طرح اپنے جسم و جان کے نیک و بد اعمال پر نظر رکھ۔

نیست در تو ہیچ بیرون آنچہ ہست
آنچہ شد مخلوق زان روزش الست

ترجمہ: تیرے اردگرد جو کچھ بھی ہے وہ تیرے اندر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ وہ سب مخلوق ہے جو روزِ الست پیدا کی گئی۔

طالبِ مولیٰ ایسا علم پڑھتا ہے کہ زندگی و موت میں بھی وہ علم اس سے جدا نہیں ہوتا۔ ایسا علم معرفت و دیدار سے مشرف کرنے والا علم ہے۔ علم تو وہ ہے جو توفیقِ الٰہی سے قبر میں بھی محافظ، رفیق اور شفیع ہو۔ جو وجود کے ساتوں اندام کو پاک کر دے اور قبر و حشر میں ہونے والے محاسبہ سے آزادی دلا دے۔ وہ علم تصورِ اسمِ اَللّٰهُ ذات ہے جو غیر اللہ سے نجات دلاتا ہے۔ بیت:

آنچہ میخوانی از علم اَللّٰهُ بخوان
اسم اَللّٰهُ با تو ماند جاودان

Marfat.com

ترجمہ: تو جو علم پڑھتا ہے اسے اسمِ اَللّٰہُ کے علم سے پڑھ۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات ہمیشہ تیرے ساتھ رہے گا۔

قرآن، توریت، زبور، انجیل، فقہ، مسائلِ شریعت اور تفسیر کی ہر کتاب اسمِ اَللّٰہُ ذات سے ہے اور چاروں کتابیں اسمِ اَللّٰہُ ذات کی شرح ہیں۔ جو اسمِ اَللّٰہُ ذات کو اس کی کنہ اور حقیقت جان کر پڑھتا ہے اس پر ظاہر و باطن کے سب علوم واضح ہو جاتے ہیں اور اسے مزید علم پڑھنے کی ضرورت ہی نہیں رہتی۔ اوراق کے مطالعہ سے استغراق کا علم بہتر ہے۔ بیت:

ذکر باشد از لقا فکر از بقا

این چنین عالم بود علم از خدا

ترجمہ: اگر کوئی دیدارِ الٰہی کے لیے ذکر کرے اور اللہ سے بقا کی خاطر فکر کرے تو وہ ایسا عالم بن جاتا ہے جو اللہ سے علم سیکھتا ہے۔

اللہ کے فضل سے دیدار کا درس قلبِ باصفا سے حاصل ہوتا ہے۔ جو علمِ دیدار سے ناواقف ہو وہ بے حیا، مردہ دل اور جاہل ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ بَلٰی ق مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗۤ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ O (البقرہ-112)

ترجمہ: ہاں! جو اپنا چہرہ اللہ کی طرف موڑتا ہے وہ محسن ہے۔ اس کے لیے اس کے ربّ کے پاس بڑا اجر ہے اور اس پر نہ کوئی خوف طاری ہوتا ہے نہ غم۔

❁ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗۤ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى (لقمٰن-22)

ترجمہ: اور جو شخص اپنا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ صاحبِ احسان بھی ہو تو گویا اس نے مضبوط حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا۔

جان لو کہ علمِ معاملات اور علمِ عبادات درجات سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ علم رکھنے والے علمِ حضوری، اللہ کی ذات اور اس کے قرب سے بے خبر ہیں۔ اگرچہ علمِ فقہ و مسائل سیکھنا ثواب حاصل

Marfat.com

کرنے کا باعث ہے لیکن علمِ باطن سے بے خبر ہے کیونکہ علمِ باطن علم بقا باللہ کو بے حجاب سیکھنے کا وسیلہ ہے۔ لہٰذا علمِ تصور، علمِ تصرف، علمِ تفکر، علمِ تصوف، علمِ سلک سلوک، علمِ توجہ اور علمِ توحید سب علمِ باطن ہیں۔ یہ تمام علوم، علم کی حقیقت اور حق ہیں کیونکہ وہ حق کی جانب سے ہیں اور علمِ باطل سے بیزار کرنے والے ہیں۔ وہ سب عجیب اور احمق ہیں جو علمِ حق کو چھوڑ کر علمِ باطل، جس میں رشوت، ریاکاری، خود پسندی اور خواہشاتِ نفس شامل ہیں' کو اختیار کرتے ہیں۔ بیت:

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا
علم اللقا من سبق خواندم از خدا

ترجمہ: ہر عبادت وثواب اللہ کے قرب و دیدار کی خاطر ہونا چاہیے۔ میں نے قرب و دیدار کا علم اللہ سے سیکھا ہے۔

جان لو کہ علم کی بیس اقسام ایک علم میں شامل ہیں اور علم کی یہ بیس اقسام ایک حکمت میں موجود ہیں۔ ازلی عارف عالم و حکیم ہوتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ لَا تُكَلِّمُ كَلَامُ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلِ

ترجمہ: جاہلوں کے پاس حکمت کا کلام بیان نہ کرو۔

اگر زبان زندہ اور دل دنیا (کی محبت) کے سبب مردہ ہو تو ہرگز معرفت حاصل نہیں کی جاسکتی اور انسان ہمیشہ (قلبی طور پر) افسردہ رہتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرٰى (طٰہٰ-55)

ترجمہ: ہم نے تمہیں اس (مٹی) سے پیدا کیا اور اسی میں بھیجیں گے اور پھر اسی سے دوبارہ نکالیں گے۔

❁ وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى (الانفال-17)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) یہ جو کنکریاں آپ نے پھینکیں ہیں یہ آپ نے نہیں بلکہ اللہ نے پھینکیں ہیں۔

Marfat.com

دعوت پڑھنے کے لائق وہ فقیر ہے جو ارواح، اولیا، جن وانسان، فرشتوں اور مؤکلات پر غالب ہو اور جو اللہ کے خزانوں پر تصرف کرنے والا، رجعت اور زوال سے پاک ہو۔ ظاہری طور پر اس فقیر کا دل ہر شے سے سیر ہوتا ہے اور وہ باطنی طور پر مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں حاضر رہنے والا لایحتاج فقیر ہوتا ہے۔ عامل وکامل فقیر دنیا کی دولت کی خاطر دعوت نہیں پڑھتا کیونکہ جو دنیا کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ اصل میں دعوت پڑھنے کا عمل جانتا ہی نہیں۔ وہ محتاج رہتا ہے اور جن واستدراج کے مراتب پر ہوتا ہے۔ ابیات:

بر زبان اللہ در دل گاؤخر
این چنین تسبیح کے دارد اثر

ترجمہ: جس کی زبان پر اللہ کا ذکر ہو لیکن دل میں دنیا کی محبت ہو تو اس پر تسبیح کا کیا اثر ہوگا۔

دعوتے خواند ز لطف و حق کرم
ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

ترجمہ: دعوت اللہ کے لطف وکرم کی بدولت پڑھی جاتی ہے اور اللہ کے قرب کی حالت میں جو دعوت پڑھتا ہے وہ ہر فکر سے آزاد ہوتا ہے۔

دعوتے خواند ز بہر از خدائے
برد با دعوت حضوریٔ مصطفیٰؐ

ترجمہ: جو دعوت اللہ کی خاطر پڑھی جاتی ہے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچا دیتی ہے۔

دعوتے منصب مراتب باحضور
شد وسیلہ مصطفیٰؐ بذاتِ نور

ترجمہ: دعوت حضوری کے منصب ومراتب عطا کرتی ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کے نور کی طرف وسیلہ بنتی ہے۔

Marfat.com

دعوتے منصب مراتب از خدا
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ترجمہ: دعوت اللہ کے قرب کے منصب و مراتب عطا کرتی ہے اور جو دنیا کے مقاصد کی خاطر دعوت پڑھتا ہے وہ بے حیا ہے۔

ابتدائے دعوت گنج سبق
در تصرف قید آمد ہر طبق

ترجمہ: دعوت کا ابتدائی سبق اللہ کے خزانوں پر تصرف ہے اور ہر طبق دعوت پڑھنے والے کی قید اور تصرف میں آجاتا ہے۔

ہر مؤکل در حکم مثل غلام
گشت واضح زیر زبرش ہر مقام

ترجمہ: ہر مؤکل دعوت پڑھنے والے کے حکم کے تحت ایک غلام کی مثل آجاتا ہے اور اس پر ہر مقام کی حقیقت واضح ہوجاتی ہے۔

ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم
ہم صحبت شیطان بود ملعون لئیم

ترجمہ: جو (دعوت کے ذریعے) دنیا کی دولت اور نعمتیں طلب کرتا ہے وہ شیطان ملعون کا ساتھی اور کنجوس ہوتا ہے۔

ہر کہ خواہد معرفت قرب از اِلٰہ
وقت خواندن باتصور کن نگاہ

ترجمہ جو معبود کی معرفت اور قرب حاصل کرنا چاہتا ہے تو دعوت پڑھتے وقت ''کن'' کو اپنے تصور میں رکھے۔

Marfat.com

ہر کہ کن را یافت کنہ از کن کشا
جملہ او الہام یابد از خدا

ترجمہ: جو کن کی حقیقت پالیتا ہے اسے کن کی طاقت حاصل ہو جاتی ہے اور وہ اللہ کی طرف سے ہر شے کے متعلق الہام پاتا ہے۔

قال من بر حال من احوال من
ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن

ترجمہ: میرا یہ قال میرے حال اور احوال کے عین مطابق ہے اور جو دعوت کا عامل نہیں وہ جھوٹا ہے۔

ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام
گفتن حق حاسدان دشمن مدام

ترجمہ: جو حق کو پوشیدہ رکھتا ہے وہ مطلق کافر ہو جاتا ہے اور حق کہنے سے حاسدوں کو (ہمیشہ کے لیے) اپنا دشمن بنالیتا ہے۔

کاملم اکسیر تکسیر نما
احتیاج کس ندارم جز خدا

ترجمہ: میں علمِ اکسیر و تکسیر کا عامل ہوں اور مجھے اللہ کے سوا کسی کی حاجت نہیں۔

باھُوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم با مصطفیٰ توحید ربّ

ترجمہ: اے باھُوؒ! میرے پاس کوئی بھی اللہ کی طلب لے کر نہیں آتا جسے میں مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری عطا کر کے وحدتِ حق تک لے جاؤں۔

دعوت پڑھنے سے کامل کو خزانے عطا ہوتے ہیں اور ناقص کو دعوت کے دوران ہی تیغ برہنہ کی مثل رنج پہنچتا ہے۔ دعوت عطا کرنا آسان کام نہیں ہے۔ مرد مذکر اور عارف کامل ولی اللہ جو باخبر

Marfat.com

اور ہوشیار ہو اور جسے حق تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہو وہی دعوت پڑھنے کا عامل ہے ورنہ دعوت پڑھنے کے لائق احمق اور حیوانات کی مثل لوگ نہیں ہو سکتے۔ دعوت پڑھنا نہایت ہی مشکل، سخت اور دشوار کام ہے کیونکہ علمِ دعوت میں کامل ہونا چاہیے تب اسے اللہ کے خزانوں میں سے بیشمار عظیم اسرار اللہ کی طرف سے عطا ہوتے ہیں۔ کامل و عامل اہلِ دعوت جو صاحبِ دیدار ہوتا ہے' اسے گفتگو اور تحقیق کرنے اور نمازِ استخارہ کی حقیقت جاننے کی کیا ضرورت؟ خام و ناقص اہلِ ناسوت جو نفسِ امارہ کی قید میں ہوں' یہ ان کا کام ہے۔ دعوت پڑھنے کے لائق وہی طالب ہے جس کا روحانی وجود اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے نور بن گیا ہو اور اسے حضورِ حق حاصل ہو اور وہ دعوت پڑھنے کے دوران مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچ جائے۔ اس کے علاوہ دعوت میں کامل مرشد دعوت شروع کرتے ہی طالب مرید کو پانچ مراتب عطا کرتا ہے۔ اوّل حضورِ حق، دوم دیدارِ حق، سوم تصور اسم اَللّٰہُ ذات، چہارم دلیل سے آگاہی اور پنجم نگاہِ کامل' جو اسے قربِ ربّ جلیل میں لے جائے۔ دعوت میں کامل عامل مرشد یہ پانچ خزانے پانچ روز میں صادق مرید کو عطا کرتا ہے۔ اگر اہلِ دعوت اولیا اللہ کو باطن سے دعوت پڑھنے کے دوران توفیقِ الٰہی اور قربِ الٰہی کی تحقیق اور ہدایت حاصل نہ ہو تو تمام طالب اور مرید بلکہ تمام مخلوق ماردی جائے۔ راہِ دعوت ظاہر و باطن میں معرفت و جمعیت عطا کرتی ہے اور یہ راہ اللہ کے جمال کے مشاہدہ، دیدار اور وصال کی راہ ہے نہ کہ قیل وقال اور گفت وشنید کی۔ بیت:

عارفان را روز و شب برحق نظر
بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ترجمہ: عارفین کی نظر دن رات حق پر ہوتی ہے اس لیے میں مال و دولت کی طرف ہرگز نہیں دیکھتا۔

وہ سب عجیب احمق ہیں جو حبِ دنیا کے بیج سے دل میں حرص، حسد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری اور ہوائے شیطانی کی فصل بوتے ہیں اور دل سے اللہ کی محبت نکال دیتے ہیں۔ وہ سب مومن، مسلمان، فقیر، درویش، عالم، فاضل، ذاکر، اہلِ مراقبہ و فکر اور اہلِ تقویٰ کیسے ہو سکتے ہیں؟

Marfat.com

وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ فقیر جو کچھ کہتا ہے راہِ حساب سے کہتا ہے نہ کہ حسد کے باعث۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَكَتَ عَنِ الْكَلِمَةِ الْحَقِّ فَهُوَ الشَّيْطٰنُ اَخْرَسُ

ترجمہ: جو حق بات کہنے سے خاموش رہا وہ گونگا شیطان ہے۔

غفلت کی روئی اپنے دل کے کانوں سے باہر نکال اور اپنی موت کو یاد کر۔ موت تیرے وجود کے اندر ہے اور تیرا وجود موت کا غار ہے۔ اور یہ مراتب یاد رکھ جس کے متعلق اللہ نے فرمایا:

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (آلِ عمران - 185)

ترجمہ: ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے۔

ابیات:

نفس را گردن بزن بہر از خدا
تا شوی دائم بحاضر مصطفیؐ

ترجمہ: خدا کی خاطر اپنے نفس کی گردن مار دے تاکہ تو مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری میں رہ سکے۔

این مراتب عارفان اولیا
ہر کہ این راہے نداند سر ہوا

ترجمہ: یہ مراتب عارفین اولیا کے ہیں اور جو اس راہ سے آگاہ نہیں وہ خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔

نیز شرح دعوت

دعوت پڑھنا اس طالب کے لیے مناسب ہے جو دعوت کا عامل اور دعوت میں کامل ہو اور اسے دو لمحوں میں ختم و مکمل کر دے۔ جو دعوت پڑھنا جانتا ہے اور تصور و تصرف اسمِ اعظم اور اسمِ اَللّٰهُ ذات سے با ترتیب دعوت پڑھتا ہے وہ اس وقت سے لے کر تا قیامت ہر شے سے لا یحتاج ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

وہ اور اس کی اولاد ہر دکھ سے آزاد ہو جاتے ہیں۔ ایسے عامل، کامل، مکمل اور اکمل صاحبِ دعوت اس دنیا میں بہت کم ہیں۔ بیت:

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام
ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام

ترجمہ: ازل، ابد اور دنیا کا وقت سب ایک لمحہ میں ہے اور جو اس ایک لمحہ کو نہیں جانتا وہ خام ہے۔

مرشد کامل اہلِ دعوت' دعوت شروع کرتے ہی صادق طالب اور مرید لایرید کو اللہ کے فیض و فضل اور دعوت کی فضیلت کے وسیلہ سے چار منصب عطا کرتا ہے اوّل تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات، دوم اسمِ اعظم کے تبرکات پر تصرف، سوم کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی توجہ اور چہارم قرآن کی آیات کا ناسخ۔ طالبِ مولیٰ جب ان چاروں مناصب کے مجموعہ کے حصول کے بعد دعوت پڑھتا ہے تو ظاہر و باطن کے تمام غیبی و لاریبی خزائنِ الٰہی اس سے مخفی و پوشیدہ نہیں رہتے۔ جو مرشد چار روز میں یہ چار منصب طالب کو عطا نہیں کرتا تو وہ طالب احمق ہے جو ناقص مرشد کے کہنے پر دعوت پڑھتا ہے۔ اہلِ بدعت، بدخصلت، طالبِ غلیظ دنیا اور بداندیش دعوت پڑھنے کے لائق نہیں۔ دعوت درویش، غنی، فقیر، عارف اور اہلِ معرفت کو نصیب ہوتی ہے جنہیں اللہ کا قرب نصیب ہو اور وہ عیسیٰؑ کی صفات کے حامل ہوں۔ ایسا درویش جب دعوت پڑھتا ہے تو قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ (اُٹھ اللہ کے حکم سے) کہتے ہی روح قبر سے باہر نکل کر حاضر ہو جاتی ہے۔ دعوت پڑھنے کے دوران حضوری کے نور کے سبب فرشتے دعوت پڑھنے والے سے دور رہتے ہیں کیونکہ وہ دعوت سے ناواقف اور محروم ہیں۔ ابیات:

حق پسندان را نباشد ہیچ باک
بعد مردن زندہ گردند زیر خاک

ترجمہ: حق پسندوں کو کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا وہ تو مرنے کے بعد بھی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔

Marfat.com

عارفان بانظر بینند در قبر
این مراتب عیسیٰؑ و ثانی خضرؑ

ترجمہ: عارفین اپنی قبر میں ہی نگاہ سے دیدار کرتے ہیں۔ یہ مراتب عیسیٰؑ اور خضرؑ کی صفات کے حامل عارف کے ہیں۔

ہم سخن باہم جلیس و اولیا
غرق فی التوحید قرب و باخدا

ترجمہ: وہ اولیا کی ارواح سے ہم کلام اور ان کے ہم مجلس ہوتے ہیں کیونکہ توحید میں غرق ہو کر انہیں اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔

باتصور قتل کن تو نفس را
تا شوی واصل خدا لائق خدا

ترجمہ: تُو تصورِ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اپنے نفس کو قتل کرتا کہ تو خدا سے واصل ہونے کے قابل ہو سکے۔

دعوت پڑھنے کے دوران توفیقِ الٰہی ایک صورت اختیار کرتی ہے اور دعوت پڑھنے والے کی رفیق ہوتی ہے اور قدرتِ خدا اور نور کے دیدار کی کشش سے صاحبِ دعوت کو اللہ کی حضوری میں لے جا کر منظور کراتی ہے۔ ایسی دعوت قربِ ربانی اور انبیا و اولیا اللہ کی ارواح کی طاقت کہلاتی ہے۔ معرفت، علمِ ہدایت، ہر عمل، قربِ الٰہی اور جمعیت کی بنیاد شوق ہے جو اللہ کی راہ میں راہبر ہے اور معبود کے قرب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ جس طالب میں یہ شوق پیدا ہو جاتا ہے تو دونوں جہان کا راستہ بھی اس کی نظر میں آدھے قدم سے بھی زیادہ نہیں رہتا۔ روشن ضمیر فقیر نفس پر امیر ہوتا ہے۔ بیت:

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ
نگنجد در مقام لِیْ مَعَ اللّٰہ

Marfat.com

ترجمہ: فرشتہ اگرچہ اللہ کی بارگاہ کے قرب کا حامل ہے لیکن وہ مقام لِیْ مَعَ اللہِ[1] تک نہیں پہنچ سکتا۔ کیونکہ فرشتوں کو آسمان وزمین کے طبقات و مقامات کے منصب و مراتب کی قوت اور توفیق حاصل ہوتی ہے جو کہ ضروریات اور خواہشات سے متعلق ہے جبکہ انسان کے مراتب معرفتِ توحید اور قربِ الٰہی کے ہیں جہاں وہ فنافی اللہ ہو کر حضوری میں پہنچ جاتے ہیں۔ ابیات:

دعوتے در دم کشد عالم تمام

با تو گویم یاد گیر اے نیک نام

ترجمہ: اے نیک نام! جو میں تجھ سے کہتا ہوں یاد رکھ۔ دعوت اس قدر طاقتور ہے کہ ایک لمحہ میں تمام عالم کو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہے۔

این دمے یکدم بود قرب از اِلٰہ

یک دمے دو راہ دارد دو گواہ

ترجمہ: اس ایک لمحہ میں دعوت پڑھنے والے کو اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے اور اس ایک لمحہ کے دو راستے ہیں جسکے دو گواہ ہیں۔

دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا

با یک دمی یکتا شود مرد خدا

ترجمہ: لمحہ ازل، لمحہ ابد، لمحہ دنیا سب اسی ایک لمحے میں ہیں اور اسی ایک لمحہ میں مردِ خدا (اللہ سے وصال پا کر) یکتا ہو جاتا ہے۔

دم کہ از دم یافتہ دمِ معرفت

مردہ را زندہ کند عیسیٰؑ صفت

---

[1] حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حدیثِ مبارکہ ہے لِیْ مَعَ اللہِ وَقْتٌ لَا یَسَعُنِیْ فِیْہِ مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَّلَا نَبِیٌّ مُّرْسَلٌ ترجمہ: میرا اللہ کے ساتھ قرب کا ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جہاں تک کسی فرشتے اور نبی و رسول کی بھی رسائی نہیں۔

Marfat.com

ترجمہ: وہ سانس جو اس ایک لمحہ میں عارف لیتا ہے وہ دمِ معرفت ہے جس سے حضرت عیسٰیؑ کی مثل مردوں کو زندہ کرنے کی طاقت عطا ہوتی ہے۔

دعوتے با دم بخواند بر قبور
اہل دعوت با روحانی شد حضور

ترجمہ: جو دعوت اولیا کی قبور پر اس دم (سانس) کے ساتھ پڑھی جاتی ہے وہ اہلِ دعوت کو ارواح کو حضوری میں لے جاتی ہے۔

دعوت کو وجود کے چار عناصر مٹی، ہوا، پانی اور آگ سے تحقیق کیا جا سکتا ہے۔ دعوت پڑھنے والا ان چاروں عناصر کو تصور اور توفیقِ الٰہی سے ایک نظر میں فنا کرتا ہے اور ایسی دعوت پڑھنے کے دوران دعوت پڑھنے والا ان چاروں عناصر کے فتنہ و فساد کو ختم کر دیتا ہے کہ ان میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا جیسا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ اُقْتُلُوا الْمُوْذِيَاتِ قَبْلَ الْاِيْذَاءِ

ترجمہ: موذیات کو ایذا پہنچانے سے قبل ہی قتل کر دو۔

دعوتِ ایک دم کو وہی پڑھتے ہیں جو اس ایک دم کے حامل ہوتے ہیں جیسا کہ خاقانیؒ مردِ حقانی نے کہا۔ بیت:

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانیؒ
کہ یکدم باخدا بودم بہ از ملک سلیمانیؑ

ترجمہ: پس تیس سال بعد خاقانیؒ پر یہ راز افشا ہوا کہ اللہ کے ساتھ ایک دم گزارنا سلیمانؑ کی بادشاہی سے بہتر ہے۔

مرتبہ ایک دم 'فنافی الشیخ' کا مرتبہ ہے اور دائمی حضوری 'فنافی الرسول' کا مرتبہ ہے جس میں دم کی بھی خبر نہیں رہتی اور مرتبہ نور فی النور 'فنافی اللہ' کا مرتبہ ہے جس میں نہ دم کی خبر ہوتی ہے نہ حضوری کی بلکہ یہ عین ذات کا مرتبہ ہے یہ فنافی نورِ توحید کے مراتب ہیں۔ ابیات:

Marfat.com

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمیدانی
دمے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی

ترجمہ: وحدت کے سمندر میں ایسے غرق ہو جا کہ تجھے خود کی بھی خبر نہ رہے۔ جہاں رازِ ربانی ہوں وہاں دم بھی نامحرم ہوتا ہے۔

نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است
کہ عین از عین باشد لامکانست

ترجمہ: وہاں نہ سانس ہیں نہ دل، نہ جسم و جان۔ کیونکہ وہ عین ذات کا مرتبہ ہے جو لامکان ہے۔

کسے از خود فنا شد آن چہ بیند
بہ بیند حق کہ باحق حق نشیند

ترجمہ: جو خود سے فنا ہو جاتا ہے وہ کیا دیکھتا ہے؟ (حق میں فنا ہو کر) وہ حق دیکھتا ہے کیونکہ حق ہی حق کا ہمنشین ہوتا ہے۔

سہ حق را حق بگوئی حق کدام است
بنام حق ز حق باحق تمام است

ترجمہ: تو تین خداؤں[1] کو حق کہتا ہے تو اصل حق کیا ہے؟ اللہ کو پانے اور باقی دو سے نجات پانے کے لیے اللہ کو اس کے نام یعنی اسم اَللّٰہُ ذات سے پکار تب صرف حق ہی (تیرے وجود میں) باقی رہ جائے گا (اور باقی دو خداؤں سے جان چھوٹ جائے گی)۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ (النساء-171)

ترجمہ: اور تین (خداؤں) کو نہ پکارو۔

جو تین خداؤں کو پکارتے ہیں وہ باطل ہیں اور جو اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ (ترجمہ: بے شک اللہ ہی واحد

---

[1] اللہ، نفس اور شیطان

Marfat.com

معبود ہے) کی نافرمانی کرتے ہوئے حق کو ترک کر دیتے ہیں وہ مومن و مسلمان کیسے ہو سکتے ہیں وہ تو جانوروں سے بھی بدتر ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ (الاعراف - 179)

ترجمہ: اور وہ جانوروں کی مثل ہیں بلکہ ان سے بھی گمراہ۔

❁ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ (الفرقان - 43)

ترجمہ: (اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کیا آپ نے ایسے شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشاتِ نفس کو اپنا معبود بنا لیا ہے۔

جو کوئی فنا فی الشیخ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ فنا فی الشیطان پر ہے اور جو مرتبہ محبوب فنا فی الرسول ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ مردود پر ہے اور جو فنا فی اللہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے وہ مرتبہ نفس و ہوا پر ہے۔ مرتبہ فنا فی الشیخ طالب کو جملہ شر جو کہ معصیتِ شیطان[1] ہے' سے آزاد کرا دیتا ہے اور جملہ فتنہ جو کہ فضیحتِ نفس[2] ہے' سے نجات دلا دیتا ہے اور جملہ حوادث جو کہ فساد کا سبب اور خطراتِ دنیا ہیں اور اس تک عرش سے تحت الثریٰ تک پہنچتے ہیں اور جملہ باطل سے نجات دلا دیتا ہے اور حق کا دیدار کراتا ہے۔ یہ ہیں مراتبِ فنا فی الشیخ۔ اور جو فنا فی الرسول کے مرتبہ پر پہنچتا ہے وہ ظاہر و باطن میں ایک لمحہ کے لیے بھی مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے جدا نہیں ہوتا اور جو فنا فی اللہ کے مراتب پر پہنچتا ہے اس کے سب امور اللہ کی رضا کے مطابق ہوتے ہیں یعنی اس کا نفس فنا، قلب حیات اور روح بقا پا جاتی ہے اور وہ ہمیشہ مشاہدۂ نورِ ذات، حضوری اور دیدار میں مشغول رہتا ہے۔ جو ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق اور خود پسند ہے۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود دور ہوتے ہیں اور اپنے طالبوں کو توجہ سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں پہنچاتے ہیں۔ بعض مرشد ایسے ہوتے ہیں جو خود تو دائمی حضوری میں رہتے ہیں لیکن طالبوں کو حضوری میں پہنچا کر بارگاہِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منظور نہیں کرا سکتے۔ اور

1۔ شیطان کے گناہ 2۔ نفس کی بدنامی اور رسوائی

Marfat.com

بعض مرشد ایسے ہیں کہ ان کے طالب حضوری میں ہوتے ہیں لیکن مخلوق کی نظر سے پوشیدہ اور دور ہوتے ہیں۔ جو باطن کے ان تینوں مراتب سے آگاہ نہیں اور پھر بھی دعوت پڑھتا ہے تو وہ احمق ہے۔ جس وقت دعوت پڑھنے والا کلامِ ربانی سے ورد کرنا شروع کرتا ہے تو وہ اللہ سے ہم کلام ہو کر سوال و جواب کرتا ہے۔ جو دعوت پڑھنے کے دوران ان احوال سے نہیں گزرتا دعوت اسے خوار کر دیتی ہے۔

شرح دعوتِ عظیم

دعوتِ عظیم یہ ہے کہ ان چاروں مراتب کے مجموعہ سے دعوت پڑھی جائے یعنی اوّل قرآن کی تلاوت، دوم انبیا اور اولیا جو درویش، غوث، قطب اور شہید کی مثل ہیں' کی قبر پر جا کر جو تیغِ برہنہ کی طرح ہے، سوم قربِ حق اور چہارم مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری کی قوت سے۔ ایسی دعوت غضب و قہر سے بھی سخت تر ہے یا اسمِ اعظم کی مثل ہے جو قبر پڑھا جاتا ہے۔ جو ایسی دعوت پڑھتا ہے تو دعوت پڑھتے ہی چودہ طبقات، مدینہ، کعبہ اور عرشِ اکبر ماہ سے ماہی تک جنبش میں آ جاتے ہیں اور تمام انبیا، اصفیا، مرسلین کی ارواح اور تمام زندہ و فوت شدگان اولیا اللہ فقیر ولی اللہ، درویش، عارف باللہ، قطب، ابدال اور اوتاد کی ارواح اور اٹھارہ ہزار عالم کی کل مخلوقات لرز کر حیرت میں آ جاتی ہیں اور فرشتے اس سے عبرت حاصل کرتے ہیں اور تمام مخلوقات اللہ کی بارگاہ میں دعوت کی قبولیت کے لیے دست بستہ دعا کرنے کے لیے کھڑی ہو جاتی ہیں جب تک کہ ایسی دعوت پڑھنے والے کا کام اپنے انجام کو نہ پہنچ جائے۔ اور تمام انبیا، اصفیا، رسول، اصحاب، مجتہد، علما باللہ، اولیا اللہ، مومن و مسلمان کی ارواح دعوت پڑھنے والے کی قید میں آ جاتی ہیں اور ہرگز خلاصی نہیں پاتیں۔ ایسی دعوت سے کوئی بھی دعوت سخت اور غالب تر نہیں ہے اور نہ ہی کوئی قبور کی ارواح کی طاقت پر غالب آ سکتا ہے۔ ایسی دعوت پڑھنے سے لوہے جیسا سخت پہاڑ بھی موم بن جاتا ہے۔ اور اگر یہ دعوت پتھر اور لوہے کے بنے قلعے کے سامنے پڑھی جائے جس کے کنگرے ہوا

Marfat.com

میں اس قدر بلند ہوں کہ پرندوں کے اڑ کر پہنچنے کے سوا کوئی وہاں نہ پہنچ سکے لیکن ایسی دعوت پڑھنے سے اہلِ قلعہ کے دل دعوت پڑھنے والے کی قید، حکم اور تصرف میں آ جائیں یا پھر یہ کہ اہلِ قلعہ ناگہانی موت کا شکار ہو جائیں اور اہلِ قلعہ میں سے کوئی ایک بھی زندہ نہ رہے۔ یا یہ دعوت پڑھنے سے اہلِ قلعہ کو مؤکلات قلعہ سے اٹھا کر دور پھینک دیں اس وقت قلعہ کو فتح کرنا آسان کام ہے۔ جو اس دعوت کو اس کی عظمت کے ساتھ پڑھے تو مشرق تا مغرب تمام براعظموں کے ہر ملک وولایت کو ایک ہفتہ میں قبضہ وتصرف میں لے آنا کچھ دشوار نہیں۔ اس دعوت کو پڑھنے کے قابل وہ عامل و کامل ہوتا ہے جس کا پیٹ اگرچہ بھرا ہو اور اسے جلالی و جمالی جانوروں کے کھانے پر کوئی پابندی نہ ہو کیونکہ اس کا وجود تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے نفس کو مار کر پختہ و پاک ہو چکا ہوتا ہے اور اسے ارواح، فرشتوں، جنوں اور مؤکلات کا کیا خوف کیونکہ وہ تو تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات میں مکمل غرق ہو کر حضوری میں پہنچ چکا ہوتا ہے اور علمِ دعوت سے قبور کی ارواح پر تصرف رکھتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ

ترجمہ: جب تم اپنے امور میں پریشان ہو جایا کرو تو اہلِ قبور کی ارواح سے مدد مانگ لیا کرو۔

مرشد عارف کامل اور اہلِ دعوت عامل وہ ہے جو ان تین قسم کے لوگوں کو طالب مرید کرے اور ان کے تمام مقصود تک پہنچا دے۔ اوّل علما باللہ جن کی جمعیت مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دائمی حضوری حاصل کرنے میں ہے۔ دوم دنیاوی بادشاہ، جس کی جمعیت مشرق سے مغرب تک کی ہر چھوٹی بڑی سلطنت کو اپنے تصرف وقید میں لے آنے اور لوگوں کو اپنے حکم کے تابع کر لینے میں ہے۔ سوم وہ شیخ جو باطن اور معرفت سے بے خبر ہے۔ مرشد اسے فنا فی اللہ کر کے توحید میں غرق کرتا ہے اور رسوم وتقلید سے باہر نکالتا ہے۔ البتہ یہ یقین ہے کہ نفس پرست تو سب ہی ہیں لیکن اللہ پرست کم ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اگر تُو آئے تو دروازہ کھلا ہے میں تجھے لمحہ بھر میں اللہ کے اسرار کی معرفت تک پہنچا دوں گا اور اگر تو نہ آئے تو اللہ بے نیاز ہے۔

Marfat.com

دعوت پڑھنے کے چار طریق ہیں اوّل طریق تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اللہ کا قرب اور معرفتِ توحید حاصل کرنے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دوسرا طریق اسم اَللّٰہُ ذات کی روحانی قوت کے تصرف سے مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں داخل ہونے کے لیے دعوت پڑھنا۔ دعوت پڑھنے کا تیسرا طریق مؤکلات، فرشتوں اور جنوں کو اپنی قید میں لے آنا اور انہیں اپنی نگاہ میں رکھنا۔ دعوت پڑھنے کا چوتھا طریق تمام دنیا کو اپنے تصرف میں لے آنا۔ دعوت تیغِ برہنہ کی مثل ہتھیار ہے۔ جو کوئی ان چاروں طریق سے دعوت پڑھتا ہے وہ عارف باللہ ہے۔ اللہ ہی اس کے لیے کافی اور اس کا کفیل ہے۔ متوکل کو کسی چابی یا مؤکل کی ضرورت نہیں ہوتی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس زمانہ میں کامل فقیر ولی اللہ اہلِ دعوت کوئی نہیں اس لیے علمِ فقہ و مسائل اور قرآن کو وسیلہ بنایا جائے تو یہ صرف حیلۂ شیطان ہے۔ نفسِ امارہ اور اہلِ ہوس کا فتنہ مرشد کے وسیلہ، معرفتِ توحید اور قربِ الٰہی سے روکتے ہیں۔ مرشد مخلوق کو پسند نہیں کرتا وہ خالق کو پسند کرتا ہے۔ بیت:

ہر کہ باشد پسند خالق پاک
ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

ترجمہ: جو اللہ کو پسند آجائے وہ پاک ہے۔ اگر وہ مخلوق کو پسند نہ بھی آئے تو کیا ڈر۔

علما پر فرضِ عین ہے کہ مرشد ولی اللہ سے دستِ بیعت ہو کر ذکر کی تلقین حاصل کریں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَابْتَغُوْٓا اِلَیْہِ الْوَسِیْلَۃَ (المائدہ۔35)

ترجمہ: اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو اور اللہ کی طرف وسیلہ تلاش کرو۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

❁ ذِکْرُ اللّٰہِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ کُلِّ فَرْضٍ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ترجمہ: ہر فرض سے پہلے ذکرِ اللہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہُ فرض ہے۔

سن! جس طرح خواب کی تعبیر ہوتی ہے، علم کی تفسیر ہوتی ہے اور کیمیا اکسیر کی غنایت ہوتی

Marfat.com

ہے اور تمام عالم کو قید اور تصرف میں لے آنا علمِ دعوتِ تکسیر سے ممکن ہے اس طرح ذکر کی تاثیر ہوتی ہے۔ مرشد عارف کامل روشن ضمیر ہونے کی بدولت اللہ کے قرب سے آگاہ ہوتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کی حضوری سے ہر شے عیاں دیکھنے والا ہوتا ہے اور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور سے تُو جو بھی مشاہدہ کرتا ہے وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اللہ کی معرفت اور خاص وصال سے متعلق ہے۔ اور جو کچھ اسمِ اَللّٰہُ ذات کے تصور و تصرف کے بغیر مراقبہ یا نیند میں دکھائی دے وہ محض خیال ہے اور مراتبِ زوال کی دلالت کرتا ہے کیونکہ وہ لاسویٰ اللہ ہے۔ یہ سب مراتب فرحت بخش اور دلپذیر ہیں اور فنا فی اللہ فقیر جو نفس پر حکمران ہو' اور اسمِ اَللّٰہُ ذات جو لازوال ہے' سے حاصل ہوتے ہیں۔ اپنے ضمیر کی لوح سے تمام غلاظت نکال دے اور مراتبِ نعم البدل سے باخبر رہ کیونکہ اس راہِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اصل نعم البدل ہے جو وصال کی طرف لے جاتے ہیں۔ مراتبِ نعم البدل کی مکمل شرح مرشد کامل بیان کرتا ہے۔ ہر مشکل کو کھولنے والا باتحقیق طریق توفیقِ الٰہی ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ (ھود-88)

ترجمہ: اور میری توفیق اللہ سے ہی ہے۔

توفیق اللہ کا فیض و فضل اور عطا ہے جو وہ تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے کل و جز مراتب اور علم و حکمت کے راز بغیر کسی ریاضت کے عطا کرتا ہے۔ ناسوت سے لاھوت لامکان میں پہنچنے تک ستر کروڑ تیس لاکھ دکھائی و سنائی نہ دینے والے حجابات ہیں جو راہزن ہیں۔ مرشد وہ ہے جو ایک دم اور ایک قدم میں ان تمام حجاباتِ باطنی کو دور کر کے تمام مقامات طے کرا دیتا ہے اور لاھوت لامکان میں پہنچا دیتا ہے۔ اور اس کے بعد تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے تمام تصرف عطا کر دیتا ہے جس سے طالب اللہ کے حکم سے کونین پر امیر مالک الملکی فقیر بن جاتا ہے۔ مالک الملک لازوال مرتبہ ہے جو اللہ کے فضل سے قرب، معرفت اور وصال حاصل کر کے عطا ہوتا ہے۔ جو نفس کی قیدی اور استدراج کا شکار ہیں اور معرفت و معراج سے بے خبر ہیں وہ فقیر نہیں ہیں۔ ابیات:

Marfat.com

فتح دعوت در تصور باخدا
این چنین دعوت عمل در اولیا

ترجمہ: دعوت کے فیوض و برکات تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہوتے ہیں اور ایسی دعوت اولیا پڑھتے ہیں۔

باتصور سر بسر جان نور شد
بشروع دعوت جسد او مغفور شد

ترجمہ: تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے جسم و جان نور ہو جاتے ہیں اور دعوت شروع کرتے ہی وجود مغفور ہو جاتا ہے۔

تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے اس دعوت کے پڑھنے سے زبان، نظر، آنکھیں، سماعت، کان، ہاتھ پاؤں، نفسِ مطمئنہ، قلب اور قالب نور بن جاتے ہیں اور رحمتِ رحمٰن سے روح اور ہفت اندام نور بن جاتے ہیں۔ اس دعوت کے پڑھنے کے قابل وہی طالب ہے جو شہسوار اور عامل ہو اور اولیا کی قبر پر عمل کر سکتا ہو۔

وجود کے ہفت اندام کے نور ہونے کی شرح

نفس دائمی ذکر اور فکر کے ساتھ فنا ہوتا ہے اور چوبیس بار مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنے سے حضورِ حق حاصل ہوتا ہے جس کے ساتھ تصور، توجہ، تفکر کی مشق سے مشاہدہ اور قربِ حق حاصل ہوتا ہے جو وجود کو نور میں بدل کر حضوری عطا کرتا ہے اور مراتبِ معشوق پر پہنچا دیتا ہے۔ یہ آیت مشقِ مرقومِ وجودیہ کے ذریعے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا محبوب بننے کے متعلق آئی ہے فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا (الکہف-28)

Marfat.com

ترجمہ: (اے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) آپ خود کو ان لوگوں کی صحبت میں مشغول رکھیں جو صبح شام اپنے ربّ کو یاد کرتے ہیں اور اس کی رضا کے طلبگار رہتے ہیں۔ آپ کی نگاہیں ان سے نہ ہٹیں۔ کیا آپ دنیاوی زندگی کی آرائش چاہتے ہیں۔ اور آپ اس شخص کی اطاعت نہ کریں جس کے دل کو ہم نے اپنے ذکر سے غافل کر دیا ہے اور وہ خواہشاتِ نفس کی پیروی کرتا ہے اور اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔

جو خود کو یقیناً توفیقِ الٰہی سے حضورِ حق میں پہنچا کر اللہ سے جواب باصواب پاتا ہے اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں رہتا ہے اسے کیا ضرورت کہ اسمِ بدوح سے دعوت پڑھے۔ جو خود کو توجہ کی طاقت سے حضوری میں لے جاتا ہے اسے کیا ضرورت کہ خط کھینچے اور دائرہ و مثلث کے وسیع نقش بنائے اور ان بیس در بیس نقشوں کو پُر کرے۔ یہ سب کام اللہ کے قرب، حضوری اور معرفتِ توحید سے دور ہیں۔ بیت:

ورد را بگذار وحدت را طلب
و ز وحدت عارف شوی باقرب ربّ

ترجمہ: وظائف کو چھوڑ اور وحدت کی طلب کر۔ وحدت سے تو عارف بن کر اللہ کا قرب پالے گا۔

سر اور دماغ پر تصور سے بیس بار مشقِ مرقومِ وجودیہ کرنے سے نفس کے خلاف چلنے کی طاقت حاصل ہوتی ہے اور چار بار مقامِ ناف پر مشق کرنے سے نفس کے محاسبہ اور انصاف کی طاقت حاصل ہوتی ہے۔ اسم اَللّٰہُ ذات کی چار منازل اَللّٰہُ، لِلّٰہ، لَہٗ، ھُوْ اور اسمِ محمد رسول اللہ سب کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں شامل اور اس سے متعلق ہیں۔ اسمِ محمدؐ، اسمِ فقر اور اسمِ اعظم بھی اسم اَللّٰہُ ذات ہیں یہ سب حضوری اور تیس حروفِ تہجی کا مکمل علم عطا کرتے ہیں جو سب سے پہلے حضوری کا علم جانتا اور اسے (اسم اَللّٰہُ ذات سے) حاصل کرتا ہے اس کا دعوت پڑھنے کے عمل کی تاثیر روزِ قیامت تک کم نہیں ہوتی۔ ابیات:

Marfat.com

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان

لائقی خواندن بود عارف عیان

ترجمہ: دعوت پڑھنے کے قابل وہی عارفِ عیاں ہوتا ہے جسکا سانس جاری، دل زندہ اور روح باصفا ہوتی ہے۔

مرد مرشد گنج بخشد بے نیاز

مرشدے نامرد را با زر آواز

ترجمہ: مرد (کامل واکمل) مرشد ہر شے سے بے نیاز ہوتا ہے اور خزانے بخشتا ہے جبکہ نامرد مرشد دولت کے متعلق ہی باتیں کرتا رہتا ہے۔

تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے پڑھی جانے والی دعوت کی برکت سے طالب کا وجود ریاضت سے نجات حاصل کر لیتا ہے اس کے وجود میں اللہ کی محبت آ جاتی ہے جو اس کے قلب کو لطیف بنا دیتی ہے اور اس کا کھانا مجاہدہ اور نیند مشاہدہ بن جاتی ہے اور باطن میں وہ مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی حضوری میں ہوتا ہے ان مراتب کے حصول پر اسے مبارکباد۔ وہ مستی میں بھی ہوشیار اور نیند میں بھی بیدار ہوتا ہے۔ وہ اللہ کی حضوری میں فنا اور شعوری طور پر اللہ سے ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ باطن معمور طالب کے مراتب ہیں۔ جب دعوت کاملیت کے ان مراتب پر پہنچتی ہے تو انبیا، اولیا، غوث، قطب، ابدال، اوتاد کی ارواح اور مؤکلات کے لشکر طالب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ ہزاروں ہزار بلکہ بے شمار لوگ اس کے متعلق جانتے ہیں اور اسے باعیاں دیکھتے ہیں اور بہت سے ہیں جو اس کے متعلق نہیں جانتے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اِنۡ كُلُّ نَفۡسٍ لَّمَّا عَلَيۡهَا حَافِظٌ ۝ (الطارق-4)

ترجمہ: اور کوئی نفس ایسا نہیں جس پر ایک محافظ نہ ہو۔

اور اس کا خطاب یہ ہوتا ہے:

❁ لَا يَمۡلِكُوۡنَ مِنۡهُ خِطَابًا ۝ (النباء-37)

Marfat.com

ترجمہ: اور اس سے خطاب کرنے کا (مخلوق میں سے) کسی کو بھی یارا نہیں۔

اس مقام پر ہزاروں ہزار بے شمار تجلیاتِ انوار ہر عضو، رگ، گوشت، مغز، ہڈیوں اور ہر بال سے ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ ہمہ اوست در مغز و پوست[1] کے مراتب ہیں۔ اسی طرح تجلیٔ غیبی، تجلیٔ قلبی، تجلیٔ روحی اور تجلیٔ سرّی تصور اسمِ اَللّٰہُ ذات سے وجود میں پیدا ہوتی ہیں۔ اور تجلیٔ نورِ ایمان جو کہ غیر مخلوق ہے آفتاب کی مثل (وجود میں) طلوع ہوتی ہے اور وجود میں جو ظلماتِ ناشائستہ، نفس، شیطان، دنیا اور ظاہری و باطنی حواسِ خمسہ کی غلاظت ہے' اسے مکمل طور پر باہر نکال دیتی ہے اور اوصافِ ذمیمہ زوال پذیر ہو جاتے ہیں۔ یہ اللہ کی معرفت اور وصال کے مراتب ہیں۔ ان مراتب پر پہنچ کر طالب وجود پر لباسِ شریعت پہن لیتا ہے اور شریعت پر ہی عمل پیرا رہتا ہے اور باطن میں معرفت کا سمندر نوش کرتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

❁ اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرَّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ

ترجمہ: انتہا ابتدا کی طرف لوٹنے کا نام ہے۔

یعنی اسم اَللّٰہُ ذات کے تصور سے وجود میں نور آ جائے اور ظلماتِ نار کو باہر نکالا جائے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۙ يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (البقرہ-257)

ترجمہ: اللہ مومنین کا دوست ہے جو انہیں ظلمات سے نکال کر نور کی طرف لاتا ہے۔

یہ اللہ کی معرفت، قرب اور حضوری کے مراتب ہیں۔ بعض دعوت پڑھنے میں عامل و کامل ہوتے ہیں اور بعض محض عامل ہی ہوتے ہیں۔ اگر اہلِ دعوت عامل غضب کے باعث کسی ملک کو تباہ کرنے کے لیے بالترتیب سورۃ مزمل پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ قیامت تک ویران ہو جائے گا اور اگر لطف و کرم کے ساتھ اخلاص سے آبادکاری کی نیت سے دعوت پڑھے تو وہ ملک یا علاقہ رنج، ظلم، ظالم کے شر اور آفات سے قیامت تک آباد و سلامت رہے گا۔

---

[1] ہر شے کے ظاہر و باطن میں ایک اللہ کی ذات ہے۔

Marfat.com

جاننا چاہیے کہ ازلی مومن جس کی روح فرحت یاب ہے اور اسے اللہ کا فیض وفضل حاصل ہے کے مراتب یہ ہیں کہ زندگی میں اس کا وجود نور ہوتا ہے اور مرنے کے بعد اس کی قبر کی مٹی میں اللہ کی ذات کے انوار کا شعلہ پیدا ہوتا ہے۔ اس کا وجود ظاہر و باطن میں مغفور ہوتا ہے اور اسے نہ کوئی خوف ہوتا ہے اور نہ کوئی غم۔ اے درویش! دانا اور آگاہ بن۔ خبیث نفسِ امارہ اور شیطان ملعون بعض علما، فقرا، مومن اور مسلمان کی عبادت کو پیشہ بنا کر انہیں ثواب کے چکر میں الجھا دیتا ہے اور وہ ثواب کی بجائے اللہ کے غضب کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ نفس اور شیطان بندگی کو بھی پیشہ بنا دیتے ہیں اور اس بندگی میں منافقت اور ریا پیدا کر دیتے ہیں جو کہ بندے اور اللہ کے درمیان کثیف حجاب ہے۔ حق کے نزدیک یہ باطل ہے اور ناپسندیدگی کا باعث ہے۔ اے احمق و اہلِ ہوس! مرشد کی طلب کر اور سالک و عارفِ خدا ہو جا کیونکہ سالک حیّ و قیوم ذات کی طرف جانے والے راستے کی رسوم سے بے خبر نہیں ہوتا۔ وہ اپنی منزل اور مقام سے باخبر ہوتا ہے۔ عارف باللہ نبی اللہ کی مثل صاحبِ نظر ہوتا ہے جو اللہ کی طرف باطنی طور پر سفر کر کے پہنچتا ہے اور وہاں پہنچ کر اللہ کی ذات میں فنائیت کے سفر کو جاری کرتا ہے۔ وہ باطنی خضر ہوتا ہے جو اپنی نگاہ کی تاثیر سے طالب کو زندگی میں نفس و شیطان سے نجات دلاتا ہے اور مرنے کے بعد بھی ان کی ارواح کو قبر میں حضوری کے مراتب عطا کرتا ہے۔ ابیات:

خلق داند زیر خاکش در قبر
در قبر شد قرب اللہ سربسر

ترجمہ: لوگ سمجھتے ہیں کہ وہ قبر کی مٹی تلے مردہ ہیں لیکن قبر میں بھی انہیں اللہ کا قرب حاصل ہے۔

بے خلل خلوت قبر باربّ جلیس
درمیان کس نگنجد حق انیس

ترجمہ: قبر کی خلوت میں وہ بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کے ہم صحبت ہوتے ہیں کیونکہ اللہ اور اس کے دوست کے درمیان کسی کی گنجائش نہیں۔

Marfat.com

نیست آنجا فرشتہ جز بذات
در ممات یافتند دائم حیات

ترجمہ: وہاں ذات کے علاوہ فرشتہ نہیں جاسکتا وہ تو مرنے کے بعد دائمی حیات پالیتے ہیں۔

در قبر رفتن است وحدت حق بنور
در قبر حق یافت حق باحق حضور

ترجمہ: ان کے لیے قبر میں جانا نورِ وحدتِ حق سے ملنا ہوتا ہے۔ عارفین قبر میں حق کی حضوری پا کر حق سے عین حق ہو جاتے ہیں۔

ہر پتھر قبلہ کی مثل لائقِ سجدہ نہیں ہوتا اور نہ ہی ہر پتھر کسوٹی ہے اور نہ ہی ہر پتھر پارس ہے اور نہ ہی ہر پتھر قیمتی لعل ہوتا ہے۔ اسی طرح ہر انسان کا وجود اللہ کی معرفت اور وصال کے لائق نہیں اور نہ ہی ہر سر بادشاہت کے قابل ہے اور نہ ہی ہر دل خزائنِ الٰہی کا حامل بن کر وحدت کی گواہی دے سکتا ہے۔ نہ ہر پہاڑ کوہِ طور ہوتا ہے اور نہ ہر انسان موسیٰ کلیم اللہ کی مثل صاحبِ حضور ہوتا ہے نہ ہر پتھر سنگِ مرمر ہوتا ہے اور نہ ہر دل اللہ کی محبت کے قابل ہے۔ فقیر کا وجود کامل ہوتا ہے کیونکہ وہ فنا فی اللہ ہوتا ہے اور اسم، مسمّٰی اور حکمت اس کے وجود میں ظاہر ہوتی ہے۔ مطلب یہ کہ یہ تمام مطالب فقیر کو حاصل ہوتے ہیں کیونکہ اللہ کے قرب کے باعث اس کا وجود فنا فی اللہ ہوتا ہے اور اس کا نفس تزکیہ کے بعد فانی ہو چکا ہوتا ہے اور اس کے قلب کا تصفیہ اور روح کا تجلیہ ہو چکا ہوتا ہے۔ وہ دعوتِ عیاں پڑھتا ہے۔ تمام مخلوقات، جن و انسان، جانور اور پرندے، فرشتے اور اٹھارہ ہزار عالم جن پر تصرف کرنے کی ہر کوئی کوشش کرتا ہے، فقیر کے تصرف میں ہوتے ہیں اور وہ ہر زندہ اور روح سے ہم کلام ہوتا ہے۔ علمِ منطق و معانی پڑھنے سے اس پر اللہ کے سب پوشیدہ خزانے ظاہر ہو جاتے ہیں اور عارف باللہ جو یہ دعوت دائمی دولت (قرب و دیدار) کے حصول کی خاطر پڑھتا ہے وہ دنیا و آخرت میں ہر شے سے لایحتاج ہو جاتا ہے کیونکہ انتہا ابتدا تک پہنچاتی ہے اور انتہا ابتدا تک۔ اور عارف باللہ ان دونوں مراتب کو ایک ہی سبق دعوت سے پڑھتا ہے۔ ابتدا نورِ الٰہی ہے

Marfat.com

اور انتہا فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مراتب ہیں۔

بعض لوگوں کے احوال یہ ہیں کہ وہ ماضی، حال اور مستقبل کی حقیقت جانتے ہیں اور انہوں نے یہ علم مؤکلات یا فرشتوں اور جنوں سے سیکھا ہوتا ہے۔ یا وہ علمِ قال کے عامل و عالم ہوتے ہیں یا قسمت کے حال بتانے والے۔ اور یہ تمام مراتب انہوں نے علمِ دانش، عقل اور شعور سے حاصل کیے ہوتے ہیں اور ہر کام کی تحقیق علمِ نجوم سے کرتے ہیں اسی طرح وہ نیک و بد، سعد و نحس، دنوں، مہینوں اور سالوں کے بارے میں جانتے ہیں۔ فقیر اہلِ حضور اور صاحبِ قرب وہ ہے جو بے نصیب کو اللہ سے اس کا نصیب دلا دے اور نحس دنوں کو سعد دنوں اور کم بخت کو نیک بخت میں تبدیل کر دے اور مردہ دل بے شعور طالب کو توجہ سے حضورِ حق میں پہنچا دے۔ ایسا فقیر صاحبِ قوت اور دیدار کرنے والا ہوتا ہے کہ وہ دائمی طور پر حضورِ حق میں رہتا ہے اور اپنی نظر لوحِ محفوظ پر بھی نہیں ڈالتا۔ ابیات:

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام
ہم سخن شد با مع اللہ ہر کلام

ترجمہ: جسے دائمی حضوری حاصل ہو وہ ہر معاملے میں اللہ کے ساتھ ہم کلام رہتا ہے۔

نظر آنرا بر نظر ناظر خدا
راہ ناظر این بود اہل از لقا

ترجمہ: اس کی نظر اللہ کی رضا پر ہوتی ہے کیونکہ وہ اللہ کو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ دیدار کی یہ راہ اہلِ لقا سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ مراتب فقیر کی ابتدا ہیں۔ ابیات:

کاملم ہم عاملم باطن نظر
لائق تلقین تعلیم و خضرؑ

ترجمہ: میں کامل و عامل ہوں اور میری نظر باطن پر ہوتی ہے اور میں تعلیم و تلقین کرنے کے لائق

Marfat.com

مرشد ہوں۔

این شرافت شرف امت مصطفیؐ

واقف اسرار گردد از اِلٰہ

ترجمہ: یہ شرف صرف حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کے فقرا کو حاصل ہے کہ وہ اللہ سے بلا واسطہ اس کے اسرار سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔

سب سے پہلے اس کتاب کا علم قاری کے وجود میں اثرات پیدا کرتا ہے اور اس میں تحریر کردہ علم ہر دوسرے علم رسوم پر غالب ہے اس کے بعد یہ علم علمِ حیّ و قیوم سے جمعیت بخشتا ہے۔ ہر مراتب شریعتِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی سے حاصل ہوتے ہیں۔ بیت:

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور

نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

ترجمہ: میں نے ذکر فکر کو بھی چھوڑ دیا اور مذکور کی حضوری کو بھی۔ نورِ توحید میں غرق ہو کر اس نور کے ساتھ نور ہو گیا ہوں۔

انتہا ابتدا کو تلاش کرتی ہے کیونکہ یہ مراتب ہدایت کے مطابق ہیں۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی (طٰہٰ-47)

ترجمہ: اور اس پر سلامتی ہو جس نے ہدایت کی پیروی کی۔

ابیات:

ہر کہ از خود گشت فانی بانظر

درمیان مردمان باشد خضرؑ

ترجمہ: جو خودی سے فنا حاصل کر لے وہ صاحبِ نظر بن جاتا ہے اور لوگوں کے درمیان مرشد کی مانند ہوتا ہے۔

Marfat.com

غرق فی التوحید شو آخر چہ سود
چون حباب در آب شد وحدت بود

ترجمہ: تو توحید میں غرق ہو جا۔ اس کا کیا فائدہ ہے؟ جیسے بلبلہ پانی میں غرق ہو کر پانی بن جاتا ہے (ایسے ہی تُو توحید میں غرق ہو کر عین توحید ہو جائے گا)۔

اگر طالب صادق اور جان فدا کرنے والا اور مستقل مزاج ہو اور طلبِ مولیٰ بھی رکھتا ہو تو مرشد کامل کے لیے اس کو اللہ کی معرفت عطا کر کے حضوری میں پہنچا دینا آسان کام ہے اور تب مشاہدہ اور دیدارِ پروردگار کے بغیر اس کا ایک سانس بھی باہر نہیں نکلتا اور وہ کامل انسان بن جاتا ہے اور یہی مراتبِ جمعیت کی طرف لے جاتا ہے۔ ابیات:

ذکر فکر و بگذارد در ہر مقام
دیدہ بادیدار بکشاید تمام

ترجمہ: جس کی آنکھ مکمل طور پر دیدار میں مشغول رہتی ہے وہ ہر مقام پر ذکر اور فکر کو ترک کر دیتا ہے۔

دیدہ را بادیدار تر بیدار تر
بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر

ترجمہ: اور جو آنکھیں دیدار میں مشغول رہتی ہیں اس کا باطن مزید بیدار ہو جاتا ہے اور وہ آنکھیں ہرگز مال و دولت کی طرف نہیں دیکھتیں۔

لذتے دیدار بہ دیدار دہ
روشنے دیدار در چشم بہ نہ

ترجمہ: اے اللہ! لذتِ دیدار عطا فرما کیونکہ آنکھوں کے لیے دیدار کی روشنی سے بہتر کچھ نہیں۔

دادہ دیدار مارا ہر دوام
دیدہ بادیدار بیند ہر دوام

ترجمہ: ہمیں اللہ نے دائمی دیدار عطا فرمایا ہے اس لیے ہماری آنکھیں ہر لمحہ دیدار کرتی ہیں۔

Marfat.com

باھُوؒ جز بدیدارے نداند ہیچ راہ

دیدہ بادیدار شد وحدت اِلٰہ

ترجمہ: باھُوؒ دیدار کے سوا کوئی راستہ نہیں جانتا۔اس کی آنکھیں وحدتِ الٰہی کے دیدار میں مشغول رہتی ہیں۔

جاننا چاہیے کہ نفس دو علوم کے بغیر ہرگز مسلمان نہیں ہوتا اوّل ظاہری طور پر زبان سے کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا اور دوم باطن میں قلب سے اس کی تصدیق کرنا۔ پس زبان سے کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کرنا سب ہی جانتے ہیں لیکن تصدیق کی تحقیق کس طریقے سے ہو سکتی ہے؟ اور وہ طریقہ کس توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔وہ توفیق صدق اور اخلاص ہے۔اگر کوئی تمام عمر ریاضت و تقویٰ میں گزارتا ہے یا تمام عمر مسائلِ فقہ کا علم پڑھتا ہے یا تمام عمر روزہ، نماز اور نوافل ادا کرنے میں گزارتا ہے یا رات دن تلاوتِ قرآن میں مشغول رہتا ہے اور ذکر، فکر اور مراقبہ کرتے کرتے جان لبوں تک آ جاتی ہے لیکن پھر بھی تصدیق بالقلب کا مرتبہ حاصل نہیں ہوتا سوائے دیدار سے مشرف ہونے کے۔کیونکہ نفس کی ہر رگ میں کفر کے اکہتر ہزار شدید زنار ہیں اور یہ کافر نفس ان تمام زناروں سے ہرگز آزاد نہیں ہو سکتا جب تک اللہ کے دیدار اور حضوری سے مشرف نہ ہو جائے۔مومن مسلمان ہمیشہ مشرفِ دیدار رہتا ہے۔بعض جانتے ہیں اور بعض نہیں جانتے۔فقیر پہلے ہی روز علمِ تصدیق اور علمِ دیدار کا سبق پڑھتے ہیں۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔یہی فقیر حقیقی مومن و مسلمان ہیں۔بیت:

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی

فنا فی الذات وحدت لامکانی

ترجمہ: کیا تو جانتا ہے کہ لامکان میں نفس، قلب اور روح نہیں ہیں۔وہ ذاتِ الٰہی میں فنا ہو کر عین وحدت ہو جاتے ہیں۔

علمِ دیدار سے واقفیت افسانہ دانی اور قصہ خوانی سے ممکن نہیں بلکہ عین ذات کے ساتھ

Marfat.com

یگانگت اور آنکھوں سے اس کے عیاں دیدار میں ہے اور علمِ الٰہی سے مراد غیب جاننا اور عین دیکھنا ہے۔ بیت:

بے سرے بینم خدا را بی زبانم ہم سخن
معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

ترجمہ: میں خدا کو بے سر ہو کر دیکھتا ہوں اور بغیر زبان کے اس سے ہم کلام ہوتا ہوں۔ معرفتِ توحید یہی ہے کہ اللہ کا ہم آواز اور ہم راز بنا جائے۔

علمِ دیدار تعلیم سے نہیں بلکہ تلقین اور توفیق سے حاصل ہوتا ہے۔ دیدار کے وقت طالب کو حق شناس ہونا چاہیے۔ منصف وہ ہوتا ہے جو حق کو اختیار کر لے اور بدعت جو کہ باطل ہے' کو چھوڑ دے۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ کامل مرشد اور ناقص مرشد کے مابین کس عمل، علم، حکمت، توفیق اور طریقِ تحقیق سے فرق کیا جا سکتا ہے۔ کامل مرشد معرفتِ توحید کا سمندر پیے ہوتا ہے اور ناقص مرشد تقلید کے باعث خود فروش ہوتا ہے۔ کامل مرشد ایک بار ہی حضوری و دیدار سے مشرف کر دیتا ہے اور اپنی توجہ سے دل کو زندہ کر دیتا ہے۔ وہ حضوری اور دیدار سے مشرف کرنے کی راہ کے علاوہ کوئی ذکر، فکر، مراقبہ اور ہاتھ سے تسبیح پھیرنا نہیں جانتا جبکہ ناقص مرشد ذکر، فکر اور مراقبہ میں مشغول کر کے طالب کو پاگل بنائے رکھتا ہے جیسے کسی خبیث شیطان نے قبضہ کیا ہو۔ ایسا ناقص مرشد شیطان کا ساتھی ہوتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو اللہ کا تصور عطا کرتا ہے۔ وہ تصور حضوری میں پہنچاتا ہے اور قرب و دیدارِ الٰہی اور معرفتِ توحید سے مشرف کرتا ہے۔ کامل مرشد صادق طالب کو تصورِ نور عطا کرتا ہے اور اس سے غرقِ دیدار کر کے فنا فی اللہ کی حضوری میں لے جاتا ہے۔ طالب پر فرضِ عین ہے کہ وہ ضرور دیدارِ پروردگار اور حضوری سے مشرف ہو۔ طالبِ مولیٰ کو قسم ہے کہ پہلے ہی دن مرشد سے معرفِ الٰہی اور لاہوت لامکان میں قرب و دیدار کی طلب کرے اور مرشد کو بھی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور صحابہؓ کی قسم ہے کہ طالبِ مولیٰ کو توحیدِ الٰہی کی تلقین کرے اور انہیں حضرت بی بی رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے مراتب

Marfat.com

عطا کرے اور طالب ولی اللہ کا خطاب پا کر ہمیشہ دنیا و آخرت میں قرب و دیدارِ الٰہی سے مشرف رہے اور اس کا وجود بقا حاصل کر لے۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں اور طالب باطن میں مرتبہ تحقیق تک پہنچانے کی قوت اور توفیق نہیں رکھتا وہ ناقص، بے مروّت، بے شرم، بے قوت اور بے حیا ہے۔ وہ ناسوت کا رہنے والا نامکمل اور خواہشاتِ نفس کا شکار ہے۔ اس ناقص مرشد سے اللہ کی طلب کرنا اور تلقین حاصل کرنا حرام ہے۔ بیت:

نامرد مرشد مینماید ذکر راہ
مرد مرشد میرساند با اِلٰہ

ترجمہ: نامرد (ناقص) مرشد ذکر کا راستہ دکھاتا ہے جبکہ مرد مرشد اللہ کے قرب میں پہنچاتا ہے۔

اس کے علاوہ مرشد خزائنِ الٰہی کو تقسیم کرنے والا ہوتا ہے جو ہر روز ایک کروڑ خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرتا ہے۔ جو مرشد روزی پر تصرف کے یہ مراتب نہیں رکھتا وہ ابھی تک ناقص ہے۔ جو مرشد ہمیشہ مشاہدہ اور دیدارِ الٰہی میں مشغول رہتا ہے اس کے تصرف میں اللہ کے بے حساب اور بے شمار خزانے ہوتے ہیں۔ انہیں اہلِ دنیا سے التجا کرنے اور کاذب طالب مرید کو تلقین کرنے کی کیا ضرورت؟ کامل مرشد سب سے پہلے صادق طالب کو مراتبِ غنایت عطا کرتا ہے اور اللہ کے خزانوں پر تصرف عطا کرتا ہے جس سے طالب بے جمعیت اور پریشان نہیں رہتا۔ صادق طالب اخلاص کے ساتھ ظاہر اور باطن میں مرشد کے ساتھ ایسے اتحاد کرتا ہے کہ یک وجود ہو کر جسم و جان میں یکتا ہو جاتا ہے۔ صادق طالب کو مرشد کی خدمت میں دن، مہینے اور سال شمار نہیں کرنے چاہیے بلکہ اسے مرشد کی رضامندی حاصل کرنی چاہیے۔ جو طالب مرشد کی خدمت پر مغرور ہو جاتا ہے وہ روز بروز اللہ کی معرفت سے دور ہوتا جاتا ہے اور اللہ کی معرفت اور حضورِ حق سے محروم ہو جاتا ہے۔

جاننا چاہیے کہ باطن دو طرح کا ہے۔ باطن کی ایک قسم یہ ہے کہ جس میں طالب کے وہم و خیال ایک صورت اختیار کر کے اس کے سامنے آ کر سوال و جواب کرتے ہیں اور احمق طالب یہ

Marfat.com

سمجھتا ہے کہ اس کے باطن کو حضوری حاصل ہے اسے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہم کی وہ صورت راہزن ہے جو زوال کی طرف لے جاتی ہے۔ دوسری قسم باطن کی یہ ہے طالب اللہ کے قرب اور مجلسِ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بذریعہ وہم سوال و جواب کرتا ہے اور وہ جو کچھ حاصل کرتا ہے اللہ کے قرب اور وصال سے حاصل کرتا ہے کیونکہ وہ ہر وقت حضورِ حق کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ یہ اس فقیر کے مراتب ہیں جس کا وجود نور ہوتا ہے اور وہ اللہ کے قرب اور حضوری سے سوال و جواب کرتا ہے۔ اسے مراقبہ میں آنکھیں بند کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہ اہلِ راز میں سے ہوتا ہے اور اس کے پاس چشمِ عیاں ہوتی ہے۔ وہ ظاہر میں لوگوں سے ہم کلام ہوتا ہے اور باطن میں لاھوت لامکان میں موجود ہوتا ہے۔ اور اگر وہ مکمل طور پر نیند میں ہو تو اپنی آنکھوں کو عالمِ باطن میں بیدار کر کے نورِ ذات کے دیدار سے مشرف رہتا ہے۔ تصور، توفیق اور تصرف کی تحقیق سے فیض اور فضلِ الٰہی دونوں تک خود کو پہنچا دیتا ہے۔ تصور اسم اَللّٰہُ ذات سے حضوری کے مراتب اور قبور کی ارواح سے ملاقات کی طاقت بھی اسی طرح ہے۔ یہ کامل و مکمل تصور کے مراتب ہیں۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جاننا چاہیے کہ سوال کرنا اللہ کی معرفت اور وصال سے دور رکھتا ہے۔ اگرچہ سوال چھ سو سال کی ریاضت اور مجاہدہ کے بعد کیا جائے مگر یہ سوال اللہ کے قرب کی خاطر کیا جائے تو ٹھیک ہے۔

بیت:

مکن عاجزی بر در کس سوال
وصال تو بہتر بود از زر و مال

ترجمہ: کسی کے سامنے سوال کرنے کی خاطر عاجزی نہ دکھا۔ اللہ کے ساتھ تیرا وصال مال و دولت سے بہتر ہے۔

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ (والضحیٰ-10)

ترجمہ: اور سائل کو منع مت کرو۔

Marfat.com

بعض کا سوال تحقیق کی غرض سے ہوتا ہے اور وہ ثواب ہے اور بعض کا سوال گناہ ہوتا ہے۔
سوال چار قسم کے ہیں۔ سوالِ نفس، سوالِ زبان، سوالِ روح، سوالِ سرّ۔ ان سوالات کی بدولت فقیر سب سے پہلے مرتبہ غنایت حاصل کرتا ہے اور پھر فقر اختیاری اپناتا ہے۔ جو فقیر اللہ کے خزانوں کو سخاوت سے ظاہر و باطن میں تقسیم کرنے کی توفیق نہیں رکھتا تو اس فقیر کے مراتب قربِ الٰہی سے تحقیق نہیں کیے جاسکتے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ

ترجمہ: میں فقرِ مکب سے اللہ کی پناہ چاہتا ہوں۔

جو فقیر اللہ کے خزانوں کو تقسیم کرنے کی ظاہر و باطن میں توفیق رکھتا ہے وہ باجمعیت فقیر کے مرتبہ پر ہے اور اسے اس کے قربِ الٰہی کی بنا پر تحقیق کیا جاسکتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ

ترجمہ: فقر میرا فخر ہے اور فقر مجھ سے ہے۔

ابیات:

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا
نیست آنجا ذکر و فکر و مثل و جاہ

ترجمہ: جو خود کو فراموش کر دیتا ہے وہ اللہ کو پالیتا ہے جہاں اللہ ہو وہاں نہ ذکر اور فکر ہے اور نہ مثال و عزت۔

بے مثل را مثل بستہ کیشود
ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

ترجمہ: اس بے مثل ذات کو کسی کی مثل کیسے کہا جاسکتا ہے اور جو اس ذات کی کسی سے مثال دیتا ہے وہ کافر ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ إِذَا نَسِيْتَ (الکہف-24)

ترجمہ: اور اپنے ربّ کا ذکر (اس قدر محویت سے) کر کہ تو خود کو فراموش کر دے۔

مرشد طالبِ مولیٰ کو پہلے ہی روز تلقین سے چار مراتب عطا کرتا ہے اوّل حضوری سے پیغام لانے کا مرتبہ، دوم صاحبِ عیاں نظر عارف کا مرتبہ، سوم ظاہر و باطن میں خضرؑ سے ملاقات کا مرتبہ، چہارم صاحبِ لفظ اولی الامر کا مرتبہ۔ جو مرشد ان صفات کا حامل نہیں وہ فقر اور توحید کی معرفت سے بہت دور ہے۔ اور اس مرشد کے طالب بیل اور گدھے کی مانند ہیں۔ جو علمِ نعم البدل کو پہچانتا ہے تو وہ فیض و فضلِ الٰہی کے باعث ازلی فیاض کے مرتبہ پر ہے۔ عارف باللہ کو الہام یا معرفت اور قربِ الٰہی کی بدولت مکمل توحید حاصل ہوتی ہے۔ مراتبِ نعم البدل پانچ ہیں جو ایک دوسرے سے تبدیل ہوتے رہتے ہیں اور جس کسی کے تصرف میں نعم البدل کے پانچوں مراتب ہوں وہ زوال، سلب اور رجعت سے پاک ہوتا ہے۔ وہ عارف جسے اللہ کا قرب و وِصال حاصل ہو ان مراتب کو پہچان سکتا ہے۔ یہ مراتب نعم البدل ازل، نعم البدل ابد، نعم البدل عقبیٰ، نعم البدل فنا، نعم البدل بقا ہیں۔ جس عارف نے اپنے وجود کو ذاتِ حق تعالیٰ سے تبدیل کر لیا ہوتا ہے صرف اسی کا وجود طلسمات ہوتا ہے اور وہی طالب پر نعم البدل کے یہ پانچ خزانے کھول سکتا ہے اور صاحبِ نعم البدل عارف کے پاس ہی اس معما کا علم ہوتا ہے اور وہی اس کا حل جانتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ (العلق-5)

ترجمہ: انسان کو وہ علم سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔

اور اس علم الانسان کا عالم ہی اشرف اور کامل انسان ہوتا ہے۔ فرمانِ حق تعالیٰ ہے:

❁ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ خَلِيْفَةً (البقرہ-30)

ترجمہ: بے شک میں زمین پر اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔

Marfat.com

اور اس علمِ لدنّی کو جاننے والے ہی اصل علما ہوتے ہیں جن کے متعلق اللہ فرماتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ (البقرہ-3,2)

ترجمہ: اس میں متقین کے لیے ہدایت ہے جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔

طالب مرد پہلے ہی روز اسمِ اَللّٰہُ ذات کے ذریعے حضرت رابعہ بصریؒ اور سلطان بایزید بسطامیؒ کے مرتبہ پر پہنچ جاتا ہے۔ وہ اللہ کے قرب اور حضوری کی طلب رکھنے کے باعث سات تصور، سات تصرف، سات توجہ، سات تفکر، سات گنا آتشِ محبت، سات گنا گرمئ نور حاصل کرتا ہے اور ستر جمعیت کے خزانے اور سات علم حاصل کرتا ہے اور ہر علم میں مزید ستر ہزار علم ہوتے ہیں۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات کا تصور اللہ کے نور میں غرق کر کے اہلِ قبور کی ارواح کی مجلس میں ملاقات کرواتا ہے۔ طالب کو مجاہدہ میں مشاہدۂ حق، محنت میں محبتِ الٰہی اور ریاضت میں رازِ معبود اور سرّ اسرار اور بے حجاب دیدار اجر کے طور پر عطا ہوتے ہیں جس کے بعد طالب کا قلب زندہ اور روح فرحت یاب ہوتی ہے اور نفس رسوا ہوتا ہے اور اللہ کے خزانے حاصل کر کے ہر دکھ اور رنج سے آزاد جاتا ہے۔ طالب ایک ہفتہ میں تمام مطالب تک ایک ہی بار میں پہنچ جاتا ہے یا آخری دن اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضوری کے پانچ سبق پڑھتا ہے جس کی بدولت اس سے کوئی چیز مخفی اور پوشیدہ نہیں رہتی۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ترجمہ: اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا پہلا سبق ازل کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ کر کے اس کا احاطہ کر لینا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حضوری کا دوسرا سبق ابد کی سیر اور اس کے نظاروں کا مشاہدہ ہے جس سے طالب خوف و رجا کے دو مقامات کے درمیان رہتا ہے اور اس کا نفس حرص، حسد، خود پسندی، تکبر اور خواہشاتِ نفس سے باز آ جاتا ہے۔ اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا تیسرا سبق دنیا کی سیر اور اس کے نظاروں کا دیدار ہے جو بھی دنیا کے خزانے ہیں سب اس کے تصرف میں آ جاتے ہیں اور طالبِ مولیٰ کا دل مکمل طور پر دنیا سے سرد ہو

Marfat.com

جاتا ہے۔اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا چوتھا سبق عقبیٰ کی سیر اور جنت کی حور و قصور کا نظارہ دیکھنا ہے۔اسمِ اَللّٰہُ ذات سے حاصل ہونے والی حضوری کا پانچواں سبق یہ ہے کہ طالب وحدت کی سیر اور نظارہ کرتا ہے اور معرفت، ذوق، قربِ الٰہی اور وحدت حاصل کرتا ہے اور ناسوت کے مراتب اور تقلید کو ترک کر دیتا ہے اس کے بعد کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ، قرآن کی آیات اور ننانوے اسمائے باری تعالیٰ یا تمیں حروف سے حاصل ہونے والے حضورِ حق کی برکت سے طالب ہر ایک انبیا و اولیا کی ارواح اور تمام فرشتوں سے ملاقات کرتا ہے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ٥

تمت بالخير

Marfat.com

امیر الکونین

فارسی متن

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالۡعَاقِبَۃُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیۡبِہٖ سَیِّدُ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ o

بعدہٗ میگوید مصنف تصنیف غالب الاولیاء عارف خدا دوام بحضور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ارشاد دست بیعت کردہ تعلیم تلقین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و دست گرفتہ مرید حضرت شاہ محی الدین ولی اللہ قدس اللہ سرّہٗ العزیز غلام قادری سروری خاکپائے۔ سروری قادری طبیب القلوب با معالجہ شفا بخشندہ چہرہ وجود را با مطلوب بندہ باھُوؒ فنافی ھو ولد حضرت بازیدؒ عرف اعوان ساکن قلعہ شور در زمانہ محی الدین غلام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم باخلاص بالیقین اورنگ زیب بادشاہ عبید اللہ برحق نگاہ چند کلمات مفتاح المہمات واز گردانندہ قفل کل کشایندہ ہر مشکل۔ این کتاب را امیر الکونین نام نہاد و خوانندہ را حاکم اولی الامر فنافی اللہ بی حجاب اللہ عینہٗ بعین خطاب دادہ شد۔ تصنیف این کتاب تصوف از قرآن تفسیر است با تاثیر۔ از مطالعہ صاحب مطالعہ میشود روشن ضمیر وظاہر تصرف گنج دنیا تمام عنایت و باطن تصرف گنج معرفت اللہ ہدایت۔ ہر کہ ازین کتاب نکتہ حاصل نکند و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشود واصل ہلاکت احوال برگردن او وبال۔ قولہٗ تعالیٰ

وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡهَرۡ o وَاَمَّا بِنِعۡمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثۡ ط

ابیات

در یک تصرف ہر تصرف یافت گنج	باعطا مرشد در روز پنج
ہر ورق گنج است اکسیر و کرم	ہر کہ خواند بالیقین آنرا چہ غم
از مطالعہ باخدا با مصطفیٰؐ	واقفِ اسرار گردد از اِلٰہ
ذکر را بگذار مذکورش مکن	غرق فی التوحید شو از رازِ کُن

Marfat.com

ہر کہ یابد کنہ کن عامل بود　　در حقیقت معرفت کامل شود

این مراتب کاملان از حق عطا　　روزِ اوّل شد سبق علم از خدا

این مراتب غرق است لایحتاج فقیر است۔ بر کونین امیر است۔ کیمیا ایست کہ گنج صحبت درویشان است۔ ہر کہ خزائن اللہ از صحبت درویشان نیافت خراب حال دوام پریشان است۔ اولی الامر فقیر است۔ اگر بادشاہ ظل اللہ تمام عمر تصرف کند، در طلب فقیر اولیا اللہ را نیابد۔ و اگر فقیر اولیا اللہ میخواہد ملاقات بادشاہ از توجہ قرب الٰہ فقیر چنان جذب کند و بادشاہ را چنان با توجہ بکشد کہ بادشاہ پائے برہنہ با عجز تمام مثل حلقہ بگوش غلام دو دیدہ حاضر بیاید۔ پس معلوم شد کہ ظل اللہ در حکم قید فقیر ولی اللہ است۔ پس فقیر باید کہ در حکم فقیر ہر دو جہان در قید قبض تصرف در آید۔ فقیر فیض بخش تمام است۔ این گدا نہ فقیر اند کہ بہ نفسے اسیر۔ فقیر حاکم امیر اگر مفلس گدا را خواہد ربع مسکون ہفت اقلیم بادشاہ ساز د و اگر ہفت اقلیم بادشاہ را معزول ساز د از قائم مقام بینداز د۔ این خدمات بر فقیر کونین امیر اہل ذات است۔ عجب مدار۔ ہر کہ عزت و شرف یافت از فقیر یافت۔ ہر کہ منکر از درویشان فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ خراب احوال دوام پریشان۔

شرح دعوت

فقیر بحضور دوام و در علم دعوت عامل کامل تمام۔ اولی الامر آنرا گویند کہ امر او باز گشت نخورد لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَیْفُ الرَّحْمٰنِ سخن او کن ہر چیزی را کہ بگوید شد، بامر اللہ تعالیٰ بشود، خواہ زود خواہ دیر۔ فقیر را دل بحضور دوام۔ دوام بہ دعوت پیغام حصول الہام و اولی الامر نیز آنرا گویند کہ امر او بر ہمہ کس غالب۔ ہیچ کس بروی غالب نگردد، خواہ تنہا باشد خواہ بالشکر۔ پس معلوم شد کہ فقیر از امر ہا خدا است و امر خدا راست و غالب۔ قولہ تعالیٰ وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰٓى اَمْرِهٖ ط۔

این امر دعوت غالب است کہ مخالف شیطان است و موافق رحمان است۔ خوانندہ دعوت فقیر روشن ضمیر عین العیان چہ حاجت بیان است۔ مرشد ناقص رنج کش و مرشد کامل گنج بخش و از این دوام بہ نظر نصیب می دہد از معرفت۔

شرح فقر

آخر انتہا فقر چیست؟ چنانچہ قال من بر حال من کفٰی عِلْمِهٖ بِحَالِیْ۔ پس معلوم شد این مدعیان لاف زن کہ دعویٰ فقر میکنند۔ بعضی بہ قال فقر رسیدہ و بعضی بحال فقر و بعضی با حوال فقر و بعضی اعمال فقر و بعضی اقوال فقر و بعضی افعال فقر از ہزار کس باشد کہ بمعرفت لا زوال سلطان الفقر بہ وصال عین جمال فقر رسیدہ، مشاہدہ فقر دیدہ۔ پس معلوم شد کہ بسیار اند خود را پوشیدہ اند بزیر فقر نام از ہزار کس باشد کہ رسیدہ بہ فقر تمام۔ آخر فقر کرا گویند و فقر چیست؟ فقر یک نور است کہ نام آن سلطان

Marfat.com

الفقر دوام بہ مدنظر اللہ منظور۔ طرفہ زدحاضر شود۔ نہ خدا او نہ از خدا جدا۔ اینست فقیر نور صفا۔ فقر یک ملک عظیم است از قرب اللہ با جمعیت قدیم است۔ درآن ملک فقر ہرگز داخل نشود نفس امارہ و دنیا لئیم و شیطان رجیم۔ ہر کہ در ملک فقر درآید و داخل شود۔ وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

پس معلوم شد کہ از ملک فقر چہار متعلقہ چنانچہ متعلقہ ازل و متعلقہ ابد و متعلقہ دنیا و متعلقہ عقبیٰ۔ ہر کہ بہ ملک فقر رسد بر این ہر چہار متعلقہ حاکم شود و در حکم او تمام کونین بمثل غلام۔ فقر غنی است و اہل متعلقہ در نظر فقیر مفلس و گدا۔ این است مراتب فقرائے اے احمق بی حیا۔

بیت

فقر را من دیدہ ام پرسیدہ ام　　ہر حقیقت فقر را خوش دیدہ ام

دانیکہ جملہ پیغمبران بہ مرتبہ فقر التجا آوردہ و نیافتہ آن تمامی فقر را حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بردہ و فقر با امت خود سپردہ۔ این فقر محمدی بہ فخر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقر فیض است۔ فقر را سہ مراتب است۔ خزانہ گنج غیب الغیب بسیار بیشمار۔ ابتدا اول قدم طریق است و دوم قدم توجہ است ہر مقام و منزل کہ میداند ہر وقت کہ خواہد خود را با توجہ برساند، این توجہ توفیق است۔ سوم قدم فقر غرق فنافی اللہ نور و در مجلس محمدی حضور تحقیق است۔ فقر را کہ قلب نور و قالب مثل کوہِ طور و خود کلیم اللہ جواب باصواب مثل موسیٰ صلوٰۃ اللہ باذکر مذکور۔ پیر مرشد کہ این چنین مراتب قوت ندارد و نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر و مرشد خواند۔ پیر زن مرید بسیار است۔ پیر مثل حجام موئے بُر بہ مقراض بیشمار است۔ پیر باید بے نیاز۔

علم دعوت تیغ برہنہ مرقوم یافت با تصور علم قرب معرفت فی اللہ حضور و علم تصرف بقا باللہ نور نوادر برکل مخلوقات کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است۔ و دیگر صورت ہر یک رامیشود و آنصورت کہ بحب دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔ از مجلس پیغمبر بینندہ را دو مراتب خاص شود۔ یکے قرب دوم درآن قرب توفیق از نظر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق۔ بعضی را مقام جمالیت و بعضی را مقام جلالیت۔ از جمالیت جمعیت محمود و از جلالیت جذب مجذوب مردود۔ پس مجلس و دیدن پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل محک است محقق شود وجود کاذب و صادق۔ مراتب مشرف حضوری پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حاصل کردن از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات است۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ اگر جمیع ثواب حج میشود قوی قادر۔ ایچنین دعوت راکل الکلید حج معرفت توحید حاضر است۔ از قرب اللہ ذات فقیر خزانچی خزائن اللہ و ولی اللہ غالب بر ظل اللہ لا یحتاج التجا بہ ہیچ کس نیارد۔ از مرشد کامل طالب صادق را مراتبین نصیب شود۔ ظاہر گنج غنایت و در باطن تصرف ہدایت روز اول سبق میدہد۔ طالب ازین کتاب مطالعہ روشن ضمیرؔ لوح

Marfat.com

میکشاید واز مطالعہ ضمیر مطالعہ لوح محفوظ میدر آید۔ واز مطالعہ لوحِ محفوظ طالع مردم از نیک و بدمی نماید۔ مصنف میفر ماید کہ این مراتب منجم درویش است کہ از غلبات گاوٓریش است' نہ صداقت کیش۔ بدانکہ پیر و مرشدکہ اول سلک سلوک راہ قرب اِلٰہ مشاہدہ بی مجاہدہ گنج بی رنج محبت و معرفت بی محنت راز بی ریاضت' طلب بی طاعت توفیق تحقیق نور حضور۔ این جملہ مراتب در حاضرات ناظرات۔ جملہ آیات قرآن تفسیر بیان یکبارگی علم علوم عیان تماشا بر پشت ناخن بہ بیند ہر دو جہان حاضرات ناظرات کہ مردہ قلب قالب از حاضرات شود حیات۔ مرشدی و پیری وفقیری و درویشی واولیائی وعارف خدا واہل علم دعوت علما باللہ و اصل و لی اللہ حاضرات نداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را صاحب باطن پیر و مرشد خواند۔

حاضرات ناظرات چند قسم است و بہ چند اسم است و چند رسم و چند مرسوم است۔ اصل حاضرات وصل و قرب اللہ و جمعیت' توحید مطلق محض از حی و قیوم کہ کل و جز واضح گردد معلوم آنچہ در قید لوح محفوظ است رقم رقوم۔ حاضرات پنج قسم است۔ اول حاضرات وجود' دوم حاضرات موجود' سوم حاضرات مطلوب جمیع مطالب مقصود' چہارم حاضرات حاضر آوردن کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم آنچہ کن فیکون و معبود پنجم حاضرات دنیا نفس شیطان مردود۔ این را پنج گنج دینی و دنیوی میگویند۔ مرشد یکہ از حاضرات طالب اللہ را ہر مراتب نکند نصیبات واز حاضرات با توفیق ہر مراتب نکند تحقیقات عزّ و جاہ درجات حیات و ممات معلوم شد کہ مرشدے ناقص نا تمام۔ تلقین گرفتن از ان مرشد بر طالب حرام است کہ طالب را بہ جز حضوری حاضرات ناظرات باذکر فکر' مراقبہ' مکاشفہ' ورد وظائف ہیچ مطلب نرسد اگر چہ تمام عمر ریاضت سالہا سال بکشد درین مراتب طالب ناقص خام است۔ پس درین خام شرف کدام است۔ در طالبی و مریدی و مرشدی و پیری نہ شمار ا یام است۔ مرشد کامل دست بردہ بحضور کشد از جمیع حوادث بگز راند' طالب اللہ را طرفۃ ز د بحضور رساند و ناقص مرشد امروز فردا وعدہ کند و مرشد کامل بتوجہ یکبارگی بحضور بردہ۔ راہ دیگر ہمہ سالہا سال ریاضت طلب' اگر چہ ذکر روحی باشد و یا بذکر قلب و راہ حاضرات تصور اسم اَللّٰہُ ذات توفیق کلید است۔ کل و جز را کشایندہ تحقیق و نصیب نمایندہ مرشد بحق رفیق۔

دانیکہ جمیع بلا و آفات و حوادث نفسانی شیطانی در یک خانہ جمع کنند کلید آن دنیا است۔ پس ہمچنان خزانہ معرفت و گنج توحید و گنج نور و گنج قرب حضور ہر یک در وجود انسان موجود است۔ کلید خزانہ گنج وجود حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات۔ ہر کہ حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات میداند از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات میخواند فی الدنیا و الاخرۃ بے نیاز ولا یحتاج ماند۔ اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ۔

بیت

ہر کہ این راہ نداند لاف زن ‌ ‌ ‌ ہر کہ داند حاضرات آن جانِ من

حاضرات نفس با نفس ہم سخن شود و حاضرات قلب با قلب ہم سخن شود و حاضرات روح با روح ہم سخن شود و حاضرات محمد

Marfat.com

باسم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم سخن شود و حاضرات اللہ مع اللہ الہام ہم سخن شود و حاضرات انتہائے فقر کل مقامات درجات ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ حاضرات در مراتب نعم البدل است و نعم البدل مراتب معما در اسم قادری کیمیا گنج وجود طلسمات صاحبِ طلسمات حاضرات بکشاید بعین عین مینماید ۔ این حاضرات تصور حضور شہسوار قبور ۔ بدانکہ فقر را سہ مراتب است : ساکن مکان لاہوت، مشرف معرفت انوار دیدار، قوت حیٰ دارین لایموت لب بلب بستہ دوام سکوت غرق فی التوحید نہ احتیاج طالب دارد و نہ مرید ۔ ہر کہ طالب مرید طلب اللہ کند بحضوری رساند و سائل را محروم نگرداند ۔ بدانکہ حاضرات از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ روز اول سبق میدہد ۔ فقیر از مراتب فقیر بر نفس امیر روشن ضمیر را از مراتب فنا و بقا ۔ مرد آن است کہ اول نفس را راست گرداند ۔ در معرفت حضوری مشاہدہ کہ احتیاج نماندہ تمام عمر مجاہدہ ۔ قَالَ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ط مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ بِالْبَقَآءِ۔

شاختن نفس با تصور اسم اَللّٰهُ ذات فنا از فنا و شاختن رب با روح بقا از بقا ۔ این است ابتدائے عارفان ای مردہ دل بے حیا! وفقیر اہل روح را چہ نشان است؟ بجان تن چنانچہ ملاقات با روحانیت احوال من ۔ ہر کہ اہل نفس در باطن اہل روحانیت ہم صحبت شود در نص و حدیث ذکر مذکور بعیان حضور با شعور یعنی در باطن غرق فی التوحید نور و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یکدم جدا نشود ہمیشہ حضور ہر دوام وظاہر ہم سخن با مردم عوام ۔ این است مراتب عارفان ای احمق خام! فقیر صاحب شریعت مثل شیر کہ آن را شرف از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با قرب رحمن است وفقیر اہل بدعت مقرب مصاحب شیطان است ۔ فقیر صاحب شریعت بخدا یگانہ است وفقیر اہل بدعت ہمچون سگ دیوانہ است ۔

این اکثر دعویٰ فقر می کند این فقیر نیست ۔ نام ایشان گدا و با نفس ہوا ۔ محروم از باطن معرفت خدا ۔ بہر در سائل بی حیا ریش تراشیدہ ۔ تمام عمر از طریقت معرفت راہ ندیدہ کہ بی دیدہ عقب لقمہ دویدہ ۔ این چنین اہل بدعت فقر سَوَادُ الْوَجْهِ روسیاہ روز و شب در شرب گناہ بی خبر از احوال روحانیت ارواح ۔ محروم از معرفت وحدانیت لقا و بی خبر در باطن از مجلس حضرت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ مشرف دیدار محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بینندہ و زیارت کنندہ یکبارگی . بمراتب ولی اللہ عارف عیان محمود یا یکبارگی . بمراتب مجذوب و یا یکبارگی . بمراتب محمود و یا یکبارگی . بمراتب مجوب مردود ۔ حکمت اینست کہ در دیدنِ مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیچ شک نیارد کہ آنچہ مجلس بہشت سرشت ۔ در مجلس حضور نص و حدیث بذکر مذکور و در مجلس نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اینکہ دو مراتب شد، محمود و مردود کہ مجلس نبوی محک است پوشیدہ کذب میگرداز وجود ظہور و پوشیدہ صدق صادق را بدین مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔ وجود صادق را وجود نور و طالب صادق دوام در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور لازوال ۔ پس معلوم شد کہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بہشت سرشت است

Marfat.com

و در بہشت اہل پاک باشد۔ پلید نجس و جیفہ مردار گندہ بوئی دنیا و شیطان کافر را قوت نیست کہ در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و در بہشت و در کعبہ و در مدینہ منورہ روضہ مبارک مدخل شود۔ و شیطان را قدرت نیست کہ صورت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصورت قرآن با حروف وصورت شمس وصورت قمر وصورت کعبہ وصورت مدینہ وصورت اصحاب کبار و صورت شاہ محی الدین پیر دستگیر ہرگز نتوان شد۔ از غلبات ہدایت آنصورت کہ غرق لی مع اللہ ہدایت است و دیگر صورت ہر یک را میشود آنصورت کہ بہ حب دنیا دل سیاہ کہ سر بدعت است۔

بدانکہ اگر جمیع ثواب انبیا اصفیا نبی مرسل جملہ پیغمبران از حضرت آدمؑ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع می شود و ثواب جملہ اولیا اللہ غوث قطب آنچہ صاحب منصب مراتب ولایت ہدایت جمع میشود و ثواب جمیع فرشتگان و ثواب جمیع مومنان مسلمانان و ثواب جن و انس دفاتر مجمل مجموعہ یکے جمع کنند' آن را ثواب حسنات عظیم گویند و برگزیدہ سر ثواب و برگزیدہ سر حسنات و برگزیدہ عظیم تصور اسم اللہؔ ذات مراتب حضور است۔ و سر جملہ گناہان آنچہ فاسقان و گناہ گاران و کافران و مشرکان و کاذبان و ظالمان آنچہ اہل گناہ گمراہ ہمہ زمین است جملہ گناہ یکے مجمل کنند' آن را گناہ کبیرہ گویند۔ پس غفلت از خدا دوری سر گناہ کبیرہ است فوق الکبیر۔ پس مجلس اہل دور و اہل حضور راست نیاید۔ پس معلوم شد کہ قصہ خوانی و افسانہ دانی راہ دیگر است و یگانہ شدن فی اللہ ربانی راہ دیگر است۔ مجلس اہل یگانہ و اہل بیگانہ راست نیاید۔ این ہمہ مراتب برکت از علم نور است و آنست علم نور کہ عالم را مشرف کند حضور۔

بدانکہ حضوری نیز دو قسم است، حضوری کہ بہ تصور اسم اللہؔ ذات لازوال است با قرب وصال است و بے تصور اسم اللہؔ ذات آنچہ حضوری از ذکر فکر مراقبہ باعمال جوارح می شود ناقص را این ہمہ وہم خیال است از شامت مرشد ناقص کہ مبتدی را از سکر گرمیٔ احوال است۔ تصور نیز دو قسم است۔ تصور با مشاہدہ حضوری تحقیق است کہ قرب با توفیق است و از تصور بے حضوری از تاثیر شیطان و ہوائے نفس زندیق است۔ بدانکہ لذت ازل با جمعیت متفق لذت ابد است و لذت دنیا متفق حور قصور نعمت بہشت متفق عقبیٰ است۔ چون لذت پنجم معرفت نور خدا در وجود طلوع زند ہر چہار لذات را از وجود بیرون کشد۔

ابیات:

لذت دیدار بہ دیدار دہ — لذت دیدار بر دل من بہ نہ
ہر کرا لذت نشد وحدت لقا — لعنتی بر زندگی آن بے حیا

قولہ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔

قطعہ

Marfat.com

ہر کہ این جای نہ بیند بے نصیب
بے خبر از معرفت اہل از رقیب

روئے سیاہ بہ بود از دل سیاہ
دل سیاہ شد ز دنیا عزؔ و جاہ

اگر بیائی بہ بین واگر نیائی در قید شیطان لعین۔ بیت

بہ بین قدرت بہ بین وحدت حضورش
بہ بین رحمت پُر از ہم ذات نورش

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ مثنوی:

اگر حجاب کنی از خدا فرشتہ شوی
چنانچہ میکنی از مردمان حجاب اینجا

بہ بین امروز چون گویند فردا
بعین از عین بینم نیست پردہ

بہ بینم با چشم عین العیانی
چو زندہ قلب روح و نفس فانی

مثل بستہ بصورت کی تواند
مشرف شد حضوری راز داند

ز نَحنُ اَقرَب شود پیغام دائم
وجودِ واصلان زان گشت قائم

فقر آنکس کہ آنجا من رسیدہ
ز غیر حق ہمہ از خود بریدہ

نماندہ احتیاج ذکر مذکور
حضوری با حضور است نور با نور

نماندہ ہیچ پردہ چشم باز است
حقیقت حق رسیدہ عین راز است

زہی دولت بدیدہ حق لقا شد
قلب قالب ز وحدت حق بقا شد

نہ آنجا علم نہ غوغای قال است
لاہوت ولامکان نہایت با جمال است

نماندہ بر دلم افسوس مارا
بہ بینم سر پنہان آشکارا

دو دلی رانیست راہ یکدل طلب کن
کہ غیرے لاسوئے از دل سلب کن

بیا اے طالبا بے سر بیائی
سری از تن جدا کن راہنمائی

باھُوؒ با ھو فنا با ھو بقا شد
کہ اول و آخر و از ھو لقا شد

کہ ھو عینک شدہ بہ چشم باھُوؒ
میان از ھو بہ بیند یافت باھو

کسی منکر ز ھو مردود گردد
بجز یاھو با ھو نیست گردد

مثل بستہ بمثل بیمثال است
ز خود رفتہ شود با حق وصال است

ہر کرا لی مع اللہ فنا فی اللہ باقرب اللہ است' باعمل جوارح ذکر فکرورد وظائف روئے آوردن آنرا گناہ است۔ غوث قطب مثل امرا وفقیر مقرب الحق مثل بادشاہ است۔ بادشاہ را باعدل تفحص درکاراست آنرا محنت ومشقت چہ درکاراست۔ این

Marfat.com

راہ بگفتگوئے تعلق ندارد، مشرف حضوری روبرو۔

قولہ تعالیٰ: فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ط

ہر طرف بینم بیابم ذات نور ہر کہ از خود بگذرد یابد حضور

اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بیت:

روشن ضمیر را چہ غم از اختلاط خلق دریا بہ مشت خاک مکدر نمی شود

این مرتبہ وحی القلوب است۔ بیت

تا گلو پُر مشو کہ دیگ نہ ای آب چندان مخور کہ ریگ نہ ای

مگر کامل کہ خوردن او مجاہدہ وخواب او مشاہدہ۔ این مرتبہ وحی الروح است۔ بیت

چو معدہ بود خالی از طعام درآن وقت معراج باشد تمام

مگر مکمل کہ خوردہ، ناخوردہ برابر، سیری وگرسنگی برابر، مستی وہوشیاری برابر، خواب وبیداری برابر۔ این مرتبہ وحی السّر است۔

بیت

خام را مستی بود وہم از خیال مست را ہوشیار گرداند وصال

مگر اکمل کہ علم معرفت عامل، نہ مرکب حامل۔ این مرتبہ وحی الزمان است، آورد برد پیغام از قرب اللہ حضور معرفت اِلَّا اللّٰہُ از مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اولیا اللہ علما باللہ پیغام ہر مدام نہ مرتبہ پیغمبر الصلوٰۃ والسلام۔ پس لائق دعوت خواندن ہر آنکس باشد کہ پیغام از پیغمبر حضور وجود نور مغفور بمد نظر اللہ منظور۔ باجواب سوال التماس عرض در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باذ کر مذکور این است دعوت خواندن۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بدانکہ در مجلس محمدی مدخل شدن ومجلس حاصل کردن ودر باطن ہم صحبت وہم سخن وبروقت خواہد آورد برد التماس جواب و سوال بحضور مشرف قرب محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باوصال لازوال واقف احوال از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و تصرف آوردن مشرف محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شرف آسان کاراست، لیکن خوئے بوئے، خلق، ملک، علم، حلم، ترک، توکل، ارادت، سعادت، حکم، اجازت، ہدایت، فقر، غنایت، فنا، بقا، رضا، صبر، حیا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در تصرف آوردن خیلی مشکل دشوار است مگر بخش عطائے پروردگار ومرشد رفیق باتوفیق تحقیق غالب الامر سابقہ سالار۔

المطلب آنکہ گنج دین دنیا تصرف وتصور معرفت اِلَّا اللّٰہُ غرق فنا فی اللہ وذکر فکر مراقبہ، مکاشفہ تجلیات سیر مقامات ہژدہ ہزار عالم مسخرات کل وجزو در قبض قید خود آوردن آسان کاراست لیکن حوصلہ وسیع در وجود نگاہ داشتن مشکل خیلی دشوار است۔ از رنج وملامت وغیبت آزار از خلق آزردہ مشو۔ از خلق بار بردار وخلق را نیاز ار کہ رستگاری در کم آزاری است۔ دانیکہ از

Marfat.com

غایت شکایت کافران وکاذبان ومنافقان وحاسدان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میفرمود ۔ یَالَیْتَ رَبِّ مُحَمَّدٍ لَمْ یَخْلُقْ مُحَمَّدًا ط

پس دیگری چہ باشد کہ دم زند ۔ ہر کہ تمامی معرفت فقر ہدایت ملک ولایت برسد مردمان آنرا دیوانہ خبطی میگویند واہل خانہ آنرا احمق خوانند کہ کورچشم حقیقت معرفت آنرا نداند ۔ بی عقل حیوان اند ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْعَقْلُ یَنَامُ فِی الْاِنْسَانِ ط اَلْاِنْسَانُ مِرَاۃُ الرَّبِّ

چشم از دل باید معرفت اللہ عارف باللہ را صاحب نظر وگرنہ چشم ظاہر ہم حیوان می دارند مثل سگ، خوک، خرس، گاؤ خر ۔ عقل دو قسم است ۔ یکے عقل کل کہ لازوال دوم عقل جزموجب احوال است ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لَا فَرْقَ بَیْنَ الْحَیْوَانِ وَالْاِنْسَانِ اِلَّا بِالْعِلْمِ ۔

ابیات:

آنچہ مطلب بود کلی یافتم کس نمی باید کہ پنہان ساختم
این خزانہ شد نصیب با شعور میشناسد عارفان اہل حضور
کی شناسد عارفان را کور تر می شناسد آن کہ می باشد خضر
باھوؒ در ھو گم شدہ فی اللہ فنا نام باھوؒ متصل شد با خدا

قولہ تعالیٰ: وَھُوَ مَعَکُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ ۔

مرشد مثل محک است ۔ بحکمت حضوری حکیم صفت کریم طالب اللہ را مرشد کامل بہ طعام وآب شکم پر کنانند واز ہر نعمت میوہ گوناگون میخورانند ۔ بتوجہ توفیق باطنی تحقیق حضور رسانند ۔ پس معلوم شد مرشد ناقص در ذکر فکر بہ طالبان خود عاجز ماند ۔ نیز معلوم شد از مرشد کامل روزِ اول طالب کامل واز مرشد مکمل روزِ اول طالب مکمل واز مرشد اکمل روزِ اول طالب اکمل و از مرشد جامع روز اول طالب جامع واز مرشد نور روزِ اول طالب فنافی نور واز مرشد حضور روزِ اول طالب حضور واین جملہ مراتب مجموعہ مجمل بہ ابتدائے مراتب فقر می رسد کہ از مرشد فقیر روز اول طالب فقیر کہ فقیر نہ مرتبہ دارد ونہ منزل مقام فنا بقا ۔ در نظر او اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَھُوَ اللہ تمام ۔ این است مراتبِ فقرا اے احمق خام! فقیر آنرا گویند بقا باللہ ذات و در ذات او خود را کند حیات وبر خود اللہ را کند اثبات ۔ از غیر لاسویٰ اللہ نجات ویکے گردد آنرا حیات وممات ۔ این است فقیر صاحب نظر بر ظل اللہ بادشاہ ہر ملک فقیر حاکم غالب ترکہ بانظر تمام زمین را میکند سیم وزر ۔ از فقر حق است ۔ ای احمق گاؤ خر پس فقر از خدا نظر نہ بردارد ای اہل حماقت حمار! در طلب دنیا خوار ودعویٰ میکنی در طلب محبت ومعرفت دیدار ہنوز در قید نفس مردہ دلی روئی خجل ۔ روح از تو بیزار ۔ باطن کہ بے باطل از حق باطن او بر حق تحقیق است ۔ ظاہر در تصرف آنرا

Marfat.com

قوت توفیق است۔ فقر بسلوک تعلق ندارد کہ صاحب سلطنت سلطان الفقر بادشاہ است کہ ہر سلوک و ہر مقام در نظر او نگاہ است۔ آنرا از ہر طالب مرید آگاہ است بر محمود ہم مقصود ہم مردود ہم مرتد ہم لا مرتد۔ پس دانی چنانچہ ظاہر علم بسیار است ہم چنان سلک سلوک باطنی بیشمار است۔ اگر مرقوم کنم شرح دفاتر باید از اندک معلوم کردہ شود سلک کامل و سلک ناقص۔ در سلک کامل قبض، بسط، سکر، صحو، ذکر، فکر، مراقبہ، مکاشفہ، بعیان نظر نگاہ است، آنچہ سلک ابتدا و انتہایی حضور مشاہدہ قرب اللہ است۔ این سلک اساس معرفت وصال۔ سالکی کہ بدین صفت موصوف نباشد ناقص تمام عمر تصرف کند سالہا سال برخود انا مثل احمق جہال۔ چون بینی کہ شخصی ظاہر بہ قید رنج و ریاضت از برای امرائی بادشاہ مسخرات محنت زیادہ ترو در باطن از معرفت اللہ بی خبر، تحقیق باید کرد این مرد عوام ناقص در بادیہ ضلالت افتادہ است، بے نصیب از خاصگان لاھوت لامکان۔ بیت

اللہ ہر کرا خواہد دہد قرب و لقا ہر کرا راندہ کند دوری جفا

مجلس اہل لقا و اہل جفا راست نباید۔ بیت

پند گویم ناقص و شرمندہ را از ہوائے باز آ و آ جانب خدا

اگر بیائی در باز است و اگر نیائی اللہ بے نیاز است۔ ہر کہ دعویٰ معرفت صدق صادقی غرق فنا بقا لقا کند آنرا دو "ل" گواہ است یکے "ل" لَآ اِلٰہَ در مقام مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا گشت فنا چنانچہ مردہ از نفسانیت از دنیا ہوا۔ دوم "ل" لاھوت ہر دو مشرف لامکان کند۔ این چنین دیدن دیدار رواست بحکم این آیت قرآن فرمودہ خدا تعالیٰ: وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى۔ بیت

گر بگویم کور چشمی را بہ بین کی بہ بیند کور چشمی بی یقین

مجلس نابینا و چشم بینا راست نباید۔ ای نابینا از برای کوری و تاریکی و ظلمات کہ بر چشم تو پردہ شیطانی و بر دل تو پردہ نفسانی۔ طلب کن طبیب بینائی کہ تکمیل دارد و نور یقین معرفت اللہ میدہد، آنچہ حجاب پردہ چشم خراب برخیزد و بینا شوی عین بعین۔ بیت

نقطہ از غین غضبی دور کن تا بیابی عین را از عین کن

کن ز کن حاصل شود کنہش ز کن عاقلان را بس بود این یک سخن

پس شخصی کہ صاحب لفظ کن باشد و ابتدا سلک سلوک بر زبان اوست یک سخن، پس بہ صاحب کن و صاحب سخن را سلک سلوک چہ در کار است کہ بیک سخن رسانیدہ بہ حضوری معرفت پروردگار است از ان کن الست مع اللہ پیوست۔ پس صاحب سلک سلوک از سخن کن بی خبر محروم است، اگر چہ در نظر خلق بہ عظمت مخدوم است۔ ابیات

Marfat.com

ہرکہ شد مخدوم از خدمت فقر　　نظر فقرش بہ بود از سیم و زر
خرس را آدم کند بایک نظر　　بس بود تعلیم علم از سربسر
گردن بزن این ناقصان طالب طلب　　طلب کن ای طالبان کامل بہ رب

مجلس روحانی عیسیٰ علیہ السلام صفت اہل معرفت قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ ملاقات روحانی ولی اللہ بر قبر اہل قبور بایک دیگر قوت ہم سخن حقیقت ذکر فکر مذکور۔ این توفیق از تصور اسم اَللّٰہُ ذات تحقیق است باتفکر از تصور اسم اَللّٰہُ ذات در مقام ازلی خواند قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تَفَكُّرُ السَّاعَةِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادَةِ الثَّقَلَيْنِ۔ این تفکر تعلق بسیر طبقات ندارد در مشاہدہ فنافی اللہ ذات بہ موجب این آیت کریمہ۔ قولہ تعالیٰ وَاِلٰى رَبِّكَ فَارْغَبْ ؕ ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رغبت بکن بسوئے پروردگار خود۔ فقیر بر نفس امیر فنافی اللہ روشن ضمیر عارف باللہ، صاحب کیمیا نظر باطن صفا دوام حاضر در مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باتاثیر عالم در علم ظاہر و باطن تفسیر باتوفیق اسم اَللّٰہُ ذات تصور تصرف، توجہ، تفکر، تحقیق باحاضرات اسم اَللّٰہُ ذات ہر دو جہان راطی کند بمقدار دانہ اسپند در دست یک مشت، وجود حی تماشائے ہر دو جہان رابہ بیند بر ناخن پشت۔ آنرا چہ حاجت خواندن ونوشتن وقلم گرفتن در قبضہ قید بہ سہ انگشت۔ ہر کہ منکر از تصور اسم اَللّٰہُ ذات توفیق وتصرف اسم اَللّٰہُ ذات تحقیق کاذب زندیق است۔ پس معلوم شد کہ عارف باللہ باعیان قوت دارد از لاہوت لامکان باقرب بقاباللہ سبحان صاحبِ نظارہ۔ آنرا چہ حاجت است نماز نوافل استخارہ۔ عارف ولی اللہ علما باللہ کہ غرق در معرفت توحید وصال، آنرا چہ حاجت است فال رمل آنچہ کل وجز علم علوم در قید وقبض لوح محفوظ رقم مرقوم عارف باللہ راہم روشن واضح معلوم مکشوف۔ ہر کہ گوید نداند و ہر کہ نگوید داند۔ فقیر مالک الملکی اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ فقیر صلح کل یعنی کلید کل بدست اوست بست کشاد تمام عالم۔ پائے ازل بغنایت تصرفِ ازل پائے عقبیٰ بغنایت تصرفِ عقبیٰ پائے دنیا بغنایت تصرفِ دنیا پائے ابد بغنایت تصرفِ ابد۔ این است تمامی فقیر صلح کل ہدایت۔ بیت

ہر تصرف ترک کردہ ایم　　ہر تصرف در عمل آوردہ ایم

این راہ فقر بقال نیست مشاہدہ بہ چشم خویش دیدن احوال است۔ فقیر کہ در فقر فی اللہ تمام است ذکر فکر مراقبہ مقام بر دل او حرام است۔ قطعہ

مردہ دل عالم بود بے معرفت　　زندہ دل عالم بود عیسیٰ صفت
مردہ دل زندہ کند بایک نظر　　موسیٰ را تعلیم شد علم از خضرؑ

پس معلوم شد کہ کل لایحتاج است از جملہ وجز محتاجِ کل است۔ پس فقیر کل است و دیگر ہر مراتب اہل طبقات مثل غوث قطب جز بافقر محی الدین کل الکلید، عارف توحید قادری فارغ از تکلیف تقلید۔ قادری آنرا گویند کہ جملہ مقام بانظر طی کند و

Marfat.com

باہریک مراتب طالب او باانتہارسد۔قادری توفیق است۔ باطن او از قرب اللہ تحقیق است۔ ہرکہ باقادری دم زند معلوم شدکہ از قوم اہل زندیق است۔دشمن قادری ازسہ حکمت خالی نباشد یاناقص یانارسیدہ یاکورچشم ازمعرفت ربانی ندیدہ باشد۔قادری بار بردار است اسم ربانی زندہ قلب ونفس فانی۔اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔صاحب اختیار لازوال خواہ گوید خواہ نگوید۔بیت

باھوؒ نحس را سعد گرداند نظر نظر ناظر را بود روح الامر

این مراتب روز اول فقیر راابتدااست۔ای عارف عالم علما باللہ وای عاقل اہل حضوروای ولی اللہ وای صاحب شعور ظل اللہ ہریک باید دانست کہ علم توریت وعلم انجیل وعلم زبور وعلم قرآن واسم اعظم وعلم کیمیا وآنچہ در چہار کتاب است وعلم احادیث نبویؐ وقدسی وعلم صحیفہ وخواب الہام جملہ پیغمبران وعلم ظاہر و باطن، حکمت حکیم اللہ کل وجز از حضرت آدم صفی اللہ تا خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جمیع مخلوقات کن فیکون خداوندی ہژدہ ہزار عالم ہمگی وتمامی دفتر مرقوم لوح محفوظ وعرش اکبر وکرسیٔ عظمیٰ وعلمِ ازل وعلمِ ابد وعلمِ دنیا وعلمِ عقبےٰ وعلمِ دیدار مشرف رب العلمین توحید سرِ اسرار پروردگار ہمہ شرح اسم اَللّٰہُ ذات درطی اسم اَللّٰہُ است۔ ہیچ چیز از طی اسم اَللّٰہُ ذات بعید و بیرون نیست۔ باید دانست ہرآنکس درفقر قدم زندکہ اول خود را در علم ظاہر باطن امتحان کندکہ جاہل در فقر قدم زندٗ عاقبت مجنون پریشان رجعت خوردہ قلب سلب دیوانہ۔حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَمَنْ تَزَهَّدَ بِغَيْرِ عِلْمٍ فَهُوَ جِنٌّ فِيْ اٰخِرِ عُمُرِهٖ اَوْ مَاتَ كَافِرًا اما علم دوقسم است۔علم ظاہر وعلم باطن۔علما ظاہر علم عالم اللسان وعلم باطن علم القلب۔ہرکہ علم باطن معرفت توحید الٰہی تمام تحصیل ربوبیت میخواند آنرا احتیاج علم ظاہر نماند۔المطلب آنکہ علم ظاہر دلالت وراستی راگواہ ہمراہ از برای نگاہ داشتن رفیق باتوفیق تحقیق رفیق طریق علم باطن است۔چنانچہ علم ظاہر است ہمچنان علم باطن است۔علم ظاہر مثل نمک وعلم باطن مثل طعام ودرطعام نمک گم شود۔علم ظاہر مثل چراغ وعلم باطن مثل آفتاب۔علم ظاہر مثل شیر وعلم باطن مثل مسکہ وروغن۔علم ظاہر مثل تن وعلم باطن مثل روح۔علم ظاہر مثل زراعت وعلم باطن مثل غلہ۔علم ظاہر طلب محنت در مطالعہ تصرف عمرسی سال باید۔ بعد ازان علم فضیلت فاضل را علم درقید درآرد وعلم باطن اگر مرشد کامل است از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات طرفہ زد تحصیل وصال۔علم لازوال ہمچون علم باطن برعالم ظاہر غالب گرددکہ بہ نظر ازعالم ظاہر تمامی علم ازسینہ بستاندکہ عالم ظاہر راازالف تا''ب''حرف یادنماند۔

علم ظاہر چہاردہ علم است۔بنطق زبان منطق معانی وعلم باطن ہفتاد کروڑ وسی لکھ وپنجاہ وپنج وسہ ویک علم است۔چنانچہ ہزاران ہزار علم ذکر فکر۔ ہزاران ہزار علم بلکہ علم ہاباطن دفاتر باید مرقوم کہ علم بیشمار۔واستاد باطن علم بیشمار راسبق میدہد یکبارکہ طالب درعلم کل وجز میگردد روشن ضمیر صاحب عیان عارف لاہوت لامکان۔این است ابتدا سبق شروع

Marfat.com

عالم فقیر برنفس امیر تماشا کونین بر پشت ناخن بیننده۔صاحب نظیر تحصیل تمام توحید معرفت تفسیر باتاثیر۔
المطلب آنکه طالب علم دو قسم است یکی مردک دوم غازی۔مردک چیست؟ و مرد غازی کرا گویند؟ مردک آنست کہ شب و روز محاربہ میکند با اعدای اللہ تعالیٰ کہ نفس و شیطان است و مرد غازی آنست کہ با تیغ تصور اسم اَللّٰہُ ذات سر اغیار را از گردن بردارد و از محاربہ او ایمن باید یعنی استقامت فوق الکرامت و مقامت۔این را عالم علما باللہ عارف ولی اللہ گویند کہ اصل علم از اللہ وصل است کہ علم بقا است و اصل بقا از لقا است۔عالمیکہ معرفت اللہ بقا' لقا' صحبت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طلب نکند آن عالم چہ طور باشد کہ طالب دنیائی حیا و طالب جیفہ بی وفا بتر از ستور باشد۔عارف کہ بانظر علم روان گرداند' با توجہ طالبان را با حضور رساند آنرا احتیاج علم ظاہر خواندن نماند۔بیت

ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا　　　علم بہر از معرفت وحدت لقا

قولہ تعالیٰ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰیٰتِیْ ثَمَنًا قَلِیْلًا علم از برای نصیحت و از برای معرفت اللہ راز است۔بیت

ہرکہ خواند الف عالم شد تمام　　　در قید او عالم شود ہم خاص و عام

قولہ تعالیٰ وَ نَفَخْتُ فِیْہِ مِنْ رُّوْحِیْ چون روح اعظم در وجود معظم حضرت آدم در آمد وگفت یَااَللّٰہُ بہ گفتن نام اَللّٰہُ فِیْمَا بَیْنَ الْعَبْدِ وَالرَّبِّ ہیچ حجاب نہ ماند، تا قیامت برخیزد ہنوز بکنہ انتہا اسم اَللّٰہُ ذات نرسیدہ باشد۔پس عامل اہل دعوت آنست کہ از قرب اسم اَللّٰہُ ذات با ترتیب کنہ از مقام کن فیکون بخواند' ہیچ چیز حقیقت ماضی' حال' مستقبل مخفی و پوشیدہ نماند۔ہر انبیا و اصفیا و نبی مرسل و غوث و قطب اولیا اللہ را مرتبہ و عزت از برکت اسم اَللّٰہُ ذات یافت و اسم اَللّٰہُ را وسیلہ پیشوائے رفیق با توفیق از طریق تحقیق خود ساخت با تصور از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با تصرف از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با توجہ از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با نظر از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با تفکر از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با مشاہدہ از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با تجلیہ نور از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با قرب از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با غرق حضور از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با فنا بقا از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با جمعیت جمال معرفت وصال از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با محبت طلب توفیق احوال تحقیق از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با شوق شفقت قلب سلیم از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات و با روح رحمت راز از کنہ اسم اَللّٰہُ ذات در مقام کن فیکون۔
مشق وجودیہ ہفت روز یا ہفت حکم حکمت حکیم اللہ ہفت اندام قلب قالب از سر تا قدم چنان پختہ و پاک گرداند کہ تمام عمر تا قیامت احتیاج چلہ' خلوت' مجاہدہ' ریاضت نماند۔بیت

ہر علم را در اسم اَللّٰہُ بہ خوان　　　اسم اَللّٰہُ با تو ماند جاودان

آنچہ خوانی غیر اللہ لاسویٰ　　　آن علم باو برد کبر و ہوا

پس معلوم شد کہ وقت شروع علم و بوقت تلقین ذکر فکر دست بیعت مرشد آنچہ در دل صاحب علم و صاحب ذکر خطرات

Marfat.com

واہمات دلیل وہم وخیال در دل بگذرد عاقبت نصیب او ہمان شود۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ صاحب نہایت در طلب مرتبہ ہدایت است و صاحب ہدایت در طلب مرتبہ نہایت۔ ہر کہ مرتبہ نہایت ہدایت طی کند، مرتبہ جمعیت حاصل شود و مرتبہ جمعیت در اشتغال اللہ است۔ پس معلوم شد ہر عالم کہ بہ تحصیل تمام کند و ہر ذاکر کہ بذکر اللہ تمام شود علم عالم را ہر ذکر اسم اَللّٰہُ ذاکر را در مجلس محمدی باطن حضور بردہ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بزبان مبارک میفرمایدای عالم آنچہ از علم می خواہی بہ خواہ کہ برتو علم عطا کنم۔ اگر عالم در آن وقت از علم معرفت اللہ میخواہد خطا ہرگز نہ خورد بی خطا عالم باللہ عارف ولی اللہ شود و ذاکر را نیز ہمین طور نصیب قرب اللہ بفرمودہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اگر در آن وقت علما طلب دنیا عز وجاہ کند در دنیا عز وجاہ یک قرب ظل اللہ بادشاہ نفس خراب شود۔ حدیث قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم طَلَبُ الْخَیْرِ طَلَبُ اللّٰہِ وَ ذِکْرُ الْخَیْرِ ذِکْرُ اللّٰہِ وطالب وطلب کند از تصور اسم اَللّٰہُ ذات۔
قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلدُّنْیَا قَوْسٌ وَّحَوَادِثُھَا سِھَامٌ فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰہِ حَتّٰی نَجَاتُ النَّاسِ۔

شرح اشتغال اللہ

اشتغال اللہ یک دم و اثبات قدم احوال یکدم کرا گویند و اثبات قدم چیست؟ اشتغال اللہ را چہ راہ است و احوال را کدام گواہ است۔ باید دانست چون اللہ تعالیٰ خواست وندا کن فیکون نعرہ زد۔ از قدرت اللہ تعالیٰ کل مخلوقات شد ظہور از نور محمدی گشت مشہور۔ بعد از ان اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ آواز قدرت قادر عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر بہر ارواح گوش زد شد قَالُوْا بَلٰی بعض ارواح بگفتن آن قال در آمدن در مستی حال چنانچہ در آن وقت حضور دیدار غرق انوار در شکم مادر آمدند۔ ہمون اشتغال اللہ از شکم مادر بیرون بر آمدند۔ مادرزاد ولی اللہ بہ مدنظر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ ہمون اشتغال بوقت جان کندن۔ ہمون حضوری اشتغال اللہ و در قبر در آمدند ہمون حضوریٔ اشتغال اللہ وصور اسرافیل بدمد و قیامت قائم شود۔ بر آمدن از قبر بیرون بحشر گاہ حساب عرصات ہمون حضوری اشتغال اللہ وگذشتن وگزر کردن از پل صراط ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ و در آمدن در بہشت ونظر نگاہ داشتن از حور قصور ہمون حضوری اشتغال اللہ و ساغر شراباً طہوراً از دست حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نوشیدن و پانصد سال برکوع و پانصد سال بسجود افتادہ ماندن ہمون حضوری اشتغال اللہ و باز آمدن از رکوع و سجود و مشرف شدن بدیدار اللہ معبود۔ اینست طالب اللہ را جملہ مطالب مطلوب ہمون حضوری اشتغال اللہ۔ اینست مراتب لازوال معرفت وقرب حضوری وصال حاصل کردن از ابتدا و انتہا کل و جز حقیقت احوال۔ پس مرشد کامل آنست جامع نور رسانیدہ بمشرف کنندہ حضور باطن معمور وجود مغفور۔ پیر مرشد فرض عین است لازم ضرور کہ یک

Marfat.com

دم و بریک قدم از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و از حاضرات کلید کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ طالب را تماشا ابتدا از کنہ کن انوار و انتہا مشرف دیدار در ہریک ساعت بی ریاضت و بی طاعت۔ طالب اللہ را نصیب گرداند و منصب بدہاند و بحضور رساند بہر اشتغال اللہ چنانچہ بالا مرقوم شد۔ قدر و مرتبہ قرب حضوری معرفت وصال مرشد تمام است و اِلّا نہ مرشد خام است۔ تلقین از و گرفتن مطلق حرام است۔ اگر در باطن چنین مراتب اشتغال اللہ معرفت اللہ قرب وصال نعمت اللہ لذات دیدار نبودی، روندگان راہ باطن ہمہ گمراہ شدندی۔ ہر کہ برین راہ راستی آگاہ، دیدار حضوری قرب اللہ با توفیق رفیق طریق تحقیق۔ ہر کہ شک آرد ہر آنکس منافق باشد از قوم زندیق۔ این راہ باطنی اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ فارغ از شرک، کفر نفس امارہ، دنیا بی دین شیطان۔ وَمَنْ دَخَلَہٗ کَانَ اٰمِنًا۔ این است مرتبہ باطن صفا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا مراتب اولیا اللہ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات

کل و جز دریک حرف عارف شناس شاہ میشناسند عارفان در ہر لباس
جسم را در اسم پنہان می نمود معرفت معراج وحدت می ربود

این است مراتب فنا فی اللہ۔ بیت

چنان کن جسم را در اسم پنہان کہ میگردد الف در بسم پنہان

این بار گرانی برداشتن کار مردان است اہل لاہوت ولامکان کامل انسان شرف البشر چنانچہ انبیا و اولیا اللہ اسم عظمت بار عظیم را وجود معظم بردار۔ قولہ تعالیٰ اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَيْنَ اَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَاَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْاِنْسَانُ ؕ اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا ۝

قَالَ فِی الْمَعْرِفَةِ مَوْجُوْدُ ثَلَاثَةِ اَشْيَآءِ اَلصَّبْرُ عَلَى الْجَفَآءِ وَالشُّكْرُ عَلَى الْعَطَآءِ وَالرِّضَآءِ بِالْقَضَآءِ فَمَنْ اَدَّعَى الْمَعْرِفَةِ وَلَمْ يَكُنْ فِيْهِ هٰذِهِ الثَّلٰثَةِ فَلَيْسَ يُصَادِقُ فِيْهِ۔

مصنف میگوید! معرفت مراتب اینست روئے نما مثل آئینہ صفا مراتب اینست کہ ہر مراتب و ہر مقام از مراتب معرفت بہ بیند لیکن اصل معرفت نور است کہ عارف دوام حضور است۔ بعضی بوہم آن وہم کہ از وحدانیت است۔ بعضی بخیال کہ از قرب اللہ حضوری وصال است۔ بعضی بتوجہ آن توجہ کہ توفیق از توحید تحقیق است۔ بعضی بفکر آنفکر کہ فنا النفس فیض بخش فرحت روح است۔ بعضی بہ تصور، آن تصور کہ ترک توکل۔ سعید را کل یوم سعید و اہل شقی را کل یوم شقی و اہل کافر را کل یوم ابتر۔ و بعضی بتصرف، تصرف نظر عارف بہ ہر دو جہان و بعضی بہ حال و بعضی بہ قال کہ از ہر مراتب و از ہر ولایت عارف باللہ عالم و عارف عالم باللہ۔ اینست مراتب عارف ولی اللہ۔ ابیات

انتظار شہپر توفیق بردن کاہلیست خویش را افتان و خیزان برسر منزل بیار

Marfat.com

شمع پشت بر نمی آید ز کار پیش او — ہر چہ داری پیش تر از مرگ کن برخود فشار

ہر چہ برخود می پسندی برکسان آنرا پسند — آنچہ برخود چشم داری وآن ز مردم چشم دار

خانہ در بستہ فانوس حضوری خاطر است — ہم زبان را بستہ ہم چشم را پوشیدہ دار

ہر کہ این است درد در سینہ سائل نہاد — حاجت جنت گذارد چون پیشش رو بیار

اما خام راوہم از وسوسہ شیطان است وخام را آنچہ پیش مشاہدہ نمایدٗ خام خیال است و ذکر فکر مراقبہ ناقص رابے تحقیق است ۔غرق او مراقبہ بے توفیق است ۔

شرح غرق

غرق غیب است وغیب راچہ طور تحقیق باید کرد؟ ومراقبہ حضوری باتوفیق است وتوفیق کراگویند؟ توفیق نوراست ۔ ہر کہ باتوفیق رسید بہ توحید نور در غرق غیب جواب سوال از اللہ میگر دد حضور ۔پس معلوم شد کہ غرق خاص در باطن حضوراست ۔صاحب باطن دران وقت باشعوراست ۔این جملہ جمعیت در غرق است ۔ولی اللہ غرق است ۔راہ غرق برحق است و درغرق حق کہ حق حاصل نکند، باطن او برباطل است کہ خاص رادلیل از قرب رب جلیل است ۔

بدانکہ راہ دل روشن ضمیر وغرق حیؔ قیوم است ۔ہر کہ این مطالعہ غرق شود علم حیؔ قیوم آنرا احتیاج نماند مطالعہ لوح محفوظ رقم رقوم ومحبت محرم راز است ۔ہر کہ محرم راز این است وطلب رسانندہ باخدا راست وکاذب راطلب رسانندہ بہ نفس ہوا است ۔این ہر برکت وعظمت کہ از اسم اللہٗ است کہ بااللہ است ۔قاضی الحق از ذاکر دوگواہ طلب کند ۔یکی ذکر دوام دوم مشاہدہ حضوری مدام ۔قاضی الحق از فکر دوگواہ طلب کند ۔یکی فنائی نفس ،دوم گواہ نہ در وجود ہوا ماند ونہ ہوس ۔قاضی الحق از مراقبہ دوگواہ طلب کند ۔یکی معرفت دوم گواہ مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔قاضی الحق از اہل محبت دوگواہ طلب کند ۔یکے مشاہدہ دوم گواہ درمشاہدہ مجاہدہ ۔قاضی الحق از طالب دوگواہ طلب کند ۔یکی طلب دیدار ۔دوم گواہ بیزار از مردار ۔قاضی الحق از مرشد دوگواہ طلب کند ۔یکے بہ نظر کند دل دیدہ بیدار ۔دوئم طالب را غرق مشرف کند فی النور دیدار ۔ قاضی الحق از صاحب مذکور دوگواہ طلب کند ۔یکی مجلس حضور دوم گواہ از قرب اللہ الہام نور ۔قاضی الحق از فقر دوگواہ طلب کند ۔یکی فیض دوم فضل چنانچہ باران رحمت ۔قاضی الحق دوگواہ طلب کند از درویش ۔یکی درد دوام دوم مطالعہ شب و روز علم لوح محفوظ مدام ۔قاضی الحق از عالم دوگواہ طلب کند ۔یکی قال اللہ قال الرسول دوم گواہ نیک اعمال در طلب معرفت اللہ اہل الوصول ۔قاضی الحق از قاضی دوگواہ طلب کند ۔یکی خدا تعالیٰ را حاضر داند بقدرت قدیم دوم رشوت نگیرد از مفلس یتیم ۔اہل حق را بحق رساند و باطل را باطل گرداند ۔من عجب دارم از ان قوم کہ برنفس خود قاضی متفق نمی شوند ۔

Marfat.com

شب روز برنفس خود تفحص محاسبہ نہ کند۔ آنہا انسان چہ طور باشد کہ بدتر از ستور باشد۔ ای عزیز! انسان آن است کہ قدم برازل دارد ونظر برآید حساب گاہ قیامت و دنیا را یک شب داند چنانچہ راہ مسافران۔ بلکہ دنیا جنت است وجمعیت است بہ مردم کافران۔ دنیا نہ جائے آرائش است از برای امتحان آزمائش است۔ ترا دنیا پسند است و یا خدائے و ترا دنیا پسند است و یا حضرت فقر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ دنیا پسندیدہ فرعون است۔ پسندیدہ فربہ وفتنہ وفریب۔ نفس و دنیا متاع شیطان وطالب دنیا ہمیشہ پریشان است۔ درم دنیا را ہر آنکس جمع کند کہ بقول شیطان دست دہد و مراتب بخل حاصل کند مگر سہ کس، صاحب تصرف شبینہ وصاحب تصرف روزینہ وصاحب تصرف عارف باللہ بی نفاق بی کینہ اَلدُّنْیَا مَزْرَعَةُ الْاٰخِرَةِ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب مدینہ

ہر کہ این راہ نداند کور تر   کی شناسد عارفان را بی بصر
اسم اللہ بس گرانست بی بہا   این حقیقت را بداند مصطفیٰ

دانیکہ بعضی فقیر لایحتاج کہ احتیاج ہیچ کس ندارند ہم چنان صاحب گنج غنایت دارند کہ تصرف تمام عالم را بر دارند۔ وبعضی فقیر بے جمعیت از برائی نان پارچہ خراب وہلاک در بدر میگردند۔ پس اسم اللہ فقیر مفلس ہم اسم اللہ بگوید وفقیر غنی ہم اسم بگوید۔ در اسم اللہ ہیچ تفاوت نیست۔ بہ گفتن اسم اللہ این چون غنی شد وآن چون مفلس ماند۔ حکمت اینست ہر کہ نام اللہ تعالیٰ را عزت عظمت قدر داند اسم اللہ آنرا بعزت وعظمت بمرتبہ اعلیٰ عنایت قدر رساند۔ ہر کہ اسم اللہ را عزت ندہد و قدر نداند، اسم اللہ آنرا در فقر وفاقہ خراب گرداند۔ وعلما را نیز از علم ہمین طریق است کہ عالم را ہمہ توفیق است۔ بدانکہ فقیر کامل درویش مکمل وعلما عامل وعارف اکمل وولی اللہ غوث قطب آنست کہ در مقام کنہ کن فنا فی اللہ میدر آید۔ با تصور تصرف توجہ تفکر طی اسم اللہ ذات حاضرات قرآن آیات میکشاید وعظمت اسم اللہ تماشائے کونین برکف و پشت ناخن مینماید از تصور اسم اللہ ذات با توفیق وبا تصرف اسم اللہ ذات با تحقیق، این مراتب بشروع دعوت روز اول قاعدہ سبق میدہد مرشد کامل طالب صادق را عطا بخش کند۔ دعوت خواندن نہ آسان کار است۔ در دعوت علم عظیم گنج سراسرار پروردگار است۔ قولہ تعالیٰ وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ای جان عزیز وصاحب دانش باعقل و تمیز! نیز باید دانست کہ اسم اللہ ذات ونور ایمان عطا فیض فضل اللہ در طی قلب مرقوم است۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَاَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ این چنین قلوب تعلق بہ قرب قلب سلیم گویند۔ باید دانست قلب سلیم بحق تسلیم نفس مردہ قلب زندہ روشن ضمیر روح بینندہ قلب صراط المستقیم بحق تسلیم مجموعہ کل۔ قولہ تعالیٰ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَّلَا بَنُوْنَ ٥ اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ۔ قلب خلاص از خطرات وموسہ واہمات خناس خرطوم نفس شیطان حوادث دنیا وقلب سلیم بحق تسلیم را بر نور اللہ شفقت رحمت ربانی موافق ربانی قرآن رحمانی مخالف نفس وشیطان لعین را

Marfat.com

میگویند۔

و دعوت خواندن سہ قسم است۔ دعوت بزبان با علم قال ضروری، صدق المقال و اکل الحلال۔ دوم دعوت باتصور اسم اللّٰہ ذات بزبان تصدیق القلب حضوری۔ حدیث اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا یَنْظُرُ اِلٰی اَعْمَالِکُمْ بَلْ یَنْظُرُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ این مراتب عاشق محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقرب الحق معشوق اللہ بمد نظر منظور و در مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیشہ حضور غرق فی التوحید نور مطلق، سعادت ترک العبادت آن عبادت کہ بہ انا باز دارد از معرفت خدا۔ قول شاہ محی الدین قدس سرہ العزیز وَمَنْ اَرَادَۃُ الْعِبَادَۃَ بَعْدَ حُصُوْلِ الْوُصُوْلِ فَقَدْ کَفَرَ وَ اَشْرَکَ بِاللّٰہِ تَعَالٰی۔ از انکہ مراتب حصول الوصول حق الیقین است کہ ہمیشہ حضور مشاہدہ حضور بین است۔ کسی کہ از حضور روئی بگرداند و از حضور عبادت بہتر داند ہر آنکس حق پوشیدہ وحق نہ بیندہ چرا کافر نمیشود۔ بیت

ہر کہ فی اللہ نور شد آنرا چہ غم — شد وجود نور از سر تا قدم

این راہ است کہ از قرب آگاہی است بسر راقدم ساختن بلکہ سر پائی خود را نشناختن۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام مَشِیُّ عَنِ الرَّاْسِ بِدُوْنِ الْاَقْدَامِ این مراتب مراقبہ بہ چشم پوشیدہ و باطن بہ چشم عیان روشن شود۔ از دیدن دیدہ این مراتب راہر آن کس داند کہ بہ تمامیت فقر رسیدہ۔ قولہ تعالیٰ وَاذْکُرْ رَّبَّکَ اِذَا نَسِیْتَ۔ پس معلوم شدکہ از ذکر برآید فنا فی اللہ در مقام نور حضور در آید وحدانیت را بستاند۔ ذکر فکر مراقبہ وجود را نسیان گرداند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانَہٗ۔ این است مراتب عظیم الشان لاہوت لامکان۔ باید دانست سلک سلوک راہِ حضوریٔ معبود است کہ حضوری تیغ قاتل قتل کنندہ نفس امارہ یہود است۔ و در حضوری اہل حضور را جملہ مراتب مطلوب مقصود است۔ طالب کہ از مرشد طلب حضوری نکند آن طالب مردود است یعنی در دل او حب بہ ملک دنیا جیفہ مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار۔ راہ حضوری غرق مشرف کنندہ وحدت لقا است۔ طالب کہ از مرشد طلب نکند وحدت لقا آن طالب بے ادب بے حیا۔ راہ حضوری و راہ معرفت و راہ لاہوت لامکان در زندگی قلب آن قلب بہ لقا دوام بیدار است۔ از و جذب و کشش از قرب اللہ نور حضور دیدار است۔ این کل و جز سلک سلوک مبتدی و منتہی نظرنگاہ معرفت اللہ مشاہدہ جمعیت جمال کہ آن وصال است۔ جملگی و تمامی یکبارگی علم علوم توحید حیّ قیوم آنچہ برلوح محفوظ در قید رقم رقوم از تصور اسم اللّٰہ ذات حاضرات بکشاید باتوفیق و می نماید عین بعین از باطن تحقیق۔ ہر کہ شک آرد، کافر زندیق۔ این ہر یک مراتب مقام از مشق وجودیہ از سر تا ناف مخالف نفس بروح انصاف۔ ہر کہ این مراتب نرسد لاف از لاف است۔ مراتب مشق وجودیہ این است کہ در نظم آوردہ۔ نظم

Marfat.com

مشق سر با سِرّ رساند خوش بہ بین | این بود اسرار وحدت بالیقین
این تصور برزخ از ھو یافتن | ھو تصور را زبان خود ساختن
میبرد با تو تصورِ کبریا | این مراتب عارفان واصل خدا
از تصور سینہ سِرّ اِلٰہ | باتصور دل شود ناظر نگاہ
از تصور ناف بہ نفس خلاف | ہر کہ این راہ نداند لاف لاف
مشق پنجاہ پنج ناف تا بسر | این تصور مشق شد صاحب نظر
مشق محرم میکند ہمراز رب | باحیا و با وفا و با ادب
ابتدائے مشق باشد معرفت | و ز مشق زندہ شود عیسیٰؑ صفت
مشق معراج است دائم باحضور | و ز حضوری مشق شد در غرق نور
کی شناسد مشق را محروم تر | بی خبر از معرفت آن گاوٴ خر
جز باتصور مشق اللّٰہُ پیچ پیچ | ہر کہ این راہ نداند ہیچ ہیچ
طی بگرداند ترا این مشق حق | زیر پای مشق شد جملہ طبق
مشق توفیق است باتحقیق دان | عارفان را مشق دائم باعیان
مشق راہبر راہ رحمت حق نما | مشق معشوق است دائم دل صفا
مشق تصدیق است راہ صادقان | ابتدای مشق باشد لامکان

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتِ الْمُقَرَّبِیْنَ ۔ دعوت قلب حضور اسم اللّٰہُ ذات قبولیت است بہر حال کہ باتوجہ خواند ۔ از برکت خواندن باتصور اسماء الحسنیٰ با دعوت قرب القلوب الحق ہر دو جہان را با توجہ طی کند ۔ در تصرف قید در آورد در یکدست مشت، تماشای ہر دو جہان را بیند بر ناخن پشت ۔ آنرا چہ حاجت نقش دائرہ پر کردن و آنرا چہ احتیاج مؤکل فرشتہ و آنرا چہ احتیاج حصار از جنونیت و آنرا چہ احتیاج وقت نحس سعد و آنرا چہ احتیاج ترک خوردن حیوانات جلالی و جمالی و آنرا چہ احتیاج زکوٰۃ و آنرا چہ احتیاج نصاب و دور مدور بذل قفل و آنرا چہ احتیاج خواندن ونوشتن وقلم گرفتن در قبضہ سہ انگشت ۔ این ہم وہمہ ناقص راوسوسہ خطرات است این جملہ عمل ناقص را کامل می اندازد پس پشت ۔ سیوم دعوت نوری است کہ بزبان روح میخواند ۔ آنچہ گنج خزائن اللہ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ خزانہ غیبی لاریبی است از اہل دعوت روحانی مخفی و پوشیدہ نماندہ ۔ عامل عاقل آنست کہ تصرف بحکم در آرد تمام و بر نفس خود لذات روا ندارد یک دام ۔ قولہ تعالیٰ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ بدانکہ فقیر بچہار

Marfat.com

صفت موصوف است کہ دنیا وآخرت در نظر او مکشوف است ۔ بیت

بانظر عالم کند عارف فقیر — در قید او عالم شود ہر ملک گیر
با نظر غرق آورد برد حضور باشعور — احتیاج ندارد قیل قال ذکر مذکور
بانظر عالم کند مفلس غنی — بانظر ناظر کند حاضر نبیؐ
ہرکہ منکر از خدا وحدت کرم — کافری مشرک شود اہل از صنم
راہ اسلامی بہ تصدیق زبان — دل زبان چون یک شود بیند عیان
غرق فی در ذات آن باشد حضور — غرق شد اثبات وحدت ذات نور

غرق چند قسم است غرق جثہ روحانی نور اسم است ۔ چنانچہ غرق از خود نسیانی، غرق روحانی، غرق قلبی فی امان اللہ امان الامانی، غرق سلطانی، غرق قربانی، غرق فی اللہ ربانی، غرق لاہوت لامکانی، غرق عین العیانی، غرق نور سبحانی، غرق نور ایمانی، غرق کہ بہ ہیچ حجاب پردہ ظلمات نمانی ۔ این چنین غرق از تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاضرات کہ بدین طریق باتوفیق غلط صحیح تحقیق کہ اصل بروصل مشاہدہ نور حضور است ۔ طالب را با این مراتب روز اول فرض عین ضرور است ۔ این نیز مراتب برکت از تصور اسم اَللّٰہُ ذات مشق وجودیہ باتفکر مرقوم علم حیؒ قیوم ہریک واضح گردد ۔ ماضی، حال، مستقبل حقیقت میگردد معلوم ۔

دیگر شرح غرق خام خیال بی معرفت وصال در معرض زوال، غرق نفسانی وغرق خطرات، وسوسہ شیطانی غرق واہمات جنونیت حیرانی، غرق دنیا پریشانی ۔ اصل این غرق استدراج، محروم از معرفت معراج ۔ بیت

غرق وحدت رہبری را پیشوا — باغرق حاضر شود عارفِ خدا

اصل صاحب غرق در بحر وجود غواص ذرکش باکشتن کش مکش ۔ این مراتب راچہ داند احمق اہل ہوس ۔ عالم کرا گویند کہ خود را در علم چنان بی حد طی بکند، بجز عمل حتی دیگر نماند ۔ بیت

حیؒ و قیوم پیش تو قائم — تو گرفتار دیگرے دائم

ہرکہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میخواند وتفسیر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ می داند والتجا بہ مخلوق آورد گو ئیکہ آن ظاہر ابلیس است ۔ بیت

صبر شکر کردم بمنت صد ہزار — نیست مارا جز خدا کس اعتبار

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبُ اَجَلِہٖ ۔ قولہ تعالیٰ وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُھَا ۔

Marfat.com

مصرع!

ای نفس چون سوزی کم نہ شود آنچہ روزیٔ ما

وبعضی درطلب رزق ازومیگریزد وبعضی درطلب ایمان اندوایمان ازو بیزارمیشود۔ ہرکہ درطلب اللہ رزق درطلب اوست وایمان درو جوداوہمہ جادررگ و پوست۔ این مراتب ہمہ اوست كُلِّ شَيْءٍ مُّحِيْطٌ یعنی ہمہ درحکم ہرزرہ بذرہ است۔نہ خدانہ ازخداجدا۔نہ خداازبندہ جدا، جدابندہ باشد۔ بندہ رابایدبندگی کہ بے بندگی شرمندگی۔امابندگی دوام است کہ درآن بندگی معرفت حق تمام است۔ای عزیز!انسان شاختہ می شودازعقل وعقل چہاراند۔عقل نفس درطلب دنیاہوا وعقل دل درطلب معرفت باطن صفاوعقل روح راازکارناشائستہ گناہ میکند حیاوعقل سِرّ درطلب مشاہدہ اسرارمشرف لقا۔ چون این مجموعہ عقل جمع شودٗ آنرا عقل کلی۔اساس ایمان عطااللہ نوراست کہ وسیلہ باتوفیق تحقیق حضوراست۔

ہر مطالب آخرت دریافتم اسم اللہ پیشوائے ساختم
گم شدم در ذات وحدت لایزال معرفت توحید اینست حق وصال
توحید مثل آب جو و عارفان درآب جو چون ماہی در آب گم شود آب گو

پس حیات وممات اینجایکے گردد۔

روح بر لاہوت قالب زیر خاک قلب در ذکر است قالب راچہ باک
گم قبر گمنام بے نام و نشان جثہ را باخود برد در لامکان
و ز خاک باھُوٓ یاھو برآید ھو بنام عارفان را ذکر یاھو شد تمام

ای جان عزیز ہرمرتبہ درطی مرتبہ یقین است ومرتبہ یقین نصیب راسخ دین است۔یقین نتیجہ پیشوائے انبیا اولیا اللہ راہبرخدااست۔یقین کہ بخدانبرد وازشرک کفربیرون نکشد' آنرا یقین نتوان گفت۔آن غلاظت دل ازسرنفس ہوا۔یقین بمرتبہ اعتباررساندواعتبار دیداررا گویند ومرتبہ اعتبارنصیب فقیرعارف اہل دیداراست۔اعتبار بمرتبہ اعتقادرساندواعتقاد مطلق اتحادراگویندواتحاد بمرتبہ اخلاص فنافی اللہ غرق فی النورتوحیدخالص۔مجمل این مراتب یکجا جمع شودٗ آنرا صدق گویندوصدق آنراگویندکہ طالب صادق راشب وروزنہ قراردہدونہ آرام ونہ خواب ونہ جمعیت۔ پیادہ محبت واحد طلب تحصیل حصول الوصول معرفت چنان پریشان گرداندہرگز صادق رانگزاردتا آنکہ بہ قرب اللہ نرساند۔پس طالب حق را مصلحت درقید یقین است'اگرچہ میل باطل کند'حق آنرا بہ باطل رفتن ندہد۔بایددانست کہ حاضرات اسم اللہٗ ذات از خواب مراقبہ موت سخت غالب ترکہ طالب اللہ رامی بردیدارحضوربربادبرق تیزتر۔ہرکہ مشرف دیدارنوراست'حوصلہ وسیع ازکونین گران تربار برداراست'چنانچہ ملامت خلق بارگرانی ازقرب ربانی وفقیرعارف راچہارگواہ است۔یکی گواہ

Marfat.com

خاموشی و درخاموشی عیب پوشی و رستگاری و در رستگاری کم آزاری ۔ اینست مراتب خلاصہ فقیر ۔ اگر بتوفیق ذلت آری ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد' آنرا فقیر نتوان گفت ۔ احمق است رسوا بازاری ۔

شرح فقیر اہل ہوا و اہل خدا

اہل ہوا ہمہ کس و اہل خدا کم کس ۔ بدانکہ اگر کسی بر عرش اکبر نماز خواند' فقیر عارف باللہ نہ میشود ۔ و اگر کسی راد وام لوح محفوظ در مطالعہ چشم ظاہر باشد فقیر عارف باللہ نہ میشود و اگر کسی تماشا کونین می بیند بر ناخن پشت و نفس را بجملہ ریاضت مجاہدہ می کشد' بہریک فرشتہ در قید او مؤکل جنونیت در حکم او بہر ارواح انبیا' اولیا اللہ مجلس ملاقات با کشف کرامات با عزو جاہ دنیا درجات فقیر عارف باللہ نہ میشود ۔ اگر کسی ہفتاد سالہ راہ فوق العرش بر ہوا پرد ہنوز بہ نفس ہوا ۔ فقیر عارف باللہ چیست ؟ فقیر عارف باللہ آنست کہ فنا فی اللہ بقرب رحمان است ساکن لاہوت لامکان است ۔ بے سر حضور رود و بی زبان بہ خدا تعالیٰ ہم سخن شود ۔ مدام بہ مجلس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و کسی را کہ از فقر معرفت قرب اللہ راہ نیست آنرا از فقر آگاہ نیست ۔ فقر را حضوری راہ است کہ بر حضوری راہ مشاہدہ حضوری گواہ است بمد نظر اللہ منظور ۔ اینست اسرار المنتہیٰ روح الوحی مشرف نبی در مقام اسرار کہ آنست مطلق توحید' فارغ از طبقات تقلید ۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس ۔

ای جان عزیز ! خلاف شرع و طالب دنیا مخالف علم و جاہل شنوندہ اہل سرود و حسن پرست و اہل شرب' تارک الصلوٰت و اہل بدعت محروم از معرفت فقر ہدایت خدا در قید شیطان سر نفس ہوا ۔ معلوم باد علم بسیار است ۔ بعضی علم ابرار و بعضی علم خار خوار ۔ علم ابرار بہ معرفت قرب اللہ حضور رساند و علم خوار از و باز گرداند ۔ حضرت مہتر آدم صفی اللہ را علم ابرار است بخشندہ عطا قرب رحمان علم است ۔ این چنین علم از حق است کہ برحق است علم عین علم عیانی علم عارفانی علم عفو لَا تَحْزَنْ وَلَا تَخَفْ ۔ پس معلوم شد کہ ہر دو جہان در قید علم است و علم در قید کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و کلمہ طیب در قید اسم اللّٰہ ذات ۔ ہر کہ با تصدیق دل بخواند و کنہ کلمہ طیب داند از و ہیچ چیز علم علوم مخفی و پوشیدہ نماند ۔ علم ظاہر لازمہ راہ است و علم باطن بخشندہ معرفت قرب اللہ ۔ ہر کہ خواہد علم باطن خواند کہ حرف توحید از عالم باطن طلب کن ۔ عالم علم باطن آنرا گویند کہ بے سر باشد و بے زبان و بے چشم و بیدست دست و بے گوش گوش و بے پائے پائے و بیدل دل کہ شاگرد ازلی از استاد باطن فیض فضلی مطالعہ علم توحید معرفت بی زبان خواند و بیگوش بشنود و بے چشم بیند و بے پائے رود و بے دست گیرد ۔ این چنین عارف زندہ قلب حی فی الدنیا و لاآخرۃ ہرگز نمیرد ۔ اینست عارفان راجثہ نور و سبق میخواند مطالعہ معرفت روشن ضمیر توحید فنا فی اللہ حضور کہ در حضور با شعور وجود مغفور' معشوق شفقت مسرور ۔ اینست مراتب عالم فی اللہ باطن معمور ہر کہ در درس علم توحید معرفت خواند' آنرا علم خواندن ظاہر احتیاج نماند ۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ

Marfat.com

عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ وَمَنْ سَکَتَ سَلِمَ وَمَنْ سَلِمَ نَجٰی این است مراتب عالم باللہ باطن صفا۔ شرح راہزن باطن نفس شیطان وخناس خرطوم ووسوسہ خطرات و واہمات و روح منافق وقلب مریض و دنیا پریشانی وجاہل احمق شرح باطن با توفیق وشرح باطن با تحقیق وشرح باطن زندیق وشرح ظاہر بی ریاوشرح ظاہر باخبر باش ہوشیار۔ ہرکہ فقر محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راخالی داند از جہان دست خالی رود و ہرکہ فقیر رابے برکت داند' بے برکت بود۔ ہرکہ فقر فقیر رابے حکمت داند بے حکمت شود و ہرکہ فقیر صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات عارف را جاہل داند اگر چہ ظاہر علم بخواند' ہرآنکس جاہل بود نہ عالم بے شک در دنیا بافاقہ شود و ہلاک۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کُلُّ اِنَآءٍ یَتَرَشَّحُ بِمَا فِیْهِ فقیر مثل آئینہ رونمائے۔ ہر رنگے باشد خواہ سرخ' خواہ سیاہ مینماید۔ بے ریا ادب فقیر کامل وعلمائے عامل نگاہدارا' اگر چہ صورت علمائے وفقیر نوشتہ می بینی نقش بر دیوار۔ اگر عاقلی سخن بس و اگر احمقی در قید نفس۔ اہل نفس مثل مگس اگر چہ پرد بہ شہباز نمی رسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْفَقْرُ لَا یُحْتَاجُ اِلَّا اِلَی اللّٰہِ فقیر لایحتاج در علم دعوت تکسیر صاحب تصور کامل است و در علم کیمیا اکسیر وسنگ پارس در نظر تصرف کامل است۔ بیت

ہم کاملم ہم عالمم ہم حق نما احتیاج کس ندارم جز خدا

مصنف فقیر آنچہ میگوید نہ از سر ہوا بحکم خدا و باجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ باید دانست کہ فقرائے عارف خدائے مثل صراف انداز صفائے دل باطن۔ پس نیک و بد را بانظر ہچون میشناسد چنانچہ سیم وزر را بانظر صراف شناسد زر۔ باید دانست آنچہ از فقرائے عارف خدائے علم واردات غیبی فتوحات لاریبی از ان علم است کہ از معجزات محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ بعد از ہجرت محمدی تصرف فضل باقیہ ماندہ از برکت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بہ رفاقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الہام علم غیبی باطن تمام از آن است علم محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ برین علم غیب عجب مدار و عیب نیار کہ از طریق تحقیق است۔ ہرکہ شک آرد از قوم زندیق است۔ ہرکہ مراتب بعین العیان روشن ضمیر غیب دان۔ دریافتن انسان بی ایمان کاذب مشرک و باایمان انسان صادق و دریافتن ساعت نیک کہ در روز جمعہ گم است و دریافتن اسم اعظم کہ در نو دونہ نام گم است و دریافتن اولیا اللہ کہ در مردم گم است و دریافتن شب برات کہ در ماہ رمضان گم است۔ این ہر یک را در یک ساعت بی ریاضت و بی طاعت با توفیق یافتہ شود تحقیق از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و یافتہ شود از حاضرات روحانیت ملاقات و یافتہ شود از مرشد کامل عارف باللہ اولیا اللہ صاحب ولایت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَخْفٰی عَلَیْهِ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ۔ پس معلوم شد اَلْاِیْمَانُ بَیْنَ الْخَوْفِ وَالرَّجَآءِ ایمان دو چیز است جز خوف وجز رجا۔ خوف کرا گویند؟ و رجا چیست؟ خوف آنست کہ نظر بر قیامت بعیان می بیند منقطع میکند از ہوا نفس۔ قولہ تعالیٰ وَ نَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ

Marfat.com

الْمَاْوٰی پس معلوم شد کہ در جنت ہر آن کس می رود کہ با ایمان باشد۔ دوم جز ایمان رجا است۔ صاحب عیان می در آید در مقام ازل فیض فضل و در صف اہل ایمان قبولیت کند با آواز اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ واستماع گوش زد۔ اخلاص محبت در صف روحانیت ارواح استماع بگوید قَالُوْا بَلٰی مسلمان حقیقی گردد روح در فرحت در آید و علم معرفت توحید کشاید۔ دوام استغراق با خدا۔ این است مراتب اولیا اللہ رجا۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَ لَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ پس محک ایمان اسم اَللّٰہُ ذات و قرآن آیات و احادیث نبوی قدسی ایمان و بے ایمان تحقیق کند۔ محک ایمان اینست چون مرشد طالب اللہ با تصور اسم اَللّٰہُ ذات و با تصور اسم محمد رسول اللہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واسمائے باری تعالیٰ نود نہ (۹۹) نام و ہر یک آیت قرآن و یا کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ حاضرات کند در وجود اہل اسلام۔ ہر کہ با ایمان دران وجود اسم اَللّٰہُ ذات و کلام اللہ قرآن آیات و اسم اعظم و اسمائے باری تعالیٰ و احادیث دران وجود قرار گیرد و تاثیر کند و نفع دہد و عظمت عظیم فیض فضل قلب سلیم صراط المستقیم عطا بخش و برحال ماند واز اللہ تعالیٰ تا بوقت مردن باز گشت نخورد اثبات قدم و عیسیٰ صفت زندہ دم و خلق محمدی خلیق با توفیق ایمان بروے اثبات شد بیشک تحقیق۔ در وجود بے ایمان شرع محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و اسم اَللّٰہُ قرار نگیرد و آیات قرآن نفع ندہد و اسماء اللہ تعالیٰ تاثیر نکند و اسم اعظم از و روان نگردد و از دعوت رجعت و بے اعتقاد و بر کلام اللہ بے یقین تابع ہوا مشرک بیدین مصاحب شیطان در طلب دنیا دون نفس زبون ہمیشہ در انا و چون و چرا۔ بیت

ہر کہ با ایمان بود حاضر دوام   در طلب مولیٰ بود ایمان تمام

ایمان با اعتقاد است و با اعتبار با دیدار است و دیدار بقلب بیدار است۔ این مراتب را چہ داند ہر آنکس کہ احمق گاؤ عصار است۔ حصار ایمان بحب مولیٰ دوم حب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و جملہ حب در این دو حب۔

ہر کہ این راہے نداند سر ہوا   اہل ایمان دائمی شد با خدا

با خدا فقرا آن فقرا کہ مومن با ادب با حیا۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ این را جمعیت کل گویند و بے حیا در طلب دنیا پریشان۔ این را جہل جمع جہولت گویند۔ اگر بیائے در باز است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و اگر نیائے اللہ بے نیاز است۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَّ الْکُفْرُ بَاطِلٌ۔ ہر کہ طلب باطل ہر آنکس عجب احمق اند کہ مراتب معرفت توحید حق فقر محمدی را بگذارند و مرتبہ دنیا فخر فرعون را بردارند۔ این قوم از انسان چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ ای جان عزیز صاحب دانش شعور! نظر کن بر گورستان اہل القبور واقف شو از احوال۔ بعد از ان چند روز تو نیز زیر زمین در آئی۔ حاصل کن معرفت اللہ وصال اَلْوَقْتُ سَیْفٌ قَاطِعٌ واقع شد عمر و حیاتی۔ فرصت را غنیمت میدان اگر دانی و اگر ندانی عاقبت الامر اینست زندہ نمانی۔

Marfat.com

قولہٗ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ یاد دار آنچہ فرمودۂ خدا فرمان بردار۔ قال علیہ السلام جُمُوْدُ الْعَیْنِ مِنْ قَسْوَۃِ الْقَلْبِ وَقَسْوَۃِ الْقَلْبِ مِنْ اَکْلِ الْحَرَامِ وَاَکْلِ الْحَرَامِ مِنْ کَثْرَتِ الذُّنُوْبِ وَ کَثْرَۃِ الذُّنُوْبِ مِنْ طُوْلِ الْاَمَلِ وَطُوْلِ الْاَمَلِ مِنْ نِسْیَانِ الْمَوْتِ وَنِسْیَانِ الْمَوْتِ مِنْ حُبِّ الدُّنْیَا وَحُبُّ الدُّنْیَا رَاسُ کُلِّ خَطِیْئَۃٍ۔ ہر کہ را از تصور اسم اَللّٰہُ ذات ہفت اندام پاک است آنرا از محاسبہ اول و آخر چہ باک است؟ ای اہل ہوا، اینست مراتب اولیا قولہٗ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔

ابیات

گاہ ابتدا گاہ انتہا دل درمیان ہشیار شد ۔۔۔ دریکدمی صد بار پنجاہ معرفت دیدار شد

آتش دیدار سوزد ہمچو چوبے خشک را ۔۔۔ این ریاضت اولیا را شد نصیبی از خدا

نیست آنجا نفس شیطان نیست دنیا دون زشت

نیست آنجا ازل و ابد نیست حور و نہ بہشت

نیست منزل نہ مقام ونیست کونین و مکان ۔۔۔ بیمثل باہوش بینم و باقرب او در لامکان

نیست آنجا ذکر و فکر ونیست ورد و نہ ثنا ۔۔۔ غرق فی التوحید گشتم شد حضوری باخدا

در حضوری کس نہ گنجد طالبا دیدار ببین ۔۔۔ این مراتب طالبان را شد نصیبی بالیقین

باھُوؔ با یاھو یقین حق الیقین را خوش نگر ۔۔۔ این مراتب عارفان کاملان صاحب نظر

بشنو اے طالب کاذب مطالب نفس واے مرشد ناقص مثل مگس! شرح معرفت حق ابرار و شرح معرفت باطل خوار۔ معرفت دوازدہ طریق است و بادوازدہ توفیق است و بادوازدہ تحقیق است۔ عالم عارف معرفت طالب معرفت را بدوازدہ روز تحصیل تمام گرداند و ہریک معرفت را برساند۔ اول معرفت وعلم معرفت بغیر عالم معرفت علما باللہ معرفت علم عالم عارف، علم معرفت قلب را عالمِ عارفِ قلب، علم معرفت نفس را عالم عارفِ نفس، علم معرفت روح را عالم عارف روح و علم معرفت سِرّ را عالم عارف سِرّ وعلم معرفت خلق را عالم عارف خلق، علم معرفت شیطان را عالم عارف شیطان وعلم معرفت جنونیت را عالم عارف جنونیت، علم معرفت فرشتگان موکل را عالم عارف فرشتگان موکل وعلم معرفت ذکر فکر را عالم عارف ذکر فکر، علم معرفت وردوظائف را عالم عارف وردوظائف وعلم معرفت دعوت تلاوت حافظ قرآن را عالم عارف دعوت تلاوت حافظ قرآن وعلم معرفت ربانی فنافی اللہ را عالم عارف ربانی فنافی اللہ علم معرفت فنافی اسم محمد را عالم عارف فنافی محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام بحضور مشرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم علم معرفت فنافی الشیخ را عالم عارف فنافی الشیخ نہ شرط شیطانی تصوریت صنم۔ عارف فنافی الشیخ آنست کہ تصور صورت شیخ غرق فی التوحید معرفت اللہ کند بی غم۔ علم معرفت

Marfat.com

غوث قطب را عالم عارف غوث قطب سیر طبقات از عرش تا تحت الثریٰ ۔علم معرفت عارف تصدیق را عالم صاحب تصدیق با توفیق مومن مسلمان حقیقی با ایمان وعلم معرفت ازل را عالم عارف ازل وعلم معرفت ابد را عالم عارفِ ابد وعلم معرفت عقبیٰ را عالم عارف عقبیٰ وعلم معرفت دنیا را عالم عارف دنیا و در دنیا مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا دوام مشرف لقا معرفت وموت توامان ہر دو بال و پر عارف عالم باللہ را۔ باید دانست کسے را بظاہر تصرف توجہ نظر با تاثیر توفیق نیست معرفت فقر باطن آنرا از تحقیق نیست وکسے را کہ باطن بر تحقیق است، آنرا ظاہر از ہر تصرف با توفیق است ۔تصرف سیم وزرو ہم تصرف توجہ نظر عارف ۔مردم احمق ہمہ کس عارف میگویند نام و بے خبر از باطن معرفت مشاہدہ تمام۔

عارفان را میشناسم و ز فنا | کی بود این عارفان بے حیا
ابتدائے عارف مراتب اولیا | انتہائے عارف مشرف باللقا

جملہ احوال ہزار دفاتر در یک نکتہ کامل مرشد وعارف وفقیر اولیا ولی اللہ واصل خدا را دو عمل است ۔یکے در دعوت عامل دوم در معرفت کامل۔

دعوت از یکدم برآید عامل است | با توجہ برد حاضر کامل است

شرح یکدم ودعوت عامل اینست دم با تصرف با تصور با توجہ با تفکر حبس گرفتہ در یکدم در صف انبیا واولیا اللہ در مقام ازل رود۔ بدین طریق با توفیق مقام ابد ومقام دنیا ومقام عقبیٰ ومقام لاہوت ودران یک دم با ہر یک ارواح مومن مسلمان ملاقات کند، در توفیق رفیقِ خود ساختہ از حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم التماس نمودہ کار مشکل را آسان گرداند ۔بعد ازان از یکدم آورد برد حضور منظور این است قرب دعوت قبور۔کامل آنرا گویند کہ بانظر طالب اللہ را رساند با توجہ۔ ہر کاریکہ باشد' آسان گرداند وکامل آنرا گویند ہر جائیکہ کسی یاد کند باجثہ نفس ویا باجثہ قلب یا باجثہ روح یا باجثہ سِرّ یا باجثہ نور با امداد با توفیق حضور شود۔ ہر کہ بدین صفت موصوف نباشد' آن کامل نیست ۔مثل مرکب زیر بار طالبان خر بار بردار حامل است ۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔

بدانکہ معرفت را چہ گواہ است وعارف را کدام راہ است؟ معرفت را گواہ با قرب اللہ است وعارف را راہ حضوری بر دیدار اللہ نگاہ است ۔ہر طریقہ طریقت آنرا آگاہ است ۔این است مراتب سلطان العارفین در کونین فقر بادشاہ است ۔معرفت ہر آنکس داند از لذت حضوری دیدار از قرب اللہ معرفت چشیدہ باشد۔ بعینہٖ بعین معرفت رسیدہ باشد۔راہ معرفت بگفتگو پرسیدن نیست دیدن است ۔عارف را دیدہ دوام بر دیدار۔ بجز دیدار دیدن بروے مردار است ۔عجب احمق اندکہ در مراتب مردار و دعویٰ کنند معرفت دیدار۔ دیگر عارف را این گواہ است کہ طالب عارف روز اول عارف شود ۔تا بوقت مردن ہر گز بذکر فکر وِرد وظائف لب بجنباند ہیچ علم ظاہر نخواند۔ در علمیکہ بود عُجب یا ہوا ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ

Marfat.com

عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانَهٗ۔ واگر عارف لب بجنباند بیک سخن ابتدا و انتہا طالب را بمطالب رساند۔ عارف نفس بسیار است و عارف قلب بیشمار است و عارف روح از خدا یادگار است۔ از ہزار کس باشد کہ عارف بمشاہدہ نور حضور دیدار است۔ این قال من برحال من وَ کَفٰی عِلْمِہٖ بِحَالِیْ۔

شرح معرفت

معرفت حاصل نمیشود تا آنکہ کسے را در باطن حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دست بیعت ارشاد نکند و دست ندہد و مصافحہ دست نکند عارف نگردد۔ اوّل مرشد را کاملیت اینست کہ طالب اللہ را در باطن مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور رساند و تلقین از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بدہاند۔ بر طالب لازم است کہ آنرا مرشد خوانند کہ مرشد کامل تمام است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد تلقین از و ناقص گرفتن بر طالب حرام است۔ آن علم کدام است کہ جملہ علم علوم رسم رسوم حیّ و قیوم رقم رقوم علم توریت و علم انجیل و علم زبور و علم قرآن و علم احادیث نبویؐ قدسی و علم لوح محفوظ و علم نطق کل مخلوقات در یک نکتہ قال۔ آن نکتہ قال کدام است؟ آن نکتہ قال کن است۔ ہر کسے کہ نکتہ قال کن را از کنہ کن بداند آخر احتیاج علم ظاہر باطن خواندن نماند۔ این است علم نکتہ کن تحصیل شد تمام علم در یک سخن۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعِلْمُ نُکْتَۃٌ وَّ کَثَّرَتُھَا لِلْجُھَّالِ و تمام ذکر فکر در نکتہ حال است۔ ذکر فکر آنرا گویند کہ ذکر فکر حال مشرف حضور کند۔ بغیر از حضوری مشرف حضور ہر کہ را ذکر فکر حال نیست' احوال خام خیال و جملہ مکان معرفت در احوال است و احوال جمعیت بخشدہ بمشاہدہ عین حسن جمال ایزد متعال بے مثال لازوال ذوالجلال۔ مرشد کامل طالب صادق را روز اول سبق از علم کن قال و ہر کہ طالب عالم روز اول بر جملہ علما غالب' از خواندن علم کن ہفت اندام میشود نور قلب قالب۔ درین علم کن طالب اللہ را حاصل شود آنچہ دینی و دنیوی جملہ مطالب۔ از ذکر فکر حال بخشد مشاہدہ حضور و معرفت جمعیت بخشد احوال عین العیان' توحید غرق مع اللہ تماشائے قرب جمال حضور۔ اینست راہ طالب او را دست بیعت ارشاد برسد بقرب اللہ ہر دو جہان مثل غلام و عارف فقیر در کونین امیر بادشاہ۔ بیت

اگر بخواہی خوش حیاتی طلب کن مرشد ز کن
از کنہ کن جملہ حصولت بس ترا ازین یک سخن

پیش کامل مرشد عارف کن بکن مال تن جان فدائے و زرینی ناقص مرشد غالب معلوم شد کہ مرشد نامردِ بے باطن است و بے توجہ است و بے تصور است و بے تصرف و بے تفکر و بے توفیق طالب او رخصت کند۔ باطن صحیح آنست کہ مرشد طالب اللہ را در باطن مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرف میکند حضور مع اللہ غرق کند در معرفت اللہ بمد نظر اللہ

Marfat.com

منظور۔ طالب در آنوقت مجلس و معرفت تحقیق کند حضور باعقل کلی شعور و مجلس قرب دیدہ جنونیت خناس خرطوم وہمہ وسوسہ شیطان و نہ معرفت نفس پریشان۔ در آنوقت باطن را از احوال خواند۔ خاص عام تحقیق کند باطل و حق را۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدَرَ ۔ بیت

این چنین دعوت کسی عامل تمام طالبان را میرساند ہر مقام

این چنین مراتب دعوت زبانی و دعوت قلبی و دعوت روحی را مرشد کامل روز اول سبق میدہد از برای خاطر جمعیت طالب باجملہ مقصد مطالب لایحتاج۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اینست مراتب فقیر برنفس امیر۔ ہر کہ دولت و عزت و کرامت وشرف و گنج و حلم و علم و حکمت و جمعیت و مراتب و منصب معرفت توحید بادشاہی یافت از فقیر اللہ یافت۔ وفقیر اللہ را رفیق وسیلہ پیشوا معرفت خدائی و مجلس مشرف محمد رسول اللہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باخود ساخت کہ کل گنج تصرف درجات۔ این خدمات برفقیر ولی اللہ اہل ذات است کہ مراتب فقر را حیات ممات است مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا و مراتب ممات فقیر را حیات است۔ قولہ تعالیٰ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَ يُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ قال علیہ السلام اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارٍ المطلب آنکہ فقیر اہل توحید وفقیر اہل تقلید را از کدام مراتب شناختہ میشود۔ یکے آنکہ بتصور استغراق باسم اَللّٰہُ ذات ومشاہدہ بذات نور حضور۔ دوم عمل دعوت تصور ملاقات روحانی اہل قبور مراتب روحانی قبور و مراتب فی اللہ حضور۔ این ہر دو مراتب فقر طالب صادق را روز اول مرشد کامل بعلم تلقین میکند۔ و دیگر فقرا را از مراتب کنہ کن شناختہ می شود۔ ہر چیز یرا کہ بگوید شو بامر اللہ تعالیٰ بیشک میشود خواہ دیر خواہ زود۔ سخن فقیر را حکمت حکیم اللہ خالی نیست ونخواہد شد۔ المطلب آنکہ اگر چہ ظل اللہ بادشاہ خزانہ گنج تصرف کند روز وشب بسیار و لشکر یکجا جمع کند ہزار وشب و روز دعوت باریاضت خواند از خدا زیادہ بیشمار از ان جملہ بہتر است توجہ فقیر کامل یکبار توجہ کہ فقیر از قرب اللہ حقیقی و از معرفت لاہوتی لامکانی تحقیق میداند۔ توجہ این چنین روز بروز روان و ترقی قائم مقام سلامت مدام تا قیامت باز نماند۔ فقیر ظاہر باطن تا آنکہ بتوجہ ظل اللہ بادشاہ نکند' مہم بادشاہ ہرگز بتمامیت تصرف بافتح نصرت سرانجام نرسد اگر چہ سر بسنگ زند۔ بادشاہ ظل اللہ درنظر فقیر ولی اللہ گدا است کہ بادشاہ را بادشاہی خیرات از فقر است۔ بامر خدا فقر اعتبار۔ بیت

حمایت را کہن دامان درویش بہ از سد سکندر مدد بیش

اگر بادشاہ ظل اللہ طلب کند از برائے فقیر ولی اللہ میخواہد ہرگز نمی یابد و اگر فقیر مجلس صحبت ملاقات ظل اللہ میخواہد در یک ساعت بادشاہ پائے برہنہ حاضر شود مثل غلام در حکم حلقہ بگوش اللہ تعالیٰ فقیر را چنین قوت و توفیق بخشیدہ است۔ پس معلوم شد کہ لذت و جمعیت و مراتب معرفت توحید قرب ربانی بہتر است از بادشاہی ملک سلیمانی۔ بیت

Marfat.com

لذت دنیا چہ باشد بی بقا — بہ ز ہر لذت بود لذت لقا

فقیر ہرگز بطرف بادشاہ رجوع والتجا نیارد ہرگز نرود مگر بحکم اللہ و رخصت از حضوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیران اگرچہ بافقر فاقہ مردہ اند قدم بردر بادشاہ نہ بردہ اند و در فاقہ لذت ذائقہ۔ واگر بحکم اللہ و بارخصت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قدم بردر بادشاہ بردہ اند بادشاہ را مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ البتہ جمعیت بہ خدا سپردہ اند و جانب اللہ آوردہ اند۔ ہم ظلِ اللہ بادشاہ ہم ولی اللہ فقیر باقرب مراتبین عین بعین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقیر ولی اللہ غالب بر بادشاہ ظل اللہ۔

نہ بہر سر بود لائق بادشاہی — و نہ در ہر دل گنج اسرار الٰہی

واز دیدن مجلس فقیر ولی اللہ کلمہ حاصل شود و جمعیت خیر خلق خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاسِ۔ اگر فقیر میخواہد کہ گدا مفلس عاجز محتاج را بخشش التفات کند برمسند سریر بادشاہی بہ نشاند و بنوازد واگر میخواہد بادشاہ ملک تمام عالم را از قائم مقام معزول سازد۔ فقیر صاحب تصور فی اللہ نظارہ با پروردگار بحکم اللہ و بارخصت اجازت حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب اختیار است۔ لِسَانُ الْفُقَرَآءِ سَيْفُ الرَّحْمٰنِ بعین العیان البیان ساکن لاہوت لامکان۔ ہر کہ منکر از اولیا اللہ ولی اللہ فقیران و درویشان پریشان بے جمعیت ہمیشہ۔ این چنین دعوت لطف الکریم قرب اللہ تصور تصرف نور حضور با توجہ۔ بادعوت قہر عظیم خواہد زوال و یا با توجہ دعوت لطف الکریم خواہد بترقی روز بروز لازوال۔ فقیر کامل ولی اللہ علما عامل عارف باللہ، واصل مکمل فی اللہ محقق اکمل بقا باللہ آنست کہ طالب مرید شاگرد و صادق صفا کیش را بذکر فکر، ورد وظائف ہرگز مشغول نگرداند۔ یکبارگی یک مرتبہ مدخل حاضر مشرف مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور رساند و مرتبہ طالب با مرتبہ خود برابر سازد و باطن تعلیم تلقین منصب مراتب از محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور ہدایت ولایت بدہاند۔ پیر مرشد کامل را کہ مراتب دوام بحضور است بحضور مجلس محمدی رسانیدن آنرا چہ مشکل دور است۔ مرشد پیر کہ کرامت حضور نداند و طالب مرید را بحضور رسانیدن نتواند ناقص ناتمام پیر مرشد از وتلقین گرفتن و طالب مرید شدن مطلق حرام۔ مرشدی و پیری بتصور اسم اَللّٰہُ ذات بحضور توفیق از طریق تحقیق نہ بدعت زندیق است، بے صدق تصدیق۔ مرشدی مراتب حضوری قرب اللہ نگاہ آگاہ است۔ ہر کہ قرب اللہ راند اندر راہ گمراہ، طالبان و مریدان بروے گناہ۔ طالب طلب العلم صاحب دانش عالم باشعور لائق معرفت اللہ حضور، علم ظاہر فرض عین، آنچہ ضروری و علم باطن معرفت قرب اللہ آنچہ علم حضوری۔ ہر دو علم داشتہ باشد مثل محک الحق۔ محققین حق الیقین۔ طالب از مرشد و یا مرید از پیر و یا شاگرد از استاد اوّل طلب علم کیمیا اکسیر طلب کند کہ بغیر از علم کیمیا اکسیر طالب بمطالب مراتب دینی و دنیوی ہرگز نمیرسد۔ و بی حاصل جمعیت طالب حیران پریشان و با جمعیت طالب انسان است۔ علم کیمیا اکسیر راد و وازدہ طریق است کہ از عمل عامل را

Marfat.com

با توفیق تحقیق است۔ ہر کہ مرشد طالب نالائق است و پیر ناقص مرید را و استاد بدبخت شاگرد را اطلاع ندہد و عمل علم کیمیا اکسیر نہ بخشد کہ وجود او در قید نفس مردود او غلیظ کم حوصلہ غلط است۔ غضب خدائی حیا کہ از پیر مرشد استاد میگردد خوار خراب۔ ہر کہ لائق طالب صادق کامل و مرید لایزید را علم کیمیا اکسیر بخش کند ثواب است و کیمیا را اکسیر کامل وجود اکسیر آنست ظاہر بر دل غنی و باطن حاضر مجلس نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بر دین محمدی قوی۔ این را کیمیا اعظم گویند۔ بدانکہ در علم کیمیا اکسیر در عمل دوازدہ ہزار راہ است۔ پیش عامل کامل آسان آشکار است در نظر نگاہ و ناقص اگر تمام عمر سر بہ سنگ زند خیلی مشکل دشوار کہ دل سیاہ است۔

گر نبودے عمل ظاہر کیمیا — کے رسیدے از غنایت کیمیا

بہ بود از کیمیا صاحب نظر — نظر عارف بہ بود از سیم و زر

کیمیا دو قسم است یکی کیمیا ہنر دوم کیمیا اسم اَللّٰہُ ذات بہ از سیم و زر۔ فرض عین است در عمل تصرف آوردن ضرور۔ چنانچہ ہر کیمیا در عمل تصرف در آورد۔ باز ہنر کیمیا بگذارد و دل میگردد سرد و در مرتبہ فقر اختیاری با غنایت جمعیت مرد کیمیا کہ فرض عین است بستاند ہم چنان فرض عین است کہ عمل کیمیا نسیان گرداند۔ چنان در معرفت وحدت غرق میشود کہ عمل کیمیا ہرگز یاد نماند۔ کیمیا ہنر اسم ضروری تمام شد دوم کیمیا جسم کہ مس وجود مردہ دل را بحضور معرفت قرب اللہ سرخ زر گردد۔ چنانچہ کیمیا جسم، کیمیا نظر، کیمیا زبان، کیمیا روح، کیمیا سر، کیمیا گوش، کیمیا دست، کیمیا پا، کیمیا توجہ، کیمیا تصور، کیمیا تصرف، کیمیا وھم، کیمیا الہام، کیمیا خیال، کیمیا دلیل، کیمیا معرفت، کیمیا قرب، کیمیا نور، کیمیا حضور، کیمیا روشن ضمیر، کیمیا بر نفس امیر، جملہ کیمیا اکسیر و جملہ دعوت تکثیر مجموعہ مجمل جملہ حاصل کردن از فنا فی اللہ فقیر۔ مرشد کامل کہ روز اوّل طالب صادق را مرتبہ عمل عطا بخش نکند، ہرگز طالب مرشد بہ معرفت اللہ و جمال حق طالب رابر گردن مرشد وبال۔ این مراتبین کیمیا آسان آشکار است۔ مرشد کامل اینست کہ اوّل طالب اللہ حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات عیان و آنچہ در کوہ سنگ پارس افتادہ باشد از ان کوہ پارس بدست تصرف کہ بہ آہن بچسپند زر سرخ گردد۔ مراتب سنگ پارس از عیان ہر علم و ہر حکمت و ہر گنج و ہر جمعیت و ہر ذکر و فکر و ہر ورد و وظائف و ہر تصور تصرف توجہ و ہر علم کیمیا اکسیر و ہر علم دعوت تکسیر و ہر دولت و مراتب و ہر نعمت کل و جزو در نعم البدل واقف احوال صاحب توفیق، ماضی، مستقبل، حال لائق نباشد۔ در علم دعوت خواندن جمعیت کہ نعم البدل ازل ابد مبدل گرداند و نعم البدل دنیا با نعم البدل عقبیٰ برساند و نعم البدل ابد و نعم البدل ازل و نعم البدل دنیا ملک سلیمانی و نعم البدل عقبیٰ ہر چہار نعم البدل بستاند در تصرف آرد۔ اگر جملہ گنج در تصور با تصرف خزانہ غیبی لاریبی تحقیق بہ بیند و میداند و در تصرف بدست آوردہ خرچ تصرف کردہ نہ میداند ہیچ سود ندارد۔ و چون نعم البدل حقیقی بوقت تحقیق دم عیسیٰ صفت از ہر نعم البدل با گنج نعمت و سلامت ماند لایحتاج است۔ حدیث قدسی

Marfat.com

عِبَادُ الَّذِيْنَ قُلُوْبُهُمْ عَرْشِيَّةٌ وَاَبْدَانُهُمْ وَحْشِيَةٌ وَهِمَّتُهُمْ سَمَاوِيَّةٌ وَثَمَرَةُ الْمُحَبَّةِ فِيْ قُلُوْبُهُمْ مُقَدَّسَةٌ وَ خَوَاطِرُهُمْ بَيْنَ الْخَلْقِ جَاسُوْسَةٌ سَمَآءُ سَقْفُهُمْ وَالْاَرْضُ بَسَاطُهُمْ وَ ذِكْرُ اَنِيْسُهُمْ وَ رَبٌّ جَلِيْسُهُمْ۔ حدیث قدسی عِبَادُ الَّذِيْنَ اِيْجَادُهُمْ فِي الدُّنْيَا كَمَثَلُ الْمَطَرِ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَرِّ اَنْبَتَ الْبَرّوَ اِذَا نَزَّلَ فِي الْبَحْرِ خَرَجَ الدُّرِ۔ قوله تعالیٰ وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَّ اِذَا خَاطَبَهُمُ الْجٰهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا۔

داناوآگاه باش! غلط وغلاظت از دل بتراش اولاً۔ اگر طالب مرید صادق صالح حضرت پیر محی الدین قدس اللہ سرہ العزیز است ہمیشہ در آستین حضرت پیر دستگیرؒ بحفظ اللہ واگر طالب مرید واولاد طالح صالح نباشد، حضرت پیر در آستین طالب مرید فرزند است۔ ہر کہ بایشان دشمنی کند وآزار بہ تیغ برہنہ مرگ مفاجات و یا تیغ بیماری و یا تیغ کم رزقی قتل وخراب گرداند۔ ہر آنکس احمق باشد کہ طالب مرید فرزند حضرت پیر را آزار رساند۔ این پیر وزیر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اَلْعَاقِلُ تَكْفِيْهِ الْاِشَارَةُ۔

بدانکہ فقیر کامل عارف باللہ را از دو مراتب شناختہ میشود! مراتب ظاہر توفیق و مراتب باطن تحقیق۔ مراتب ظاہر توفیق کرا گویند و باطن تحقیق کرا خوانند۔ ظاہر توفیق آنست کہ با توفیق آنچہ گنج تصرف دنیا وآنچہ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ در قبض قید او باشد۔ این مراتب ظاہر لایحتاج صفت کریم گویند وشب و روز آنرا گنج ہر چند کہ تصرف کند کم نگردد۔ از مشرق تا مغرب تمام عالم را نان دہی کند لائق است و بر کامل ضرور است، بلکہ از گنج بدر کند نصاب کہ خزانہ اللہ در تصرف کامل بیشمار و بی حساب۔ این چنین کامل صاحب توفیق را خطاب خازن اللہ وفوطہ دار گویند۔ ہر کہ این مراتب ندارد بعید و بے خبر از قرب ومعرفت پروردگار توحید۔ مراتب دوم تحقیق آنست تحقیق کہ توفیق باطل را بگذارد ومعرفت حقیقت حق را بردارد۔ وصاحب مراتب آنست تحقیق کہ صادق صدیق عارف با تصدیق در تصرف اوست معرفت توحید قرب حضور مشاہدہ غرق فی التوحید وغرق فی الدیدار ومشرف ملاقات مجلس انبیا اولیا اللہ۔ عالم علم معرفت وعالم علم توحید وعالم علم نظر غالب بر مہتر خضر علیہ السلام وعالم علم لدنی وعالم علم توجہ وعالم علم تفکر وعالم علم وجود وعالم علم فنا وعالم علم بقا لقا معبود۔ اینست مراتب تحقیق مرشد تحقیق روز اول با ہر یک مراتب بعلم تحقیق رساند۔ از علم ظاہر تفریق گرداند۔ بدانکہ ای عزیز! معلوم شد کہ لائق ارشاد مرشد آنست کہ ظاہر کسے را با توفیق و باطن برحق تحقیق۔ اول بر طالب فرض عین است کہ مثل محک مرشد را از مراتب تحقیق توفیق امتحان کند۔ اگر مرشد درست نخست طالب را با نظر توجہ مراتب تحقیق توفیق رساند طلب از و ارشاد کہ مرشد کامل تمام است و اِلّا نہ از مرشد بے توفیق و بے تحقیق طالب صادق را از مرشد ناقص ناتمام ارشاد گرفتن حرام است۔

Marfat.com

ابیات

طالبا! باخبر باشی دام دار | دام گردانے بود گشتن طیار
طالبا! گر عاقلی عارف شناس | میشناسد عارفان اہل از قیاس
کی بوند این عارفان دل صفا | از طالبان زر سیم گیرند بی حیا

بعضی فرقہ راظاہر تحقیق و باطن زندیق چنانچہ خلاف پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و بعضی راظاہر باطن زندیق، چنانچہ فرمودہ است خدا تعالیٰ در قرآن مجید اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ. وبعضی را باطن تحقیق وظاہر زندیق گردد کہ روئے نیارند بر شرع اسلام طریق۔ وبعضے راظاہر باطن تحقیق از حق کہ برحق گوید، حق بشنود، حق بیند وحق داند۔ راہ او براستی حق بیزار از باطل۔ صاحب حق کہ برحق است، آنرا باطن برحق است۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم كُلُّ بَاطِنٍ مُخَالِفٌ لِظَاهِرٍ فَهُوَ بَاطِلٌ. ابیات

گر یک رنگ شوی یکتا صفا | تا بیابی معرفت وحدت لقا
در دو رنگی دل بود روئے سیاہ | این مراتب کاذبان قہر از خدا

بدانکہ ہفتاد و سہ ملت است۔ وہیچ ملت خود راذلت نمیگوید وہمہ کس میگوید کہ ملت من نجات متبرکات۔ پس معلوم شد ہر ملت راازعلم راہ است وہفتاد و دو ملت راخلاف شرع مخالف سنت جماعت گمراہ است۔ پس معلوم شد کہ فقیر عارف آنرا گویند کہ علم ہفتاد سہ ملت داند۔ از ہر ملت راعلم خواند۔ فرقہ ملت کہ سنت جماعت است در حقیقت بحق رساند وہفتاد و دو ملت کہ باطل است از علم حق بروے غالب گردد، باطل را دفع گرداند کہ ملتِ سنت جماعت سعید است کہ اصل اساس این ملت بروصل معرفت قرآن شریف مُخ توحید است۔ بغیر از ملت سنت جماعت ہمہ از تقلید است شقی۔

بدانکہ علم بسیار است۔ ہیچ راہ ملت از علم بعید بیرون نیست۔ پس درس علم دو قسم است علم ظاہر و درس ظاہر کہ تمام عالم در قید شرع شریف قضا۔ دوم علم باطن معرفت لطیفِ رضا۔ پس در علم باطن ہفت درس است و ہفت علم طریق میخوانند و ہفت توفیق جمعیت حکمت تحقیق دانند کہ بطالبان اللہ راعلم عارف مرشد باطن وتمامیت مطالب رساند۔ چنانچہ اول علم ذکر و درس ذکر و عالم ذاکر۔ دوم علم فکر و درس فکر و عالم فکر۔ سوئم علم مذکور و درس مذکور و عالم مذکور۔ چہارم علم الہام و درس الہام و عالم الہام۔ پنجم علم مشاہدہ حضور و درس مشاہدہ حضور و عالم مشاہدہ حضور۔ ششم علم غرق و درس غرق و عالم غرق۔ ہفتم علم معرفت مشرف دیدار و درس معرفت مشرفِ دیدار و عالم معرفت دیدار۔ مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا۔ دوام فی الانوار مطالعہ دیدار بموجب این آیت کریمہ نصیب انسان کامل است۔ قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ قولہ تعالیٰ وَعَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ قولہ تعالیٰ

Marfat.com

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا۔

بغیر از تقویٰ معرفت و توحید اللہ تعالیٰ حاصل نمیشود و علم تقویٰ و عالم متقی چہار قسم است: اوّل متقی و علم تقویٰ فقہ مسائل است بر زبان، اکل الحلال و صدق المقال۔ دوم متقی تقویٰ بعلم تصدیق است کہ این را متقی فکر فنا نفس گویند۔ سوئم متقی علم تقویٰ فیض است کہ فرحت الروح است۔ چہارم علم تقویٰ عالم متقی، علم تقویٰ فضل است کہ مشاہدہ اسرار پروردگار مشرف دیدار است نصیبہ از ان روز الست۔ این جملہ مراتب متقی یک جا جمع می شوند آنرا تقویٰ ہدایت گویند یعنی ازلی عالم فیض فضلی بموجب این آیت کریمہ قولہٗ تعالیٰ لَا رَيۡبَ ۛۚ فِيۡهِ ۛۚ هُدًى لِّلۡمُتَّقِيۡنَ ۙ الَّذِيۡنَ يُؤۡمِنُوۡنَ بِالۡغَيۡبِ۔ پس این چنین اہل متقی راہم مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در باطن، راہ روا ست دیدن دیدار لقا کہ بعیان است در تماشا او ہر دو جہان است ہم لقا ہم جنت ہوا۔ پس لاہوت ولامکان و مشرف دیدار رحمت رحمان علم است۔ ہر کہ عالم دیدار نداند و از مطالعہ علم دیدار سبق نخواند ہر آنکس مجہول و خبر از معرفت باطن و وصول نداند۔ بے حصول است۔ اگر در راہ باطن چنین کرامت و دیدار نعمت و دولت مداومت، مشاہدہ، حضور لقا مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نبودے روندگان راہ باطنی ہمہ گمراہ شدندے کہ طالب مرد را شکر است از معرفت اللہ دیدار۔ و این جملہ عالم ظاہر باطن تقویٰ معرفت ذکر، فکر، نور حضور مذکور دیدار، مشاہدہ مقرب، قرب قدس، جمعیت جلیل کل جز آن راہ کدام است کہ بیک نظر در قید قبض تصرف تمام است۔ حاضرات اسم اللہ ذات۔ جملہ قرآن آیات باسم اعظم حاضرات از کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰهِ مرشد کامل از روز اوّل سبق میدہد طالب صادق را میکشاید با توفیق و مینماید بعینہ عین تحقیق۔ این چنین مرشد باید کامل رفیق۔ این است مراتب عارفان صاحب شرع اے احمق! اہل بدعت از قوم زندیق۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ بدانکہ آن کدام علم است کہ مجموعہ فرض طی در یک فرض علم؟ آن کدام علم است کہ مجموعہ سنت طے در یک سنت است؟ آن کدام علم است کہ مجموعہ مستحب طی در یک علم مستحب است؟ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلۡعِلۡمُ نُكۡتَةٌ۔

ابیات

علم سہ حرف است یک نکتہ علم — نکتہ دانی عارف و عالم چہ غم
ہر علم شرح است علم از معرفت — عالم و عارف خضرؑ عیسیٰؑ صفت
باھُوؒ ہر علم را از علم دریافتہ — علم عین از عین باخود ساختہ

علم ُع، بہ علیٰ رساند ُل لایحتاج گرداند، علم ُم درمردان خدا محبت، معرفت، مشاہدہ، مجلس انبیا و اولیا اللہ رابداند۔ اینست ''العلم دانستن'' دل باخدا دوام و ظاہر مطالعہ تصوف، صفا القلب مدام۔ اقرار صحیح و قلب باتسبیح۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

Marfat.com

اِقْرَارٌ بِاللِّسَانِ وَتَصْدِيْقٌ بِالْقَلْبِ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ علم ظاہر مثل چراغ است در خانہ عالم روشنائی است و علم باطن آفتاب فیض رساند۔ عالم باللہ عارف دوام روز بروز نور آفتاب ظہور طلوع زند ظلمات برخیزد۔ پس فقیر آفتاب نور است و دنیا ظلمات۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ۔ بدانکہ العزیز! باید دانست کہ تمام عالم دنیا و دنیا از عرش تا تحت الثریٰ آنچہ فی السمٰوٰت والارض مثل حباب است سرہوا کہ برہوا وجود عالم۔ صاحب علم نیز مثل حباب است۔ پس معلوم شد کہ وجود فقیر مثل دریا است از دریائے معرفت' توحید' مشاہدہ' قرب' حضور' انوار' دیدار نور و عالم از علم حیّ و قیوم مِنْ لَّدُنِّیْ دریا است و حباب ہا وکف برآب دریا بسیار بیشمار است۔ ہر وقت کہ آب دریا حباب را فرو آب رود' حباب از ہوا خالی میشود و در آب دریا گم گردد۔ ہمہ آب دریا نظرمی آید' اگرچہ عالم تمام عمر تصرف کند در عمل ثواب مرتبہ حباب است نہ آب است وفقیر در دریائے دُرِ بی حجاب است۔ بے حجاب راچہ احتیاج ثواب است۔ درمیان عالم وفقیر وعلما واولیا ہمین فرق است، چنانچہ فرق حباب و دریا آب۔ اگرچہ حباب فوق الادب اصل حباب از آب است و اگرچہ حباب دریا گشت در آب فقیر دُر است۔ علما را مرتبہ دریا فقیر را مراتب دُر۔ پس معلوم شد چنانچہ علما را مرتبہ علم مطالعہ زبان کہ زبان در دہان تعلق بسر برد وفقیر را علم تصدیق القلب کہ علم تصدیق اسرار ساکن سینہ وقلب دارد۔ عالم ظاہر بزبان سبق دہد شاگرد را قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وفقیر عارف طالب اللہ را سبق میدہد بتوجہ ونظر و طالب اللہ با تفکر دل میخواند كَفٰى بِاللّٰهِ ومیداند بعیان حَسْبِيَ اللّٰهُ۔ اہل ظاہر را باطن و از علم باطن حجاب است وہمچنان اہل باطن را حجاب علم ظاہر است وفقیر عارف باللہ را ظاہر علم مطالعہ بہ چشم ظاہر نظر وعلم باطن روشن ضمیر ہم علم ظاہر تفسیر بیان وہم علم باطن عیان۔ ابیات

علم باطن معرفت رہبر خدا
باز دارد حرص و حسد و ز ہوا

بی زبانش علم خوانند از رسولؐ
علم باطن برد حاضر حق وصول

عارفان بے سر روند باپائے جان
آنجا جہان دیگر است دارالامان

ہر کہ دعویٰ بقلب حیات از کدورت خناس خرطوم نجات وسوسہ شیطان واہمات خطرات بقلب چنین دم زندگی قلب را گواہ مشاہدہ حضور انوار دیدار مشرف بیندگی۔ زندہ قلب ذاکر قلب از غلبات ذکر قلب غرق میشود در مشاہدہ نور جواب صواب الہام پیغام درماند از قرب اللہ و یا از مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضور۔ پس معلوم شد کہ عالم صاحب تحصیل علم زبانی قال راچہ قدرت کہ دم زند پیش عالم قلب حال۔ اگر دم زند با جذب غضب جلالیت خراب کند مجنون دیوانہ مجذوب و زندہ قلب صاحب حال راچہ قدرت است کہ پیش عالم روحانی احوال دم زند و صاحب احوال روحانی راچہ قدرت است کہ پیش عالم صاحب سرّ عارف وصال دم زند و صاحب سرّ عارف وصال راچہ قدرت است کہ پیش صاحب فنا بقا مُوْتُوْا

Marfat.com

قَبۡلَ اَنۡ تَمُوۡتُوۡا قولہ تعالیٰ یُخۡرِجُ الۡحَیَّ مِنَ الۡمَیِّتِ وَیُخۡرِجُ الۡمَیِّتَ مِنَ الۡحَیِّ دم زند وصاحب فنابقا راچہ قدرت است کہ پیش عالم فی اللہ ذات فی التوحید نور جامع جمعیت باللقا جمال دم زند۔ مراتب جامع درو ہم وفہم نگنجد لاحد ولاعد۔ ہرکہ مرشد روز اوّل از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات مشق وجودیہ مرقوم ہریک مراتب طے کناند دریک دم کہ تماشائے جملہ دم ہا در دم سرفراز عطابخشد کہ در دل طالب اللہ باقی افسوس نماند۔ بعد از ان وجود او لائق تلقین ارشاد فقیر میشود واز ارشاد فقیر طالب اللہ روز اوّل میگردد فقیر بر نفس دنیا شیطان کونین امیر۔ فقیر را قلب قالب ہفت اندام نور فکر او نور حضور مذکور او نور حضور ونفس او نور حضور وقلب او نور حضور و روح او نور حضور۔ مرشد کامل کہ طالب صادق را روز اوّل مرتبہ نور حضور نمی رساند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را مرشد خواند۔ وطالب بے نصیب احمق است کہ قدر فقیر' مراتب فقیر نور حضور نداند' مرشد خواند۔ محروم تمام عمر از معرفت بماند ناقص ہوا عجب وریا نَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنۡھَا اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

بدانکہ مرشد کامل طالب اللہ صادق را شش چلہ وشش خلوت وشش مجاہدہ دریکدم وبریک اثبات قدم ودریک مراقبہ وبایک توجہ وبایک نظیر عیان وبایک استغراق وبایک تفکر وبایک تصور وبایک تصرف یکتا گرداند و تمامیت رساند و ہفت اندام وجود را پاک وپاکیزہ نماند کہ باز چلہ وریاضت احتیاج نماند۔ اوّل چلہ خلوت تماشا ازل، دوم چلہ خلوت تماشا شکم مادر، سوم چلہ خلوت تصرف تمام عمر زندگی در دنیا، چہارم چلہ خلوت تماشا قبر، پنجم چلہ خلوت تماشا حشر، ششم چلہ خلوت تماشا ابد عقبےٰ بہشت جملہ را امتحان کند و برکشد۔ بعد از ان وجود طالب لایموت بقا لائق مشرف لقا کہ در وجودِ طالب اللہ در دل باقی افسوس نماند از ریاضت وصال بہتر است۔ از آزار دم وصال تمام عمر مطالعہ علم علوم قال۔ از ان جملہ بہتر است طرفہ زدمشاہدہ حضوری احوال لازوال۔ بیت

آن علم غیب است بکشاید ز راز — نہ مطالعہ قال باشد نہ آواز
علم است علم از علم در غیب دان — معرفت توحید اینست باعیان
جہل بر کفر است جاہل بر ہوا — عالمان را شد لقا قرب از خدا

طلب دنیا وطالب دنیا ہمہ جہل است وطلب اللہ وطالب اللہ ہمہ علم است۔ عین بخش وعین نما وعین صفا وباعین لقا دوام باحاضر مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ درین کتاب مطالعہ علم عین روشن ضمیر عیان در تصرف خود آوردن مشرق تا مغرب بتوجہ خاتم ختم تمام ملک سلیمانی۔ درین کتاب مطالعہ علم فی اللہ لقا انوار نفس را قتل کند تیغ ذوالفقار بتوجہ دیدار۔ درین کتاب مطالعہ علم حضور کہ ہفت اندام میگردد خاصہ خلاصہ نور بمد نظر اللہ منظور۔ بیت

ہر کہ خواہد میشود عارف خدا — روز و شب حاضر بود با مصطفیٰؐ
بے ذکر ذوق است فکر و فیض بر — در حضوری نور شد صاحبِ نظر

Marfat.com

ہر کرا باطن با توفیق قوت از طریق تحقیق میشود مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم صحبت صحیح، آنرا چہ احتیاج خواندن وردو بدست گرفتن تسبیح۔ ہر کرا قلب زبان کشاید و مشرف حضوری انوار دیدار و قلب بحضور اللہ اللہ میخواند، آنرا بدست تسبیح گردانیدن احتیاج نماند کہ مرشد صاحب قلب بتوجہ قرب حضوری اللہ بیک نظر میرساند۔ ابیات

خوش بیا اے طالبا طالب لقا　　　آنچہ باشد مال و تن را کن جدا

ہر کہ منکر از لقا محروم تر　　　کور مادر زاد باشد بے بصر

مرشد کامل آنرا گویند کہ طالب نجس نجاست اہل نفس خراب حال را بایک نظر بکشد از حرص، طمع، عجب، کبر و ہوا و باتوجہ برساند بہ معرفت اللہ بالقا۔

بانظر ناظر کنند عارف خدا　　　باتوجہ میکنند باحق عطا

از فکر فتنہ شود فربہ بنفس　　　ذکر فکر خام تر اہل از ہوس

طالب صادق از مرشد کامل دو مراتب طلب کردن ضرور فرض عین لازم است، یکے اعتبار در غرق در تصور کہ در تصور باشعور ہشیار۔ دوم در لاہوت لامکان مشرف دیدار۔ از ان دو مراتب بکشاید! یکی توفیق دوم تحقیق۔ ازین دو مراتب دو مراتب بکشاید۔ یکے در باطن مطالب کل محبت، معرفت مشاہدہ قرب حضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ دوم جملگی تصرف در تصرف آوردن غنایت۔ لایحتاج فقیر عاجز نیست، عارف است۔ فقیر مفلس نیست مراتب اعلیٰ با قرب حق تعالیٰ است، فقیر زشت نیست اہل بہشت است۔ فقیر حقیر نیست بر کونین امیر است این چنین عارف فقیر باطن آباد۔ اللہ تعالیٰ آنرا قوت جمعیت باطن دادہ۔ از اعمال ظاہر ورد وظائف ذکر، فکر، مراقبہ شد آزاد اخلاص۔ اینست مراتب فقر خاص الخالص۔ ابیات

چہار بودم سہ شدم دو ساختم　　　از دوئی بگذشت یکتا یافتم

این بود توحید رحمت حق عطا　　　این بود فی اللہ فنا رویت بقا

ہریک مراتب برکت شریعت محمدی علیہ السلام از علم عین است۔ عین بخش و عین نما باطن صفا۔

شرح علم

از مطالعہ علم زبان عالم زبان از مطالعہ علم قلب عالم قلب از مطالعہ علم روح عالم روح، از مطالعہ علم سر عالم سر از مطالعہ علم نفس عالم نفس۔ این ہریک علم عالم از علم معرفت توحید مطلق بعید، بلکہ اہل حجاب تقلید۔ فقیر را علم معرفت توحید علم الہام علم قال اللہ تعالیٰ وَ عَلَّمْنٰهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا قال اللہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ از اللہ سبق میخواند و مکان

Marfat.com

دیدار مثل بستہ نمی تواند وآنچہ سبق از اللہ میخواند یاد ماند وعلم مطالعہ دورمدور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم با محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تکرار گرداند۔ علم مطالعہ وعلم محبت وعلم معرفت وعلم مشاہدہ وعلم قرب وعلم حضور وعلم جمعیت وعلم فنا وعلم بقا وعلم یقین وعلم اعتبار وعلم انوار وعلم دیدار۔ اینست عین صراط المستقیم نصیب قلب سلیم طالب بحق تسلیم، علم جوہر ایمان وعلم غالب شدن برنفس وشیطان و دنیا۔ این چنین مراتب نصیب عالم است جاہل دین راہ نتوان رفت۔ این چنین عالم غیب دان وعالم باعیان کہ باطن از ہریک منزل مقام گنج خزانہ اللہ مید ہد نشان تلمیذ الرحمان اویسی قادری۔ عارف باللہ عالم باللہ حقیقی راحق شاش گویند۔ بیت

موسیٰ ہم چون مو می بیند گناہ   خضرؑ باطنی احوال بودند حق نگاہ

طالب کہ از مرشد تحقیق نکند خود را نصیب آن طالب احمق بے نصیب است۔ مرشد کہ برطالب مشرف نکند انوار دیدار پروردگار، آن مرشد بخیل بے توفیق رقیب است۔ مشرف لقا رب العالمین درعلم است۔ از علم ہیچ مراتب بیرون وبعید نیست و نہ خواہد شد۔ طالبِ لقا علم لقا خواند۔ بجز علم لقا دیگر علم نہ می داند۔ بیت

طاقتی باید لقا طالبِ لقا   بس گرانی بار بردارد خدا

علم لقا با توفیق است کہ علم لقا برحق تحقیق است۔ جملگی علم از علم لقا است۔ ہرکہ منکر از علم لقا مردہ دل روخجل بے حیا است۔ قال علیہ السلام اَلْحَیَآءُ مِنَ الْاِیْمَانِ۔ ہرکہ حیا ندارد ایمان از کجا آرد؟ مرشد عالم لقا با توجہ بعلم رساند و دردرس غرق طالب علم لقا میخواند۔ ابیات

صد بار با تو گفتہ شد اے طالبا!   بے نصیب ہرگز نیارد رو لقا

ہر کہ دعویٰ کرد من طالب لقا   مال و تن را کن فدا بہر از خدا

طالب لقا بایک دم و یک قدم   لائق لقا طالب بود اہل از کرم

دیدار در انوار بیند عارفان   در لاہوت لامکان صاحب عیان

آنچہ بینی از تصور شد لقا   اسم اللّٰہ می برد حاضر خدا

دیدار در دیدہ بود دیدہ بدل   دیدار در دل خوش ببین ای روخجل

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام رَاَیْتُ رَبِّیْ فِیْ قَلْبِیْ۔ بیت

باھوؒ در دل من یافتہ تحقیق تر   دل از دل شد پیشوا صاحب نظر

ہر عالم را کہ علم از معرفت اللہ نیست، آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم لقا نیست، آن عالم بی معرفت در قید نفس است۔ ہر عالم را کہ علم از علم بقا نیست، آن عالم در قید نفس بی حیا است۔ ہر عالم را کہ علم حضور نیست، آن

Marfat.com

عالم در قید نفس بی شعور است و ہر عالم را کہ علم از قرب اللہ نیست، در قید قہر نفس است ۔ ہر عالم را کہ علم از وصال نیست، در قید نفسِ زوال است ۔ بیت

نفس را بگذار طلب از روح گیر — تا شوی عارف خدا فی اللہ فقیر

قلب نہ لقمہ گوشت است نہ مضغہ دل ۔قلب پر معرفت محبت مشاہدۂ انوار مشرف دیدار است ۔مست ازان روز الست ۔

ابیات

مرشد شدی طالب شدی بی معرفت — گر مردہ را زندہ کنی عیسیٰؑ صفت

تا نگردد غرق فی التوحید نور — کی شوی عارف خدا اہل حضور

راہ فقرش دیگر است فیض وفضل — نظر بر توحید کن زان کن ازل

کس نیابم طالبے لائق لقا — در طلب اثبات جان دہ راہ خدا

پیش مرشد دم مزن ای لاف زن — بر زبان اللہ در دل طلب زن

بجز مشرف دیدار انوار مشرف حضور لقا بذکر فکر مراقبہ ورد وظائف ہرگز نگردد باطن صفا بجز مشرف دیدار لقا ہرگز مجلس حاصل نہ میشود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔مرشد عارف لقا طالب اللہ را روز اول مشرف لقا علم علوم آنرا واضح گردد از علم فنا و از علم بقا عالم در علم روحانی و ہم عالم در علم غیب دانی و ہم عالم قرب ربانی و ہم عالم در علم عین العیانی زندہ قلب و نفس فانی ۔این چنین مراتب صاحب تصور اسم اَللّٰہُ ذات با توفیق است کہ خاص الخاص طریق تحقیق است ۔ بدانکہ جثہ نفس طالب در مراتب نفس است و باجثہ قلب طالب در مراتب قلب است و باجثہ روح طالب در مراتب روح است و باجثہ سرّ طالب دیدار است و باجثہ یقین طالب در مراتب لقا بین است و باجثہ اعتقاد طالب در مراتب اتحاد است ۔بیت

گر بگویم شرح ہر یک ہر مقام — از ازل تا ابد کی گردد تمام

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ای جان عزیز! در علم درس و در علم مدرس علم حاصل کنندہ را نام عالم با مدرس ہمچنان ذکر کنندہ را نام ذاکر و فکر کنندہ را نام صاحب فکر و اہل مراقبہ را نام صاحب مراقبہ، ہر یکے را نام بکسب اعلام شد ۔ چنانچہ عارف ولی، صاحب مکاشفہ، صاحب محاسبہ صاحب مجاہدہ و صاحب مشاہدہ و صاحب مجادلہ و صاحب محاربہ، صاحب قرب، صاحب نور، صاحب حضور، اولیائے اہل باطن صفا، صاحب نفس، صاحب غوث، صاحب قطب، صاحب روح، ابدال اوتاد و صاحب سرّ و صاحب درویش، لیکن مراتب فقیر چیست و این مراتب باجملہ مجمل مجموعہ کہ در شمار آور دم منصب جملگی با ابتدا بوئے فقر ہم نمی رسند از فقیر است بے خبر از غرق فی اللہ فقیر توحید است نارسیدہ و ہر مراتب و ہر مراتب ایشان از فقر بعید، بلکہ

Marfat.com

نادیدہ اگرچہ بگفت شنید وہنوز درحجاب است، پردہ ندریدہ ۔ پس فقیر سرّ ہویت مراتب لاحد ولاعد لاہوت لامکان بعیان است عین ۔ ازان است فقیر راایں عظیم الشان است ۔ ذکر مذکور فقیر راز دیدار است کہ بادیدار است، قرب نور فقراز دیدار است کہ بادیدار است، مشاہدہ حضور فقراز دیدار است کہ بادیدار است ۔ این چنین مراتب دیدار از کدام اعتبار است؟ بگو جواب فنافی اللہ بے حجاب مرتبہ ۔ حدیث اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَ الْفَقْرُ مِنِّیْ ۔

آنست فقیر روز اوّل مشرف دیدار است و مراتب متوسط فقر غرق فی النور است و انتہائی فقر بالیقین باعتبار در مشاہدہ رویت مشرف دیدار ۔ مشرف دیدار را از کدام علم راہ است و مشرف دیدار را کدام سلک سلوک گواہ است ۔ مشرف دیدار را علم اسم اَللّٰہُ از اسم اَللّٰہُ ذات حاضرات مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سرور کائنات راہ است ۔ این راہ بعیان نظر نگاہ حضوری، نظر نگاہ حضوری قرب دیدار آگاہ از حق است کہ برحق است کہ جمعیت بخشندہ حق است و بیزار کند از باطل است کہ اصل بر باطن است و گواہ مشرف مشاہدہ دیدار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ چنانچہ بگفتن لَآ اِلٰہَ فنا از ہستی بود نابود گردد و بگفتن اِلَّا اللّٰہُ تاثیر اِلَّا اللّٰہُ وسیلہ میشود و در لاہوت لامکان بتوحیدمی برد و مشرف دیدار رب العالمین ۔ اِلَّا اللّٰہُ وسیلت النجات میگرداند ۔ بگفتن محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فِیْ مَابَیْنَ الْعَبْدِ وَرَبِّ حجاب و پردہ نماند ۔ این است مراتب مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا فنا بقا ۔ این است مشرف لقا در شریعت روا غالب تر از خواب معرفت و معرفت مشرف مولیٰ لقا از حق است کہ برحق است مشرف کنندہ حق است ۔ ہر کہ منکر از کلمہ طیبہ و منکر از اسم ذات و منکر از دیدار مردود طالب دنیا جیفہ و باز گشت خورد از کلمہ طیب، ہر آنکس کافر شود ۔ ہر کہ از کلمہ طیب باز گشت خورد، مرتد شود و مردود گردد عاق فی الدنیا والاخرۃ نامقبول ہلاک ۔ مرشدی و پیری کہ از کنہ کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ مشرف حضور نگرداند و در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منصب ندہاند، ہر آنکس احمق است نام خود را پیر مرشد خواند ۔ آری یقین است پیران زن مرید بسیار است و مرشد طالب دنیا قصاب آدم کش بے شمار است ۔ از ہزار کس باشد پیر مرشد کہ رسانندہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مشرف کنندہ بہ دیدار پروردگار است ۔

ہر دو جہان در قید علم قرآن است و علم قرآن در طی کلمہ طیب است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و کلمہ طیب در طی اسم اَللّٰہُ ذات است و کلمہ طیب و اسم اَللّٰہُ ذات ہفت اندام وجود را یکبارگی پاک و پاکیزہ گرداند، سراسر پردہ از وجود برخیزد و مشرف دیدار شود ۔ عجب مدار و انکار نیار کہ علم غیب الغیب رساند و علم باطن در باطن رساند و علم ظاہر وجود را بالتفسیر تاثیر پاک طاہر گرداند ۔ علم اللہ بس ۔ ہر کہ سوائے اللہ طلب کند اہل ہوس ۔ بدانکہ العلم دانستن است ۔ بعضی علم را از بسیاری مطالعہ علم بسر دردے در سر دماغ تصرف تمام مغز را سر دردی علم خود را ہوا انا کبر دماغ عجب پر میشود ۔ کل القال نماند برحال ۔ بعد از تحصیل طلب نکند معرفت اللہ قرب وصال و یا آنکہ از غایت بسر دردی دماغ برحال نماند

Marfat.com

عقل شعور۔ بعد از تحصیل علم عالم طلب مولیٰ کند قرب اللہ غرق نور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور و عالم کہ با جمعیت علم عالم بر حال ماند عقل، دانش، شعور۔ بعد از تحصیل علم طلب کند معرفت اللہ قرب وصال، مشرف نور حضور۔ در مشاہدہ حضوری لازوال است وگواہ علم و راہبر وصال است ۔سید را مشکل است بر مذہب نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و عالم را مشکل است ہم علما ہم عارف اولیا فقیر را مشکل است، باطن ظاہر یکے گردد۔ ہم غنایت ہم ہدایت۔

وعلم سہ حرف است ع، ل، م وعلم سہ قسم است ؛ علم نفس، علم قلب، علم روح و عالم سہ قسم است؛ عالم نفس و عالم قلب و عالم روح۔ عالم نفس ہمیشہ در علم عاق و عالم قلب ہمیشہ در مطالعہ علم عاقبت بالخیر و عالم روح ہمیشہ در مطالعہ علم عین۔ از نفس میبر اید علم ہوا از قلب میبر اید علم صفا از روح میبر اید علم طلب معرفت اللہ تعالیٰ لقا۔ پس معلوم شد کہ علم ظاہر عالم شریعت را فرض واجب سنت مستحب آنچہ علم ضروری و علم باطن عارف باللہ معرفت توحید آنچہ علم مشاہدہ قرب فی اللہ حضوری مجلس۔ عالم ضروری و عالم حضوری را ست نیاید چنانچہ مجلس آب و آتش، چنانچہ مجلس بینا و نابینا۔ دانا و آگاہ باش ! آنچہ غیر از سویٰ اللہ از دل بتراش۔ بر عالم قلب و بر عالم روح لازم است کہ با عالم نفس ہم سخن مباش کہ مردہ قلب افسردہ قالب را در قید نفس مطالب دنیا۔

بدانکہ فقر دو طریق است: فقر اختیاری اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ ۔فقر اختیاری را دو مراتب است یکے غنایت تصرف گنج خزانہ دل دوم غنایت تصرف گنج دنیا تمام۔ دوم مرتبہ فقر اختیاری ہدایت معرفت قرب اللہ با ولایت ۔مرتبہ غنایت در قید تصرف ہدایت است۔ دوم فقر اضطراری در بدر دریوزہ خواری محروم از غنایت ۔شب و روز در فقر شکایت۔ فقر اضطراری فقر مکب است ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ فَقْرِ الْمُکِبِّ۔ فقر اختیاری را اساس تصور اسم اللہؑ ذات، قرب حضور است نقش نقاش ۔ابیات

از میان نقش بین نقاش را ۔ معرفت توحید این است حق لقا
غرق فی التوحید شو در ذات نور ۔ اسم اللہؑ برد حاضر با حضور
من غلام قادریم و قادری ۔ ہم صحبتی با مصطفیٰؐ حاضر نبیؐ

نفس را قوت قوت چیست؟ وقلب را قوت قوت چیست؟ و روح را قوت قوت چیست؟ نفس را قوت طمع و قوت حرص ولذت مردار و قلب را قوت زندگی مشاہدہ حضور بینندگی قوت دوام بدارد و روح را قوت مشرف لقا قوت قرب اللہ غرق دیدار پروردگار۔ چون طالب اللہ را باطن روشن ضمیر واضح میشود نفس را از قوت طمع و حرص باز دارد و در قید قلب و روح نفس درآید نفس مطمئنہ میشود و صورت نور نماید۔ ابیات

گر بیائی طالبا توحید راز ۔ روح قلب و ہم سخن با تو آواز

Marfat.com

رفت نفسی از ہوا رحمت رسید | معرفت توحید دیگر راہ ندید

انسان راوصل نور۔بیت

کسی را نفس قلب روح نور است | فنا فی اللہ بود دائم حضور است

آخر انتہا مراقبہ با تصور اسم اللہُ ذات غرق آورد برد از مشرف حضور فی اللہ نور انوار دیدار پروردگار چیست و چہ باشد در یکدم آورد برد ہفت بار واگر غوطہ خورد در بحر مکاشفہ با جمعیت آورد بالذات مشرف دیدار۔ در یکدم از مراقبہ تاقیامت میشود خبر دار۔عیب وعجب مدار۔ در راہ حضوری معرفت قرب اللہ حضوری و ہر مقام ظاہر باطن حق باطل را با توفیق میکند تحقیق۔صاحب مرشد کامل نعم البدل است کہ مراتب نعم البدل معماہر دو جہان و ہر مقام قفل کشایندہ کلید از توحید است۔بیت

مرتبہ ایشان نباشد مرتبہ ہا | در فنا فی اللہ وحدت با خدا

ہر کہ از معرفت تصور اسم اللہُ ذات بخواند سبق' تماشا بر پشت ناخن بہ بیند چہاردہ طبق۔ساکن لاہوت ونظر لامکان۔این چنین مراتبین بدست آوردن از کامل مرشد آسان کار است۔مرشد یکہ عارف نظارہ است' آنرا مراتب عیان لاہوت لامکان بر طالب عطا بخش کردن چہ مشکل کار است۔ہر کہ کیمیا اکسیر میداند نگوید و ہر کہ نداند، بگوید و نیز میگویند کہ من کیمیا گرام، دروغی وکذاب است۔آن احمق مثل گاؤخر۔عاملان خویش را پوشد لایحتاج و مہوسان خراب خروشد محتاج۔معلوم شد کسی علم کہ عمل تصور تصرف اسم اللہُ ذات کامل حضور وعمل در دعوت ملاقات روحانی قبور علم جملہ کیمیا گر و صاحب ہنر۔ مراتب بحضور خود آوردن آنرا نیست مشکل و دور۔بشنو ای عزیز! اینست مراتب طالبان صادق و مرشد کامل اہل حضوری۔ای احمق اہل مغرور۔ابیات

بانظر و ز خاک را میگردانند زر | و ز سیم و زر بہتر بود عارف نظر

نظر عارف می رساند باخدا | بانظر عارف بخشد کیمیا

کیشناسد عارفان حق معرفت | بانظر زندہ کند عیسیٰؑ صفت

کامل در ہر علم آوردہ در معرفت فقر قدم برد و احمق ناقص لاف زند۔مرشد کامل فقیر معرفت و عامل در علم دعوت دم زندہ عیسیٰؑ صفت آنست جملہ کیمیا و جملہ علم و جملہ مرتبہ و جملہ حکمت و جملہ مقامات ذات صفات جملہ طے کند حیٌ قیوم۔ از حاضرات اسم اللہُ ذات طالب صادق را از حضرت آدم صفی اللہ جملگی ارواح انبیا نبی مرسل اصفیا خاتم النبیین رسول رب العالمین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واز محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم با ہر یک ارواح ملاقات اولیا اللہ ولی اللہ وعلما باللہ، غوث' قطب' ابدال' اوتاد' اہل مراتب منصب' مومن مسلمان تاقیامت با ہر یک دست مصافحہ کند و بنام آشنا

Marfat.com

شود۔ بعد از ان ملاقات باسلطان الفقر۔ این است سبق روز اول طالب صادق، صاحب لائق نظر ظاہر مثل حضرت موسیٰ کلیم اللہ و باطن بسیر سفر مثل حضرت نبی اللہ خضرؑ۔ مرشد یکہ روز اوّل طالب صادق را نرساند باین مراتب حقیقی احوال حقِ طالب بر مرشد وبال و مرشدی وطالبی نہ آسانکار است۔ در مرشدی و طالبی عظیم سرّ اسرار پروردگار است۔ این چنین مراتب راچہ داند کسانیکہ احمق گاؤ عصار است۔ علاج روح ہمہ از لذت و جمعیت و شوق معرفت از قرب اللہ بزرگی است۔ و افعال نفس ہم از سر ہوا لذت نجس تمامیت پلیدی و گندگی است۔ و اعمال قلب ہم حیات و زندگی بحق پسندگی است۔ کاملیت تصور آنست کسی را در تصور صورت در خواب بیدار کنند اگر مسلمان باشد بتوجہ تصور در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحضور با شعور مشرف گرداند۔ نعمت و دولت عزت و مشرف ہدایت ولایت غنایت تعلیم علم و تلقین تصور اسم اَللّٰہُ ذات بدہاند، چنانچہ در خواب بہ بیند بچشم روحانی چون از خواب بیدار میشود، حقیقت اظہار میکند بیانی وجود میگردد وظاہر ہر یکے را گردد باطن ظاہر۔ و اگر صورت کافر باطن در خواب تصور گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب گرفتہ در آتش دوزخ اندازد و در خواب عذاب آتش دوزخ معذب خراب گردد و تماشا بہشت دیدہ و لذت چشیدہ باشد و کافران چون از خواب بیدار شوند، بذکر کلمہ طیب با آواز بلند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اَلْاِسْلَامُ حَقٌّ وَالْکُفْرُ بَاطِلٌ۔

شرح ذکر

ذاکر از اہل تقلید بسیار است و حجت از انا حجاب بیشمار است۔ دلیل شرح ذکر ذاکر از اہل توحید مشرف دیدار است۔ ذکر یکہ حجاب پردہ بردار از فِیْمَا بَیْنَ الْعَبْدِ و پروردگار است۔ ابیات

ذکر یک درد است باشد لادوا شد شفا از درد و ذکرش بالقا

ذکر یک سوزست سوزد مغز و جان سوز از لاہوت بہ برد لامکان

اصل ذکر ہفت است با ہفت اندام قلب قالب بہ جان تمام و از ہر یک ہفت ذکر ہفتاد ہزار علم حکمت و ہفتاد ہزار قرب نور و ہفتاد ہزار از معرفت توحید دیدار کہ آنرا تجلی توفیق۔ از مشاہدہ تحقیق توحید، جمعیت تصور کل و تصرف کشایندہ از ہر گنج طلسمات وجود معمات مشکل لائق حوصلہ وسیع کامل الوجود اولیا اللہ عارف باللہ۔ جملہ ہفت ذکر عظیم و ہفت اندام قلب سلیم صراط المستقیم اینست علم باعتقاد و بالیقین، چنانچہ اوّل ذکر عظیم ذکر حامل شروع تلقین ذکر حامل در تصرف گنج غنایت لایحتاج طالب کامل الغنایت لاشکایت۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَذَابُ الْجُوْعِ اَشَدُّ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔ دوم ذکر عظیم ذکر نور بشروع تلقین ذکر نور از سر تا قدم ہفت اندام قلب قالب طالب اللہ را میگرداند در مشاہدہ نور ذاکر نوری مجاہدہ با تصور اسم اَللّٰہُ ذات مشرف حضور طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ سیوم ذکر عظیم ذکر

Marfat.com

بقا بشروع ذکر بقا غرق فی اللہ فنا۔ از ذکر بقا ذاکر مشرف معرفت لاہوت لامکان توحید لقا طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ چہارم ذکر اعظم مغز بیدار بشروع تلقین ذکر مغز بیدار ذکر غرق فی الانوار مشرف دیدار پروردگار باعلم الیقین و علم الاعتبار طالب یکبارگی رسید بہ مطالب بخشم، پنجم ذکر عظیم حی زندہ، بشروع تلقین ذکر حی زندہ ہفت اندام قلب قالب تمام زندہ با عیان لاہوت لامکان تماشا ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات کونین بہ بیند۔ ششم ذکر الحق حقائق حقیقت معرفت توحید حق بر دارد۔ باطل حرص، طمع، حسد، کبر، ہوا، ریا بگذارد و ناظر بانظر طالبان اللہ را روز اوّل میرساند بہ مجلس حضرت خضرؑ۔ طالب یکبارگی رسید بہ مطالب۔ ہفتم ذکر عظمت العظام محرم اسرار خدا نہ خداو نہ یکدم از خدا جدا۔ طالب یکبارگی رسید بر مطالب۔

آن کدام علم راہ است کہ مشرف شدن بدیدار اِلٰہ است۔ آن کدام علم بقا است کہ مشرف شدن برب العالمین بقا است کہ بدیدن دیدار خدا شد روا۔ بشنو اے احمق در قید نفس ناقص اہل ہوس، اہل خشم نالائق اہل غم وا ے بیدانش بی شعور مردہ دل بی خبر از معرفت اللہ قرب حضور۔ محروم از مدنظر رحمت اللہ نا منظور۔ شرح دیدن دیدار پروردگار قلب سلیم نہ قلب سلب مردہ وقالب افسردہ عالم جاہل حمار۔ کَمَثَلِ الْحِمَارِ یَحْمِلُ اَسْفَارًا ط طالب نفس و مرید دنیا در قید شیطان بدکار۔ ہر آنکس بعید از معرفت اللہ توحید ہرگز اعتبار نیارد بر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم در دنیا و بہ مولیٰ دیدار۔ مگو احوال او۔

بدانکہ بعض مردود اہل بدعت عکس معکوس حسن سرود بخط وخال تشبیہ میدہند بدیدار معرفت وصال، کاذب دروغی در مراتب زوال بے جمعیت و پریشان احوال۔ سویٰ اللہ غیر مخلوق را با صورت مخلوق تشبیہ دادن موجب کفراست و شرک است۔ بدانکہ ازل مقام است و ابد مقام است و از عرش کرسی لوح وقلم تا تحت الثریٰ مقام است و بہشت مقام است کہ باہریک مقام و در ہر مقام خدا تعالیٰ را تشبیہ دادن دیدار روا نیست و نیست روا کہ در مقام مشرف دیدار خدا گوید کافر شود از سر ہوا است۔ این است مراتب دیدار لقا کہ مشرف دیدار رب العالمین لقا محض فیض فضل عطا لقا است کہ رحمت و نعمت خدا است کہ از مرحمت خدا کہ از اسم اَللّٰہُ ذات پیدا میشود، شعلہ تجلی انوار کہ دران انوار و در آنوقت شان نشان جائے مقام ہیچ نہ ماند۔ آنرا آثار این است در لامکان مشرف لقائے دیدار۔ ہر کہ منکر میشود از قوم کاذب منافق کفار۔ دیدار لقا تحقیق است کہ باقدرت اللہ رفیق است۔ بیت

نیست آنجا ازل و ابد و نیست دنیا نہ بہشت
آن مکان لامکان است دیدار از سرشت

در انوار دیدار آنچہ میداند مثل بستہ نمی تواند و آنچہ کلام اللہ مع اللہ دور مدور میخواند تا قیامت یاد ماند۔ ابیات:

Marfat.com

الله ہر کرا خواہد نماید عین راز　　الله ہر کرا خواہد دہد قرب از آواز
الله ہر کرا خواہد بہ بخشد باحضور　　او نخواہد رانده گرداند ز دور

اینست علم راہ دیدارلقا۔ لقار اعلم گواہ آگاہ نگاہ۔ بعضی را لقا جمعیت بخش کند و بعضی از لقا مجذوب شود و بعضی را از لقا شب روز میشود دیدار آہ آہ اِنَّ لِلْمُشْتَاقِ الْمُدَبِّرِيْنَ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ ۔ اینست مراتب فرد توحید تجرید تفرید۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ۔ عمل صالح وعبادت قدیم متوجہ شدن بدیدارلقا کہ حاصل میشود واصل را از علم بقا۔ ابیات

گر شوم در غرق دیدارش دوام　　باھوؒ در ھو گم شده باھوؒ کدام
باخبر باھوؒ بود یاھو بخوان　　یاھو باھوؒ را برد باھوؒ نہ ماند
ہر کہ از خود گم شود آنجا چہ دید　　خوش ببین دیدار از خود خود برید
ہر کہ منکر از خدا و ز مصطفیٰؐ　　آن کاذب و مردود گردد بے حیا
گر لذت دیدار را شرح کنم　　کونین را بر نام او صدقہ کنم
گر بیائی زود بینی طالبا　　طالبان پیدا شوند بہر از لقا
اجل پیغام است موت از معرفت　　ہر کہ محرم موت شد طالب صفت

قولہ تعالیٰ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ۔ ابیات

ہر طرف بینم مشرف شد لقا　　آوردم رو بسوی قبلہ چو او قبلہ نما
از لقا اللہ رو نگردانم بجان گرجان بود　　اگرچہ از تن سر جدا جان میشود
جام نوش ہرگز نہ ترسد جان بی جان　　ساکن لاہوت نظرش لامکان
دیده بر دیدار دل باشتغال　　غرق فی التوحید عارف دم وصال
از لقا رو نگردانم دوام　　ہر کہ روئی گردانده کافر تمام

فقیر اہل اللہ کہ ہفت اندام با تصور اسم اَللّٰہُ ذات تمام نور ظاہر تصرف در خلق مشہور و باطن تصرف معرفت در ہژده ہزار عالم در مجلس انبیا و اولیا اللہ ذکر مذکور و در تمام فرشتہ موکل جن انس احوالات ظہور۔ اینست مراتب فقیر باطن معمور۔ این چنین مراتب برکت از تصور اسم اَللّٰہُ ذات است۔ از ہر مراتب حاصلیت ثواب است و از تصور اسم اَللّٰہُ ذات بے حجاب است لیکن از تصور شیطانی در بانی باخبر باش۔ بدانکہ اسم اَللّٰہُ ذات مثل فرمان است و صاحب تصور اسم ذات فرمان بر عارف صاحب نظر۔ ہر کہ اسم اَللّٰہُ ذات فرمان را با عزت نبرد ہر آنکس نافرمان فرعون شود۔ المطلب آنکہ کسیکہ

Marfat.com

بامشاہدہ باقرب اللہ دوام حضور حصول الوصول است، سخن او گاہے غلط وخطا نشود کہ از قرب اللہ قبول است برکت مستی الستی۔ این چنین فقیر را زبان سیف اللہ مثل تیغ زبان قتل قاتل میبر اید۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اُقْتُلُوا الْمُوْذِیَاتِ قَبْلَ الْاِیْذَآءِ۔ این مراتب راچہ داند اہل الہوا کہ در یک دم تمام عالم رامی کند فنا و با توجہ تمام عالم رامی کند بقنا بہ حکم خدا و با اجازت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کہ در علم عمل فقرا اہل حضور غرق توحید فی اللہ فناذ کرنور اسم اللہ جلالی جمالی ہرگز سخن او نباشد از حکمت اللہ تعالیٰ خالی۔ بیت

مست را فکری نباشد از جلال غرق فی التوحید اللہ با وصال

فقیر یکہ غرق دوام مشرف متوجہ بادیدار نظر نہ کند ہرگز بر جیفہ دنیا نجس نجاست گندہ بدبوئے مردہ حرام مردار۔ باید دانست کہ شیطان بر دشمنان خدائے غالب میشود و بروے غلبہ غفلت میکند و دوستان خدا بر شیطان غالب۔ آنکس کہ حقیقی بحق طالب اہل توفیق فی اللہ باحق رفیق بیشک۔ قولہ تعالیٰ اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْھِمْ سُلْطٰنٌ ط وَ کَفٰی بِرَبِّکَ وَکِیْلًا بر دشمنان خدا نفس ہوا در بدر میکند خوار تر خوار بحرص وطمع دوام حیران و پریشان و دوستان خدا بر نفس مرکب سوار۔ باعلم یقین و باعلم اعتبار و باعلم دیدار دوام حضوری و غرق فی النور۔ پس دوستان خدا از کدام عمل خیر شاختہ می شوند ودوستی، محبت، معرفت خدا از کدام چیز حاصل گردد؟ از مرشد کامل واصل را کدام مراتب است؟ یکی ذکر نور دوم تصور حضور و تصرف حضور و توجہ حضور و تفکر حضور۔ ذکر نور و تصور حضور ہرگز حاصل نمیشود بجز عمل دعوت اہل روحانی قبور۔ ہرکہ بر قبر اولیا اللہ باخلاص اعتقاد بزیارت میرود، آنچہ داند آیات با متصل اسم اللہ ذات و اسم اعظم کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قرآن بخواند و خواندہ باروحانی متوجہ گردد و بافکر مراقبہ درآید، روحانی بیشک درانوقت از قبرمی برآید چنانچہ میبر آید مار از پوست۔ پس آورد برد روحانی را از قبر ہمچنان است، چنانچہ غواص را آورد برد از آب دریا۔ اگر صاحب توفیق است می بیند و اگر مردہ دل است، نمی بیند اگرچہ تمام عمر بر قبر بخواند و بہ نشیند و صاحب باطن را از برائے کار دینی و دنیوی روحانی متکلم میشود۔ بزبان نفس اہل نفس را متکلم و روحانی بزبان دل وقلب صاحب قلب ودل را و روحانی متکلم میشود صاحب روح را بہ زبان روح و روحانی متکلم میشود بزبان سر صاحبِ سر را۔ از کلام وہم سخن و جواب باصواب روحانی ہیچ شک نیست و ہرگز خلاف شرع نباشد و نخواہد بود۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ برکت تصور حضور وذکر نور مراتب نور از ترک توفیق است۔ توحید و تصور حضور توکل تحقیق است از تجرید تفرید۔ ابیات

ذکر حق نور است فکرش باحضور بے حضوری ذکر فکر و بُعد دور

ذکر را بگذار مذکورش مگو احتیاجی نیست ذکرش روبرو

Marfat.com

نیز شرح دعوت اہل قبور

گر ترا علم است دانش باشعور   نظر کن بر مردگان اہل القبور
عاقبت تو جائے خانہ شد قبر   کس نہ بُردہ در قبر این سیم و زر
علم میباید علم بہر از عمل   جز محبت حق دگر باطل خجل

مرد عارف عالم باللہ آنست از قوت قرآن از قوت قرب معرفت اللہ در قبر قلعہ میسازد با جمعیت پر انوار از تجلی لقا مشرف دیدار کہ گرد دنیا ید نار۔ دعوت قبور ہر آنکس خواند کہ از حال از اہل احوال قبور کشف الانوار روحانی بوقت خواندن ہیچ حجاب و مخفی پردہ نماند۔ بعضی بخواندن دعوت قبور روحانی متکلم جواب صواب بعضی رجعت خوردہ خانہ خراب، بعضی بے حجاب بعضی درگریہ جان کباب بعضی بہ درد نور شب و روز آہ آہ از خوف رجا نظر نگاہ۔ المطلب آنکہ حقیقت حاصل کردن مراتب قبر عظیم کبیر و مراتب ادنیٰ قبر صغیر از کدام طریق باتوفیق تحقیق معلوم میشود کہ قبر چند قسم است و روحانی مراتب خطاب چند اسم است مراتب بامراتب منصب بامنصب احوال بااحوال۔ بعضی قبر اہل نفس در قید قبر معذب عذاب احوال خراب۔ بر قبر خواندن نفسانی آواز از جنونیت و خطرات و اہمات وسوسہ شیطانی بازی دہندہ و راہ زنندہ و دفع کنندہ و رجعت رجوع غیر بخشندہ زد برد ہرگز ہم مطلب بتمامیت نہ نبرد و بعضی قبر اہل دل روشن ضمیر تن مردہ جان زندہ فقیر اولیا اللہ بر قبر او خواند جمعیت سرشت بہ از جنت بہشت آواز مؤکل فرشتہ موافق حال احوال۔ شعلہ انوار از میان قبر زندہ مہمات مطالب رسد رستگاری و کم آزاری۔ و بعضی قبر اہل روح بخواندن خوانندہ از سرتاقدم طلوع زند تمام ہفت اندام بدن روشن میگردد ہمچون تابش روح و دل موج زند چنانچہ طوفان حضرت نوحؑ۔ روحانی ہم صحبت میشود و خوانندہ بہ مطالب رسد۔ و قبر اہل اسرار قدرت الٰہی بکشاید و بعینہٖ عین مینماید۔ و بعضی اہل اللہ نور است بر قبر ہم می نشینی خواند صاحب نور مجاہدہ مشاہدہ انبیا اولیا اللہ بیشک گردد حضور۔ عارف روحانی نور از ایمانست از ان قوت با مردم میشوند۔ از میان قبر او آواز ذکر حقیقت مذکور۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اِذَا تَحَیَّرْتُمْ فِی الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِیْنُوْا مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ۔ آواز از قبر روحانی و جمعیت جاودانی مراتب صاحب تصور اسم اللہ ذات حضور است، کسی را کہ ظاہر باطن یکی گردد۔ بیت

عمل قرآن و قبر قرب از خدا   این عمل حاصل شود از مصطفیٰؐ

قبر مثل خانہ شیر است و در قبر روحانی شیر نر بر قبر ہر آنکس خواند کہ قوت توفیق داشتہ باشد حضرت عیسیٰؑ و خضرؑ۔ بیت

قبر بیشہ شیر در قبر فقیر   شہسواری شیر خواند یا بصیر

قبر اولیا اللہ را قلعہ نور است و روحانی دوام مشرف حضور است۔ ابیات

Marfat.com

هر کرا شد معرفت وحدت لقا — خوش بخواند بر قبر آن اولیا
هر کہ خواہد معرفت توحید نور — شد حضوری راز با اہل القبور
باروحانی راہ روحی راہبر — باتصور می رود اندر قبر
با یکدگر شد ہم سخن با ہم کلام — ہر حقائق یافتہ و ز خاص و عام
ہر کہ این راہ نداند بے عمل — با وسوسہ خطرات شیطانی خلل
بے سرے رفتند اولیا — روز اول شد مشرف بالقا
باھوؒ تو بہر از خدا این راہ نما — سر ز گردن کن جدا بہر از خدا

عارف عالم باللہ کہ صاحب استغراق فی اللہ آورد برد اہل حضور پروردگار آنرا چہ خوف از مؤکل جنونیت و چہ احتیاج گرد گردیدن حصار۔ از وجود او شعلہ نور اللہ چون می خیزد کہ از گرمی عزت نور اللہ مؤکل و فرشتہ جنونیت از وے جملہ میگریزد۔

بیت

مرد باشد حق شناسد باحضور — آن وجود لائق است دعوت قبور

شرح دیدار لقا

بدیدن دیدار پروردگار مشرف لقا از کدام طریق موافق شریعت رواست۔ دیدن خدا پنج طریق: اول در خواب نوم الخیر۔ دوم مراقبہ مخ موت است محرم محبت و محرم معرفت۔ این را موت الوصال گویند و موت بلکہ از موت غالب تر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا کہ باعین العیان است، عارف لاہوت لامکان است۔ این را موت انوار ذات۔ از علم اجل فتوحات و موت غرق ذات الانوار مشرف کنندہ لقا دیدار عارفان اولیا اللہ ازین موت مطلق حیات یافتہ و موت معرفت و موت مشاہدہ قرب اللہ و موت مجلس انبیا اولیا اللہ را رفیق با توفیق تحقیق ساختہ و جثہ ممات را با جثہ حیات آراستہ۔ این است موت رحمت را از ہم سخن بے آواز مشرف تمام بے زبان کلام قُمْ بِاِذْنِ اللّٰهِ حَیٌّ فِی الدَّارَیْنِ۔ ولی اللہ درین مقام موت و حیات یکی گردد۔ ابیات

باتصور اسم اللّٰہ لازوال است — گر بہ بینم ہمہ اندر وصال است
کسے داند کہ ہرگز آن نداند — حجاب خود زخود رویت بماند حق نگار
مراتبِ عاشقان دیدار بین است — ز حق باحق رسد حق الیقین است
حیاتی شد بقا بہر از لقا شد — کسی این جا نہ بیند سر ہوا شد

Marfat.com

اگر گوید کسی دیدار فردا | کہ فردا شد بہ آنرا صد پیردا
خدا بیند مرا من چون نہ بینم | کہ امت از محمدؐ پاک اویم
لذتے و ز جاودانی لذت دیدار بہ | الٰہی مرتبہ دیدار دادی طاقت دیدار دہ

اہل محبت واہل ذکر فکر واہل معرفت واہل مذکور حضور واہل مقرب حق مشاہدہ نور واہل تجلی غرق دیدار واہل مشرف لقافنا بقادرویش فقیر ولی اللہ اولیااللہ واصل عاشق عارف عالم عامل جامع کامل مکمل اکمل رہنما خلق، غوث، قطب، ابدال، اوتاد، اخیار صاحب باطن معمور، وجود صفا ہم مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این چنین جملہ صاحب مراتب اہل نصیب راازکدام احوال شاختہ میشود کہ اہل اللہ اہل دیدار رانفس بیمار است و بیمار را گویائی وشنوائی وبینائی ولذتِ خوردن ذائقہ ہرگز خوش نیاید بجز حضور مشاہدہ دیدار وشنوائی دیدار وبینائی دیدار وگویائی دیدار ولذت ذائقہ دیدار کہ آنرا طعام نور سر انوار نور میگوید۔ ابیات

طلب کن دیدار دائم تا شوی طالب خدا | درمیان یک ہفتہ یابی معرفت وحدت لقا
ناقصاں را سال پنجہ کاملان را روز پنج | پنج پنجہ نیز ناقص عارفان یک روز گنج
پنج گنج نیز ناقص دم زدن بہ برد حضور | این مراتب جامع مرشد بود یا ذات نور
دم زدن ہم دیر باشد طرفہ زد حاضر کند | این مراتب انتہائے از خدا حاصل شود
این ہر یک مراتب ناقصان راراہزن شد طالبان | نادیدہ را دیدہ بہ بخشد میشود روشن عیان
باھو راہِ مردان باتوجہ بانظر ناظر قلب | در تصرف باتصور غرق کن در ذات رب

طالب طلبِ نام خود را ہمہ کس بہ مطالب خویش مطالعہ کتاب مطلوب شب وروز میخواند ومریدان طالب در طلب مردار بسیار است ومریدان در طلب طالب جیفہ بیشمار است وخلیفہ خلافت خلاف لاف زن از حد زیادہ کاراست۔ ابیات

کس نہ بینم طالبے توفیق تر | کس نیابم مرد مرید از نظر
ہم مریدی طالبی از بہر خویش | درپیش بسیار است بدکیش بیش

عارف عیان نظارہ بین مشرف دیدار است آنراامروز فرداچہ کاراست؟

گر نہ بیند کور مادر عیب نیست | سِرّ شد اظہار آن از غیب نیست
میدہد دیدار میگوید بہ بین | ہر کہ آواز او نہ بیند شد لعین
گر نہ بینم میشوم مشرک تمام | روئے من باروئے او باشد ہر مدام

قولہٗ تعالیٰ اِنِّیْ وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

Marfat.com

نور دیدارش نہ جثہ داشتند   نفس قلب و روح را بگذاشتند
باھوؒ ابتدا نور است آخر گشت نور   نور از شد نور، نور از شد ظہور

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلنِّھَایَتُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَتِ مرد آنست کہ با ابتدا و انتہا میرساند در یک ساعت اینست مراتب ظاہر توفیق و باطن بحق رفیق تحقیق۔ بیت

ہم چون ابلیس است مانع شد لقا   رحمت خدا بروے کسے را شد لقا

بدانکہ فضل لقا نصیب عالم فقرا عالم تفسیر وعلم عالم تاثیر وعلم روشن ضمیر وعلم ناظر نظیر وعلم بر نفس امیر وعلم فنا فی اللہ فقیر وعلم کیمیا اکسیر وعلم دعوت تکسیر وعلم تمام عالم گیر وعلم ذکر لازوال وعلم فکر فنا النفس وصال وعلم معرفت لازوال وعلم محبت احوال و علم طلب طالب یار وعلم مشرف دیدار وعلم ورد وظائف وعلم مراقبہ وعلم مکاشفہ وعلم مجادلہ وعلم محاربہ وعلم محاسبہ وعلم مذکور وعلم الہام وعلم نور وعلم حضور وعلم مجاہدہ وعلم مشاہدہ وعلم قرب وعلم قدس وعلم تمثیل وعلم وہم وعلم دلیل وعلم عیان وعلم تصور وعلم تصرف وعلم تفکر وعلم توجہ وعلم استغراق وعلم کلید وعلم قفل وعلم جامع وعلم جمعیت وعلم فنا وعلم بقا وعلم خلاف نفس وعلم صدیق القلب وعلم توفیق روح وعلم تحقیق سرّ وعلم اعتقاد وعلم اتحاد وعلم یقین وعلم تعلیم وعلم تلقین وعلم ہدایت وعلم غنایت وعلم ولایت وعلم لانہایت وعلم تجرید وعلم تفرید وعلم فیض وعلم عطا وعلم علوم وعلم حیّ و قیوم وعلم رسم رسوم۔ ہمہ علمہا از برائے تحقیقات حق و باطل برتن لباس شریعت بپوش و در شریعت بکوش و فرمان شریعت بردار و آنچہ غیر شرع بدعت نافرمان است بگذار۔ بعد ازان قدم در فقر بزن و روئے بدیدار اللہ معرفت آر و بہ ہر علم و ہر عبادت و ہر ثواب از برائے بے حجاب اللہ شدن، معرفت دیدار است۔ پس معلوم شد کہ مراتب دو قسم است: یکے مراتب مردار باطل۔ دوم مراتب دیدار برحق است کہ از حق است۔ خدا تعالیٰ کہ بندہ را پیدا کردہ برائے معرفت مشرف عبادت دوام دیدار نہ از برائے مردار۔ قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنِ اَیْ لِیَعْرِفُوْنِ۔ باید دانست کہ در علم عالم بسیار است۔ از ہزار کس عالم کہ علم خوانندہ مشرف دیدار است۔ بجز علم دیدار دیگر علم نداند بجز دیدار نخواند وشاگرد و طالب مرید آنرا سبق از علم دیدار دہد۔ بہ تحصیل علم دیدار رساند۔ قولہ تعالیٰ حَسْبِیَ اللّٰہُ ۔ وَ کَفٰی بِاللّٰہِ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ جواب بگو علم دیدار را از کدام علم راہ است؟ وعلم دیدار را کدام علم گواہ است وعلم دیدار را کدام آشنا و رفیق ہمراہ است۔ علم دیدار تحقیق است از اسم اَللّٰہُ کہ اسم اَللّٰہُ بدیدار اللہ رساند وعلم دیدار را گواہ حاضرات کلمہ طیبات است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۔ ہر کہ کلمہ طیب را از کنہ کلمہ طیب میخواند کلمہ طیب بہ مشرف دیدار گرداند۔ واستاد عالم علم دیدار رفیق مرشد کامل با توفیق است کہ بانظر توجہ روشن ضمیر باعیان گرداند و بانظر تصور حضور برساند۔ پیر مرشد کہ علم حضوری مشرف دیدار نداند طالب مرید را در مرتبہ ذکر فکر خراب گرداند ہر آنکس احمق است کہ نام خود را پیر مرشد خواند۔ دیدار فضل العطا بخش

Marfat.com

خدا۔ اینست مراتب عارفان مشرف لقائی۔ ہر کرا باور نباشد مردہ دل کورچشم بے حیا۔ قولہٗ تعالیٰ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى اگر کورچشم رامینمایم وبگویم بہ بین کورمادرزاد کے بیند از کورچشمی۔ بی یقین مصاحب شیطان لعین۔ ابیات

در درس دیدار خوانند بے زبان — بے چشم عارف بہ بیند باعیان
شد مطالعہ موت علم از معرفت — عالم دیدار باشد این صفت
جسم انوارش بحاضر داشتند — نفس و قلب و روح بگذاشتند
اصل از نور است وصلش نور شد — ابتدائے انتہائے بحضور شد
مرشدے باشد چنین عالم لقا — طالبان را میکشد کبر و از ہوا

عالم چند قسم است: عالم درعلم تفسیر وعالم درعلم مشہور وعالم درعلم شب و روز بورد وظائف مطالعہ دعوت بذکر فکر مذکور و عالم در علم دنیا دماغ پُر ہوا محروم از معرفت خدا بہ کبر مغرور و عالم در فنا فی اللہ دیدار نور و عالم درعلم مجلس محمدی حضور۔ کہ اساس فقر بہ علم فقہ است وعالم فقہی دو قسم است۔ یکے فقہی از مسائل تاثیر فقہ فنائے نفس۔ این عالم عارف باللہ تقویٰ توفیق از دیدار است کہ بے زار مردار است۔ دوم فقہی فربہ نفس درانا، کبر، ریا در قید ہوا۔ ابیات

موسیٰؑ را معراج شد و ز معرفت — اگر باشد خضرؑ عیسیٰؑ صفت
مردہ را زندہ کند با دم نظر — ہمچو قصہ مجلس موسیٰؑ خضرؑ
ہر کہ بیند از گناہ در خود نگاہ — ہر کہ یابد راہ بنماید براہ

نیز شرح کل جز

دیدار ہیچ مقام تعلق ندارد نہ امروز دنیا نہ فردا قیامت نہ بہشت کہ اللہ تعالیٰ را در مقام تشبیہ دادن موجب شرک است۔ پس دیدار چہ طور میشود؟ از سرتا قدم علم می بخشد نور و در آن انوار میشود دیدار و در آنوقت دیدار را ہیچ مقام جائے نباشد نام آثار این است لاہوت لامکان۔ بشنوای احمق پریشان! لائق دیدار آنست کامل انسان علم مسخرات جنونیت در قید آوردن طریق دیگر است وعلم مسخرات مؤکلات فرشتہ در قید آوردن طریق دیگر است۔ علم مسخرات ملاقات مجلس ارواح انبیا اولیا اللہ مومن مسلمان در قید آوردن بخواندن واسم اعظم وجود معظم توفیق دیگر وعلم ذکر فکر ورد وظائف سیر طبقات ہفت طبق زمین و نہ فلک آسمان تماشائے عرش کرسی و مطالعہ لوح محفوظ این دیگر است۔ این چنین مراتب باہمہ بے جمعیت پریشان احوال بعید و بے خبر از معرفت اللہ قرب توحید وصال وعلم انوار مشرف شدن دیدار پروردگار این

Marfat.com

توفیق با تحقیق دیگر است وعلم فنا وعلم بقا وعلم صفا وعلم مشرف لقا این توفیق طریق است با تحقیق دیگر است ۔ وعلم سرّ اسرار، معرفت، محبت مشاہدہ، طلب طے حیّ و قیوم روشن ضمیر واضح معلوم فتح الابواب، فرحت روح زندہ قلب، نفس معذب خراب شب و روز از تصور اسم اَللّٰہُ ذات جان کباب، بے حجاب فی اللہ دوام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم بحضور مشرف نور بمد نظر اللہ منظور با توفیق این طریق تحقیق دیگر است ۔ این جملہ علم علوم حیّ و قیوم وجملہ علم رسم رسوم بریک قدم و در یک دم و بیرنج و بیریاضت بحکم اجازت طرفہ زد حاصل کند و اولیا اللہ واصل شود ۔

آن کدام راہ است آئینہ کل و جز نما روشن صفا مشرف لقا معلوم کنندہ کل و جز مخلوقات آنچہ فنا بقا تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاضرات است و تحقیق با توفیق حاضرات کلمہ طیبات است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ این راہ کلید است ۔ این راہ منکر ہر آنکس باشد کہ بیدین مصاحب شیطان لعین از اہل تقلید است و برین راہ جان فدا کنند ہر آنکس طالب اللہ کہ در طلب دیدار توحید است مثل حضرت رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ است ۔

شرح تصور برزخ مشاہدات وحال لازوال بے مثل بے مثال

باید دانست تصور تصرف برزخ توجہ اصل تفکر بروصل است آنرا برزخ گویند ۔ تصور برزخ بجز مشاہدات دیدار انوار تجلیات آنچہ ذکر، فکر، مراقبہ، ورد وظائف کہ تعلق وہم خطرات واہمات عمل نفس شیطان عمل دنیا ہر سہ را از دل جدا گرداند میکند منسوخ ۔ تصور مشاہدات غیب الغیب انوار از قرب اللہ دیدار است ۔ تصور مشاہدات از تصور لقا است از قرب اللہ لقا است ۔ تصور مشاہدات از تصور نور از قرب بمد نظر اللہ منظور است ۔ تصور مشاہدات از تصور ذکر الہام مذکور از نفس فنا روح بقا نہ از تماشائے حور قصور است ۔ ابیات

در تصور شد تصور راز حق	میبراید در مطالعہ دل ورق
و ار دانی ہر علم شد راہنما	روزِ اوّل سبق خواند از خدا
خرمی خوشوقت گردد راز بین	عین را باعین بیند بالیقین
عالم و فاضل شود عارف کرم	از علم عین است عالم را چہ غم
علم رسم و با رسوم مردگان	مردہ قالب زندہ قلب علم دان

باید دانست کہ راہ مشرف علم مشرف کنندہ بالقا و رسانندہ بہ مقام کبریا از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات و حاضرات حاضر کنندہ تماشای کل مخلوقات از کلمہ طیب است لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۔ این چنین راہ حاضرات حضور نور از ہزار کس عامل عارف داند کہ صرف فقیر است ۔ و ہر آنکس مکمل داند کہ بر کونین امیر است و ہر آنکس اکمل داند کہ بر ہر مخلوقات

Marfat.com

غالب قدیراست ۔مردہ دل چہ داندکہ درقید نفس اسیراست ۔اگرخواہدکہ ناخواندہ علم آنرا یکے گرددا ین مراتب عالم کلمات ربانی است وبخواندن کلمات ربانی نفس مردہ وقلب زندہ بعین العیان ۔قولہٗ تعالیٰ قُلْ لَّوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمٰتِ رَبِّيْ لَنَفِدَ الْبَحْرُ قَبْلَ اَنْ تَنْفَدَ كَلِمٰتُ رَبِّيْ وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهٖ مَدَدًا ۔ بیت

کی تواند اسم اللّٰہ را شمار — اسم اللّٰہ ذات را باخوش نگار

ازتصوراسم اللّٰہ صاحب تصور بے حجاب است وجملہ ثواب کہ مینماید کل وجزثواب وبے حجاب درآید ۔بعدازان ازگرمی انوارمشرف دیدار بارگرانی ربانی جباری قہاری برداشتن وجود کامل انسان است، بہ ہیچ حال پریشان نگردد۔

المطلب آنکہ ہرطالب کہ محرم شود آواز روحانی الہام یابدازقرب ربانی واعتبارنیارد واسم اللّٰہ ذات واعتبارنیارد برگفتہ مرشد بزرگوارپس معلوم شدکہ آن طالب خود پسند باخود ہوادرقید نفس نیابدراہ صفا ۔این چنین طالب بے ادب بے حیا، بلکہ بے نصیب ازمعرفت اللہ محروم ماند ۔ازتوحید بعیداین مطالب است کہ برطبع خود مطلوب است ۔اگرمرشددرباب طالب ظاہرباطن توجہ نکند وباطالب رفیق باتوفیق نگردد، طالب ہرگز بہ ہیچ مقام مطالب نرسد، اگرچہ تمام عمرہم صحبت بامرشد اخلاص سالہاسال براحوال گرمی سردی مردی نامردی گاہی رجا گاہی خوف ۔این نیز مراتب ازخرد ہوشیاری است بااختیاری خود ۔ہرکہ ازخود رود راہبر آنرا اسم اللّٰہ شود ۔ہرجائیکہ خواہدمی رود، مہم توفیق ومہم تحقیق طالب آنست کہ جثہ باجثہ مرشد وطالب یکے گردد، چنانچہ قلب باقلب قالب باقالب روح باروح ونفس بانفس ہفت اندام با ہفت اندام ۔این است مراتب فنافی الشیخ تمام کہ مرشد مرتبہ خود عظیم بامراتب طالب قلب سلیم مبدل گرداند ۔این چنین راہ رااثبات قدم گویند استقامت ۔قولہٗ تعالیٰ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ بموافق این آیت کریمہ قولہٗ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ این مراتب عالم حق الیقین است ۔ابیات

علم باعین است عالم باعیان — این چنین عالم بود عارف عیان

مردہ دل عالم بود قہر از خدا — خون خورد آدم ز رشوت با ریا

عالم آن باشد کہ باشد حق پسند — مسئلہ گوید مردمان از وعظ پند

قولہٗ تعالیٰ اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ ابیات

ہرعلم قرآن و حدیث آواز دل دان — ہر کہ عالم شد شدہ عارف عیان

علم یک نکتہ است الف لام میم — ہر کہ خواند الف علم دل سلیم

دال بہر از شد دلالت دم کرم — دال شکنندہ ز دل خطرہ صنم

صورتے دل یافتن از علم دال — شد دلالت دال قرب و حق وصال

Marfat.com

دال دیدار از دہد وحدت لقا　　　دال دل را صیقل است بہر از صفا

شرح فقیر عالم

عارف باللہ اولیا اللہ تلمیذ الرحمان غالب بر نفس شیطان۔ دنیا دنبال او سرگردان، پریشان۔ دنیا ہر چند با عجز انکساری عرض کند، قبول نشود۔ این چنین فقیر اویسی سروری سرمدی فقیر اہل انوار و فقیر اہل دیدار و فقیر اہل بقا و فقیر اہل لقا و فقیر اہل باطن صفا و فقیر اہل حیا و فقیر اہل دوام مجلس مشرف حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و فقیر اہل نفس فنا۔ باید دانست ایجان عزیز! اَلصِّدْقُ یُنْجِیْ وَالْکِذْبُ یُهْلِكُ حَقًّا ثُمَّ حَقًّا و بعزت اللہ فقیر آنچہ میگوید از حکم خدا و بفرمودہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوست نہ از سرِ ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرا از نور ارواح بقدرت ازلی پیدا کرد از کرم فیض فضلی۔ از آنوقت و از ان روز مشرف دیدار رب العالمین با استغراق متوجہ بالذات نور ذات لقا یکدم و در یک ساعت و یک لحظہ و یک لمحہ و یک طرفہ زدم مشرف غرق دیدار خدا۔ نبود دم دم جدا، در ازل مشرف لقا با خدا دوام و در دنیا عمر تمام مشرف لقا خدا دوام۔ اگرچہ ظاہر ہمسخن با مردم عوام باطن با مشرف دیدار دوام۔ و در قبر مشرف دیدار دوام و در حشرگاہ قیامت بدیدار دوام و در بہشت بدیدار دوام و نظر نگاہ کردن بجانب حور و قصور بر من حرام۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم خُلِقَتِ السَّادَاتُ مِنْ صُلْبِیْ وَخُلِقَتِ الْعُلَمَآءُ مِنْ صَدْرِیْ وَخُلِقَتِ الْفُقَرَآءُ مِنْ نُوْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی قولہ تعالیٰ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ ط یَهْدِی اللّٰهُ لِنُوْرِهٖ مَنْ یَّشَآءُ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اَلْاٰنَ کَمَا کَانَ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ شَیْءٍ یَرْجِعُ اِلٰی اَصْلِهٖ۔ ابیات

اصل من نور است با دیدار نور　　　وصل من شد دائم با حق حضور
ہر کہ منکر از اصل وصل از خدا　　　کاذبی مردود گردد سر ہوا

نور تصور حضور تصرف مغفور در وجود ہفت اندام من چنان آمیختہ، چنانچہ شیر در آب۔ اگر من نور حضور را بگذارم مرا نور حضور نمیگذارد۔ اگر من از سوزش گرمیٔ دیدارِ انوار تجلیات عاجز میشوم و بگریزم بہ نفس مطالب، نور حضور بر من میگردد غالب۔

بیت

ہر طرف بینم دہد دیدار خویش　　　ہر طرف بینم نماید پیش پیش

من عالم علم دیدار نور بینم، بجز علم دیدار دیگر علم ذکر، فکر مراقبہ ندانم و نخوانم کہ جملہ علوم از اللہ برائے دیدار است۔ جائیکہ دیدار است نہ صبح نہ شام نہ روز نہ منزل نہ جا نہ مقام در ذات بیمثل مثال معرفت لاہوت لامکان وصال از میان از اسم اللہ ذات و حروف انوار تجلیات می خیزد انوار تجلیات و در آن انوار می بیند لقا دیدار۔ اینست مراتب فقر مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ

Marfat.com

تَمُوْتُوْا۔
ہیچکس طالب نمی بینم باعتبار لائق مشرف دیدار باطالب اللہ مطالعہ علم دیدار تکرار گردانم وطالب اللہ را مشرف معرفت دیدار رسانم۔من علم درس دیدار دانم ومیخوانم۔این مراتب برکت رفاقت محمد رسول و بارفاقت یاران محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وبرفاقت پنجتن پاک۔دشمن ایشان دوام خراب وہلاک۔قولہٗ تعالیٰ قُلْ لَّآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّۃَ فِی الْقُرْبٰی۔ قولہٗ تعالیٰ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَ یَغْفِرْلَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۔ابیات

باعیان دیدار بینم و ز کرم　　کوشش پپوشم نماندم باچشم
طالبان اللہ را اللہ بس　　درمیانش کس نگنجد ہیچ کس

درذات انوار دیدار است۔بیرون از انوار دیدار نیست کہ انوار بے مثل است کہ مطلق معرفت نور اللہ وصل است وانوار بسیار۔بعضی تجلی نور وبعضی تجلی شیطانی نار است۔درانوار کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وآواز سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ سِرِّ ھُوْ ھُوَ الْحَقُّ لَیْسَ فِی الدَّارَیْنِ اِلَّا ھُو۔درنار شرک وکفر صورت کافران اہل زنار صنم بسیار است کہ محروم ازمعرفت پروردگار است۔بیت

این وجود بود لائق شد دیدار　　حق را بردار باطل را گذار
این مراتب عارفان بر دین قوی　　ہر دمی گویم محمدؐ یا نبیؐ

درراہ حضوری ذکر،فکر،زبان کبر مراتب ہوابعید گرداند ازتصور توحید اللہ ذات است۔

راہ حضوری را بود از اہل راز　　از قبر باھوؒ میبرآید ھو آواز

مطالعہ علم از اللہ غیب خواندن ہرکہ بحضور مدرسہ علم خواند،آنرا بظاہر علم خواندن احتیاج نماند۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّہٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُہٗ تصور درسکوت نعم البدل فیض فضل کہ بیرون برکشد از خطرات خلل۔اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔بدانکہ ذکر رادوگواہ است۔یکے بذکرتاثیر روشن ضمیر باعیان۔دوم گواہ ذکر ذاکر بانظر ناظر وفکر را نیز دوگواہ است۔یکے ازفکر فنانفس۔دوم گواہ بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام می باشد بحضور حاضر۔ازتاثیر ذکر ذاکر باعیان نگردد ناظر واز فکر مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نشدہ حاضر،آنراذکر زوال بہ خطرات است وفکر از فتنہ نفس وہمات بے خبر از ذکر فکر معرفت اللہ ذات است۔

Marfat.com

شرح فقروشرح مرتبۂ فقیر

فقیرکہ بدین صفت موصوف باشد فقیراست صادق وفقیرکہ بدین صفت موصوف نباشد کاذب وفقیر پنج گنج است وپنج حکمت است و در حکمت پنجاہ ہزار علم است و در ہر علم پنجاہ پنج ولایت است و پنجاہ پنج عنایت است وپنج پنجاہ تصور است۔ باتصور توجہ باتفکر توحید کلید لازوال باقرب اللہ وصال از ازل تاابد دریک دم بگذارد بہ مشاہدہ حضوری احوال۔اوّل مراتب فقر فنا الفنا۔دوم مراتب فقر بقا البقا۔سویم مراتب مشرف لقا۔فنا کرا گویند؟ وبقا کرا گویند ولقا کرا دانند کہ مثل بستہ نمیتوانند۔مراتب فنا وبقا یُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَیُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ۔فنا دریکدم تمام عالم رافنا گرداند وبقا دریکدم تمام عالم رابحیات رساند۔بموجب مرتبہ حیُّ القلب وممیت النفس،بموجب ہستی ونیستی،بموجب سختی وآسانی وبموجب ویرانی وآبادانی،بموجب جمعیت و پریشانی۔این است مراتب فقیر برکونین غالب امیر روشن ضمیر،برجملہ مخلوقات صادق عارف برمسند فقیر سریر اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔درحکم حاکم عالمگیر۔این است مراتب اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰہُ۔فنافی اللہ فقیر بدین صفت مثل حضرت رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ کہ بدست دارد کلید کونین رامعرفت توحید۔فقیرکہ بدین صفت موصوف نباشد،از اہل تقلید زن مرید۔باید دانست کہ کامل انسان ہمیشہ درطلب مولیٰ دیدار است وناقص وچون احمق ہمیشہ درطلب دنیا جیفہ مرداراست۔بیت

معرفت توحید حکمت ہر سہ شد راہبر خدا
بامطالعہ دل ورق شد غرق اللہ فی بابقا

غوث قطب اگرتمام عمر بریاضت مجاہدہ تصرف کند،ہرگز بابتدائے مرتبہ فقر نمیرسد کہ ابتدائے مرتبہ فقر مشرف لقا است و در مرتبہ مشرف لقا حاصل کردن مرتبہ نفس فنا است و درمرتبہ نفس فنا حاصل کردن زندہ قلب روح بقا است۔پس مرتبہ فنا بقا بغیر از مشرف لقا ہرگز نمیشود حاصل وفقیر نگردد واصل۔درمیان مرتبہ غوث ومرتبہ فقیر چہ فرق است کہ از عرش تاتحت الثریٰ طیر سیر جملہ مقامات،طبقات زمین وآسمان ومطالعہ علم لوح محفوظ وہفتاد ہزار منزل فوق العرش درعمل وبا یک نظر درحکم غوث قطب است۔این چنین مراتب ابتدائے وانتہا میگویند طبق عن طبق ہوائے نور کہ فقیر ہرگز نظر نکند بطیر سیر ہوائے نور کہ دوام غرق انوار مشرف دیدار ومشاہدہ باقرب اللہ حضور بمد نظر اللہ منظور۔بیت

فقر یک سِرّ است اسرار خدا ابتدائے انتہا بیند لقا

فقیر را قوت از لقا است وتوجہ از لقا است وجمعیت از لقا است ومشاہدہ حضور،قرب از لقا است۔وذکر فکر فنا بقا ادب حیا از لقا است واتحاد یقین باصدق صفا زندگی قلب،تزکیہ نفس از لقا است وگویائی وشنوائی از لقا است۔طالب مولیٰ درطلب لقا است وطالب دنیا بے حیا است۔مجلس اہل لقا وبی حیا راست نیاید۔ابیات

Marfat.com

مرتبۂ فقر است بافخر از نبیؐ فقر را دشمن بود اہل از شقی
عالم او باشد غلام اہل از فقر عالمان را برد حاضر بانظر

عالم مثل طالب فقیر برعالم غالب ۔ اگر عالم در طلب مولیٰ جانفدا طیار است' فقیر را بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رسانیدن آسان کار است ۔ در وجود طالب اللہ سہ چیز است ۔ یکے نفس' دوم قلب' سیوم روح ۔ نفس طالب شب وروز در طلب شہوت' زن فرزندان' فربہیٔ صحت جان' طول العمر بے حیا ہوا است کہ از ہوا است ۔ قلب طالب شب وروز بدرد شوق تعطش نور روشن ضمیر صفا است کہ در طلب مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کہ شفیع شفقت شفا است ۔ وروح طالب شب وروز در طلب مشرف لقا است کہ از جذب خدا است کہ از رحمت لطف عطا خدا است ۔ طالب اللہ را سوگند است قسم باللہ ثم باللہ کہ روز اول از مرشد عالم سبق علم طلب کند بخواند اللہ ۔ از اسم اللہُ ذات تصور حاضرات مشرف میگردد لقا و اصل لقا اصل از مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است ۔ مرشد کامل عالم دو مدرسہ علم درس در سینہ دارد ۔ یکے درس مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و درس لقا در وجود طالب اللہ ذکر پیدا میشود کہ ذاکر عیان نظر بر لاہوت لامکان ۔ گواہ ذکر یکے عیان دوم ناظر و در مدرسہ درس علم مجلس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم در وجود طالب فکر پیدا میشود کہ از فکر فنا مشرف حضوری حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ۔ ابیات

طالب از مرشد طلب دیدار کن دیدار حاصل میشود از انوارِ کن
طالب از مرشد طلب ذکر خدا سبق خوانی از خدا وحدت لقا
طالب از مرشد طلب قرب از قبر رویتی دیدار بینی راز بر

اگر مرشد میرساند و مشرف کند لقا خدا با دیدار و طالب بے یقین بے اعتبار است' عاقبت مردود ۔ اگر طالب بالیقین با اعتبار است' یک دم جدا نگردد از دیدار غلبات انوار غرق فی اللہ دیدار ۔ طالب اللہ را معلوم حقیقت تصور حقیقی با توفیق و تصرف تحقیقی توجہ مرشد رفیق ۔ ابیات

طالب شدی مرشد شدی کامل کدام روز و شب دیدار بین ہر صبح و شام
طالب صادق بود برحق نگار طالب کاذب بود خدمت شمار
کس نیابم طالبی لائق لقا نیست لائق طالب احمق بی حیا
باھُوؒ بہر خدا دیدار دہ تیغ بر گردن زنم سر پیش نہ
بی سرش طالب بود اسرار بین بی سرش حاضر شود اہل یقین

باید دانست کہ عالم را فتویٰ از علم روایت است و فقیر عالم را فتویٰ کشتن و گردن زدن بنفس از علم ہدایت است و عالم ولی

Marfat.com

اللہ رافتویٰ ازعلم ولایت است و درویش عالم رافتویٰ ازعلم غنایت است و عارف باللہ عالم رافتویٰ ازعلم دیدارعنایت است۔بیت

عالم شدی فاضل شدی عارف کجا　　معرفت قرب است و از علم و لقا

طالب اللہ راچہ درکاراست دوازدہ سال وتمام عمرتصرف کند بی شمار۔طالب اللہ رامشرف دیداراست خواہ یکدم خواہ بر یکقدم دیدارمشرف میشود خواہ وقت مرگ جانکندن خواہ درقبرمشرف دیدارمیشود خواہ درحشرخواہ دربہشت مشرف دیدار میشود۔طالب صادق رونگرداند شب وروز درخدمت مرشدے جانفشاند و بااعتقاد بماند بموجب آیت کریمہ قولہٗ تعالیٰ اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیۡعُ اَجۡرَ الۡمُحۡسِنِیۡنَ مرشد کامل راطالب خواندہ ناخواندہ برابراست کہ علم درجات است۔علم درجات روز اول عطا بخش کند فیض فضل کند ازتصوراسم اَللّٰہُ ذات۔

بیت

بر زبان الف و بدل تصدیق بے　　باز احتیاجی نیست خواندن الف بے

ہر مطالعہ علم بہر از شد لقا　　طالب حق سبق خوانند از خدا

سبق خواندن از خدا سنت رسولؐ　　شد علم تحصیل عالم حق وصول

قولہٗ تعالیٰ اَلرَّحۡمٰنُ ۙ۝ عَلَّمَ الۡقُرۡاٰنَ ؕ۝ خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ ۙ۝ عَلَّمَہُ الۡبَیَانَ ۝ تمامیت تحصیل علم جامع جمعیت بشرف اللقا مشاہدہ بعین الجمال صاحب قرب اللہ مع اللہ وصال و درنظراہل عالم باللہ دوری خدابے معرفت ہم مطلق جہال نفس وخصال علم مشرف لقا مشاہدہ حضوری بخشد حاضرکند۔و بے حضوری مشاہدات دیگرعلم حجاب اگرچہ عمرضائع میشود۔بیت

علم معراج است محرم سربسر　　عالم و عارف بود صاحب نظر

عالم نفسانی درقید طمع، حرص بند و عالم روحانی مشرف علم لقا اللہ پسند علم۔عالم نفسانی از جلالیت علم بسیارغصہ درخشم و عالم روحانی ازجمالیت بینائی دارد معرفت چشم۔مجلس اہل چشم واہل خشم راست نیاید۔

شرح مراقبہ

شرح مراقبہ بخش خداوشرح مراقبہ ملاقات ملازم مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، شرح مراقبہ باطن صفاوشرح مراقبہ علم علوم فیض عطاوشرح مراقبہ نفس راباز داشتن ازکبر، ہوانفس واز ہستی ونیستی، ازبودنابودگردد مطلق فنا، شرح مراقبہ ازتصوراسم اَللّٰہُ ذات مردہ وجودمیشود بقامشرف وحدت معرفت لقا، شرح مراقبہ قلب میگرددلحظہ

Marfat.com

چاک چاک از تصور اسم اللہُ ذات ہفت اندام طالب پاک پاک شرح مراقبہ از غلبات محبت روشن ضمیر بعیان دل بیدار دوام و مشاہدہ دیدار۔ طالب بینا را بر مشاہدہ دیدار کلیہ باید آورد اعتبار۔ این مراتب قلب قالب پر نور اللہ محمود است۔ طالب کہ بر دیدار مشاہدہ حضوری دیدار قرب اللہ نیارد اعتبار مردود است۔ شرح مراقبہ مصافحہ دست باہر یک انبیا اولیا اللہ شرح مراقبہ غرق با توفیق و باطن آنچہ می بیند ظاہر دریابد با جمعیت تحقیق بشرط آنکہ مراقبہ نعم البدل را واقف احوال باشد' در فیض فضل لازوال باشد۔ مراتب روز اول وَ اَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ بر وعدہ حقیقی باوصل باشد مراتب جمعیت یعنی جمال باشد۔ این چنین مراقبہ است برحق کہ از حق حقاً بعزت اللہ باللہ ثم باللہ و مراقبہ بخطرات شیطانی بسیار است و مراقبہ وسوسہ جنونیت نفسانی بیشمار۔ مراقبہ واہمات آفات دنیا مثل خیال پریشانی از حد زیادہ کار است۔ ابیات

طالب بیا طالب بیا طالب بیا ❊ بر تو کنم دیدار وحدت حق عطا

طالبے خواہد اگر دیدار دم ❊ دم کہ بادیدار شد اہل از کرم

در مطالعہ غرق شو فضل از لقا ❊ این مراتب عارفان رویت نما

المطلب آنکہ طالب دیدار آنست در طلب دیدار حاصل کردن دیدار اول از دنیا وضو کند و از عقبےٰ غسل سازد و دوگانہ نماز یگانہ۔ یک رکعت ترک نفس فنا' دوم رکعت توحید توکل بروح لقا۔ بعد از ان سلام گوید بینائی اسلام آید آنچہ لاسوی اللہ از دل بشوید۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ طالب نام تحقیق است و مرشد نام توفیق است۔ طالب کہ در نیک و بد مرشد جاسوس پریشان است' آن طالب مرشد را بدتر از شیطان است۔ مرشد کہ طالب را حقیقت احوال مشاہدہ پیش از تلقین از ازل و از ابد و از دنیا ماضی' حال' مستقبل مشروحاً طالب را ننماید' آن مرشد لائق تلقین نشاید کہ مرشد ناقص ناتمام۔ تلقین از و گرفتن مطلق حرام است۔ اول قاعدہ علم فقر اینست کہ آنچہ علم علوم در قید رقم رقوم بہ لوح محفوظ مرقوم طالب را مرشد بہ سبق اول میکند معلوم۔ اینست مرشد مراتب شیخ مخدوم۔ مراقبہ دوام اہل تقلید را و مراقبہ دوام بادیدار اہل توحید را و تو از ان کدامی؟ ناقص طالب مرشد ہر دو را رہزنی و سلک شکست و سلب با گناہ کبیرہ صغیرہ یا بلذتِ نفس بشریت ہمچنان خراب کنند و شکستہ سازد چنانچہ آب آتش و مرشد کامل را و طالب کامل را ہیچ زوال نرسد' لازوال است' اگرچہ شب و روز با گناہ او مثل حباب در وجود او مثل دریا آب۔ اگر ہزار پلیدی در دریا افتد' دریا تاریک و رنگ بدل نخورد و ناپاک نگردد۔

بیت

دل مرا دریا زان دریائے ھو ❊ از ازل تا ابد موجش پاک زن

ہر کرا از تصور اسم اللہُ ذات ہفت اندام وجود پاک است' آنرا از محاسبہ چہ باک است؟ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

ہر کہ باستغراق اخلاص قلب روح اتفاق خود را در بیعت معرفت لباس بر تن پوشیدہ با مراقبہ آورد مراقبہ با تصور اسم اللہُ

Marfat.com

ذات طرفہ زد آنرا بحضور برد و از حضور مشرحاً جواب سوال آورد' چنانچہ در باطن حکم محمدی از مجلس محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسیدہ بچشم ظاہر یافت و دید۔ پس معلوم شد کہ مراقبہ بحسب اربع عناصر از خطرات خام خیال بیان است' بلکہ این بیان مراتب حیوانی بے جمعیت پریشانی است۔ مراقبہ بحسب عیان کہ بعین از ان است مراقبہ بحسب روح دلیل آگاہ سلطان الوہم کہ قرب اِلٰہ است کہ کل و جز در نظر و نگاہ است۔ مراقبہ بحسب سِرّ اسرار پردہ پرور از مشرف دیدار پروردگار بالیقین و باعتبار۔ ہر کہ منکر از دیدار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شفاعت او نکند' از و بیزار بلکہ از امت نباشد۔ روز حشر روئے او مثل خرس و خوک و سگ و حمار۔ مراقبہ بحسب نور در مشاہدہ قرب حضور' مراقبہ بحسب ابرار حیات البقا مشرف لقا خدا۔ مراقبہ بحسب جوہر نور ایمان' ترک دنیا' غالب بر نفس و شیطان۔ این پیدا و پنہان ہفت مراقبہ و ہفت اندام و ہفت کلید و ہفت قفل و ہفت حکم و ہفت حکمت و ہفت طلسمات وجودیہ و ہفت گنج یک جا گردد' یک وجود میشود بعد از ان قدم در فقر زند کہ این ابتدا ہفت تختی الف ب طفل خوانی حروف قاعدہ فقر است۔ بعد از ان شروع از لاہوت لامکان لانہایت' لاعد و لاحد فقر برسد کہ محقق مواحد را مراتب فقر گواہ شاہد راہ است کہ راہ گواہ قرب اِلٰہ است۔ بیت

ہفت را بگذار ہر یک ہفت در   تا شوی عارف خدا صاحبِ نظر

المطلب آنکہ این جہان دار الفنا دنیا است کہ مردمان نفسانی لذات از نفس میگیرند و دل افسردہ' سیاہ مردہ باحسرت بمیرد۔ جہان دار البقا کہ جائے روحانیت است خفتہ اند۔ حقیقت احوال خود را ہیچکس نگفتہ اند۔ بعضی قبر خاک نور بہشت روضہ پاک است و بعضی قبر نار پر آتش خار معذب خراب با حساب۔ و فقیر اہل نفسانی و اہل روحانی کونین را تماشا بین قدرت اسرار ربانی عارف حق الیقین۔ بجز دیدار دیگر راہ نہ طلبند و نور دیدہ و نخر یدہ خرم باشوق وصال' اگرچہ ظاہر زیر بار علائق عوائق اہل عیال۔ مثل شتر است' خار بخورد و بار بکشد و ہیچ کس را آزار ندہد۔ بار گرانی بر دارند' عارف پروردگار اند۔ ابیات

عارفان دیدار روز دیدار بین   دیدۂ دیدار با عین الیقین

دیدہ با دیدار بردہ عین را   عین را باعین بیند شد لقا

گر نبودے این مراتب ہر دوام   کس نگفتے کاملان ختم الاتمام

نیست دیدارش بدم دیوانگی   نیست دیدارش ز حق بیگانگی

در شریعت شد بدیدارِ خدا   در شریعت یافتم دیدار را

دیدار دہ مرشد بود دیدار بر   کامل و اکمل بود صاحبِ نظر

Marfat.com

بی طمع طالب بود جان فدا — مال و تن گردد تصرف راه خدا
با یقینش تاقیامت دم قدم — طالبی باشد چنین اہل از کرم
ذکر فکر کشف بہ برد باھوا — باز دارد معرفت قرب از خدا
طالب از مرشد طلب دیدار کن — دیدار حاصل میشود بایک سخن
جز بدیدارِ دگر دلدار نیست — ہر کہ فانی شد بما آن یار نیست
باھوؒ در ھو خویش را پیچیدہ — مرا از برائی دیدار خود آفریدہ

باید دانست کہ علم دیدار لقا تحصیل کردن و باعلم لقا بقا مراتب مشرف لقا در عمل آوردن و کامل شدن در معرفت لقا آسان کار است لیکن در مراتب لقا محو شدن فی اللہ فنا و در مراتب فی اللہ فنا حاصل کردن باللہ بقا و بیرون برآمدن از ناشائستہ عجب کبر ہوا مشکل خیلے دشوار است۔ مگر توفیق بخش پرودگار۔ مراتب دیدار نہ گفتگو لاف گزاف است تحقیق توحید معرفت اللہ لاہوت نور پاک صاف است۔ ہمچنان مشاہدہ حضوری قرب اللہ دیدار میشود نام نشان منزل مقام مخلوق ہرگز نبود مثل مثال رویت ربوبیت بعین الجمال وصال۔

ہر کہ می بیند بنماید ترا — بعد ازان معلوم کن رویت لقا

این چنین نصیب عارفان عاشقان فقیر اولیا اللہ۔ ابیات

عبادت عاشقان عین از عنایت — بجز دیدار دیگر نیست طاعت
چہ خوش خرم بلذت راز دیدن — بعین از عین بین باحق رسیدن
کسے اینجا رسیدہ بالقا شد — فنافی اللہ کہ دائم باخدا شد

در مدرسۂ دیدار طالب اللہ ہر آنکس سبق اللہ خواند کہ دیدار اللہ را قدرت عزت تعظیم داند۔ قدر دیدار دان عارف رسیدہ لاہوت لامکان۔ ابیات

ہر کہ گوید دیدہ ام من غیب را — ہیچ کس باور نیارد جز خدا
غیب بینی دیدہ بادیدار بین — نیست آنجا نفس نی شیطان لعین
ہرکہ می بیند بود بر خود گواہ — معرفت دیدار حاصل شد الٰہ
غیب دان داند بہ آنکس غیب دان — دیدنی دیدار باچشم عیان
چشم سِر عینک دران شیشہ نگر — خوش بہ بین دیدار را صاحبِ نظر
ہم ناظرم ہم حاضرم ہم بالقا — ناظر و حاضر کنم طالب بیا

Marfat.com

ہر کہ شب و روز متوجہ غرق دیدار است، مرتبہ او فقیر ولی اللہ۔ ہر کہ از دیدار منکر است، مرتبہ او فَفِرُّوْا مِنَ اللّٰہِ۔ ابیات

کور مادر زاد طالب بی نظر — کور طالب کور رفتہ بی بصر
کور را گر می نمایم آفتاب — کور بیند ہر طرف یابد حجاب

اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات

اولاً موت است بعد از معرفت — و ز چہار بگذرد یکتا صفت
پنج را با پنج دارد ہوشیار — نہ یکطرف یک یکطرف عارف شمار
نہ گرسنہ میشود یک سیر تر — گر یک گرسنہ میشود نہ در امر
دہ دیو خود در وجودے بند کن — بعد ازان ارشاد مردم پند کن
معرفت توحید جملہ شد او را — ہر کہ یک را یافتہ عارف خدا

علم غیب خاصہ خدا داند و علم غیب شب و روز بندگان خاصہ عارف خدا خواند، اہل ایمان کہ ایمان بر علمِ غیب آوردن است۔ ہر کہ ایمان بر علم غیب نیارد، ہرگز ایمان ندارد و بموجب این آیت کریمہ قولہ تعالیٰ لَا رَیْبَ فِیْہِ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بموافق این حدیث نبوی قال علیہ السلام مَنْ عَرَفَ اللّٰہُ لَا یَخْفٰی عَلَیْہِ شَیْءٌ بموجب آیت کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَیْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ کَبِیْرٌ۔ فقیر عالم اللقا بہ تصدیق القلب چنان با توفیق بستاند کہ علم ظاہر زبان تمامی نسیان گرداند، از الف بے یک حرف یاد نماند۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ رَبَّهٗ فَقَدْ کَلَّ لِسَانُهٗ۔ فقیر را قرب و عزت و عظمت و شرافت و کرامت و جمعیت و فخر و حکمت و امر و حکم و تصرف و توجہ و تفکر و تصور و غالب شدن بر کونین امیر روشن ضمیر، تجلیاتِ ذات انوار عیانی، واقف احوال اسرار قدرتِ سبحانی از علم دیدار است بجز مطالعۂ علمِ دیدار بدیگر آوردن بر فقر امر دارد و فقیر را بذکر، فکر، ورد وظائف، مراقبہ چہ در کار است؟ ابیات

مرشد دیدار دیدارش نظر — بانظر ناظر کند موسیٰ خضرؑ
این شرف شد امتی از مصطفیٰؐ — نَحْنُ اَقْرَبُ یافتہ قرب از الٰہ

این مراتب فقرا اے احمق گمراہ! باید دانست کہ ہر یک مراتب سلک سلوک ابتدا از قرب الٰہ و انتہائے مجلس حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم است کہ ابتدا و انتہا متوسط دیدار است کہ عطا اللہ فیض فضل بخش پروردگار است۔ ابتدا و انتہا مراتب را نا تمام است۔ و الّا نہ ابتدا و انتہا یکے نام است۔ ہر کہ مشرف شود برب العٰلمین در خواب و در مراقبہ دیدار، تمام عمر دیدہ او خواب نگیرد۔ شد بیدار و اگر میگیرد خواب او مشرف حضوری بی حجاب۔ ہر کہ مشرف شود بدیدار، آنرا خوش نیاید

Marfat.com

دنیا جیفہ مردار۔ ہر کہ این دوگواہ ندارد' از مشرف دیدار ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّھَایَۃُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ محبت راہ از قرب الٰہ است کہ آخر با قرب اللہ است۔ طالب راہ است کہ از قرب الٰہ است آخر بہ قرب الٰہ و ذکر فکر ذوق وشوق ومراقبہ مکاشفہ راہ است کہ از قرب الٰہ است' آخر با قرب الٰہ است۔ تصور تصرف' توجہ' تفکر معرفت' توحید راہ کہ مشرف دیدار راہ است کہ با دیدار قرب اللہ آگاہ ونظر نگاہ است۔ پس معلوم شد کہ مرشد کامل انتہا در مراتب ابتدا نماید۔ بدیدار مشرف کند ابتدا وانتہا یاد نماند۔ این است مراتب عین باعین۔ بیت

گر بگویم دیدہ ام مدعی بادعویٰ در کور چشمی کے بہ بیند سگ مثال خوک خر

دیدار وروشنی انوار دیدار بر طالب چنان شود غالب چنانچہ بر آتش آب۔ بیت

با دمے دیدار ببرم شد حضور شد مشرف بالقا در غرق نور

طالب چشم کور را اول مرشد داروئے بینائی چشم روشنائی بخشد۔ بعد از ان بنماید دیدار دائم۔ ہر کہ را با ایمان لازوال و اولیا۔ قولہ تعالیٰ اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ عالم حکم دیدار میفرماید ومرشد کامل دیدار مینماید۔ درمیان فرماید ونماید فرق است۔ بر فقیر فرض عین است کہ جملہ تصرف گنج وملک سلیمانی وجملہ ارواح انبیا واولیا اللہ روحانی وجملہ فرشتگان تسبیح خوانی وکل وجز آنچہ دنیا است در قبض قید آوردہ۔ این چنین مراتب فقر اختیاری ترک توفیق گویند وچنانچہ دنیا تمامی در تصرف درآرد' دست بدست فی سبیل اللہ تصرف کند یکبارگی بگذارد۔ فقر را توکل تحقیق است' غنایت حال وہدایت احوال است بغیر از غنایت فقر اضطراری مطلق شکایت است۔ بیت

توحید سرعطا است کہ تقلید سرخطا است
از دست نارسا ست کہ مکارہ پارسا است

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی تا آنکہ طالب اللہ دیدار از تماشاء کونین نشود بیزار، ہزار بار استغفار باروشن غیر سواد سویدا دیدہ از دل دوام نگرد دبیدار بالیقین باعتبار خیلی دشوار مشکل کار محال است رسیدن بہ معرفت مولیٰ وصال ومشرف شدن دیدار پروردگار است۔

دیدۂ دیدار مارا از ازل معرفت دیدار مارا شد فضل

اگر کسی تمام عمر تصرف در مطالعہ علم کند، صاحب تحصیل عالم فاضل است' علم را میداند ومیخواند از باطن' توحید' معرفت' قرب اللہ حضوری بی خبر محروم ماند واگر کسی تمام عمر تصرف در ریاضت کند و بریک پائے استادہ صدسی سال مجاہدہ کشد آنرا از طریقت' معرفت باطن' لقا بقا فنا ہیچ خبر نبود از خود ہیچ کس نشد بجز توفیق مرشد کامل تحقیق۔ از سالہائے سال عبادت ثواب از ان بہتر است بتوجہ مرشد یکبارگی میکند بے حجاب اللہ بے حجاب۔ ابیات

Marfat.com

مرشدی باشد ترا مراتب راہنما — طلب کن از مرشدی رویت خدا
حافظ شدی عالم شدی زندہ زبان — و ز بی خبر تصدیق وحدت بے عیان

عجب دارم از ان احمق قوم کہ بعضی طائفہ اہل بدعت فرعونی شیطانی اہل شرب نفسانی می بیند مرتبہ کفار اہل ابلیس اہل زنار ومیگویند یافتہ ایم معرفت دیدار رحمان ۔ اساس این اہل بدعت برخلاف است وگفتہ ایشان سخن لاف است ۔ ابیات

ہر کہ می بیند بدیدار خدا — آن طالبان را بانظر ببرد لقا
در معرفت دیدارِ حق ناظر کند — بانظر مجلس نبیؐ اللہ برد
دم دلم دیدار میبردہ حضور — روح را روحی برد اہل القبور
لائق دیدار اول دیدہ کن — دیدہ دیدار را زان دیدہ کن
نیست منزل نیست آنجائے مقام — غرق فی التوحید فی اللہ شد تمام
طالبے موسیٰؑ طلب دیدار جو — باھُوؒ معرفت دیدار موسیٰؑ را بگو

دیدار بہ تصرف تصور مرتبہ باعتبار است ۔ خدمت ماہ وایام دوازدہ سال شمار است ۔ بیت

باھُوؒ طالب دیدار از خود خود جدا — از میان خود رفت می بیند لقا

زن، فرزند، مال، ذکر، فکر، خیال، طمع، نفس مردار باز دارد از معرفت اللہ دیدار ۔ دیدار مشرف لقا در نماز است ۔ آن نماز دوام مشرف معرفت نور حضور ۔ دیدار راز است ۔ ابیات

سر رود در سجدہ دل باشد باخدا — روح شد باحق مشرف اتحاد بالقا
این نماز عارفان با دل حضور — فرض عین است این نماز بالضرور

باید دانست کہ انسان مخلوق است واللہ قادر حیؔ قیوم غیر مخلوق ۔ پس معلوم شد کہ مخلوق را چہ قدرت است کہ بہ غیر مخلوق اللہ برسد و معرفت قرب وصال جمال حضوری حاصل کند و مشرف دیدار لقائے رب العٰلمین میشود ۔ دیدار مشرف لقا حضوری شرح اینست ہر کہ منکر از مشرف دیدار لقا ملعون بیدین است ۔ المطلب آنکہ علم ذکر، فکر، تلاوت وظائف مراقبہ مجاہدہ بعید است از قرب اللہ توحید راہ مشرف دیدار علم است ۔ مراتب عین العلم اعلیٰ قرب مشرف دیدار حق تعالیٰ علم تصور اسم اللہُ ذات ۔ مطالعہ غرق بخواند از دل سبق ورق اسم اللہُ ذات علم معرفت توحید است تیز تر میشود ۔ از باد و برق برمرکب نفس براق طالب دیدار میشود طرفہ زد مشرف گردد بدیدار ۔ درمیان بندہ خدا نیست حجاب سنگ کوہ ۔ اینست مراتب بالیقین باعتبار ۔ ابیات

تا نہ بینم من بچشم خود خدا — نیست باور گفتہ درویش را

Marfat.com

ہر کہ می بیند بود در غرق نور | معرفت توحید اینست حق حضور
بی سری سجدہ کنم حاضر خدا | این نمازے عارفان را از لقا
بی سری سجدہ بود ہم بی جبین | نیست آنجا آسمان و نی زمین
بی چشم بینم بخوانم بے زبان | معرفت لاہوت اینست لامکان
سجدہ در نور است رو رویت دوام | قبلہ در قبلہ بود قبلہ تمام
ہر سہ قبلہ قرب بخشد در نماز | معرفت توحید اینست فضل راز
نفس نورش قلب نورش روح نور | اہل نوری را نمازی شد حضور
دل پریشان نمازی کی روا | دل بخطرہ نفس شیطان و ہوا
نماز معراج است می بیند خدا | عارفان را در نمازے شد لقا

باید دانست کہ عارفان دوام در نماز است و دل عارفان مدام در نماز است و روح عارفان تمام در نماز است ۔ نماز با راز است و راز با نماز است ۔ مرشد نور الہدیٰ از علم دیدار سبق میدہد کَفٰی بِاللّٰہِ ۔ وطالب صادق میخواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ فَاتَّخِذْہُ وَکِیْلًا ۔ این چنین مرشد مشرف کنندہ را دیدار مخدوم است و مرشد یکہ بذکر فکر مراقبہ حبسِ دم طالب اللہ را سبق میدہد طالب ہرگز بہ مطلب نرسد، مرشد ناقص از معرفت اللہ محروم است ۔ لیکن معرفت بسیار طریق است ۔ خاصہ معرفت مشرف دیدار با توفیق است و مشرف لقائے خدا با تحقیق است ۔ بشنو! اگر کور چشم مادر زاد را گفتہ شود کہ ببین دیدار پروردگار میگوید کہ دیدار فردا است' از انکہ مطلق امروز در حجاب پردہ است و اہل چشم بینا با عیان دوام مشرف دیدار اللہ رحمان ۔ از ہیچکس نہ لرزد کہ امروز فردا یکے گردد ۔ قولہ تعالیٰ وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی ابیات

ہر کہ در دنیا نہ بیند حق لقا | بے نصیبے او بود آخر کجا
آخرت او حور خواہد ہم قصور | بے نصیبے او ز دیدارش حضور

قولہ تعالیٰ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی ۔ این است مراتب نصیب عارفان لقاے احمق بے حیا! ابیات

از ناف تا سر جلوہ انوار حق | آنچہ می بینم ازان دیدار حق
حق و باطل را کنم تحقیق تر | میبرم دیدار طالب را نظر
زندگی شد بالقا بینندگی | بی لقائش زندگی شرمندگی

مرشد عارف کہ روز اول طالب اللہ را دولت عظیم دیدار رب کریم مشرف و نصیب نکند' آن مرشد لائق ارشاد نبود ۔ مرشد عارف نور خدا آنست کہ طالب اللہ را دوام در باطن مشرف کند بدیدار و ظاہر طالب در مطالعہ علم و در شریعت ہوشیار ۔

Marfat.com

دانیکہ چنانچہ حضرت خضرؑ را آب حیات از ظلمات، ہمچنان عارفان از تصور اسم اللہ ذات یافت حیات ۔ بیت

خضر را طالب کنم بہر از خدا منکہ طالب با حضوری مصطفیٰؐ

حضرت خضر از مرتبۂ فقر امت محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شب و روز تمام عبرت و حیرت برد قرب ایشان کہ مع اللہ مشرف دوام بمد نظر رحمت اللہ منظور دیدار میشود ۔ ابیات

خضر را خبری نباشد از قرب وحدت لقا شرف امت را تمام از مصطفیٰؐ
فکر فرحت نفس و ذکر راہزن طالبان دیدار را بس این سخن
باتوجہ میبرم دیدارِ حق زیر پائے تو شود جملہ طبق
با الف اللہ رسانم باحضور این مراتب عارفان است غرق نور
عالم شدم در علم توحید از خدا احتیاجی نیست علم از سر ہوا
علم شیطان است کبر و بے کرم گر بگویم کہ انا شیطان میشوم
علم قرآن است قرب و معرفت علم آن باشد بود نبویؐ صفت
خلق باخُلق است باخالق تمام نیک خصلت ہمچو نبویؐ والسلام

عالم فقیہیے کہ فربہ نفس، مردہ دل سیاہ باا و ہم سخن مشو کہ بی خبر از باطن معرفت الٰہ و آنرا نباشد از باطن آگاہ بر نفس خود نگاہ ۔ اساس و مخ ہر علم علم تصوف سخنان خدائے تعالیٰ و رسول خدا اُم العلم احیاء العلوم از علم تصوف حیّ قیوم کل و جز علم را حقیقت حق باطل میشود معلوم ۔ ہر کہ علمِ تصوف نخواند سیاہ دل در جہل و در نفاق بماند ۔ علم تصوف علم فقہ است از فیض اللہ ۔ علمِ تصوف سلک سلوک فقر است ۔ صفت القلب تصدیق باتوفیق بحق رفیق صدیق تحقیق، فضل اللہ ۔ علمِ تصوف عارف رحمت اللہ ۔ مانع از علم تصوف از قوم زندیق ۔ ابیات

گر بے علم عالم شدی بے معرفت جاہلی علم است خرِ عیسیٰؑ صفت
تا نیابی معرفت راہبر خدا طلب کن مرشد شوی تو اولیا

طالب اوّل از مرشد طلب کند کل و جز مخلوقات ذات صفات حاصل میشود در یک سخن کن ۔ مرشد چہار حرف است ۔ م ر ش د حرف 'م' مشاہدہ حضور معرفت معراج ۔ از حرف 'ر' رازِ حق غرق فی التوحید نور ۔ از حرف 'ش' شہوار عارف نظار بروحانیت اہل قبور ۔ از حرف 'د' دوام بخش الہام و طالب نیز چہار حرف است 'ط' 'ا' 'ل' 'ب' ۔ از حرف 'ط' طاعت طوق بندگی سر افگندگی دوام در حکم حق پسندگی و از حرف 'الف' ارادہ صادق باادب ۔ آنکہ آنچہ بر سر بگذرد و از حرف 'ل' لائق لقا لا یحتاج 'لاف نہ زند، از حرف 'ب' بہرہ مند باوفا باحیا، قلب صفا در قضا رضا ۔ چہار حرف مرشد با چہار حرف طالب مبدل یک وجود یک جثہ،

Marfat.com

یک جسم، یک قلب یک قالب زبان طالب قال برزبان مرشد، چشم مرشد چشم طالب، گوش مرشد گوش طالب، قلب مرشد قلب طالب، روح مرشد روح طالب، دست مرشد دستِ طالب، پائے مرشد پائے طالب۔ بر سر طالب مرتبۂ مرشد طالب ممات نفس بر ممات نفس، حیات قلب بحیات قلب، فرحت روح۔ فنافی الشیخ یک اسم رسم رسوم از صورت مرشد طالب یکے احوال میگردد معلوم۔ توفیق طالب از تحقیق رفیق مرشد۔ این است جمعیت جمال مرشد بر احوال وصال لا زوال۔ مرشد کل التوحید تعہد قولہٗ تعالیٰ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْہِمْ می گویند۔ بیت

گر بیائی طالبا حاضر خدا | درمیان پردہ نماند شد لقا

مرشد کامل از حاضرات معلوم میشود کہ کل و جز طی کند بانظر۔ بیت

اگر تو طالب صادقی با ما بیا | شد مشرف در مجالس مصطفیٰؐ

بدانکہ درطریقہ قادری طالب مرید مثل گل است و ہر طریقہ بگرد گل مثل خار است کہ مطلق در قید نفس خوار است و طالب مرید قادری با اعتبار است۔ قادری را ذکر، فکر، مراقبہ چہ درکار است؟ بیت

منکہ مرشد قادریم قدر دان | شد قرب قدرت خدا عارف عیان

جمعیت با دیدار است۔ بجز دیدن دیدار مردار است۔ بیت

باھُوؒ در ھو گم شدہ چون آب شیر | انتہا توحید این فی اللہ فقیر

طالب دنیا بسیار است و طالب عقبیٰ بیشمار است۔ از ہزار کس باشد طالب دیدار۔ آنرا بہ دنیا بہشت چہ درکار است؟ بدانکہ وجود آدمی ہفت اندام و ہر اندام در قید حرص طمع و حسد و با عجب تمام است۔ ہفت اندام طالب اللہ را مرشد کامل ہفت اکسیر علم کیمیا تصرف گنج بہ حکمت ظاہر و ہفت علم اکسیر کیمیا اکسیر تصرف گنج بہ حکمت باطن وجود ہفت اندام را آنچہ کامل بہ علم کل و جز آراستہ کند۔ بعد از ان طالب را لائق ارشاد تلقین با اعتبار بالیقین دست بیعت شود۔ در یک ہفتہ بتمامیت فقر و تمامیت معرفت و تمامیت ولایت عنایت و تمامیت فیض فضل غنایت لاغم ولا زوال لاسلب، لارجعت باوصال، لا یحتاج ہمیشہ در مشاہدہ معرفت دیدار معراج۔ از مردم مرشد طالب صادق را روز اول بمرتبہ جمعیت برسد۔ طالب کل کامل مرشد را مشرف لقا با خدا اوّل مرتبہ طالب را اکسیر کیمیا سیم و زر بعد از ان بحضوری دیدار۔ نظر مرشد کہ نہ توفیق مرتبہ کیمیا زرو نہ مرتبہ مشرف دیدار بحضوری قرب اللہ نظر از ان مرشد ناقص بہتر گاؤ عصار گاؤ خر۔ بیت

باھُوؒ کاملان را وقوف است بر ہر کیمیا | از خود دہند یا میدہانند از خدا

در نظر فقیر، اہل دنیا گدا مفلس و در نظر اہل دنیا فقیر گدا مفلس۔ فقر تمام کل و جز گنج بیشمار و تصرف بسیار در نظر دارد و اہل دنیا گنج تصرف حساب بہ زر دارد و نہ بہ نظر دارد۔ ابیات

Marfat.com

ظاہری توفیق دارم در عمل | باطن از تحقیق دارم بے خلل
باھُوؒ بہر از خدا این راہنما | گر بیائی میرسانم باخدا

تمامی تصرف اکسیر کیمیا گنج کل وجز سہ قسم است در سہ مدرسہ سہ علم راہ است کہ علم راعلم گواہ است وعلم راازعلم آگاہ است و علم راازعلم نگاہ است۔ جاہل وجہل ہمہ گمراہ است گناہ۔ علم اکسیر کیمیا ترکیب ہنر فنا وعلم اکسیر کیمیا توفیق است بقا وعلم اکسیر کیمیا معرفت مشرف لقا است۔

ہر کہ دعویٰ کرد من عالم خدا | طلب کن از وے مطالعہ حق لقا

طالب در طلب اکسیر کیمیا ظاہر نامرد طالب درطلب اکسیر کیمیا باطن زن وطالب درطلب اکسیر کیمیا معرفت خدا مرد۔ این چہاردہ کیمیا در عمل خود آوردہ باشد در چہار روز وپنج بار توجہ وبہ چہار توفیق بر طالب بخش عطا کند از حاضرات قرآن نصیب کناند۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنۡ لَّہُ الۡمَوۡلٰی فَلَہُ الۡکُلُّ حَسۡبِیَ اللہُ ہر کہ باخلاص از مرشد طلب دیدار اللہ کند او ہر مراتب وہر تصرف وہر کیمیا ہر گنج وہر حکمت وہر مؤکل وہر ارواح انبیا واولیا اللہ حاضر بودہ وہر دو جہان کونین بہ تحت اقدام مثل غلام فرمان بردار شود۔ ابیات

مرشدے باشد عنایت از غنی | از غنی طالب غنی حاضر نبیؐ
بے عنایت در شکایت روز و شب | بے حیا و بے وفا و بے ادب

کامل چیست؟ کامل چہار حرف است 'ک' 'ا' 'م' 'ل'۔ از حرف 'ک' کامل در تصرف اوست۔ ہر چند کہ تصرف کند کم نہ شود۔ و از حرف 'ا' طالب صادق را تصور اسم اَللہُ ذات عطا وبخش کند۔ و از حرف 'م' مردہ دل را بانظر زندہ گرداند و در مشرف دیدار معرفت اللہ بحضور رساند و از حرف 'ل' بقرب اللہ لقا خدا برد وطالب اللہ را لایحتاج کند۔ مرتبہ کامل انسان است ومرتبہ مکمل پریشان است ومرتبہ اکمل حیوان است ومرتبہ مرشد نور الہدیٰ طالب آنرا بخش کند روز اول لاہوت لامکان است۔ این چنین مرشد قادری قدرت سبحان است۔ بادیدار مشرف باعیان است کہ از اللہ فیض فضل احسان است۔

باید دانست کہ مرتبہ ہر تصرف گنج مشرف دیدار آسان کار است' لیکن حوصلہ در وجود نگاہداشتن و از گناہ صغیرہ وکبیرہ لازوال شدن مشکل خیلی دشوار است۔ آب تشنہ می نوشد وطعام گرسنہ میخورد وسر فدای عاشق کند۔ وطالب مولیٰ گرسنہ طعام از خون جگر خود خورد' طالب مولیٰ تشنہ دریائے معرفت نوشکار مستغرق است کہ عاشق دیدار است کہ دنیا وعقبیٰ نظر کردن بروے دشوار است۔ ابیات

ہرکہ گوید دیدہ ام دیدار نیست | دیدنے مخلوق را درکار نیست

Marfat.com

هر کہ می بیند بود دائم حضور   ہر تصرف میشود از وے ظہور
آن صاحبے گنج است عامل باحکم   مردہ را زندہ کند باحکم قُم
ہر کہ می بیند بود از اہل لقا   دل سلیم وجود کرم و باحیا

داناوآگاہ باش! ابیات

چون نمی بینم کہ بنماید مرا   از لقائے یافتم وحدت صفا
باحضوری مصطفیؐ ہم جان نفس   احتیاجے کس ندارم ہیچکس

این مراتب عظمیٰ اکبر کبیر وسعادت کبریٰ اصغر صغیر از شریعت یافتم وشریعت دوام پیشوائے خود ساختم۔ طالب اللہ را خواہ مبتدی باشد خواہ منتہی ہر صبح وشام پیش شریعت عرض کند۔ آنچہ شریعت میفرماید' فرمان بردار کہ حق از حق است وآنچہ شریعت مانع شود' بگذار کہ باطل است۔ از باطل بدعت ہزار بار استغفار۔ شریعت چیست؟ وشریعت کرا گویند؟ شریعت قرآن است وتمام قرآن در باطن اسم اللہ ذات رحمان است' مخالف دنیا نفس امارہ شیطان است۔ ابیات

شریعت شہر است آن دار الامن   نیست آنجا نفس قلب و روح تن
شریعت نورِ سرّیست از نبیؐ   این شریعت کے رسند اہل شقی
شریعت شرف است عربی بارسولؐ   این شریعت برد حاضر بارسولؐ
ہر مراتب از شریعت دیدہ ام   بے حجابے از میان بدریدہ ام
شریعت شوق است بر شہد از شکر   لذتی دیدار بخشد بہرہ ور
جز شریعت نیست راہے معرفت   اہل بدعت چیست باشد خر صفت
شریعت خلعت بود بر تن تمام   بے شریعت نیست عارف اہل خام
شریعت خوشوقت گرداند مرا   از شریعت یافتم اللہ لقا
شریعت ایمان انوارش عطا   این عطائے شد مرا راہبر خدا
باھوؒ سرّ راستی در شرع کوش   از شریعت معرفت توحید نوش

اول بر مرشد فرض عین است کہ طالب اللہ را سہ مراتب جمعیت بخشد۔ جمعیت نفس وجمعیت قلب وجمعیت روح۔ این ہر سہ مجموعہ مجمل جمل در وجود طالب اللہ قرار گیرد وجمعیت کل وجز میشود۔ بعد از ان مرشد را لائق کہ طالب اللہ را معرفت مشاہدہ حضور از قرب اللہ دیدار ارشاد تلقین دست بیعت کند۔ معلوم گردد کہ مرشد جمعیت بخش کامل است۔ جمعیت ہفت است اکسیر کیمیا۔ نفس آنچہ گنج خزائن اللہ تمام تصرف دنیا بر طالب اللہ عطا کند وجمعیت قلب' جملہ تصرف دنیا در یک قدم

Marfat.com

و بر یک دم فی سبیل اللہ تصرف کند، در دل افسوس نخورد و جمعیت روح مشرف با دیدار پروردگار، مشاہدہ دوام است۔ مراتب ممات وحیات مراتبین در تصور و تصرف تفکر توجہ تمام۔ بعد از ان قلب طالب دل با غنایت۔ طالب لائق تلقین ہدایت می برآید نفس از شکایت۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔

ای عزیز! عجب احمق اندکہ بہ حب دنیا شب و روز بے جمعیت پریشان سائل گدا بے حیا و دعویٰ کند کہ مرشد باطن صفا۔ مرشد کامل کہ بہ کسے التفات نوازش گنج بسیار و خزائن علم اکسیر کیمیا بیشمار، طالب را علم تعلیم سیم و زر۔ بعد از ان بتوجہ مراتب قرب حضوری اللہ بخشد بانظر۔ مرشد یکہ روز اول سبق میدہد از علم معرفت توحید و در مشاہدہ دیدار است، آنرا ذکر مذکور چہ درکار است؟ آنرا ورد وظائف مراقبہ بچہ کار است؟ عارف اہل دیدار دیدہ چشم بمشاہدہ بتوجہ دیدار است و دل بتوجہ بمشاہدہ دیدار است و روح متوجہ دیدار است و نظر عیاں را اسرار بے حجاب اللہ فنا فی اللہ در مشاہدہ متوجہ دیدار است و اہل دیدار الہام مشاہدہ از دیدار است و نگاہ از مشاہدہ دیدار است و دلیل از مشاہدہ دیدار است و سلطان الوہم از مشاہدہ دیدار است و جمعیت کل غنایت از قرب مشاہدہ دیدار است و ہدایت از مشاہدہ دیدار است۔ اولہٗ دیدار بعدہٗ اعتبار۔ اوّلہٗ نما مشاہدہ حضور بعدہٗ لقا غرق فی التوحید نور۔ بیت

این فقر را شد مراتب از ازل   حق لقا فیض و عطائش بافضل

این راہ رحمت آثار از تلقین دیدار است۔ ابیات

ہر مراتب را کنم تحقیق تر   ہر طریقت کل و جز در من نظر

شد مرا تلقین از حضرت رسولؐ   طالبان را میرسانم باحضور

این مراتب دیدار حاصل کردن از شریعت نمازِ زبان، نمازِ قلب طریقت، نمازِ حقیقت بروح، نمازِ سِر باعیان نمازِ بچشم راز ہر کہ بسجدہ رود و بے سر حضوری مشرف دیدار میشود۔ بیت

سر در سجدہ بود بیند خدا   سجدہ نادیدہ کے باشد روا

نماز خاصگان بہ مشرف دیدار۔ روبرو بسجود دوام راز و نماز عوام رسم رسوم با سجدہ آواز۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ لَمْ یُؤَدِّ فَرْضَ الدَّائِمِ لَمْ یَتَقَبَّلِ اللّٰہُ مِنْہُ فَرْضَ الْوَقْتِ۔ ترجمہ: کسی کہ ادا نکند فرض دائمی را اللہ تعالیٰ قبول نکند فرض وقتی او۔ بیت

لعنتے بر بے نمازان ہر دوام   در نمازے شد لقا وحدت تمام

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ فقیر کامل ہر گنج و ہر تصرف و ہر تصوف و ہر تفکر و ہر توجہ و ہر حکمت و ہر علم علوم و ہر مقامات ذات صفات آنچہ کل و جز خداوندی مخلوقات از ازل تماشا تا ابد تماشا تا عقبیٰ و تماشا از

Marfat.com

عرش تا تحت الثریٰ از ماہ تا بماہے قدرت سر اسرار الٰہی ۔علم غیب آگاہے علم توفیق، علم تحقیق، علم صدیق، علم تصدیق، علم عیان، علم لقالامکان، علم لاہوت، علم ملکوت، علم جبروت، علم ناسوت، علم معرفت، علم شریعت، علم طریقت، علم حقیقت، علم حق، علم باطل، علم فقر، علم نص، علم حدیث، علم تفسیر، علم روشن ضمیر، علم با تاثیر، علم تمامی جملہ کیمیا اکسیر، علم سنگ پارس، علم سنگ شفا، علم نظر، علم طلب، علم محبت، علم جمعیت، علم جامع، علم تلقین، علم راسخ دین، علم حیا، علم ادب، علم راز، علم کلید، علم قفل، علم نصاب، علم دور مدور، علم بذل، علم وقت، علم نحس، علم سعد، علم سعید، علم تجرید، علم ترک، علم توکل، علم الہام، علم مجاہدہ ۔مرشد جملہ علمہا از کنہ کلمہ طیبات است لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ بکشاید و طالب اللہ را از میان حروف از ہر یک کلمہ میںماید ۔از حق است کہ برحق است ۔بخشدہ برحق است ۔این چنین علم از بخش مرشد کامل فی الدنیا والاخرت لایحتاج گرداند ۔ہر کہ روز اوّل از کنہ کلمہ طیب سبق خواند کہ اسم اعظم در یافتن از کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کل مخلوقات ہژدہ ہزار عالم جزاست و ہر کہ بر کل مخلوقات امیر است جز محتاج کل و کل لایحتاج ۔مرشد کامل طالب صادق را از علم جز تعلیم کند و از علم کل تلقین شود و از علم جز توفیق است و علم کل توفیق تحقیق است ۔الحق رفیق است ۔طالب اللہ کہ از مرشد جامع علم کل و جز روز اول سبق خواند کل و جز تماشا مجاہدہ تصرف کونین کیمیا گنج در قبض قید از قوت تصور در تصرف در آید ۔عمل عامل و در ہر تصرف میگردد کامل ۔طالب کہ بشروع تعلیم تلقین عمل علم کل و جز داند آنرا احتیاج تمام عمر ریاضت و مجاہدہ و علم و حکمت نماند ۔کہ این را مراتب جمعیت گویند و منصب جمعیت از مرشد جامع میشود نصیب و مراتب جمعیت گویند مجمل مجموعہ دفاتر حساب رقم رقوم کل و جز رسم رسوم آنچہ مخلوقات حیّٔ قیوم در یک حرف طاعت طی آوردہ، تمام کونین را بر کف دست و یا در دست در یک مشت تماشا بہ بیند یا بر ناخن پشت ۔این را نیز جمعیت در وجود خطرات محروم گرداند از معرفت اللہ ذات ۔بے جمعیت خطرات در وجود پریشان بیماری زحمت مرض تمام است و دارو معالجہ دوا مشرف دیدار لقا ۔مشاہدہ معراج جمعیت دوام است ۔بکرم لایحتاج و بےغم لارجعت لاغلط لاسلب ولازوال ۔جمعیت وحضوری معرفت اللہ باقرب وصال جمعیت و مراتب عظیم است ۔جمعیت و علم جمعیت و حکمت سلک سلوک ۔جمعیت و توفیق جمعیت و اقرار و تصدیق جمعیت و گنج جمعیت و قال و حال جمعیت و تصور تصرف جمعیت و ترک توکل جمعیت و غنایت ہدایت جمعیت ۔در طریقہ کامل قادریت عارف نظر صفت محمود محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حق بردار شکر گزار دوام مشرف دیدار پروردگار است ۔طالب مرید از طریقہ و یا از خانوادہ دیگر دعویٰ کند لاف زن و دروغ سخن چنانچہ ظاہر عالم در علم خواندن زبان است ۔اندرون سہ علم عالم نفس و عالم قلب و عالم روح ۔اگر نفس و زبان یکے گردد عالم نفسانی با کبر ہوا و اگر زبان قلب یکے گردد عالم قلبے یافت قرب خدا و اگر زبان و روح یکے گردد عالم روحانی دوام مشرف لقا ۔قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ اَیْ مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ

Marfat.com

بِالْبَقَآءِ۔ پس مجلس عالم قلب و عالم روح از یک دگر مخالف است‘ راست نیاید۔ وحق شناس مرشد کامل بانظر ہر یکے را تحقیق کند‘ چنانچہ صراف تحقیق سیم وزر کند۔ بر مرشد فرض عین است کہ روز اول طالب اللہ را باین مراتب جمعیت کل جز رسانیدن با توجہ ضرور وخود طالب از سر تا قدم میشود نور و جواب سوال اللہ بگیرد حضور۔ ابیات

علم بہر از قرب اللہ حق لقا — علم دنیا باز دارد از خدا

علمِ دنیا فتنہ از فرعون لعین — علم بہر از معرفت حق الیقین

ہر کہ خواند علم را بہر از ثواب — علم آنرا میدہد عامل خطاب

ہر کہ خواند علم را بہر از مصطفیؐ — واقف اسرار گردد از اِلٰہ

جمعیت سہ قسم است جمعیت نفس، جمعیت قلب، جمعیت روح۔ و روح را جمعیت لذت از مشاہدہ معراج عطا است وقلب را جمعیت لذت از قرب خدا است ونفس را جمعیت از شہوت لذت ہوا است۔ این ہر سہ جمعیت طالب اللہ را پشتی است‘ چنانچہ آب پشتی کشتی را جمعیت بر دریا است‘ چنانچہ ماہی را جمعیت در آب است۔ نفس را جمعیت از تصرف علم اکسیر وسنگ پارس و با تصرف دعوت علم تکسیر است جمع سیم و زر و جمعیت تمام تصرف دنیا مراقبہ استدراج است نفس جمعیت تصرف دنیا بازیگری لذات ہوا استدراج۔ وقلب را جمعیت از غنایت تاثیر تصور اسم اَللّٰہُ ذات لایحتاج۔ و روح را جمعیت از ہدایت مشاہدہ قرب اللہ مشرف دیدار پروردگار دوام معراج است۔ نفس دوام در طلب استدراج است۔ قلب دوام در طلب غنایت لایحتاج و روح دوام در طلب دیدار معراج است۔ مرشد کامل ہر سہ را چنانچہ نفس قلب روح را از تلقین حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات از تعلیم حاضرات کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ بر یک قدم و در یک دم طالب اللہ نفس قلب روح را جمعیت کل و جز بخش کند کہ طالب مینماید ہر حال و مرید لایرید۔ بعد از ان نفس صفت قلب گردد وقلب خصلت روح گیرد و روح در قلب ونفس از غایت جمعیت مطلق بگردد توحید نور۔ دوام مراتب قرب اللہ مشرف دیدار حضور۔ ابیات

دیدار در ہفت علم و ہفت راہ — در یک ہفتہ رسد وحدت اِلٰہ

این ہفت علم از ہفت آیت یاد کن — تا شوی محرم خدا و ز رازِ کن

ہفت آیت قرآن اینست۔ آیت وعدہ، آیت وعید، آیت امر معروف‘ آیت نہی منکر‘ آیت قصص الانبیا، آیت منسوخ‘ آیت ناسخ۔ ہر مراتب از شریعت بکشاید۔ باز ہر مراتب در شریعت درآید۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّهَايَةُ هُوَ الرُّجُوْعُ اِلَى الْبِدَايَةِ وشریعت قرآن است وطریقت از قرآن بیان است وحقیقت از قرآن عین بخش عیان است ومعرفت از قرآن جمعیت بخش جاودان است۔ وہر یک مقام وقرآن دلالت کنندہ قرب معرفت مشرف دیدار

Marfat.com

رحمان است وہیچ علم وہیچ حکمت، ہیچ تصرف از قرآن بیرون نیست ونخواہد شد۔
درمیان علمائے مردہ دل وفقرائے زندہ دل قلب چہ فرق است؟ علما کہ تصور اسم اَللّٰہُ ذات و اسم محمد صلی اللہ علیہ آلہ وسلم نداند طفل نادان اند وفقیر کہ باتصور اسم اَللّٰہُ عامل و با تصرف اسم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کامل در دنیا وآخرت لایحتاج مانند۔ جملہ علم در قید تصرف اسم اَللّٰہُ ذات است و اسم اَللّٰہُ در قید علم نیست کہ اسم اَللّٰہُ نفس را نیست و نابود گرداند و بحضور اللہ رساند۔ قولہ تعالیٰ وَعِنْدَہٗ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَآ اِلَّا هُوَ ط وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ط وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٍ فِيْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَلَا رَطْبٍ وَّلَا يَابِسٍ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مُّبِيْنٍ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ الْقُرْاٰنَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَى الْخَلَائِقِ۔

شرح حاجی الحرمین الشریفین

بعضی حاجی حرم وبعضی حاجی کرم۔ ہر کہ باخلاص و وجود خاص باعتقاد تمام در حرم کعبتہ اللہ در کعبتہ اللہ و در خانہ کعبہ طواف کند، تمام حرم وتمام خانہ کعبہ دیوار جملگی نورانوار و در انوار حاجی مشرف مع اللہ۔ مشاہدہ دیدار پروردگار۔ حاجی کرم را کلی شد بر خانہ کعبہ یقین اعتبار۔ ہر کہ فقیر باین مراتب رسد لائق حج طواف خانہ کعبہ شود۔ واگر حاجی در حرم حضرت مدینہ داخل روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میگردد حرم مدینہ و روضہ مبارک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درو دیوار نور انوار مشرف میشود بدیدار سرور کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ حاجی کرم این چنین حاجی اہل مجلس دیدار بالیقین باعتبار۔ واگر حاجی در میدان جبل کوہ عرفات خطبہ بشنود دعا بدست استادہ لَبَّيْكَ ط اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ ط وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ گوید تمام میدان کوہ جبل عرفات جملہ میگردد نورانوار و مشرف میشود مع اللہ پروردگار عیب نیار و عجب مدار برحق است کہ از حق است۔ ابیات

ہر دمی من حاجیم قرب از کرم کعبہ را در دل بہ بینم نیست غم
ہم صحبتم با مصطفیٰ با ہر دوام ظاہر و باطن یکے گردد تمام

مرشد کامل ہر کرا نام طالب مرید خواند، ہمو ندم بانظر توجہ بہ معرفت معراج قرب مشاہدہ دیدار اللہ حضور برساند۔ طالب دوام بمد نظر اللہ منظور۔ مرشد را فرض عین است کہ طالب را باین مراتب رسانیدن حضور ضرور۔ مرشد کامل ہر کرا طالب و مرید خواند، جملہ گنج تصرف اکسیر کیمیا ہنر وتکثیر کیمیا دعوت نظر آنچہ برروئے زمین است خزائن اللہ سیم و زر طالب را نصیب کناند۔ بیت

باھُوؒ کاملان را در عمل ہر کیمیا از خود دہند یا میدہاند از خدا

Marfat.com

کامل مرشد ہر کرا طالب مرید خواند، مرتبۂ ولی اللہ از مرتبہ بادشاہ ظل اللہ فائق تر گرداند کہ در نظر فقیرِ خدا بادشاہ سائل عاجز مفلس گدا۔ مرشد کامل کہ طالب مرید رامی بخشد تصور اسم اَللّٰہُ ذات، بعین العیانی در قید قبض در حکم در آید ملک سلیمانیؑ، مرشد کامل طالب مرید خود را در عمل ہر تصرف و کیمیا و سنگِ پارس غنایت تمام کہ بادشاہ در خدمت او مثل حلقہ بگوش جان فدا غلام در زندگی تمام عمر ماہ و سال ایام داشتہ باشد۔ ابیات

من غنی ام بادشاہ ہم باخدا | بادشاہ در نظر من مفلس گدا
احتیاجے نیست ما را سیم و زر | غالبم باموسیٰؑ غالب بر خضرؑ
ہر تصرف از تصور بردہ ایم | کونین را در حکم خود آوردہ ایم
سنگ پارس در نظر من بیشمار | صد زبانم ہمچو تیغے ذوالفقار
حوصلہ باید وسیع طالب بود | طالب کم حوصلہ دشمن شود
عاقلان را محرمیت سر عطا است | احمقانرا محرمیت سر خطا است
کس نیابم طالبے توفیق تر | کم حوصلہ لائق نباشد سیم و زر
کس نیابم طالبے حق حق طلب | میرسانم باحضوری راز رب
نفس و قلب و روح را بگذار تو | تا بیابے معرفت دیدار او
آنچہ می بیند ولی باشد چو بود | جثہ شد نور وحدت میربود
این مراتب روز اول اولیا | روز اول اولیا را شد لقا

جمیع اولیا مجمل ولی را خطاب فقیر است۔ این حقیقت راچہ داند کہ احمق بنفس اسیر است۔ ابیات

آنچہ می یابم بیابم از خدا | آنچہ می بہ بینم از لقا
درمیانش کس نہ گنجد ہیچ کس | عاشقان را بس بود اللہ بس
جبرائیلش در نگجد این مقام | این شرف امت محمدؐ والسلام
ہر کتابے را جوابے حق طلب | ہرکہ حق از حق نہ بیند از کلب
از مطالعہ علم طالع باقضا | علمِ ذکر و فکر باز دارد از خدا
شد مطالعہ معرفت توفیق تر | خوش بہ بین دیدار عارف بانظر
ہم ناظرم ہم حاضرم حق راہنما | طالبان را می برم وحدت لقا
چون درآیم لامکان بالا مکان | کونین پرپشہ بود بین باعیان

Marfat.com

لامکان ملک است ملک لازوال | نہ مطالعہ علم نی شد قیل و قال
نیست آب و باد آتش و خاک را | ہر طرف کردم نظر بینم لقا
این شرف امت محمدؐ باشرف | ہر علم را کرد حاصل از حرف
آن مقامے نور پاک و پاک تر | سیاح توحید است شد عارف خضر
نہ علم نہ صوت نہ حرف نہ آواز | عین برسد عین باشد عین راز
عین را باعین دیدن شد روا | علم خواند عین علم باللقا
بر باھوؒ شد غالب بدیدار ختم | نیست باھوؒ یاھو درجان تنم

مراتب فقر و مراتب ترک توکل و مراتب مست الست درطریقہ کامل قادریہ است۔ دیگرے کہ دعویٰ کند لاف زن دروغ سخن۔ اول آدمی را چشم باید شناسائی اول۔ کسے کہ ظاہر باطن از عقل شعور مجلس حضور فرض عین است ضرور چشم بینائی علم دانش دانائی حاصل کند و جاہل رسوائی ترک دہد۔ بعد از ان لائق است کہ طلب مرشد و طلب پیر و طلب علم و طلب تصرف و طلب گنج و طلب جمعیت کند و در معرفت فقر قدم زند۔ از باطن آباد مبارک باد۔ طالب مرشد را می شناسد و مرشد چنان میشناسد طلب طالب را چنانچہ شناسد قسمت اہل قسمت را۔ طَلَبُ الرِّزْقِ اَشَدُّ مِنْ طَلَبِ اَجَلِهٖ چنانچہ معشوق عاشق را شناسد و عاشق معشوق را چنانچہ بندہ خدا را میشناسد و چنانچہ عالم علم را میشناسد چنانچہ پیر مرید را میشناسد چنانچہ پدر پسر را میشناسد و چنانچہ استاد شاگرد را میشناسد و چنانچہ غلام خداوند را میشناسد چنانچہ اسپ کار سواری شناسد۔

بیت

چشم ظاہر نہ چشم ز دل نگر | چشم ظاہر داشتند ہم گاؤ خر

شرح فقیر

مرشد کامل را تماشا کن کونین را برابر ہر دو چشم ہمچنان است چنانچہ شیشہ و عینک بر ہر مردمک روشنی چشم۔ این مراتب چشم بصر است از برائے فقیر از چشم سر برآید و در چشم عیان میدر آید کہ چشم عیان معرفت مشاہدہ معراج دیدار مینماید و از دیدار تماشائے دیدار میکشاید۔ معرفت مردود و عارف مرتد بسیار است کہ دیگر را می بینند بجز دیدار پروردگار۔ ابیات

این معرفت مردود عارف بے حیا | آن معرفت فی اللہ می بیند لقا
در معرفت عارف بود عیسیٰؑ صفت | مردہ را زندہ کند بامعرفت
معرفت معراج عارف باحضور | کے بود این عارفان اہل از غرور

Marfat.com

عارف دوقسم است: عارف فقیر اولیا، عارف بطیر سیر ہوا۔ عارف روحانی وعارف لامکانی وعارف حیات وممات یکے، اگرچہ ظاہر از خلق جدا غائب از مردم نظر از قوت مراتب ممات بر اہل حیات مردم غالب تر اگرچہ خلق میداند زیر خاک در قبر ملک قبر قرب است باخدا و دوام ہم مجلس است باحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ اولیا اللہ فقیر چنانچہ در حیات مردم را طالب مرید تعلیم علم وتلقین معرفت می کند در ممات دو چندان از انکہ در حیات می بود ممات و در ممات حیات، بلکہ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات از حیات وممات ہر دو نجات فنافی اللہ فی التوحید نور برکات۔ ابیات

و ز قبر جثہ برد بیرون باخدا　　در قبر ہرگز نباشد اولیا

باحضوری مصطفیؐ مجلس دوام　　بر قبر حاضر شود گفتن بنام

ہر مطالب طلب کن اہل از قبور　　پیش کامل باجواب و باحضور

بعضی قبر گمنام وبے نام و نشان　　جثہ را باخود برند در لامکان

از مطالعہ لوح نامی یافتن　　حاضر کند باخود رفیقی ساختن

عارف وفقیر اولیا صاحب منصب، ہر کرا درویش ولی اللہ خواند، حقیقت حال ماضی، مستقبل ہر یکے را میداند وآنچہ در کونین گنج خزائن اللہ کل وجز تصرف است، از وہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ ہر کہ گوید نداند ہر کہ داند، نگوید۔ وکامل صاحب اختیار است، خواہ گوید خواہ نگوید۔ این قال من برحال من۔

شرح اولیا اللہ

قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ بَلْ یَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰی دَارٍ این مراتب مرشد اہل دیدار است مُوْتُوْا قَبْلَ اَنْ تَمُوْتُوْا بیت

این جہان و آن جہان در یک نظر　　عارفان این بوند اہل از بصر

مرشد کامل آنست کہ اول طالب صادق را از تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاضرات جملہ ارواح انبیا واولیا اللہ حاضر گرداند وباقوت اسم اَللّٰہُ ذات لامکان مشرف دیدار باخدا رساند کہ تمام عمر احتیاج مجاہدہ چلہ ریاضت وخلوت نماند۔ اول مرشد کامل را این مرتبہ امتحان است۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد، راہزن طالب آن ثانی شیطان است ویا آنکہ طالب احمق مثل گاؤ خر حیوان است کہ بے معرفت کور چشم بے عیان است ویا آنکہ طالب بی شعور طفل نادان است۔

بیت

بر قبر رو تا شود مطلب تمام　　میبرد با تو روحانی ہر مقام

Marfat.com

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ یُّقْتَلُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْیَآءٌ وَّلٰکِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ۔ ابیات

ہر کہ گوید مردہ آن مردہَ ۔۔۔ اولیا باخود حیاتے بردہَ
اولیا زندہ شود باسم ذات ۔۔۔ و ز خلائق او ھمی یابد نجات

اول بر مرشد کامل فرض عین است کہ نفس طالب را جمعیت بخشد و جمعیت نفس در تمام تصرف دنیا لذت مردار است ۔ بغیر از لذت دنیا جمیع مردار نفس را بر مرشد ہر گز نشود اعتبار ؍ اگر چہ طالب سرزنش خواند استغفار ہزار بار ۔ از بسیاری دنیا مردار نفس میشود بیزار ۔ بعد از ان نفس مطمئنہ گردد لائق دیدار پروردگار کہ پارچہ نجس را گاذر پاک کند از گندگی و بندگی ہر دو در یک جا نگنجد ۔ دیدار و مردار ہر دو در یک خانہ نباشد بطن وجود چنانچہ کفر و اسلام یہود و مسلمان ۔ مرشد یکہ اول توفیق جیفہ تصرف تمام دنیا مردار نداند بہ تحقیق دیدار نداند بہ تحقیق یکے سپارد ۔ مطلب اینست کہ تصرف ظاہر گنج طالبان را توفیق است و باطن کل و جز مقامات ذات و صفات در آوردن طے از قرب اللہ تحقیق است ۔ مرشد کہ نہ خبر از توفیق دارد و نہ از تحقیق دارد ہر آنکس مرشد احمق است از طریق اہل زندیق و بعضی مرشد دعویٰ کنند دیدار و در قید مردار و بعضی مرشد دعویٰ کنند لقاو در طلب دنیا احمق بے حیا ۔ مرشدی و طالبی نہ آسان کار است ۔ در مرشدی و طالبی تمام تصرف در کار و حاصل کردن عظیم سرّ اسرار پروردگار ۔ در شریعت ہوشیار ۔ از کفر شرک بدعت بیزار ۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔ ابیات

ہر کرا مرشد شود آن راہبر ۔۔۔ حاضر و ناظر بود صاحب خبر
احتیاج از کس ندارد شد غنی ۔۔۔ روز و شب حاضر بود مجلس نبیؐ

اول مرشد را باید کہ مرشدی خود اثبات کند و مرشد را از اثبات دو گواہ است ۔ از حاضرات اسم اللہ ذات طالب را می برد در مشاہدہَ دیدار ۔ دوم گواہ مرشد بر طالب عطا بخش کند گنج تصرف بسیار بیشمار ۔ و طالب را نیز طالبی چہ طور است میشود اثبات یکے مال و جان تصرف کند آنچہ مرشد را در کار است ۔ دوم گواہ طالب در حکم مرشد باختیار ۔ ہر کار یکہ کند بغیر از جاری حکم مرشد نکند' خواہ کار دین خواہ کار دنیا ۔

آخر انتہائے فقر و معرفت درویش اولیا اللہ چیست و چہ باشد؟ بہ جثہ نور باخدا و با کل مخلوقات حضورؑ چنانچہ آفتاب ہمہ جا حاضر بود فیض روشنی دہد ۔ اینست جثہ انوار مشرف دوام دیدار ۔ این چنین صاحب جثہ بزبان نطق در گویائی در آید چون ظاہر لب بہ جنباند خدا داند کہ باما ہم سخن است و ارواح انبیا و اولیا اللہ و ارواح مومن مسلمان میدانند کہ باما ہم سخن است و جملہ مؤکل و فرشتہ می دانند کہ باما ہم سخن است و جن و انس میدانند کہ باما ہم سخن است و ظاہر مردم خاص و عام میدانند کہ باما ہم سخن است ۔ این است جثہ نور در ہر مقام کسیکہ در آید می بیند حضورؑ چنانچہ حضرت سلطان بایزیدؒ میفرماید کہ سی سال باخدا ہم سخن بودم و خلق میدانست کہ باما ہم سخن است ۔ این جثہ عظیم سخن از مراتب کنہ از اسم اللہ ذات کن فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ

Marfat.com

فَیَکُوْنُ ہر دو جہان را در یک دم تصرف قید قبض در حکم آوردن آسان کار است از نفس خلاص شدن مشکل خیلے دشوار است۔ مگر تصور ذات و تصرف غایت درجات واز کنہ خواندن قرآن آیات و با ترتیب خواندن کلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ ابیات

نبودے کس نبودے ہیچکس	من کہ بودم باخدا بودیم بس
شد مرا دیدار دائم در آئینہ عین از نما	زان بقائم یافتم من از خدا
برتنم ہرموئے عارف شد وجودی معرفت	احتیاجے نیست ذکرش ہر کرا این شد صفت
باھُوؒ را بدنام کردی خویش را پس نام تن	تن ولایت لایزالی لامکان دارالامن

ہر کرا جثہ نور الحق انوار پختہ معرفت مشاہدہ معراج دیدار پروردگار نور۔ این چنین جثہ اسرار در دنیا بچشم سر۔ از قبر برآمدہ ملاقات کند و ہم سخن شود و ہم صحبت دوام وظاہر و باطن بنظر منظور تمام دیدار مشرف خدا و مجلس حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و روحانی انبیا و اولیا اللہ۔ برین غیب عیب مبرو برین غیب عجب مدار وعیب نیارکہ از قوم کفار میشوی از اہل زنار لائق نار۔ توبہ بکن ہزار بار استغفار۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا یَمُوْتُوْنَ۔

واقع شد در عالم وعالم باللہ فقیر ہمین فرق است کہ نام این علما است و نام فقیر اولیا است و نام این عامل است و نام فقیر کامل است و نام این ممات است و نام فقیر حیات است و عالم از ہر علم عالم است۔ مسائل فقہ نص و حدیث تفسیر میفرماید وفقیر مشروحاً از حضوری قرب مینماید۔ مجلس اہل میفرماید و مجلس مینماید راست نیاید۔ چنانچہ مجلس مست و ہوشیار چنانچہ مجلس اہل خواب بیدار باید دانست۔ ابیات

نفس را رسوا کنم بہر از خدا	بر ہر درے قدمے زنم بہر از خدا
در تصرف عالمم کامل تمام	احتیاج از کس ندارم خاص و عام

دانیکہ دزد دغاباز فتنہ انگیز زبان گیر ہم فقیر است وصاحب تصرف کیمیا اکسیر تاثیر بخش اہل گنج خزائن اللہ ولی اولیا اللہ روشن ضمیر برکونین امیر عالمگیر ہم فقیر است۔ پس فقیر کاذب وفقیر صادق از کدام عمل واز کدام علم واز کدام حکمت واز کدام سخن معما کل وجز شناختہ میشود۔ چنانچہ ناقص امروز فردا دفع الوقت واز قصہ وافسانہ از برائے دلیری میفرماید و کامل با توجہ مشاہدہ وآنچہ مطالب است روز اول طالب رامینماید۔ بیت

مرشدے نامرد صورت زن نما	از طالبان زر طلب باشد بے حیا

مرشد کامل از تصور اسم اَللّٰہُ ذات عینہ بعین مینماید و از علم عین بکشاید۔ مرشد ناقص باذکر فکر مراقبہ ورد وظائف خراب گرداند خوار۔ و مرشد کامل روز اوّل مشرف کند بدیدار پروردگار۔ بیت

Marfat.com

جز بدیدارے دگر راہے ندید　　این مراتب رابعہؒ حضرت بایزیدؒ

مراتب ذکر زوال است و مراتب فکر خام خیال است و مراتب مراقبہ مبتدی احوال است و مراتب الہام ناتمام است و مراتب مذکور نا منظور است۔ ابیات

طالب از مرشد طلب دیدار کن　　دیدہ در دیدار شد در رازِ کن

ذکر و فکر دور گرداند ترا　　ذاکران بے خبر وحدت و ز لقا

فقیر کامل بہ چند صفت موصوف است۔ اول بخیل با نفس و خلیل با طالبان، دوام مشرف بدیدار ربِ جلیل وحی القلب از قرب اللہ حضوری و ہم دلیل۔ ابیات

از کجا آوردہ با کے بردہ　　اہل دیدارش نہ ہرگز مردہ

من باخدا بودم میباشم دوام　　این بود توحید مطلق حق تمام

ہر کہ حق را پوشیدہ آن کافر پلشت　　ہر کہ گوید دیدہ ام اہل از بہشت

گر کسے گوید بدہ صورت نشان　　آن لایزالی بیمثال لامکان

ہر کہ خواند این مطالعہ بالیقین　　لائق دیدار شد دیدار بین

بانظر ناظر کند حاضر خدائے　　چون نگویم دیدہ ام ہر دم لقائے

جز حضوری بالقا دل کس مبند　　ذکر دم روح و قلب احمق پسند

ہر طریقت را بدانم ہر طریق　　طلب کن دیدار توفیق از غریق

احتیاجے نیست گفتن عاقلان　　عارفان دیدار بین صاحب عیان

منکہ رو آوردہ ام دیدار در　　دیدہ را دیدار شد صاحب نظر

دیدہ باحق رود باطل گذار　　روز و شب دیدار بین اعتبار

آن دیدۂ دیدار بین باشد کجا　　دیدہ لائِق دیدار باشد باخدا

باھوؒ بہر از خدا دیدہ بدہ　　بے چشم دیدار بین آن دیدہ بدہ

اہل ناسوت مردہ قلب افسردہ قالب۔ آنچہ درخواب یا در مراقبہ می بیند از مردار ہوا خواب خیال۔ زندہ قلب وحیات آنچہ می بیند از لاہوت لامکان لقا مشاہدہ تجلیٔ دیدار خواب وصال۔ و اہل تقویٰ آنچہ می بیند از حور و قصور بہشت نہال احوال۔ چون قیامت قائم میشود و روحانی از قبر برآیند اہل دنیا ہیچ کس را رو بقبلہ نباشد پشت باقبلہ و اہل محبت و اہل دیدار را رو بقبلہ از قرب اللہ۔ در دنیا کہ اہل دنیا از فقیر سائل بگرداند ہرگز بروئے قبلہ نمانند۔ ابیات

Marfat.com

قبلہ را از قبلہ قبل از یافتم　　قبلہ را باسجدہ قبلہ ساختم
دو خدا را کشتہ بایک یک شود　　معرفت توحید از یک میشود
بند نقش بند آنچہ زین قائم مقام　　سہروردی را نباشد زین مقام
ہر کہ دنیا دوست دارد دور تر　　خواہ باشد غوث قطب بانظر
قادری را قرب قدرت با خدا　　قادری را امید باشد بالقا

ہرکہ گوید دین و دنیا ہر دو برمن عطااست' از قوم فرعون باشد۔ این حیلہ شیطانی سرخطااست۔ بیت

دوست دارد دنیا را ازان سگ سرشت　　ترک دادہ دنیا را اہل از بہشت

دنیا ہمیشہ دنبال ماخوار است بر دنیا قادری نظر نکند کہ نظر قادری بر دیدار است' دوام تارک تمام۔ ہر آنکس عجب احمق اند' حماقت شعار' روز وشب در طلب دنیا مردار را باخود فخر عزت دانند و رو بمعرفت اللہ نیارند۔ این ہا مومن مسلمان چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ بیت

گر بگویم شرح دیدار از خدا　　باستماع زندہ شود عالم بابقا

علم دیدار در درس دیدار دیدۂ دیدار است و تلقین دیدار از علم یقین است۔ دیدار بہ یقین دیدار و علم حلم دیدار در حکمت دیدار است و علم ارشاد دیدار از مرشد دیدار است۔ ابیات

در صورتے مخلوق راہ دیدار نیست　　علم دیدارش بخطرہ خوار نیست
صورتے مخلوق خاک از خاک خاک　　و ز نور دیدارش شود دل پاک پاک
آن گلی دیگر بود گل باگلاب　　خوردنے آن گل شوی تو بے حجاب
آن گلی کز بود تہی کف نبیؐ المرسلان　　خوردنے آن گل شوی عارف عیان

این امداد از فقر قدیم بکرم نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صراط المستقیم است۔ از عطائے لقائے گاہے فقر مکب و گاہی محب۔ اگر بخورد آن گل' علم بکشاید از نص و حدیث غالب بر ابلیس۔ و آن احمق جاہل تارک الصلوٰۃ گردد خبیث۔ علم عالم ظاہر و علم عالم باطن غیب لا غلط و لا زوال معرفت اللہ قرب وصال لا رجعت لا سلب زندہ قلب توفیق وَمَا تَوْفِيقِيٓ إِلَّا بِٱللَّهِ۔ تحقیق اولیا اللہ عالم باللہ و فقیر ولی اللہ آنرا گویند کہ در عمل تصرف گنج کیمیا دارد تمام و بر نفس از دنیا روا ندارد یک دام۔ حقًا ثُمَّ حقًا و بقرب اللہ ہیچ کس طالب پیشین نماید در طلب خدا حاصل کردن لقا و ہیچ کس عالم ندیدم کہ علم را میخواند از بہر معرفت' قرب دیدار روشن ضمیر' قلب بیدار' مگر برای دنیا و زمعاش روزگار۔ ابیات

خود پسند آن عالم است مغرور تر　　عالم آن باشد بود برحق نظر

Marfat.com

هر کہ مطالعہ علم بہر از معرفت — بے معرفت عالم بود شیطان صفت
طلب کن وصلت وسیلہ پیشوا — تا ترا حاصل شود وحدت خدا

قلب بمدنظر اللہ منظور و در قبضہ قدرت در دو انگشت اللہ تعالیٰ است۔ یکے انگشت جلالی از فقیر مومن جلالیت آنچہ از وجود برآید سکر و صحو، قبض، بسط، ذکر، فکر، مراقبہ، کشف کرامات ازان است۔ دوم انگشت جمالی مشاہدہ دیدار بالیقین باعتبار۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ افتخار جذب نظر کل و جزو در حکم روشن ضمیر بر نفس امیر خوانند بیان کند علم نص و حدیث و تفسیر جملہ تاثیر ازان است۔ و مردہ دل رادل در دو انگشت شیطان است۔ یکے انگشت طمع و حرص کہ درمیان حلال و حرام فرق نکند، مطلق کافر میشود۔ دوم انگشت ہوا و کبر۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم وَمَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ ذَرَّۃٍ مِّنَ الْکِبْرِ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ ۔ مرشد کامل بانظر طالب مردہ دل را از ہر دو انگشت شیطان خلاص کناند بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم رساند و غرق فی اللہ توحید گرداند۔ ظاہر و باطن بے نیاز صاحبِ تصرف گنج تصدیق با توفیق و صاحب خزائن اللہ از قرب اللہ تصور العیان صدیق تحقیق۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ ابیات

چون از مرشد حاصل شود توحید رب — معرفت توحید از مرشد طلب
ہر کہ آن بے مرشد آن بے نصیب — نفس عالم پیشوائے شد رقیب
گر بخوانی علم تفسیر و حدیث — اندرونش نفس جاہل دیوِ خبیث
مرشدے باشد سلیمانؑ مثل — دیو در زندان شود بعد از وصل
در وجودے تو شود دارالامن — عالمان را بس بود این یک سخن
علم گوید ترک حرص و با ہوا — نفس را بگذار شد عالم خدا
علم حق غیب است بایمان بود — بر غیب گر عیبش کند ایمان رود

قولہ تعالیٰ الٓمّٓ ۝ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَیْبَ ۛۚ فِیْهِ ۛۚ هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ۙ اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ بسیار علم خواندن فرض عین نیست، مگر علم فرض، واجب سنت مستحب و از گناہان بیرون برآمدن و از خدا تعالیٰ ترسیدن و معرفت محبت اللہ ورزیدن فرض است عنایت ہدایت برآمدن از غیبت شکایت اَلْغِیْبَۃُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَآءِ قولہ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی ۔ معرفت و فقر جمعیت و ہدایت متفق تعلق دیدار رحمان است۔ نفس امارہ و دنیا و ہوا متفق شیطان است۔ ترا کدام پسند است؟ ابیات

علم بہر از سجدہ وے صوم و صلوٰۃ — علم بہر حج کلمہ بازکوٰۃ
ہر کہ خواند علم از بہر درم — بے نصیب از معرفت جود و کرم

Marfat.com

در طلب شہوت بود از سر ریا　　　این علم را کے خدا دارد روا

قال اللہ تعالیٰ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۔علم از ہر علم در عمل آوردن آسانکاراست و عالم عامل شدن مشکل خیلے دشوار است۔ابیات

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　　　علم، عمل و معرفت از بہر رب

علم سہ حرف است عالم سہ طلب　　　باحیا و با وفا و باادب

علم ہمچو شجر بر او معرفت　　　ہر کہ علم از بر خورد عارف صفت

علم تمامی منصب درجات قال مطالعہ آواز است و معرفت ہمیشہ مشاہدہ قرب اللہ حضور دیدار راز است۔اگر بیائی در باز است و اگر نیائی' اللہ بے نیاز است۔طالب اللہ کہ مطلق در طلب دیدار است' آنرا طمع بہشت و از خوف دوزخ چہ کار است؟ کہ دوام متوجہ با دیدار نظار است۔قال علیہ السلام مَنْ طَلَبَ شَیْئًا وَّ جَھَدَ فَقَدْ وَجَدَ۔ بیت

اولیا را کیست راہبر پیشوا　　　باجذب وحدت میکشد طالبِ خدا

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلْجَذْبُ جَذْبَاتُ الْحَقِّ مِنْ جَذْبِ اللّٰہِ تَعَالٰی۔ابیات

اللہ ہر کرا خواہد کند باخود حضور　　　ہر کرا خواہد براند خود ز دور

رفت کوشش چون رسد کشش از خدا　　　رفت کوشش کشش چون بیند لقا

در حقیقت معرفت فرحت مجو　　　ہر یکے را ترک بدنامش مگو

و ز چہار بگذرد یکتا صفا　　　زان ہر چہار بگذرد واصل خدا

ہر مقامے ناتمامے راہزن　　　واصلان را بس بود این یک سخن

ہر طالب کہ مرشد اخلاص کند بروے عطا علم مطالعہ معرفت بخش شود۔ہر علم از مطالعہ معرفت کشاید و ہر علم در مطالعہ معرفت درآید۔از مطالعہ علم موت علم محبت علم معرفت و علم مشاہدہ و علم مراقبہ و علم مکاشفہ و علم مطالب و علم معراج دیدار لقا و آنچہ سوائے ازین علم است علم یکدم و علم یک دم آنرا گویند کہ در جنبش یک دم تماشا آید و تماشائے ازل و تماشائے ابد و تماشائے دنیا تماشائے عقبیٰ بہشت حور و قصور و تماشائے معرفت مشاہدہ انوار دیدار غرق فنا فی اللہ بقا در یک دم او را بُرد زیر اقدام استقامت نیز گویند۔مطالعہ علم موت از کدام علم بکشاید۔علم تصور اسم اللہ ذات با توفیق و علم تصرف تحقیق و علم توجہ بحق رفیق۔مراتب عالم صدیق علم سودا سویدا ہویدا غیب الغیب از علم لطیفہ در دل میشود پیدا۔ہر کہ مطالعہ علم موت خواند' از وہیچ علم علوم کل و جز مخفی و پوشیدہ نماند۔ابیات

مرتبہ مردود منزل ناتمام　　　بر فقر ہر یک مقامے شد حرام

Marfat.com

عین را باعین بیند عین بین نیست آنجا آسمان و نی زمین

ہر کہ از خود بگذرد آن یافتہ پیشوائے اسم اللّٰہ ساختہ

اسم میرساند مسمّٰی و دریافتن مسمّٰی حرف دریک حرف کل وجز معما۔ کاملان رامعلوم ناقصان رامحروم از اسم مسمّٰی ۔ ناقص میفرماید سلک سلوک طریقت راہ۔ کامل قرب حضوری می بخشد الہ مینماید۔ بیت

ہر کہ می بیند بداند آن کسی شد بہ دیداری مرا اللہ بسی

ثواب ہمہ حجاب است و بے حجاب ہمہ ثواب است ۔ بیت

حجتی بگذار رو بہ دیدار آر جز بدیدارے مرا جنت چہ کار

دوزخ بہشت ہر دو مقام باختیار اللہ تمام است ۔ مرا با اختیار خود چہ کام و چہ کلام است؟ فقیر بر کونین امیر۔ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ ط۔ زبان مطالعہ علم تفسیر ونظر مطالعہ تاثیر وقلب مطالعہ علم روشن ضمیر وروح مطالعہ علم لقاناظر دوام حاضر نظیر۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس ۔فقیر کامل راازدعوت دوعمل کل کلام تمام ختم لایحتاج بےغم۔ یکے تصور اسم اَللّٰہُ ذات حضور، دوم عمل ملاقات روحانیت اہل از قبور۔ از ین عمل تمام عالم فناوتمام عالم بقا۔ بدانکہ ثواب از عمل نیک خیراست و بے حجاب و بے حساب بخش خدا شرف لقااست ۔علم بعمل خواندن مقصود است وتصور اسم اَللّٰہُ ذات تیغ قاتل نفس یہوداست۔ابیات

نماز و روزہ بسیار طاعت ازان بہتر بدم دیدار ساعت

دمی دیدار را دیدار بردہ دلی مردہ دمی خطرات خوردہ

کلید علم از دیدار دارم شریعت مصطفیؐ جان را سپارم

مراتب دیدار وعلم دیدار از شریعت، ہر علم را روح و جان زندگی است و بے شریعت زندگی بے حیائی وشرمندگی است ۔اصل شریعت حدیث قرآن است ۔ از قرآن ہیچ چیز بیرون نیست ونخواہد شد۔ باید دانست کہ طالب صادق را سوگند خداوسوگند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است سوگند قرآن باللہ وسوگند کلمہ طیب لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ از مرشد مراتب نعم البدل فیض فضل از حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات جملہ تصرف وجملہ گنج وجملہ علم حکمت وجملہ حکم از مرشد طالب طلبِ تلقین کند ومرشد رانیز ہمچنان جملہ سوگند است طالب راازقرب اللہ حضور وعمل روحانی قبور جمعیت مِنْ كُلِّ الْوُجُوْهِ بخشد۔ بیت

مرشدے نامرد را نامی مگو مرشدے نامرد را شیطان بگو

قولہ تعالیٰ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ج اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ مرشد مثل قلندر افسونگر وطالب مثل مار۔

Marfat.com

تمام عمر در قید مرشد خود را امروز فردا باادب باعتبار امیدوار۔ طالب مثل بچہ شہباز است' ہرگز اختیار نکند مجلس غلیو از۔ از برائے طلب خدا میشود جدا۔ اگر طالب بچہ شیر است در طلب معرفت وصال آنرا شرم آید از مجلس اہل شغال۔ بیت

ہر کہ طالب نام خوان سلطان بود　　مرشد آنرا مرتبہ سلطان دہد

اگر سلطان و مرشد پریشان و اگر مرشد پشیمان و طالب احمق حیوان مجلس راست نیاید۔ ابیات

باھوؒ منکہ طالب از بینم غنی　　ہر کہ دمے حاضر مرا مجلس نبیؐ

احتیاج از کس ندارم مقام تر　　طالبانرا میکنم عارف نظر

عجب احمق اند آن قوم مردم کہ مرشدی و طالبی از شاہ دل سیاہ' بے خبر از معرفت قرب اِلٰہ۔ این چنین طالب بنام طالب بیشعور خام۔ معلوم شد کہ این چنین طالب مرشد باتقلیدی لباس عوام الناس۔ ابیات

مرشدے مرد است طالب مرد تر　　گنج بخشد طالبان را سیم و زر

یا برد در معرفت وحدت حضور　　مرشدے طالب چنین باید ضرور

خام مرشد زر طلب از طالبان　　این چنین گمراہ شد در دو جہان

ہر کہ گیرد میدہد بروے روا　　مرشدے باشد چنین راہبر خدا

باھوؒ میشناسد طالبان را بانظر　　ہمچو زرگر میشناسد سیم و زر

طالب قوت قوت از مرشد توفیق۔ اگر طالب باطن ظاہر تحقیق است مرشد کامل حق طالب روز اول از گردن خود ساقط سازد کہ طالب اللہ از ہر عمل تصرف مینوازد۔ اما طالب را حوصلہ وسیع باید۔ طالب کم حوصلہ بچہ کار نیاید۔ بیت

ہم طالبم ہم مرشدم ہم راز بین　　طالبان را میشناسم و ز چنین

راہ نا راہ دراز است تا طلب جان تمام عمر۔ مرشد طالب اللہ را مرتبہ بخشد و مشرف دیدار حضور نظر۔ قولہ تعالیٰ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ۔ ابیات

عبادتے دیدار را بادیدار بر　　بالیقین و با ایمان رو در قبر

این عبادت رحمت اللعالمینؐ　　معرفت توحید اینست بالیقین

شد عبادت از فضل عفو و کرم　　ہر کہ منکر از لقا اہل از صنم

ہر عبادت از برائے دیدارِ حق　　از برائے دیدار شد پیدا خلق

مرشدے تلقین بخشد از لقا　　از علم حاضر رساند باخدا

این عبادت دائمی طاعت طلب　　طاعتی باشد حضوری رازِ رب

Marfat.com

قولہ تعالیٰ وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ "اَیْ لِيَعْرِفُوْنِ" بیت

دل مرا بیدار از دیدار شد ۔۔۔ دیدہ بہر از دیدنے نظار شد

ہر کہ تصور عین العلم ذات اسم اللہ میداند صاحب تصور از دیدن دیدار پروردگار طرفہ زد باز نماند۔ چشم سراز برائے دیدن خلق دیدہ ظہور دیگر است و چشم سرّ از برائے دیدن خالق دیدہ نورعیانی قدرت اسرار سبحانی ربانی دیگر است۔ طالب کہ در طلب لقائے خدا تمام عمر جان فدا کفن دوام بر سر بستہ و تشنہ معرفت حضوری لقائے پروردگار بر مردن خود تیار است آنرا یک دم در یک قدم مشرف کردن دیدار چہ مشکل کاراست مرشد کامل را ہیچ دشوار نیست۔ ابیات

کس نیابم طالبے تشنہ طلب ۔۔۔ معرفت دیدار چشم راز رب

طالبان باخود مطالب خود نما ۔۔۔ احمقان بے ادب باشد بے حیا

طالبی گر مثل موسیٰؑ با خضرؑ ۔۔۔ نیک بد را باتفکر در نظر

در نظر موسیٰؑ ہر ثوابی شد گناہ ۔۔۔ کار حضرت خضرؑ بودند خاص راہ

بر خضرؑ موسیٰؑ غالب است امت رسولؐ ۔۔۔ عارفان دیدار و از اہل الوصول

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعُلَمَآءُ اُمَّتِیْ اَفْضَلُ مِنْ اَنْبِيَآءِ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ ۔علما فقیر عارف باللہ ولی است۔ بیت

عالم شدم از علم وحدت باخدا ۔۔۔ علم بہر از وحدت است باطن صفا

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعُلَمَآءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَآءِ مجلس انبیا نما است کہ فارغ از کبر، حرص، ہوا است۔ ابیات

عالم خدا فاضل خدا باخود نماند ۔۔۔ ہر کہ باخود بماند علم از حق نخواند

نفس موذی را بکش باتیغ قال ۔۔۔ نفس اہل قال رامی کشد تیغ از زوال

ہر کہ خواہد گشت کشتن نفس را ۔۔۔ با تصور تیغ بکشد و ز ہوا

قولہ تعالیٰ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ۝ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِىَ الْمَاْوٰى نفس تا آنکہ از علم دیدار مشرف حضوری سبق نخواند ہر گز ہوا و گناہ باز نماند کسے اگر چہ تمام عمر ریاضت سر بسنگ زند ہیچ سود نشود۔ قولہ تعالیٰ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ ج اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْٓءِ۔ ابیات

این نفس را در قید آوردن چہ غم ۔۔۔ کیشناسد نفس را اہل از صنم

نفس را بشناختن قرب از خدا ۔۔۔ نفس را شرمندہ بماند و ز ہوا

نیست نفس و نے بروح و نے قلب ۔۔۔ غرق فی التوحید عارف باادب

Marfat.com

و ز ہفت اندام بود ہفتاد نور باز گردد یک شود باشد حضور
طالبِ دیدار می یابد خدا طالبِ مردار بانفس و ہوا
طالبان را چیست آخر حق طلب جان خود را کن فدا بر راز رب
دم مزن گر عاشقی سر پیش نہ سر ز گردن شد جدا این راہ بہ
ہر کہ شد گمنام آن نامزد تر نام را نام آرد دہد صاحب نظر
باھُوؒ کہتر و مہتر ہمہ دارد طلب طلب قلب از قلب کلب از باکلب

بدانکہ شاعران راعلم از بلاغت دانش' بلکہ شعور از شعر پختگی وفقرا را علم از قرب اللہ حضور است' اگرچہ خام است۔ درسخن شعر الذت تمام است وسخن فقرا خام مثل شہدِ شیرین بہ لذت دیدار شوق تر سخن بیش بہا از سیم وزر۔ بیت

سخن من سر یست خواندن آن بی سر عارف بے سر بود صاحبِ نظر

اہل علم تصوف تقویٰ است وعالم تقویٰ راد وگواہ است۔ خوردن اہل تقویٰ را نور است وخواب اہل تقویٰ را مشرف معرفت لقا حضور است۔ عالم تقویٰ را ہر دو بال و پر است۔ کل وجز مقامات ذات صفات تصور توفیق طرفہ زد کند تحقیق و بانظر تصرف ہر مردہ را حیٰ کند۔ اہل تقویٰ متقی آن است کہ کلمہ طیب برزبان خود خواند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم درمقام کنہ کن خواندن آنچہ خداوندی است' از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ قولہٗ تعالیٰ وَمَا یَذْکُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ؕ ھُوَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَ اَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔

علم تقویٰ چنانچہ علم تصور تصرف کلید معرفت مشاہدہ دیدار است۔ تقویٰ مجاہدہ نیست۔ بحضوری مشاہدہ وصال لازوال۔ باید دانست کہ از غلبات تصور تجلیات نور وشوق تصوف حضور تعطش اشتیاق فراق ازلی فیض فضلی۔ حرف توفیق توکل واز صدیق توحید تصدیق تحقیق از کنہ آنست۔ آواز کن راز قلب نام اسم اَللّٰہُ ذات باعزت بگیرد۔ باستماع نام اللہ از عظمت وہیبت نام اللہ نفس مطلق بمیرد و در وجود ہفت اندام از سرتاقدم نور اللہ میریزد' آنچہ در وجود کدورت زنگار ظلمات حجاب سراپردہ جملگی می خیزد۔ بعد ازان قلب باروح متفق گردد و روح بذوق نام اللہ می خواند۔ باستماع نام اللہ از قہر وقدرت نام اللہ نفس زندہ نماند۔ معرفت عیانی و دیدار ربانی مشرف دوام فقر تمام۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ ۝ مَنْ عَرَفَ نَفْسَہٗ بِالْفَنَآءِ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّہٗ بِالْبَقَآءِ۔

پس بہ مردن نفس صاحب چہ طور زندہ ماند۔ مردن از خصلت بد باز آید واز گناہ تا طلب جان رسیدن قبر لحد۔ ابیات

از ازل تا ابد بودم بے حجاب در چشم من ہرگز نیاید ہیچ خواب
دیدہ را دیدار بردہ خواب نیست از میان خود رفتہ را عذاب نیست

Marfat.com

خواب مارا بہر مذکور و جواب　　اہل حاضر را نباشد ہیچ خواب
خواب مارا خلوت و باشد حضور　　چشم را پوشید بہر از صد ضرور
ہر کہ پوشید چشم را آن کور تر　　کے بہ بیند کور مثلِ گاوخر
باعیان بینم بقا ہم حق لقا　　چشم پوشیدن بود مکر و ریا

ہرکہ در علم تحصیل عالم باللہ تمام دوام مجلس محمد رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فقیر کہ در معرفت مشرف دیدار دوام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ متقی کہ در علم تقویٰ تمام مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ابیات

این مراتب از علم توفیق تر　　اولیا اللہ بخشد بانظر
ہر کرا مرشد نہ ای مردود دان　　بی خبر از معرفت وحدت عیان

مراتب مرشد عیان است کہ در توجہ مرات مینماید ہر دو جہان۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْعَقْلُ يَنَامُ فِي الْاِنْسَانِ ٥ اَلْاِنْسَانُ مِرْأَةُ الْاِنْسَانِ ٥ اَلْاِنْسَانُ مِرْأَةِ رَبِّهٖ۔ ابیات

خوش بہ بین دیدار را گوید حدیث　　ہرکرا باور نہ ای کاذب خبیث
ہر کہ علم عالم شدہ بہر از لقا　　نہ از برائے لذت دنیا ہوا
اولیا در قبر ہمچون آفتاب　　ہر کہ گیرد نام حاضر باصواب
بانظر عارف شناسد اولیا　　این قدر قدرت بود قرب از خدا

علم باطن غیبی، وحدت فردانیت لاریبی علم دیدار و علم قلب بیدار و علم لقا و علم نفس فنا و علم زندہ قلب روح بقا، و علم ادب و علم حیا و علم جمعیت آئینہ روشن ضمیر صفا و علم لقا از مطالعہ علم موت بکشاید۔ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ سبق یاد دارد قُلْ مَتَاعُ الدُّنْيَا قَلِيْلٌ را بگزار تا شوی لائق علم مطالعہ از موت لائق دیدار پروردگار۔ معرفت نیز سہ قسم است۔ از مطالعہ موت مبتدی در دل محبت زاید از مطالعہ علم موت متوسط آنچہ در دل معرفت زاید از مطالعہ علم موت منتہی در دل مشاہدہ دیدار حضور قرب اللہ نور زاید۔ بر مرشد فرض عین است اول طالب اللہ را از ین مطالعہ سہ سبق دہد کہ طالب از علم محروم و جاہل نماند۔ در مطالعہ علم شب و روز میخواند کہ تمام تحصیل علم درین یک آیت است۔ قولہ تعالیٰ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ط وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ۔ ابیات

ہر ذرہ مثلِ زراعت خرمن است　　نیک بد را نظر کن در جان تن است
نیست در تو ہیچ بیرون آنچہ ہست　　آنچہ شد مخلوق زان روزش الست

طالب اللہ ہمون علم بخواند کہ در حیات و ممات از خوانندہ علم جدا نماند۔ آن علم باید از مشرف معرفت دیدار است۔ علم آن

Marfat.com

است کہ در قبر لحد باشد نگہبان رفیق با توفیق شفیع تحقیق ہفت اندام را پاک گرداند۔ پاک از محاسبہ قیامت محاسبہ قبر لحد پاک۔ علم تصور اسم اللہ ذات میگرداند نجات۔ بیت

آنچہ میخوانی از علم اللہ بخوان   اسم اللہ با تو ماند جاودان

قرآن، توریت، انجیل، زبور و ہر کتاب فقہ مسائل تفسیر از اسم اللہ است و ہر چہار کتاب شرح اسم اللہ ذات۔ ہر کہ اسم اللہ ذات از کنہ خواند آنرا ظاہر و باطن علم علوم واضح گردد۔ احتیاج خواندن علم نماند۔ بہتر آنست مطالعہ استغراق از مطالعہ اوراق۔ بیت

ذکر باشد از لقا فکر از بقا   این چنین عالم بود علم از خدا

فضل از خدا درس لقا در سینہ قلب صفا۔ ہر کہ خبر از علم نداند مردہ دل، جاہل بے حیا۔ قولہ تعالیٰ بَلٰی مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ص وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ قولہ تعالیٰ وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ اِلَى اللّٰهِ وَهُوَ مُحْسِنٌ فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى۔

بدانکہ علم معاملات و علم عبادات درجات است، بے خبر از علم حضوری قرب اللہ ذات۔ اگرچہ علم فقہ مسائل ثواب است بے خبر از علم باطن بے حجاب وسیلہ علم بقا باللہ، چنانچہ علم تصور و علم تصرف و علم تفکر و علم تصوف و علم سلک سلوک و علم توجہ و علم توحید۔ این جملہ علم عین العلم حق است کہ از حق است و بیزار کنندہ از علم باطل است۔ ہر آنکس عجب احمق است کہ علم حق را بگذارد و علم باطل رشوت ریا عجب و ہوا را بردارد۔ بیت

ہر عبادت ہر ثواب بہر از لقا   علم اللقا من سبق خواندم از خدا

بدانکہ بیست جز علم است یک در یک جز علم است و بیست جز علم در یک جز حکمت۔ عالم حکیم عارف قدیم۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لَا تُكَلِّمُ كَلَامُ الْحِكْمَةِ عِنْدَ الْجَاهِلَ اگر زبان زندہ، دل مردہ از دنیا ہرگز معرفت نبردہ افسردہ۔ قولہ تعالیٰ مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى قولہ تعالیٰ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى۔ لائق دعوت خواندن آنست کہ غالب الارواح و غالب الاولیا و غالب الجن والانسان غالب الفرشتہ مؤکل لا رجعت و لازوال صاحب تصرف گنج۔ ظاہر دل غنی و باطن حاضر دوام مجلس بحضوری فقیر لا یحتاج۔ از برائے درم دنیا عامل کامل اہل دعوت نخواند و ہر کہ از برائے دنیا دعوت میخواند ہر آنکس دعوت خواندن عمل نداند محتاج است در مراتب جنونیت استدراج۔ ابیات

بر زبان اللہ در دل گاؤخر   این چنین تسبیح کے دارد اثر

دعوتے خواند ز لطف و حق کرم   ہر کہ دعوت از قرب خواند نیست غم

Marfat.com

دعوتے خواند ز بہر از خدائے
برد با دعوت حضوریؒ مصطفےٰؐ

دعوتے منصب مراتب باحضور
شد وسیلہ مصطفیٰؐ بذات نور

دعوتے منصب مراتب از خدا
ہر کہ خواند بہر دنیا بے حیا

ابتدائے دعوت گنج سبق
در تصرف قید آمد ہر طبق

ہر مؤکل در حکم مثل غلام
گشت واضح زیر زبرش ہر مقام

ہر کہ خواہد دولتے دنیا نعیم
ہم صحبت شیطان بود ملعون لئیم

ہر کہ خواہد معرفت قرب از الٰہ
وقت خواندن باتصور کن نگاہ

ہر کہ کن را یافت کنہ از کن کشا
جملہ او الہام یابد از خدا

قال من برحال من احوال من
ہر کہ عامل نیست دعوت لاف زن

ہر کہ پوشد حق بود کافر تمام
گفتن حق حاسدان دشمن مدام

کاملم اکسیر تکسیر نما
احتیاجے کس ندارم جز خدا

باھوؒ کس نیامد طالبے لائق طلب
حاضر کنم با مصطفیٰؐ توحید رب

بخواندن دعوت کامل را گنج و ناقص را درمیان دوران دعوت مثل تیغ برہنہ بہ بردرنج ۔دعوت دادن نہ آسانکاراست ۔ مرد مذکر عارف کامل عامل باخبر ہوشیار اولیا اللہ صاحب قرب پروردگار نہ دعوت خواندن لائق احمق گاؤ عصار ۔دعوت خواندن مشکل، بسے مشکل کار خیلی سخت دشوار کہ در علم دعوت کامل باید عظیم سرّ اسرار از خزائن اللہ بسیار بیشمار بخش عطا پروردگار ۔کامل عامل اہل دعوت کہ صاحب نظارہ آنرا چہ احتیاج قال و تحقیق حقیقت از نماز استخارہ کہ خام ناقص ناسوت دوام در قید نفس امارہ ۔لائق خواندن دعوت آنست کسی را کہ باتصور اسم ذات جثہ روحی نور و دعوت میخواند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع اللہ حضور ۔دیگر بشروع دعوت طالب مرید کامل را پنج مراتب نخست دہد دست ۔اول حاضرات، دوم ناظرات، سوم تصور اسم اَللّٰہُ ذات، چہارم آگاہ از دلیل، پنجم نگاہ بقرب رب جلیل ۔کامل عامل مرشد این پنج گنج در روز پنج نصیب کند طالب مرید صادق را ۔اگر از باطن اولیاء اللہ اہل دعوت چنین توفیق قرب اللہ تحقیق ہدایت نداشتہ باشند طالبان ہم تلف و مریدان جملگی ہمہ خلق کشندہ ۔راہ دعوت معرفت ظاہر باطن با جمعیت ۔در مشاہدہ ربوبیت رویت جمال وصال است، نہ بگفت شنود قیل قال ۔بیت

عارفان را روز و شب برحق نظر
بانظر ہرگز نہ بینم سیم و زر

ہر آنکس عجب احمق اند کہ تخم حب دنیا زراعت حرص، حسد، کبر، عجب، ریا، ہوائے شیطانی در دل کاشتہ و حب مولیٰ از دل

Marfat.com

برداشتہ۔ ہر آنکس مومن مسلمان، فقیر درویش، عالم فاضل، ذاکر، اہل مراقبہ، فکر، اہل تقویٰ چہ طور باشد؟ کہ بدتر از ستور باشد۔ فقیر آنچہ میگوید از راہِ حساب، نہ از راہ حسد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مَنْ سَکَتَ عَنِ الْکَلِمَۃِ الْحَقِّ فَھُوَ الشَّیْطٰنُ اَخْرَسُ۔

آخر پنبہ غفلت از گوش دل بدر آرو موت را یاد دار و موت در وجود تست و وجود تو موت غار و مراتب۔ قولہ تعالیٰ کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ بردار۔ ابیات

نفس را گردن بزن بہر از خدا — تا شوی دائم بحاضر مصطفیٰؐ
این مراتب عارفان اولیا — ہر کہ این راہے نداند سر ہوا

نیز شرح دعوت

عامل دعوت و دعوت کامل طالب را دعوت خواندن بس است علم دعوت راختم و تمامیت ہم طی کند در دو دم۔ ہر کہ باترتیب خواندن دعوت داند، تصور تصرف اسم اعظم و با اسم اللہ ذات میخواند، درین ایام تا قیامت لایحتاج ماند ہم او و ہم آل اولاد او بے غم۔ این چنین عامل کامل مکمل اکمل صاحب در جہان کم۔ بیت

دم ازل دم ابد دم دنیا تمام — ہر کہ این یک دم نداند آن مرد خام

مرشد کامل اہل دعوت بشروع دعوت طالب صادق و مرید لایرید را چہار منصب بخش عطا فیض فضل اللہ فضیلت دعوت وسیلہ بخشد۔ یکے تصور اسم اللہ ذات۔ دوم تصرف اسم اعظم متبرکات۔ سیوم توجہ کلمہ طیبات لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ چہارم ناسخ از قرآن آیات۔ طالب اللہ کہ چہار مجموعہ دعوت خواند، آنچہ گنج خزائن اللہ غیبی لاریبی ظاہر و باطن است، از وہیچ مخفی و پوشیدہ نماند۔ مرشدیکہ در چہار روز بہ چہار منصب طالب را نصیب نگرداند طالب احمق است کہ از حکم ناقص میخواند۔ نہ دعوت خواندن لائق اہل بدعت بدکیش، غلیظ طالب دنیا، بداندیش تمام۔ دعوت باقرب اللہ درویش نصیب غنی وفقیر عارف درویش اہل معرفت عیسیٰؑ صفت۔ این چنین دعوت خواند کہ بحکم اللہ قُمْ بِاِذْنِ اللّٰہِ از قبر بیرون آوردہ روحانی حاضر گرداند۔ وقت خواندن دعوت نور حضور فرشتہ میگریزد از خوانندہ دور ضرور کہ نامحرم محروم است۔ ابیات

حق پسندان را نباشد ہیچ باک — بعد مردن زندہ گردند زیر خاک
عارفان بانظر بینند در قبر — این مراتب عیسیٰؑ و ثانی خضرؑ
ہم سخن باہم جلیس و اولیا — غرق فی التوحید قرب و باخدا

Marfat.com

با تصور قتل کن تو نفس را   تا شوی واصل خدا لائق خدا

وقت خواندن دعوت یک صورت توفیق الٰہی رفیق تحقیق پیدا می شود‘قدرت خداکشش برویت نور خواننده میسر دبہ مدنظر اللہ منظور حضور۔این چنین دعوت قرب ربانی تقویت انبیا اللہ و اولیا اللہ روحانی میگویند۔اساس گنج معرفت و ہم علم ہدایت و ہر عمل قرب جمعیت شوق است‘خواہ راہبر راہ خدانی اللہ با قرب الہٰ۔کسی راکہ مدعی شوق دامنگیر است راہ ہر دو جہان نیم گام ہم نباشد در نظر۔فقیر روشن ضمیر بر نفس امیر است۔بیت

فرشتہ گرچہ دارد قرب درگاہ   نگنجد در مقام لی مع اللہ

کہ فرشتہ قوت توفیق مراتب منصب آسمان و زمین مقام طبقات متعلق ہوا است و انسان را مراتب معرفت توحید باذات فنانی اللہ قرب حضور باخدا است۔ابیات

دعوتے در دم کشد عالم تمام   با تو گویم یاد گیر اے نیک نام

این دمے یکدم بود قرب از الہٰ   یک دمے دو راہ دارد دو گواہ

دم ازل دم ابد دم دنیا ہوا   با یک دمی یکتا شود مرد خدا

دم کہ از دم یافتہ دم معرفت   مردہ را زندہ کند عیسیؑ صفت

دعوتے با دم بخواند بر قبور   اہل دعوت با روحانی شد حضور

دعوت چہار طریق از وجود اربع عناصر تحقیق خاک باد‘آب آتش‘ہر چہار با نظر تصور کشتہ سازد با توفیق۔این چنین دعوت خواند‘چنانچہ اُقْتُلُوا الْمُؤْذِيَاتِ قَبْلَ الْإِيْذَاءِ فتنہ وفساد قطع الطریق ہیچ زندہ نماند۔دعوت یک دم وخواندن اہل یکدم است‘چنانچہ گفت خاقانی مرد حقانی۔بیت

پس از سی سال این معنی محقق شد بہ خاقانیؒ

کہ یکدم باخدا بودم بہ از ملک سلیمانیؑ

مرتبہ دریک دم فنافی الشیخ است۔مرتبہ دوام حضور فنافی الرسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است کہ خبر از دم ندارد و مرتبہ فنافی اللہ نور فی النور است۔نہ خبر از دم دارد و نہ خبر از حضور عینہ بعین۔این است مراتب فنافی التوحید نور است۔ابیات

بہ بحر غرق فی اللہ شو کہ باخود خود نمیدانی

دمے نامحرم است آنجا کہ باشد راز ربانی

نہ آنجا دم نہ دل نہ جسد جان است   کہ عین از عین باشد لامکانست

کسے از خود فنا شد آن چہ بیند   بہ بیند حق کہ باحق حق نشیند

Marfat.com

بنام حق ز حق باحق تمام است
سہ حق را حق بگوئی حق کدام است

قولہ تعالیٰ وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَةٌ را برداشتی چنانچہ باطل اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ حق را بگذاشتے آنہا مسلمان مومن چہ طور باشد کہ بدتر از گاؤ ستور باشد۔ قولہ تعالیٰ اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ۔ قولہ تعالیٰ اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰهُ۔ ہر آنکس کہ دعویٰ کند فنافی الشیخ و در مراتب فنافی الشیطان و دعویٰ کند مراتب فنافی الرسول محمود و در مرتبہ مردود است و دعویٰ کند فنافی اللہ باخدا و در مرتبہ بنفس ہوا است۔ نیز مراتب فنافی الشیخ کہ میبر آید از جملگی شر آنچہ معصیت شیطانست و میبر آید از جملہ فتنہ آنچہ فضیحت نفس است و میبر آید از جملہ حوادث آنچہ مایہ فساد خطرات دنیا است از عرش تا تحت الثریٰ در سیر آید و از جملہ باطل میبر آید و حق از حق مینماید۔ اینست مراتب فنافی الشیخ و ہر کہ بہ مراتب فنافی الرسول محمد برسد ظاہر باطن یک دم از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جدا نمیشود و ہر کہ بہ مراتب فنافی اللہ کار او حسبتہ اللہ یعنی نفس فنا و زندہ قلب روح بقا۔ ہمیشہ در مشاہدہ بذات نور حضور مشرف لقا۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب نداند احمق است خود نما ہر کہ دعوت را میخواند۔ بعضی مرشد اند کہ خود می مانند و دور و طالبان خود را با توجہ میرسانند در مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضور و بعضی مرشد اند کہ خود را دوام حضور و طالبان را رسانیدن نمی توانند بحضور منظور و بعضی مرشد اند کہ طالبان حضور اند و از نظر خلق بعید دور اند۔ ہر کہ این ہر سہ مراتب از باطن نداند احمق است کہ دعوت خواند۔ وقتی کہ شروع ورد کند و ورد کلام ربانی و ہم سخن کند با جواب سوال۔ ہر کہ دعوت نخواند دعوت آنرا خراب گرداند۔

شرح دعوت عظیم

دعوتِ عظیم کہ با این چہار مراتب مجموعہ خواندن: اوّل قرآن، دوم قبر تیغ برہنہ انبیا و اولیا اللہ مثل درویش غوث قطب شہید، سوئم قرب الحق، چہارم قوت از حضور مجلس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم۔ این چنین دعوت سخت تر از غضب قہر یا مثل اسم اعظم قرآن بر قبر۔ ہر آنکس خواند کہ بخواندن این چہاردہ طبق دعوت حضرت مدینہ و حضرت کعبہ و عرش اکبر از ماہ تا بماہی در جنبش در آید و ارواح جمیع انبیا، اصفیا، نبی مرسل و ارواح ممات و حیات اولیا اللہ فقیر ولی اللہ، درویش، عارف باللہ غوث، قطب ابدال، اوتاد و ہژدہ ہزار عالم کل مخلوقات لرزہ خورد و در حیرت در آید و فرشتگان عبرت دارند و کل مخلوقات دست بہ دعا بدرگاہ الٰہ استادہ، تا آنکہ خوانندہ این چنین دعوت کار بسر انجام مطلب نرسد و ارواحِ انبیا، اصفیا و مرسل، اصحاب، مجتہد، علما باللہ، اولیا اللہ مومن مسلمان در قید اہل دعوت باشد، ہرگز خلاص نشوند۔ ازین دعوت ہیچ دعوت سخت تر و غالب تر بہ منصب قہر نباشد۔ و بخواندن این چنین دعوت اگر کوہ از آہن سخت تر باشد، موم گردد و اگر قلعہ مثل سنگ یا آہن کہ بلند تر با ہوا کنگرہ او بجز طیر پریدن دیگر نرسد، بخواندن این دعوت اہل قلعہ را دل از دست رود و آمدن ملازمت کنند و در فرمان در

Marfat.com

آیند و یا آنکہ در آن قلعہ مرگ مفاجات مردم اہل قلعہ را پیدا شود کہ اہل قلعہ یک آدم زندہ نماند و یا بخواندن این دعوت مؤکلان اہل قلعہ را بستہ از قلعہ فرو انداز ند و این چنین قلعہ فتح کردن آسان کار است۔ ہر کہ این دعوت با عظمت بخواند' تمام ملک اقلیم ہر ولایت از مشرق تا مغرب در یک ہفتہ در قبض تصرف آوردن ہیچ دشوار نیست۔ لائق خواندن این دعوت عامل کامل اگرچہ شکم پر کنندہ و حیوانات جلالی و جمالی بخورد و جو دکشتہ با تصور اسم اَللّٰہُ ذات پختہ پاک' آنرا از روحانی و از فرشتہ مؤکل جنونیت چہ باک کہ غرق کامل بتصور اسم اَللّٰہُ ذات حضور و عمل دعوت تصرف روحانیت قبور۔

قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اِذَا تَحَيَّرْتُمْ فِي الْاُمُوْرِ فَاسْتَعِيْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ۔

مرشد عارف کامل و اہل دعوت عامل آنست کہ سہ کس را طالب مرید کند و تمام مطلب برساند۔ یکے علما باللہ کہ جمعیت او بہ مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دوام است۔ دوم ظل اللہ بادشاہ کہ جمعیت او از مشرق تا مغرب در قید تصرف آوردن دار السلطنت کل و جز مردم تابع در حکم۔ سوئم شیخ از باطن معرفت بے خبر۔ غرق کردن بہ مقام فنا فی اللہ توحید' میسر آید از رسم رسوم تقلید۔ آری یقین است کہ نفس پرست ہمہ کس اللہ پرست کم کس۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ اگر بیائی در باز طرفہ زد برسانم بمعرفت اللہ راز۔ و اگر نیائی اللہ بے نیاز۔

دعوت بچہار طریق خواندن راہ۔ یکے دعوت خواندن با تصور اسم اَللّٰہُ ذات حاصل کردن قرب' معرفت توحید الٰہ، دوم طریق خواندن دعوت با حاضرات تصرف اسم اَللّٰہُ ذات مدخل شدن بحضور مشرف مجلس حضرت محمد مصطفیٰؐ، سیوم طریق خواندن دعوت مؤکل فرشتہ جنونیت در قید آوردن با او در نظر نگاہ، چہارم طریق دعوت خواندن تمام عالم ملک در قید تصرف آوردہ و تیغ دعوت برہنہ سلاح۔ ہر کہ در ہر یک بخواندن چہار دعوت عارف باللہ' حسبی اللہ و کفیٰ باللہ۔ متوکل مفتاح ندارد' نہ خواندن مؤکل۔ اگر کسی گوید درین زمانہ فقیر ولی اللہ کامل را از اہل دعوت علما باللہ ہیچ کس نیست وسیلہ علم فقہ مسائل کتاب بگیرد این نیز حیلہ شیطان است۔ فتنہ نفس امارہ اہل ہوا باز دارد از وسیلہ مرشد معرفت توحید قرب خدا۔ مرشد مخلوق خلق پسند نیست' مرشد خالق پسند است۔ بیت

ہر کہ باشد پسند خالق پاک ور نہ باشد پسند خلق چہ باک

برعلما فرض عین است بگیرد دست بیعت تلقین ذکر گرفتن از مرشد اولیا اللہ۔ قولہ تعالیٰ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ۔ قال علیہ السلام ذِكْرُ اللّٰهِ فَرْضٌ مِّنْ قَبْلِ كُلِّ فَرْضٍ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

بشنو! چنانچہ خواب با تعبیر است و علم با تفسیر است غنایت با کیمیا اکسیر است۔ و تمام عالم در قید تصرف آوردن بعلم دعوت تکسیر است و ذکر با تاثیر است و مرشد عارف کامل آگاہ است قرب باللہ روشن ضمیر است۔ و عیان حاضرات از اسم اَللّٰہُ

Marfat.com

ذات بانظیر است و آنچہ از تصور اسم اَللّٰہُ ذات مشاہدہ می بینی ہمہ از مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقرب معرفت اللہ خاص وصال است ۔آنچہ از لاسوی اللہ بغیر از تصور تصرف اسم اَللّٰہُ ذات بہ بیند مراقبہ خواب خیال است کہ در دلالت مراتب زوال است ۔این جملہ مراتب دل پذیر و فرحت بخش از فنافی اللہ فقیر بر نفس امیر است و آنچہ لازوال است اسم اَللّٰہُ ذات ۔وغلاظت از لوح ضمیر بہ تراش ویا مراتب نعم البدل باخبر باش کہ اصل این راہ محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نعم البدل وصل است ۔تمام کل شرح نعم البدل مشروحاً بیان مرشد کامل کشایندہ ۔طریق باتحقیق توفیق مشکل ۔قولہ تعالیٰ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ ۔ توفیق عطا اللہ فیض فضل اللہ است بی ریاضت راز ہر کرا اللہ بخشد از تصور اسم اَللّٰہُ ذات کل وجز مراتب وعلم حکمت ۔نادیدہ و ناشنیدہ ہفتاد کروڑ وسی لکھ مقام کہ از ناسوت تا برسیدن لاہوت لامکان درمیان حجاب و راہزن است ۔مرشد یکہ بریک دم و در یک قدم جملہ کل مجموعہ مقامات حجاب باطنی طی کناند و بہ لاہوت لامکان برساند۔ بعد از ان تصور اسم اَللّٰہُ ذات تمام تصرف دست دہد وفقیر برکونین امیر مالک الملکی گردد بحکم اللہ ۔مالک الملک لازوال این است مراتب فضل معرفت باقرب وصال ۔این نہ فقیر در قید نفس اسیر باشد استدراج بے خبر از معرفت معراج ۔ابیات

فتح دعوت در تصور باخدا　　این چنین دعوت عمل در اولیا
باتصور سر بسر جان نور شد　　بشروع دعوت جسد او مغفور شد

این طریق دعوت باتصور اسم اَللّٰہُ ذات راز بان نور و نظر چشم نور و استماع گوش نور و دست نور و پا نور و نفس مطمئنہ نور قلب قالب نور و روح مقدس رحمت رحمان نور و ہفت اندام نور ۔ این است لائق دعوت خواندن شہسوار عامل عمل روحانی بر روئے قبر قبور۔

شرح وجود ہفت اندام شدن نور

دوام ذکر و دوام بافکر فنا نفس باحضور کہ بیست چہار مشق وجودیہ است ۔باتصور مشق و باتوجہ مشق و باتفکر مشق و بامشاہدہ قرب و بانور مشق و باحضور مشق مراتب معشوق ۔این آیت اشارات در باب مشق مراتب معشوق محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔قولہ تعالیٰ وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِيْدُ زِيْنَةَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ۔

ہرکہ بحضور جواب ثواب مع اللہ ومجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود را با توفیق تحقیق حضور رساند آنرا چہ احتیاج است کہ

Marfat.com

علم دعوت اسم بدوح میخواند۔ ہر کہ این چنین تقویت خود را با توجہ حضور برد آنرا چہ احتیاج است کہ خط کشد و نقش دائرہ مثلث بدوح بیست در بیست پر کند۔ این ہمہ کار بے قرب و بے حضور از معرفت اللہ توحید بعید است۔ بیت

ورد را بگذار وحدت را طلب و ز وحدت عارف شوی باقرب رب

بیست مشق از سر دماغ تا بہ تصور مقام بہ نفس خلاف و چہار مشق ناف محاسبہ بنفس انصاف۔ اسم ذات اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ واسم لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ واسم لہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ واسم ھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ اسم محمد رسول اللہ۔ اسم محمدؐ اسم فقرؐ اسم اعظمؐ حاضرات سی حروفی۔ ہر کہ اول حاضرات کند و علم حاضرات میداند، عمل خواندن علم دعوت او تا روز قیامت باز نماند۔ ابیات

دم روان دل زندہ روح دعوت بخوان لائق خواندن بود عارف عیان

مرد مرشد گنج بخشد بے نیاز مرشدے نامرد را با زر آواز

میسر آید برکت دعوت تصور اسم اَللّٰہُ ذات می برآید از جثہ محنت و میدر آید بجثہ محبت لطیف القلب بخش خوردن مجاہدہ و خواب مشاہدہ باطن بحضور مجلس محمدی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مبارک باد۔ در مستی ہوشیاری و در خواب بیداری بحضور غرق فی اللہ باجواب صواب باشعور۔ این است مراتب باطن معمور۔ چون باینمراتب دعوت کل رسد لشکر و مؤکل و ارواح انبیا و اولیاؑ غوثؑ قطبؑ ابدالؑ اوتاد ہزاران ہزار بلکہ بیشمار کسی میداند و باعیان می بیند و کسی نمی داند۔ اِنْ کُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْہَا حَافِظٌ خطاب او لَا یَمْلِکُوْنَ مِنْہُ خِطَابًا۔ درین مقام تجلیات میکشاید تجلی انوار ہزاران ہزار بیشمار از ہر اعضا رگ گوشت مغز استخوان بہر موئے۔ این است مراتب ہمہ اوست در مغز و پوست۔ چنانچہ تجلی غیبی و تجلی قلبی و تجلی روحی و تجلی سرّی در وجود با تصور اسم اَللّٰہُ ذات۔ تجلی نور ایمان غیر مخلوق مثل آفتاب طلوع زند آنچہ ظلمات ناشائستہ نفس شیطان دنیا حواس خمسہ خس غلاظت ظاہر باطن از وجود مطلق برخیزد آنچہ اوصاف ذمیمہ اوصاف زوال۔ این آنست مراتب معرفت اللہ وصال۔ دوام بر تن لباس شریعت بپوشد و در شریعت بکوشد و دریائے معرفت در باطن بنوشد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اَلنِّہَایَۃُ ھُوَ الرَّجُوْعُ اِلَی الْبِدَایَۃِ۔ درآمدن با تصور اسم اَللّٰہُ ذات نور و برآمدن از ظلمات نار۔ قولہ تعالیٰ اَللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۙ یُخْرِجُھُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ۔

این مراتب معرفت با قرب اللہ حضور۔ در بعضی علم دعوت خواندن عامل کامل و از بعضی علم دعوت عامل۔ اگر اہل دعوت عامل با ترتیب از غضب در ملکی ولایت کہ دوگانہ سورت مزمل خواند آن ملک ولایت متعلقہ تا قیامت ویرانہ میشود و اگر از برائے اخلاص و از کرم لطف آبادانی بخواند ملک ولایت موضع و تعلقہ از آفات بہ رنج ظلم شر ظالم جور تا روز قیامت آباد و سلامت بنماید۔

Marfat.com

باید دانست کہ مراتب مومن ازلی فرحت الروح فیض فضلی کہ در زندگی بدن نور و در ممات قبور خاک شعلہ ذات حضور وجود ظاہر باطن مغفور عفو لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ۔ درویش دانا و آگاہ باش! بعضی علما و فقرا مومن مسلمان را نفس خبیث امارہ و ابلیس علیہ اللعنت پیشہ عبادت بنماید ثواب و در آن ثواب با گناہ معذب کند خراب۔ و باز نفس شیطان ابلیس علیہ اللعنت پیشہ می آرد بندگی و در آن بندگی فضیحت ریا پیدا میشود حجاب گندگی۔ نزدیک حق باطل ناپسندگی۔ اے احمق اہل ہوا! طلب کن مرشد سالک عارف خدا کہ سالک بے خبر نباشد از راہ و رسم رسوم حیّ قیوم، منزل مقام باخبر۔ عارف باللہ صاحب نظر مثل نبی اللہ سیرانی اِلَی اللّٰہِ وسیرانی فی اللہ۔ باطن خضر با نظر کہ در حیات از نفس شیطان نجات و در ممات حیات ہم مراتب حضور روحانی قبور۔ ابیات

خلق داند زیر خاکش در قبر — در قبر شد قرب اللہ سربسر
بے خلل خلوت قبر با رب جلیس — درمیان کس نگنجد حق انیس
نیست آنجا فرشتہ جز بذات — در ممات یافتند دائم حیات
در قبر رفتن است وحدت حق بنور — در قبر حق یافت حق باحق حضور

نہ ہر سنگ قبلہ لائق سجدہ و نہ ہر سنگ محک و نہ در ہر سنگ پارس و نہ در ہر سنگ لعل است۔ ہمچنان نہ وجود ہر انسان لائق معرفت اللہ وصال است و نہ ہر سر لائق بادشاہی و نہ در ہر دل گنج الٰہی میدہد از آگاہ گواہی۔ نہ ہر سنگ کوہ طور است و نہ ہر انسان مثل موسیٰ کلیم اللہ حضور است و نہ ہر سنگ سنگ مرمر است و نہ ہر دل محبت پرور است۔ وجود فقیر کامل است کہ فنا فی اللہ اسم مسمّٰی حکمت معما شامل است۔ المطلب آنکہ این جملہ مطالب و خواندن دعوتِ عیانی از قرب ربانی وجود فنا فی اللہ نفس فانی تزکیہ و قلب تصفیہ و روح تجلی۔ کل مخلوقات جن و انس و حوش طیور، فرشتہ ہژدہ ہزار عالم حاصل کردن از ہر یک جوینده و از ہر زندہ روحانی باہم سخن۔ علم خواندن منطق معانی، ظاہر گردد آنچہ خزائن اللہ گنج پنہانی ربانی۔ عارف باللہ آنست کہ اینچنین دعوت بہ دوام دولت میخوانی فی الدنیا والاخرۃ لایحتاج بہ مانی کہ انتہا با بتدا رساند و انتہا و ابتدا ہر دو را در یک سبق میخواند۔ ابتدائے نور اللہ و انتہائے مراتب فنا فی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اکثر بعضی مردم را چنین احوال است کہ حقیقت ماضی، حال، مستقبل و یا از آواز موکل فرشتہ یا از آواز جنونیت و یا از علم قال، عامل عالم، رمال ہر یک مراتب با علم دانش با عقل شعور است۔ تحقیق کردن ہر کارے را از بروج چنانچہ یافتن از علم نیک و بد، سعد و نحس، ایام ماہ سال میدانند۔ و فقیر اہل حضور صاحب قرب آنست کہ بے نصیب را مطلب نصیب اللہ تعالیٰ میدہاند و ایام نحس کم بخت با ایام سعد بخت مبدل گرداند و مردہ دل را کہ طالب بیشعور است، با توجہ حضور رساند۔ این چنین فقیر صاحب قوت ناظر کہ دوام می باشد حاضر و نظر بر لوح محفوظ نکند۔ ابیات

Marfat.com

ہر کرا باشد حضوری ہر دوام ہم سخن شد بامع اللہ ہر کلام
نظر آنرا بر نظر ناظر خدا راہ ناظر این بود اہل از لقا

این مراتب ابتدا از فقیر است۔ابیات

کاملم ہم عاملم باطن نظر لائق تلقین تعلیم و خضرؑ
این شرافت شرف امت مصطفیٰ ﷺ واقف اسرار گردد از الٰہ

اول علم واردات تصنیف در وجود پیوستہ پیدا میشود وغلبات رقم رقوم کہ غالب بر ہر علم علوم رسم رسوم۔بعد از ان علم جمعیت بخشد از علم حیّ قیوم۔ہر مراتب از شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است۔بیت

رفت ذکر رفت فکر و رفت مذکور و حضور
نور را از نور یابم غرق فی التوحید نور

نہایت امیدوار ہدایت کہ این مراتب مطابق ہدایت است۔قولہٗ تعالیٰ وَالسَّلٰمُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ابیات

ہر کہ از خود گشت فانی بانظر درمیان مردمان باشد خضرؑ
غرق فی التوحید شو آخر چہ سود چون حباب در آب شد وحدت بود

اگر طالب صادق جان فدا با استقامت در مرتبۂ طلب طالب تیار است٬ مرشد کامل را معرفت حضور پروردگار رسانیدن آسان کار است وبغیر از مشاہدہ دیدار پروردگار یک دم بیرون برنکشد کامل انسان۔مراتب جمعیت ہمین است۔ابیات

ذکر فکر و بگذارد در ہر مقام دیدہ بادیدار بکشاید تمام
دیدہ را بادیدار تر بیدار تر بانظر ہرگز نہ بیند سیم و زر
لذتے دیدار بہ دیدار دہ روشنے دیدار در چشم بہ نہ
دادہ دیدار مارا ہر دوام دیدہ بادیدار بیند ہر دوام
باھوؒ جز بدیدارے نداند ہیچ راہ دیدہ بادیدار شد وحدت الٰہ

باید دانست کہ نفس بغیر از علین ظاہر بزبان اقرار بکلمہ طیب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ و باطن تصدیق القلب ہرگز مسلمان نگردد۔پس از زبان اقرار ہمہ کس خواند و ہمہ کس میداند لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وتصدیق را کردن تحقیق از کدام طریق است؟ وآن طریق از کدام توفیق است۔وآن توفیق صدق صدیق است۔اگر کسی تمام عمر ریاضت تقویٰ کشد و یا تمام عمر علم مسائل فقہ خواندن و یا تمام عمر بصوم صلوٰۃ نفلات تصرف کند و یا شب و روز بتلاوت قرآن مشغول باشد و بذکر٬ فکر٬ مراقبہ جان بلب رسد٬ ہرگز مراتب تصدیق القلب حاصل نمیشود بجز مشرف دیدار کہ نفس را

Marfat.com

یک ہفتاد و ہزار از شدائد شدید اشد کفار بہر رگ موئے زنار۔ این جملہ نفس کافر نہ بگسلد زنار تا آنکہ بحضور نگردد و مشرف دیدار پروردگار۔ مومن مسلمان پیوستہ میشود مشرف دیدار، بعضی دانند و بعضی نمیدانند۔ وفقیران روز اول از علم تصدیق و از علم دیدار سبق میخوانند۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ حقیقی مومن مسلمان اند۔ بیت

نہ آنجا نفس قلب و روح دانی فنا فی الذات وحدت لامکانی

علم مطالعہ دیدار بافسانہ دانی قصہ خوانی نیست۔ یگانگت بعینہ عین عیانی است و مراتب العلم فی اللہ غیب دانی است و باعین عیانے است۔ بیت

بے سرے بینم خدا را بی زبانم ہم سخن

معرفت توحید اینست ہم راز ہم آواز کن

علم دیدار نہ تعلیم است تلقین است و توفیق است۔ در آنوقت بین برخود شدن حق شناس۔ منصف این حق را بردار و باطل بدعت را بگذارد۔ اللہ بس ماسویٰ اللہ ہوس۔ باید دانست کہ مرشد کامل و مرشد ناقص از کدام عمل و از کدام علم و از کدام حکمت و از کدام توفیق و از کدام طریق تحقیق معلوم میشود۔ مرشد کامل دریانوش است از معرفت اللہ توحید و مرشد ناقص خودفروش است از تقلید۔ مرشد کامل یکبارگی مشرف بحضور دیدار رساند و باتوجہ دل زندہ گرداند و بجز راہ مشرف حضوری دیدار راہے دیگر ذکر، فکر، مراقبہ بدست تسبیح گرداندن نداند۔ و مرشد ناقص باذکر، فکر، مراقبہ طالب رامیکند دیوانہ چنانچہ زدہ دیو خبیث این چنین مرشد مصاحب ابلیس۔ مرشد کامل بر طالب صادق تصور میکند بخش عطا۔ بر آن تصور کہ بحضور بردلقا مشرف کند معرفت وحدت خدا۔ مرشد کامل بر طالب صادق بخش کند تصور نور غرق دیدار کند فنا فی اللہ حضور۔ بر طالب فرض عین است ضرور مشرف دیدار پروردگار حضور۔ طالب اللہ را سوگند است کہ روز اول از مرشد طلب کند معرفت اللہ لاہوت لامکان لقا۔ و مرشد را نیز سوگند است حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واصحابہؓ کہ طالب اللہ را تلقین کند از فی اللہ توحید وطالب را مراتب بخشد حضرت بی بی رابعہؒ وسلطان بایزیدؒ وطالب خطاب یابد اولیا دوام مشرف لقافی الدنیا والاخرت وجود بقا۔ مرشد یکہ بدین صفت موصوف نباشد وقت توفیق از باطن تحقیق رسانیدن نداند ناقص، بے مروت، بے شرم بے قوت بے حیا اہل ناسوت سرہوا نا تمام۔ از وطلب اللہ کردن و تلقین گرفتن حرام۔ بیت

نامرد مرشد مینماید ذکر راہ مرد مرشد میرساند با الٰہ

دیگر مرشد کامل صاحب تصرف گنج کہ ہر روز بہ مقدار یک کروڑ فی سبیل اللہ مہرہائے سرخ تصرف کند۔ ہر کہ این چنین مراتب مرشد روزینہ در عمل خود ندارد تصرف ہنوز ناقص بود۔ مرشد یکہ دوام در مشاہدہ دیدار پروردگار است، در تصرف او گنج خزائن اللہ بے حساب بیشمار است۔ آنرا با اہل دنیا التجا آوردن و طالب مرید کاذب را تلقین دادن چہ درکار است؟

Marfat.com

مرشد کامل اول طالب صادق را مراتب غنایت تصرف گنج نصیب کند طالب بے جمعیت پریشان نمیشود۔ طالب صادق باخلاص ظاہر باطن اتحاد او گاہی یک وجود یک جان تن۔ طالب صادق در خدمت مرشد روز ماہ و سال نباید شمار رضامندی مرشد درکار۔ طالب کہ بر خدمت خود مغرور' آں طالب روز بروز از معرفت اللہ بعید دور' محروم از معرفت اللہ حضور۔ باید دانست کہ باطن دو قسم است۔ یکے باطن صورت وہم خیال پیش اہل وہم خیال جواب با صواب احمق طالب میداند باطن صحیح حضوری و معلوم نکند وہم صورت راہزن زوال۔ دوم باطن وہم جواب صواب بے حجاب از قرب اللہ واز مجلس محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آنچہ حاصل کند از قرب اللہ وصال۔ ہر وقت کہ متوجہ میشود حضور او۔ این است مراتب فقیر وجود نور جواب سوال میگردد از قرب اللہ حضور۔ نہ مراقبہ چشم پوشیدہ چشم واز اہلِ راز چشم عیان۔ ظاہر با مردم ہم سخن و باطن لاہوت لامکان و اگر در خواب تمام چشم عالم را بیدار کند و بمشرف نور ذات۔ با توفیق تصور تصرف تحقیق ہر دو فیض فضل اللہ برساند' مراتب تصور اسم اللہ ذات حضور و تصرف روحانی ملاقات قبور ہم چنان است۔ مراتب کامل تصور و مکمل تصور۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ باید دانست کہ سوال باز دارد از معرفت اللہ وصال' اگرچہ سوال ریاضت مجاہدہ کشیدہ باشش صد سال روا است مگر آنکہ آن سوال باشد از قرب اللہ یعنی اکمل۔ بیت

مکن عاجزی بر در کس سوال   وصال تو بہتر بود از زر و مال

قولہ تعالیٰ وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ۔ سوال بعضی ثواب از تحقیق و سوال بعضی از گناہ زندیق۔ سوال چہار قسم است۔ سوال نفسی' سوال زبان' سوال روح' سوال سر۔ بنا بر آن فقیر اول مرتبہ غنایت حاصل کند فقر اختیاری۔ فقر یکہ از غنایت گنج خزائن اللہ ظاہر باطن توفیق ندارد' مراتب فقیر از مراتب قرب اللہ تحقیق ندارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ فَقْرِ الْمُكِبِّ۔ فقیر کہ تصرف گنج خزائن ظاہر باطن توفیق دارد، مراتب فقیر با جمعیت از قرب اللہ تحقیق بردارد۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اَلْفَقْرُ فَخْرِیْ وَالْفَقْرُ مِنِّیْ۔ ابیات

ہر کہ از خود گم شود یابد خدا   نیست آنجا ذکر و فکر و مثل و جاہ

بے مثل را مثل بستہ کیشود   ہر کہ بندد مثل آن کافر شود

قولہ تعالیٰ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِيْتَ۔ روز اوّل مرشد طالب اللہ را چہار مراتب با تلقین نصیب کند۔ اول مراتب از حضوری پیغام بر۔ دوم مراتب صاحب عیان عارف نظر۔ سوم مراتب ظاہر باطن ملاقات با خضرؑ۔ چہارم مراتب صاحبِ لفظ اولی الامر۔ مرشد کہ بدین صفت موصوف نباشد مرشد بعید از معرفت فقر توحید۔ طالب او مثل گاؤ خر۔ ہر کہ علم نعم البدل را میشناسد از مراتب ازل فیض فضل فیاض۔ عارف باللہ را از الہام یا از معرفت قرب اللہ توحید تمام۔ مراتب نعم البدل پنج اند کہ با یک دگر مبدل گردد و کسی را پنج مراتب نعم البدل در تصرف است آن لازوال لاسلب لارجعت۔ عارف

Marfat.com

باقرب اللہ وصال باید شناس، چنانچہ مراتب نعم البدل ازل و نعم البدل ابد و نعم البدل عقبیٰ و نعم البدل فنا و نعم البدل بقا۔ این پنج گنج نعم البدل وجود طلسمات را صاحب طلسمات عارف نعم البدل ذات بکشاید مشروحاً بنماید و صاحب نعم البدل معمار را عارف معما بہ کشاید و بنماید و عالم این علم۔ قولہ تعالیٰ عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ وعالم درین علم الانسان الاشرف کامل بشر۔ قولہ تعالیٰ اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً وعلم این علم لدنی علما عالم۔ قولہ تعالیٰ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ۔

طالب مرید روز اول برسد بہ مرتبہ حضرت رابعہؒ بصری و سلطان بایزیدؒ بسطامی کہ باسم اَللّٰہُ ذات ہفت تصور و ہفت تصرف و ہفت توجہ و ہفت تفکر و ہفت آتش محبت و ہفت گرمیٔ نور از قرب اللہ حضور طلب و ہفتاد گنج جمعیت و ہفت علم کہ در یک علم ہفتاد ہزار علم است۔ تصور اسم اَللّٰہُ ذات غرق فی اللہ نور و مجلس ملاقات روحانیان قبور حضور۔ در مشاہدہ مجاہدہ و در محبت محنت و در ریاضت راز و در سرّ اسرار و در ثواب بے حجاب۔ قلب زندہ و روح فرحت و نفس خراب و در گنج بے غم بے رنج۔ طالب برسد با جملگی مطالب در یک ہفتہ و یا آخر روز پنج سبق قاعدہ حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات میخواند از و ہیچ چیز مخفی و پوشیدہ نماند۔ اللہ بس ماسوی اللہ ہوس۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ اول سبق حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سیر تماشائے ازل بہ بیند و بہ بندد۔ و دوم حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سیر تماشائے ابد بہ بیند در مقامین مراتب بین الخوف والرجا نفس بازگشت خورد از حرص، حسد، عجب، کبر، ہوا۔ و سوئم حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سیر تماشا دنیا، آنچہ گنج دنیا است کل و جز حاضرات میشود۔ طالب اللہ را از دنیا مطلق دل سرد گردد۔ چہارم حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سیر تماشا حور و قصور، عقبیٰ۔ پنجم حاضرات اسم اَللّٰہُ ذات سیر تماشا فی اللہ معرفت، ذوق معرفت قرب اللہ توحید۔ ترک کند آنچہ مراتب ناسوت تقلید۔ بعد از ان از حاضرات کلمہ طیبات لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم و یا حاضرات قرآن آیات و یا حاضرات اسماء الحسنیٰ نود و نہ نام باری تعالیٰ و یا حاضرات سی حروفی بسیر تماشا ملاقات با ہر یک ارواح انبیا، اولیا اللہ و جمیع فرشتگان آنچہ۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ ۝

تمت بالخیر

Marfat.com

تصنیفِ لطیف

سلطان العارفین

حضرت سخی سلطان باھُو رحمۃ اللہ علیہ

امیر الکونین

(اُردو ترجمہ مع فارسی متن)

فیضانِ نظر

حضرت سخی سلطان العاشقین

سلطان محمد نجیب الرحمٰن

مدظلہ الاقدس

مترجم

احسن علی سروری قادری

Marfat.com